

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَأُتُوا بِغُرُفٍ مُّحْكَمِينَ  
يُكَلِّمُهُمُ الْمَلَائِكَةُ خفيةً وَيُؤْتُونَهم مِّنْ غَيْرِهِمْ ذِكرًا وَمَوْعِظَةً مِّمَّنْ لَهُمْ وَالْأُولَئِكَ هُمُ الصَّابِرُونَ (المؤمنون: ١٧-١٨)

# آفتابِ حیدرِ امامِ ربانی

محمد الفیاضی شیخ احمد مرشدی

جلد سوم

ترجمہ و تفسیر: شیخ محمد مرشدی

مترجم: شیخ محمد مرشدی  
مترجم: شیخ محمد مرشدی  
مترجم: شیخ محمد مرشدی

امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی

اسلامی بیورو پاکستان

۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۰ء



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَالْخَوْفُ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

بیشک جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر سقیم ہوئے نہ ان پر خوف نہ ان کو غم (احقاف: ۱۳)

# ایقباتِ حبانِ امام ربانی

مجدد الفِ ثانی شیخ احمد سرمدی رحمۃ اللہ علیہ

جلد سوم

ذریعہ تہذیب و تعلیم: پروفیسر ڈاکٹر محمد عود احمد

مستندین

صاحبزادہ ابوالسود محمد سرور احمد

مولانا جاوید اقبال منطہری

ڈاکٹر اقبال احمد اختر الفتادی

نظر ثانی  
محمد عالم مختار حق

امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۲۰۰۸/۱۴۲۹ھ



(جملہ حقوق طباعت بحق ناشر محفوظ ہیں)

نام	.....	باقیات جہان امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
مرتبین	.....	صاحب زادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد
		مولانا جاوید اقبال مظہری
		ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری
نظر ثانی	.....	محمد عالم مختار حق
جلد	.....	سوم
حروف ساز	.....	سید شعیب افتخار مسعودی، قاری محمد شریف کبوه
طابع	.....	جاوید اقبال مظہری
مطبع	.....	برکت پریس
طباعت	.....	۱۴۲۹ھ / ۲۰۰۸ء
اشاعت	.....	اول (بارہ سو)
ناشر	.....	امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی
ہدیہ	.....	

ناشر

امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی

فلٹ نمبر ۵-۵، پلاٹ نمبر ۷-۷، اسٹیڈیم لین نمبر ۷، خیابان شمشیر ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی،

فون ۰۱۲-۵۸۴۰۳۹۵ (اسلامی جمہوریہ پاکستان)



## ملنے کے پتے

☆☆

- ☆ ادارہ مسعودیہ..... ۵۶/۲-ای، ناظم آباد، کراچی فون: ۶۶۱۳۷۷۷-۰۲۱
- ☆ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز..... ضیاء منزل (شوکن مینشن) محمد بن قاسم روڈ آف ایم۔ اے۔ جناح روڈ، کراچی فون: ۲۲۱۳۹۷۳-۰۲۱
- ☆ ضیاء القرآن پبلی کیشنز..... اردو بازار، کراچی فون: ۲۶۳۰۳۱۱-۰۲۱
- ☆ مکتبہ غوثیہ ہول سیل..... پرانی سبزل منڈی، یونیورسٹی روڈ، نزد پولیس چوکی محلہ فرقان آباد، کراچی فون: ۳۹۲۶۱۱۰-۰۲۱
- ☆ فرید بک اسٹال..... ۳۸-اردو بازار، لاہور فون: ۷۲۲۸۹۹-۰۳۲
- ☆ مکتبہ نبویہ..... گنج بخش روڈ، لاہور
- ☆ مکتبہ جامعہ نقشبندیہ بستان العلوم..... کڈہالہ (مجاہد آباد)، براستہ گجرات، آزاد کشمیر، اسلامی جمہوریہ پاکستان

- ☆ Khalifa Muhammad Sadique Raza, Roza Shareef, Sirhind, District Fategharh, Pin code-140406 (INDIA) Ph. 01763-30144.
- ☆ Dr. Mufti Muhammad Mukarram Ahmad, Nusratul Islam Educational Society, Masjid Fatehpuri, Delhi-6, (INDIA)
- ☆ Mr. Masood Ahmad Ashrafi, Chairman, Global Islamic Mission, 335, Walnut Street # 2, Yonkers, New York-10701 (U.S.A)
- ☆ Mr. Munir Hussain Masoodi, 46-Holly Lane Smethwich, West Midlands B67 7JD. (U.K)
- ☆ Hafiz Muhammad Qamaruddin Rizvi, Maktaba-i-Razvia 423-Matia Mahal, Jama Masjid Delhi-110006. (INDIA)







بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## انتساب

آزاد کشمیر میں سلسلہء عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے عظیم پیشوا

خواجہ محمد صادق صدیقی کے نام



☆ جن کی زندگی یاد الہی، دین حقہ کی سر بلندی، خدمت خلق میں مصروف اور سلسلہ عالیہ

نقشبندیہ مجددیہ کی اشاعت کے لیے وقف ہے

☆ جن کے انداز، مشائخ طریقت میں یکتا و یگانہ ہیں

☆ وہ آنکھوں میں نہیں، دل میں سماتے ہیں..... ان کا انداز محبوبانہ ہے

☆ وہ مہمان نواز ہیں، دل دار و دل ربا ہیں..... جس نے بیعت کی قبیح سنت ہو گیا،

سلف صالحین کی راہ پر چل دیا

☆ وہ سراپا عمل ہیں، سادگی و خلوص کا پیکر ہیں، تین سو مساجد نظام سلطانیہ کے تحت تعمیر

کیں اور کوائمیں، جو سب کی سب آباد ہیں، نماز باجماعت ہوتی ہے، اکثر میں

حفظ و ناظرہ اور بعض میں درس نظامی کا اہتمام ہے

☆ جن کی سرپرستی میں رمضان المبارک میں بارہ سو مقامات پر تراویح کا اہتمام کیا جاتا

ہے اور حافظات و قاریات گھروں میں الگ قرآن کریم سناتی ہیں



☆..... جنہوں نے ملک و بیرون ملک سلسلہء عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے مزارات پر قبے تعمیر کرائے تاکہ زائرین اطمینان سے حاضری دے سکیں..... ازبکستان کے دور دراز علاقوں میں مزارات تعمیر کرائے

☆..... آپ کے فیض سے کوٹلی (آزاد کشمیر) مہینہ المساجد بن گیا، جدھر دیکھو مسجدیں ہی مسجدیں، پہاڑوں پر، وادیوں میں، میدانوں میں..... سڈول گنبد، خوبصورت مینارے دعوتِ نظارہ دے رہے ہیں

☆..... جن کی قیام گاہ مسجد الفردوس کے معمولات دیکھ دیکھ کر عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ ہو جاتی ہے

☆..... جن کے اعراس میں، نہ غل شور، نہ ہجوم زناں، نہ دیگر خرافات..... سکوت ہی سکوت، خاموشی ہی خاموشی، حال میں ماضی کی یاد تازہ ہو جاتی ہے

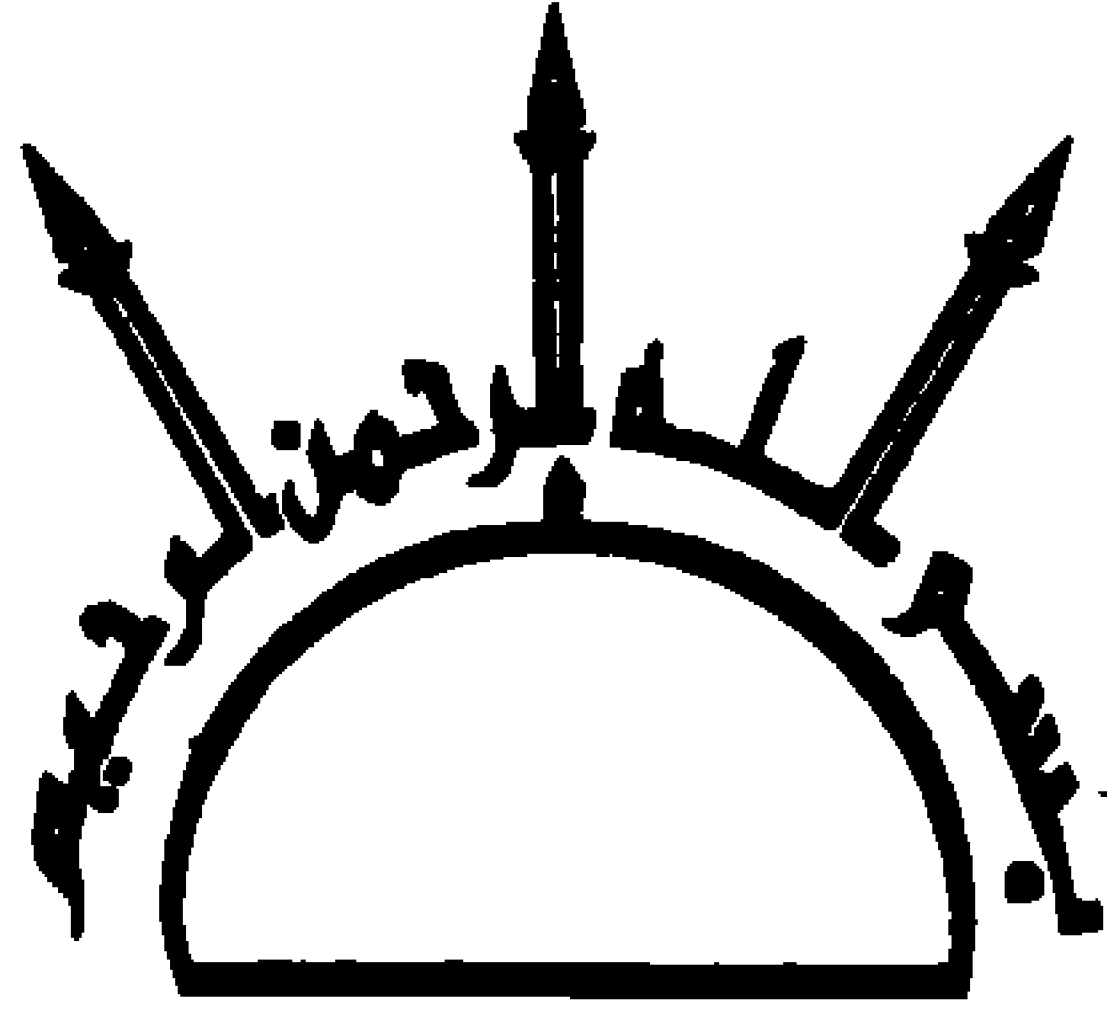
☆..... نام و نمود نام کو نہیں، خدمت ہی خدمت..... اخلاص ہی اخلاص، عمل ہی عمل.....

☆..... جن کے فرزندان گرامی اور نبیرگان عالی علم و دانش سے آراستہ، صاحب شریعت و طریقت..... یہی ان کا امتیاز ہے، یہی ان کی پہچان ہے.....

(مرتبین)

☆.....☆.....☆





# باقیاتِ جہانِ امام ربانی

جلد سوم



تیرے رستے سے ملا رستہ شہِ کونین کا  
مرشدِ راہِ وفا تو ، رُشد تو، ارشاد تو  
(غلام مصطفیٰ)



بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باقیات جہان امام ربانی

جلد سوم

☆☆

۱۱	امام احمد رضا محدث بریلوی	..... نعت شریف
۱۳	حافظ فتح محمد حقیر دہلوی، محشر حسن بلیاوی، حافظ لدھیانوی، خازن زادہ کاظم خان شیدا	..... مناقب
۱۹	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	..... ابتدائیہ
	شیخ الحرم سید آفندی، قاضی احمد الدین احمد الرشید، ڈاکٹر آرتھر بیولر، پروفیسر محمد عارف اظہر	..... تاثرات
۲۳		

### باب اول

۲۷	لیفٹنٹ کرنل سید الطاف محمود ہاشمی	..... سرمایہء ملت کا نگہباز
		..... سلطنت عثمانیہ میں فارسی زبان و ادب
۳۷	پروفیسر نجدت طوسون	میں حضرات نقشبندیہ کی خدمات (انگریزی)
۵۷	ویب سائٹ خلیفہ انشی ٹیوٹ	..... شیخ احمد سرہندی (انگریزی)



۶۳ وکی پیڈیا

..... احمد سرہندی (انگریزی)

۳۷ مرتبین

..... حضرت شیخ خواجہ سیف الدین

مرتبہ: مولانا محمد اعظم

..... مکتوبات خواجہ سیف الدین ابن خواجہ محمد معصوم

۷۱ مقدمہ: پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

## باب دوم

مرتبہ: مولانا عبد اللہ جان فاروقی

..... گلشن وحدت

۲۸۱ تقدیم: پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

(مکتوبات خواجہ عبدالاحد وحدت ابن خواجہ محمد سعید)

۴۵۹ محبوب احمد بھٹی

..... ملفوظات شریف حضرات موسیٰ زئی شریف

۴۷۵ پروفیسر محمد اقبال مجددی

..... نقشبندی اہم مخطوطات

## باب سوم

۴۷۹ ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری

..... روئے داد امام ربانی کانفرنس، کراچی ۲۰۰۷ء

۴۸۵ صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

..... روئے داد امام ربانی کانفرنس، لاہور ۲۰۰۷ء

۴۹۳ ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری

..... روئے داد مجدد الف ثانی کانفرنس، دہلی ۲۰۰۷ء

## باب چہارم

محمد عبدالستار طاہر مسعودی

..... جہان امام ربانی کا موضوعاتی اشاریہ

۴۹۹ ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری



## باب پنجم

- |  |  |
|--|--|
| ۶۴۱ اعجاز احمد نقشبندی اشرفی           | ..... کتبات مزارات احاطہ و روضہ شریف سرہند |
| ۶۵۵ کمانڈر (ر) محمد ظفر مجددی          | ..... مآخذ و مراجع                         |
| ۶۷۳                                    | ..... مرقعات                               |
| ۶۸۹ صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد | ..... بہارِ تشکر                           |
| ۶۹۵ خالد محمود خالد نقشبندی            | ..... سلام بخضورشہنہ شیخ احمد سرہندی       |
| خواجہ محمد سعید نبیرہ خواجہ محمد زمان  | ..... مناجات                               |
| ۶۹۹ مترجم: حافظ نجی محمد مہراں سکندری  |  |

☆.....☆.....☆

الحسین اکل الحسینات  
کما اکل السار الخطب



بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## نعتِ رسول مقبول

(صلی اللہ علیہ وسلم)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی



جوتنوں پر ہے، بہارِ حسن آرائی دوست  
خلد کا نام نہ لے، بلبیل شیدائی دوست

شوق روکے نہ سکے، پاؤں اٹھائے نہ اٹھے  
کیسی مشکل میں ہیں اللہ، تمنائی دوست!

تاج والوں کا یہاں خاک پہ ماتھا دیکھا  
سارے داراؤں کی دارا ہوئی، دارائی دوست

ظور پر کوئی، کوئی چرخ پہ، یہ عرش سے پار  
سارے بالاؤں پہ بالا رہی، بالائی دوست

رنج اعدا کا رضا چارہ ہی کیا ہے جب انہیں  
آپ گستاخ رکھے علم و شکیبائی دوست



بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## نعتِ رسول مقبول

(صلی اللہ علیہ وسلم)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی



لحد میں عشق رُخِ شہ کا داغ لے کے چلے  
اندھیری رات سُنی تھی ، چراغ لے کے چلے  
ترے غلاموں کا نقش قدم ہے راہِ خدا  
وہ کیا بہک سکے جو یہ سُراغ لے کے چلے  
جناں بنے گی مہبانِ چارِ یار کی قبر  
جو اپنے سینے میں یہ چار باغ لے کے چلے  
گئے زیارتِ در کی ، صد آہ ! واپس آئے  
نظر سے اشک چٹھے ، دل کا داغ لے کے چلے  
رضا کسی گک طیبہ کے پاؤں بھی چومے؟  
تم اور آہ ! کہ اتنا داغ لے کے چلے !



بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## منقبت

بدرگاہِ امام ربانی مجدد الف ثانی

از: حافظ فتح محمد حقیر دہلوی

(م۔ ۱۲۰۰ھ)



ہوا ہوں جب سے دیوانہ مجدد الف ثانی کا  
چلو اے تشنگانِ بادۂ وحدت پیو چل کر  
وہ فاروقی نسب ہیں مشرب ان کا نقشبندی ہے  
وہ شمع دین احمد ہیں اور احمد ہے نام اُن کا  
محبت جن کو اہل اللہ سے ہوگی وہی دل سے  
سلاسل چار ہیں جو سب کے سب آپس میں یک دل ہیں  
خودی سے دور ہے ہر دم رہا کرتا ہے وہ بے خود  
خدا اور مصطفیٰ کا اور وہ ہے اصحاب کا پیرو

حقیر اہل قیامت کہیں گے دیکھ کر مجھ کو  
وہ دیکھو آیا دیوانہ مجدد الف ثانی کا

(ماخذ: اسرار کبیری، میاں عبید اللہ، کپور آرٹ پریس لاہور ۱۳۳۳ھ)





بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## حضرت مجدد سرہندی بیسویں صدی میں محشر حسینی بلیاوی



لے گئی جب مجھ کو اک دن میری شوریدہ سری  
اللہ اللہ اس زمیں کی پستی و افتادگی  
باہمہ اوج بلندی آسماں شرمندہ تھا  
میں نے آنکھیں بند کیں محسوس یوں ہونے لگا  
سورہا تھا وہ مجاہد زیرِ خاک آرام سے  
اُس کی راہِ عشقِ مولیٰ میں سدا دیوانگی  
وہ برستا ہی رہا از ابتدا تا انتہا  
بے دھڑک انکار سجدہ! وہ بھی شاہِ ہند سے

تھا کھڑا شیخ مجدد کے مزارِ پاک پر  
ذرہ ذرہ ہنس رہا تھا رفعتِ افلاک پر  
ناز تھا فرشِ زمیں کو ایک مشتبہ خاک پر  
جیسے مجھ کو لے اڑا ہو کوئی عرشِ پاک پر  
جان دیدی جس نے آخر صاحبِ لولاک پر  
خندہ زن رہتی تھی اکثر عالمِ ادراک پر  
برق بن کر کفر و بدعت کے خس و خاشاک پر  
آفریں ہے اُس کے عزم و جراتِ بے باک پر

زندگی تھی وقف اس کی حق شعاری کے لیے  
گلشنِ دینِ ہدیٰ کی آبیاری کے لیے

(ماہنامہ "تبیان" دادوالی شریف ضلع گوجرانوالہ، "مجدد الف ثانی نمبر" مارچ اپریل ۱۹۵۴ء، ص ۶۴)



بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## کاشف اسرار

حافظ لدھیانوی



مدفون ہے سرہند میں وہ مردِ حق آگاہ  
جو واقف حالات تھا جو کاشفِ اسرار  
انوار الہی کا خزانہ تھا وہ سینہ  
وہ ہند میں ترویجِ شریعت کا علم دار  
قرآن کی تفسیر تھا ہر قول دلاویز  
روشن تھا احادیث سے آئینہ افکار  
اللہ نے دی یوں دیں کی بصیرت سے نوازا  
ہر عقدہ مشکل ہوا آساں دم گفتار  
وہ اہل شریعت کے لیے باعثِ تقلید  
وہ اہل طریقت کے لیے نور کا مینار  
کی سنت سرکار کی گفتار سے تصدیق  
کردار سے کرتا تھا اسی قول کا اقرار



ہر لحظہ رہا دین کی احیاء کا اسے دھیان  
 بدعاتِ زمانہ سے رہا ناخوش و بیزار  
 ہر جبر کے باوصف تھا توحید کا داعی  
 باطل کی ہر چال سے رہتا تھا خبر دار  
 تعلیم پیہر کا مبلغ تھا بہر حال  
 دربارِ شہنشاہ میں کیا سجدے سے انکار  
 ”گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے  
 جس کے نفس گرم سے ہے گرمی گفتار  
 وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان  
 اللہ نے بروقت کیا جس کو خبر دار“  
 عرفان الہی کی ملے اس کو بھی توفیق  
 حافظ بھی ہے اک چشمِ عنایت کا طلب گار

☆.....☆.....☆



بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## منقبت

### بحضور امام ربانی مجدد الف ثانی

خانزادہ کاظم خاں شیدا  
(نیرۂ مشہور پشتو شاعر خوش حال خان خٹک)  
(پشتو مع ترجمہ)



چہ سرہندئے پاک مولد دے	مجدد شیخ احمد دے
(سرہند پاک جن کا مقام پیدائش ہے)	(وہ مجدد شیخ احمد ہیں)
چہ تجدیدئے عالم ستائی	وا منصب ور باند شائی
(تجدید دین پر دنیا ان کی تعریفیں کرتی ہے)	(اور یہ مرتبہ ان کو بجا ہے)
چہ وجودئے دین تازہ شو	دین تازہ یقین تازہ شو
(ان کے دم سے دین تازہ ہو گیا)	(دین کیا تازہ ہوا یقین تازہ ہو گیا)
لوئے امام و اولیاء دے	ہم وارث و انبیاء دے
(اولیاء کے بڑے امام ہیں)	(اور وارث انبیاء بھی ہیں)
کہ اقطاب دی یا افراد دی	بہرہ مند پہ دا ارشاد دی
(اقطاب ہیں یا وہ یگانہ دیکتا ہیں)	(سب انہی کے ارشاد سے بہرہ مند ہیں)



ہر یو حرف چہ مقطع دے      پہ اسرار وئے مطلع دے  
(ہر حرف مقطع کی طرح حرف آخر ہے)      (اور مطلع کی طرح کلام اسرار کا کاشف ہے)

پہ جذبہ غرونہ لرزاں کا      پہ سلوک نئے خرامان کا  
(حالت جذب میں پہاڑوں کو ہلا دیں)      (اور حالت سلوک سے انھیں جلا دیں)

لو نگاہ کہ نئے پہ خاک شی      ہفتہ دم بہ خاک افلاک شی  
(اگر خاک پر ان کی ذرا نظر پڑ جائے)      (اُسی دم وہ خاک افلاک بن جائے)

پہ آسمان کہ نئے نظر شی      درست آسمان بہ رخشان نمر شی  
(اگر وہ آسمان کی طرف دیکھ لیں)      (تو سارا آسمان خورشید منور ہو جائے)

کمالات د نبوت ہم      امامت او خلافت ہم  
(نبوت کے کمالات بھی)      (امامت اور خلافت بھی)

ھیخ خفی نہ جلی دی      پہ نصیب د دی ولی دی  
(ذرا بھی پوشیدہ نہیں ظاہر ہیں)      (اور اس ولی کو حاصل ہیں)

پہ علیا ولایت خاص دے      پہ کبریٰ نئے اختصاص دے  
(قربت اعلیٰ میں وہ خاص ہیں)      (اور ولایت کبریٰ میں بھی انہیں اختصاص ہے)

نوٹ: خانزادہ کاظم خان شیدا بن محمد افضل خان بن خوش حال خان خٹک ۱۱۳۵ھ میں اکوڑہ خٹک پشاور میں پیدا ہوئے، ان کا خاندان مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کا دست گرفتہ تھا۔ یہ خود بھی حضرت شیخ غلام معصوم بن شیخ محمد اسماعیل بن شیخ صبغت اللہ بن خواجہ محمد معصوم مجددی سرہندی کے مریدین میں سے تھا۔ اپنے بھائی اسد اللہ خان کے ظلم و ستم کی وجہ سے وطن چھوڑ کر کشمیر چلے گئے وہاں کچھ عرصہ رہنے کے بعد سندھ اور وہاں سے ریاست رام پور میں جا کر آباد ہو گئے۔ ۱۲۰۰ھ کے قریب فوت ہو کر رام پور میں دفن ہوئے۔ آپ کا دیوان ۱۰۶۸ صفحات پر مشتمل ہے جو بہت عرصہ قبل پشاور سے شائع ہوا تھا۔ (مرتبین)



بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## ابتدائیہ

ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری

☆☆

وہ جس کا شاہی بھی بھرتی تھی پانی  
وہی تو تھے مجدد الف ثانی  
(آصف جلالی)

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ (م ۱۰۳۲ھ/۱۶۲۳ء) کا مطالعہ کرتے جائے اور ایک نئے جہان کی سیر کرتے جائے جو اس جہان سے بالکل مختلف ہے..... ایسا جہان، جہاں علوم و فنون کی ایک نئی بہار نظر آتی ہے جس کے سامنے دنیاوی علوم و فنون کی بہار، خزاں رسیدہ معلوم ہوتی ہے..... ان علوم و فنون کا سمجھنے والا سابقین میں کیا اب تھا اور متاخرین میں تو بالکل نایاب ہے..... اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے انہیں وہ بلندی عطا فرمائی کہ جس نے نام لیا وہ بھی بلند ہو گیا..... جہان علم و فن ہی نہیں ”مجدد الف ثانی“ ایک جہان علم و عمل کا نام ہے..... آپ سراپا عمل تھے اور سنت کے سچے پیرو تھے اور یہی عمل آپ کی پہچان ہے..... آپ نے زندگی بھر سنت پر عمل کیا اور اسی کی تلقین فرماتے رہے..... مکتوبات سے ماخوذ آپ کے یہ اقوال مشہور و معروف ہیں کہ:

۱..... ”چند روزہ زندگی اگر حضور سید الاولین و آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں بسر ہو تو نجات ابدی کی امید ہے ورنہ کوئی بھی کیسا ہی اچھا عمل کیوں نہ ہو سب بچ ہے اور بے کار ہے“

۲..... دونوں جہانوں کی سعادت سید کونین علیہ علی آلہ الصلوٰۃ افضلہا ومن التسلیمات اکملہا کی اتباع سے وابستہ ہے اور بس“  
(جلداول: مکتوب: ۱۶۳)



”جہان امام ربانی“ کی بارہ جلدوں میں ہمیں ایک عظیم انسان کے نقش قدم نظر آتے ہیں جس پر چل کر منزل مقصود تک پہنچ سکتے ہیں..... ”جہان امام ربانی“ کی اشاعت کے بعد معرفت و پہچان کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا..... جس نے دیکھا حیرت و مسرت کا اظہار کیا، ان شاء اللہ ”باقیات جہان امام ربانی“ دیکھنے کے بعد اس خوشگوار مسرت میں اور اضافہ ہوگا.....

ہر لفظ سے رازِ تحقیق ظاہر، عروج نظر ہے جہان مجدد

ہوے جس سے سرور اہل طریقت، وہ تازہ خبر ہے جہان مجدد

”باقیات جہان امام ربانی“ کی تیسری جلد آپ کے پیش نظر ہے جس کی فہرست شروع میں دے دی گئی ہے جبکہ جلد اول اور دوم کے مشمولات کی تفصیل کچھ یوں ہے.....

جلد اول میں حمد رب جلیل و نعت شریف اور مناقب کے بعد افتتاحیہ و ابتدائیہ اور تاثرات پھر باب اول میں مجدد دوراں، امام ربانی کے تجدیدی کارنامے اور عصر حاضر، مرشد کریم کے نام مکتوبات شریف میں نجی زندگی کی جھلکیاں، وجود و عدم وجود اور امکان (مکتوبات کی روشنی میں)..... باب دوم میں تفردات مجدد الف ثانی، جواہر مکتوبات مقدسہ، سرمایہ ملت کا نگہبان، مجدد الف ثانی کا نظام تبلیغ، نشان وحدت ملت اسلامی، اشاعت مسلک اہل سنت اور حضرت مجدد کی اولاد و احفاد..... باب سوم میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور حضرت مجدد الف ثانی کے فلسفہ کا تنقیدی جائزہ (انگریزی) اور جہان امام ربانی کا تنقیدی جائزہ..... باب چہارم میں حضرت مجدد الف ثانی اور علامہ آلوسی، تصانیف رضا میں اذکار امام ربانی اور فتاویٰ رضویہ میں افکار مجدد الف ثانی..... باب پنجم چوہویں صدی ہجری کے عرب مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، وسط ایشیاء میں سلسلہ نقشبندیہ کا عروج، کردستان میں سلسلہ نقشبندیہ کے آخری تاجدار شیخ محمد معصوم، انگلستان کے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، لاہور کے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، سلسلہ نقشبندیہ اور اقبال کے علاوہ حافظ سید وزیر علی شاہ نقشبندی، خواجہ سید محبوب عالم توکلی اور حضرت میاں شیر محمد شرچوری کے تذکرے، مشائخ نقشبندیہ (بخارا، ازبکستان) اور مرقات پر مشتمل ہے.....

جلد دوم میں نعت شریف، مناقب، ابتدائیہ اور تاثرات کے بعد باب اول میں ذکر مجدد اور علم الکلام میں حضرت مجدد کے اجتہادات..... باب دوم میں عہد اکبری مکتوبات امام ربانی کے آئینہ میں، نفاذ شریعت



مکتوبات امام ربانی کے آئینہ میں اور فتنہ دور اکبری و جہانگیری اور مجدد الف ثانی ..... باب سوم میں خواجہ یعقوب چرخ (حالات و ارشادات)، ملفوظات شریف خواجہ محمد عارف ریوگری اور صد سالہ و ہزار سالہ مجدد ..... باب چہارم میں الجنات الثمانيہ (مبیضہ) اور باب پنجم جنات ثمانیہ (ترجمہ اردو) اور مرقعات پر مشتمل ہے.....

پیش نظر جلد میں مقالات و مضامین کی اہمیت اپنی جگہ مگر مکتوبات خواجہ سیف الدین (ابن خواجہ محمد معصوم) اور مکتوبات خواجہ عبدالاحد وحدت (ابن خواجہ محمد سعید) کی شمولیت اس جلد کی حیثیت نمایاں کرتی ہے..... اس کے ساتھ ساتھ ”جہان امام ربانی“ کی بارہ جلدوں کے موضوعاتی اشاریہ کی افادیت سے بھی انکار ناممکن ہے جو کہ بنیادی مآخذ کی حیثیت رکھنے کے ساتھ ساتھ کسی بھی مصنف و محقق کو کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کرنے کا ذریعہ بنے گا.....

بفضلہ تعالیٰ حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کے زیر سرپرستی امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی نے ”جہان امام ربانی“ کا بارہ جلدوں پر مشتمل عظیم الشان انسائیکلو پیڈیا (۲۰۰۵ء..... ۲۰۰۷ء، کراچی) شائع کر کے عالم اسلام کو ”جام مجدد“ سے خوب سیراب کیا..... الحمد للہ اب (۲۰۰۸ء) ”باقیات جہان امام ربانی“ کے نام سے مزید تین جلدیں شائع کرنے کا اعزاز بھی حاصل کر لیا جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر ممکن نہ تھا ہم اس کریم کی بارگاہ میں سر بسجود ہیں.....

ان شاء اللہ ”جہان امام ربانی“ کی بارہ جلدیں اور ”باقیات جہان امام ربانی“ کی تین جلدوں کو عنقریب ویب سائٹ پر ڈائل دیا جائے گا جس کا ایڈریس یہ ہے:

[www.almazhar.com](http://www.almazhar.com)

دوران تصحیح ہر ممکن کوشش کی گئی کہ غلطی نہ رہیں مگر پھر بھی بشری تقاضوں سے انکار ممکن نہیں لہذا دوران مطالعہ جو بھی غلطیاں نظر آئیں ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ کی اشاعت میں تصحیح کر لی جائے.....



حضرت مجدد الف ثانی کی شخصیت اور ان کے افکار و خدمات پر پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، ترکی، نیوزی لینڈ، اسکاٹ لینڈ، کنیڈا، ہالینڈ، برطانیہ، مصر، سعودی عرب، آسٹریلیا اور امریکہ وغیرہ کی جامعات میں تحقیقی کام ہوا اور یہ سلسلہ عالمی سطح پر اب بھی جاری و ساری ہے..... تحقیقی دنیا میں حضرت مجدد الف ثانی کے حوالے سے جوں جوں آگے آگے بڑھتے ہیں نئے نئے افق سامنے آتے جاتے ہیں.....

ثمر چمکے گا محشر تک یہ فاروقی نگینہ ہے  
قسم اللہ کی یہ فیض سرکار مدینہ ہے  
(صلی اللہ علیہ وسلم)..... (ثمر جمشید پوری)

احقر  
ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری  
(کراچی، پاکستان)

۱۷ محرم الحرام ۱۴۲۹ھ  
۲۷ جنوری ۲۰۰۸ء

☆.....☆.....☆

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## تأثرات

☆☆  
شیخ الحرم سید آفندی

☆☆

الشیخ الاجل الہمام الکامل فی الطریقۃ النقشبندیہ جل امام منبع العلوم  
والمعارف والاسرار واللطائف العارف باللہ تعالیٰ الشیخ احمد الفاروقی الحنفی  
النقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ واعلیٰ درجاتہ

مخطوطہ عطیۃ الوہاب القاصد بین الخطاء والصواب (۱۰۹۳ھ/۱۶۸۳ء) مرتبہ: محمد بیک انجلی  
(۱۱۹۳ھ/۱۷۸۰ء) مخزنہ بیت الحکمت ہمدرد یونیورسٹی، کراچی، (۱۱۱)

قاضی احمد الدین احمد المرشدی

☆☆

شیخ الطریقۃ والحقیقۃ العلوم المرحوم المقدوس المبرار الشیخ احمد  
الفاروقی النقشبندی

(مخطوطہ عطیۃ الوہاب القاصد بین الخطاء والصواب (۱۰۹۳ھ/۱۶۸۳ء) مرتبہ: محمد بیک انجلی  
(۱۱۹۳ھ/۱۷۸۰ء) مخزنہ بیت الحکمت ہمدرد یونیورسٹی، کراچی، ص ۱۰۶)

پروفیسر محمد عارف اظہر

☆☆

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی غائر نظر سے حالات گرد و پیش کا جائزہ لے کر اصلاح  
احوال کا کام شروع کیا اور ملک کی مذہبی اور معاشرتی حالت کو شریعت اسلامیہ کے سانچے میں ڈھالنے کے



لیے کوشاں ہوئے۔ آپ نے مسلمانان پاک و ہند کو ایک ہزار سال کا بھولا ہوا درس یاد دلاتے ہوئے ان کی توجہ از سر نو حقیقی اسلام کی طرف مبذول کرائی۔ آپ نے شاہان وقت کو پند و نصائح سے نوازا اور انھیں شریعت کے نفاذ کی تلقین فرمائی۔ اکبر و جہانگیر جیسے جلیل القدر شہنشاہوں کے سامنے نہایت پامردی اور جرأت سے کلمہ حق بلند فرمایا۔ (نور اسلام مجدد الف ثانی نمبر، جنوری ۱۹۸۸ء، صفحہ ۱۰۴)

## پروفیسر آرتھر بیولر

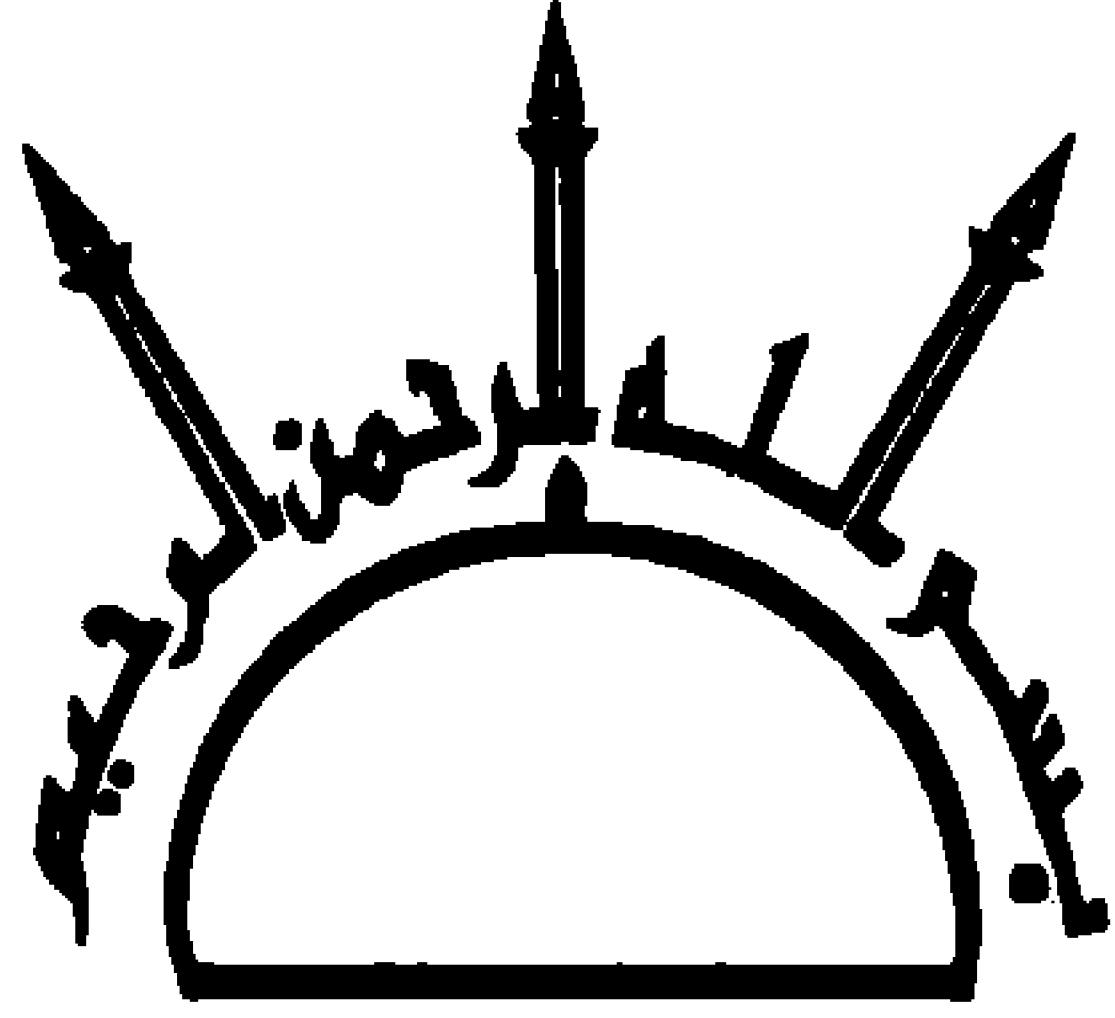
ڈکٹوریہ یونیورسٹی، نیوزی لینڈ



ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی طویل جدوجہد نے شیخ احمد سرہندی کی مثالی زندگی اور تعلیمات کو عام کرنے کے لیے عدیم النظیر اور بے مثال، فاضلانہ و محققانہ مقالات کا مجموعہ ”جہان امام ربانی مجدد الف ثانی“ گیارہ جلدوں کی صورت میں شائع کیا ہے۔ نفیس طباعت اور خوبصورت جلدیں جن میں سے چھ جلدوں پر اظہار خیال کیا جاتا ہے (کیوں کہ ہنوز یہی چھ جلدیں موصول ہوئی ہیں)۔

ان جلدوں میں سے ہر ایک جلد میں قاری کو سوانحی، ادبی، تقدیسی، تاریخی اور خطاطی کی وسعتیں نظر آئیں گی۔ فضلاء کے لیے چھ صفحات پر مشتمل شیخ احمد سرہندی کا سوانحی اور تاریخی خاکہ ہے، ڈیڑھ صفحہ پر مشتمل ایک مقالہ ہے جس میں مکتوبات میں جو احادیث شریفہ بیان کی گئی ہیں ان کا تجزیہ کیا گیا ہے (ج-۲) احمد سرہندی کی تصانیف پر مقالات ہیں (ج-۳) سرہندی کے سلسلہ نسب اور سلسلہ طریقت پر مقالات ہیں۔ (ج-۴) مکتوبات کی تشریحات ہیں (ج-۵)، سندھ اور سرحد میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے مشائخ پر مقالات ہیں (ج-۶)

تمام جلدیں اردو میں لکھی گئی ہیں، چھٹی جلد میں دوسری زبانوں کے مقالات کا اردو ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ جہاں تک مجھے علم ہے تاریخ میں کسی بھی صوفی پر کسی بھی زبان میں ایسا عظیم انسائیکلو پیڈیا کی کام نہیں ہوا جس طرح ”جہان امام ربانی مجدد الف ثانی“ میں پیش کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر مسعود احمد اور ان کی جماعت کو اس جدوجہد پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ ۱۲ مارچ ۲۰۰۷ء (ترجمہ انگریزی)



# باقیاتِ جہانِ امام ربانی

جلد سوم..... باب اول





بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## نذرانہ عقیدت

### درشان حضرت مجدد الف ثانی

ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد  
(علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد)



آپ نقشبندیوں کے پیر ہیں  
بے مثال ہیں بے نظیر ہیں  
اکبر کے دین کو ملایا جو خاک میں  
واللہ آپ ہی حسین کی تصویر ہیں  
ناشاد جیسے اہل دل آپ کے اسیر ہیں  
آپ باوقار اور روشن ضمیر ہیں

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

## سرمایہ ملت کا نگہبان

لیفٹننٹ کرنل سید الطاف محمود ہاشمی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ مجبوبیہ (حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی) موضع سیدا شریف تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاء الدین



تاریخ اسلام میں دوسری اور تیسری صدی ہجری ایجاد و تدوین علوم کے اعتبار سے نو یکلی صدیاں تھیں۔ ایک جانب تدوین حدیث جاری ہے تو دوسری طرف فقہ کی بنیاد رکھی جا رہی ہے، کہیں علم کلام ایجاد ہو رہا ہے تو کہیں علم تفسیر کے اصول وضع ہو رہے ہیں۔ یہ تمام علوم ظاہر سے متعلق ہیں، جبکہ دین کبھی بھی مطلقاً ظاہر داری کا نام نہیں رہا، اس کا باطن سے گہرا تعلق ہے۔ نبوت (نبی نہیں)، جو کہ دین کی اساس ہے، بذات خود باطنی شے ہے۔ باطنی علوم میں سے ”علم رشد“ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور دوسرے طالبان دیدار الہی کو عنایت فرمایا گیا۔ اسی علم کے حصول کے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام کی صحبت اختیار کی۔ یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ محبوب رحیم و کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کو اس نعمت عظمیٰ سے محروم رکھا جاتا؟ لہذا جہاں قرآن و حدیث فہمی کے لیے بہت سے علوم کی بنیاد رکھی جا رہی تھی وہاں عرفان الہی اور رسالت فہمی کے حصول کے لیے متعلقہ علوم کی بنیاد بھی فراہم کر دی گئی جنہیں بعد ازاں تصوف کے نام سے پکارا گیا۔ ان دو صدیوں میں جہاں بے شمار علوم کے لیے بنیاد فراہم ہوئی وہیں یہ صدیاں تصوف کے لیے بھی حشہ اول ثابت ہوئیں۔ خواجہ حسن رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۰ تا ۱۱۰ھ) نے بصرہ میں اس نور کی شمع روشن کی تو بسطام میں ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ (م، ۲۶۱ یا ۲۶۳ھ) نے ان کیفیات سے سالکین کے قلوب کو توحید کی تجلیات سے گرمایا۔ علم و عرفان کا مرکز، بغداد، حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ (م، ۲۹۸ھ) کے شرح صدر سے بقعہ نور بن گیا۔



اس عرصہ میں دین کے باقی علوم کے ساتھ ساتھ علم تصوف کو بھی از حد مقبولیت حاصل ہوئی۔ بقیہ علوم پر دسترس تو مطالعہ سے حاصل ہو جاتی ہے لیکن تصوف عملاً کرنے سے تعلق رکھتا ہے اور علم تصوف کی یہی خاصیت اسے باقی ماندہ علوم سے ممتاز کرتی ہے۔ کتابیں پڑھ کر کبھی کوئی صراف نہیں بنا، اس کے لیے کسی صراف سے عملی تربیت لینا ضروری ہے۔ تصوف ہر لحاظ سے ایک سائنس ہے۔ جیسے سائنس کو مطالعہ سے تجربہ گاہ تک لانے میں ہزارے (milinium) صرف ہوئے ایسے ہی تصوف کے مشاہدات اور کیفیات کو سائنسی شکل دینے میں بھی کئی صدیاں صرف ہو گئیں، اگرچہ کیفیاتی تصوف تو دوسری اور تیسری صدی ہجری میں ہی ظاہر و باہر ہو چکا تھا مگر تصوف کا نصاب مرتب کرتے ہوئے بڑوں بڑوں کے دل دہل گئے۔ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ (۳۵۰ تا ۵۰۵ھ) نے تصوف سے حاصل شدہ انکشافات میں سے حقیقت وحی کا تذکرہ کیا ہے مگر یہاں تک پہنچنے کے لیے ضروری نصاب اور حقیقت وحی کی کیفیت کے بیان سے پہلو تہی کر گئے۔ یہی وجہ ہے کہ علم تصوف کئی صدیوں تک سینہ بہ سینہ ہی سفر گزیں رہا یہاں تک کہ ملک ازبکستان کے شہر بخارا کی نواحی غیر معروف بستی غجدوان کے باسی حضرت عبدالحق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ (م، ۶۱۷ھ) نے بالآخر یہ سکوت توڑا اور ہشت اصولی مختصر مگر جامع، سہل مگر پُر اثر نصاب ترتیب دیا۔<sup>۳</sup> یہ تعلیم ظاہر سے باطن میں سرایت کر کے انسان کے اندر ایک انقلاب پیدا کر دیتی ہے۔ حضرت غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ نے راستہ تو کھولا مگر اُن کے چھ پُشتوں بعد حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ (۷۱۷ تا ۷۹۱ھ) تک کسی کو اس میں ترمیم و اضافہ کی ہمت نہ ہو سکی۔ غالباً اس میدان میں بھی مقلدانہ روش نے ہی محققانہ روشنیوں کو مستور رکھا۔ خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے تین اصولوں کا اضافہ کیا<sup>۴</sup> اور ایک بار پھر لمبے عرصہ کے لیے اُفق طریقت پر خاموشی چھا گئی، یہاں تک کہ اس سکوت میں ارتعاش پیدا کرنے کا کام ہندوستانیوں کے سپرد ہوا۔ مشرقی پنجاب کے گاؤں سرہند کے شیخ احمد نے کمر ہمت باندھی جنہیں شاید اسی کام کی بناء پر مجدد الف ثانی ایسا لقب عطا ہوا کہ اس میں اصل نام بھی چھپ کر رہ گیا۔ آپ نے سلوک میں لطائف، حقائق اور ماورای مقامات کا ایسا نصاب متعارف کرایا جس سے میدان تصوف میں ایک حقیقی انقلاب برپا ہو گیا۔ اسے صوفیہ میں از حد پذیرائی ملی اور آج بھی یہ طریقہ برصغیر پاک و ہند کے علاوہ بنگلہ دیش، افغانستان اور وسطی ایشیائی ممالک کے مذہبی حلقوں میں بے حد مقبول ہے۔

لطائف کو آسانی سے یوں سمجھا جاسکتا ہے، انسانی اعضاء کو نام دیے جانے سے قبل ماہرین طب کو آپس میں گفت و شنید میں دشواری پیش آتی کیونکہ اعضاء تو موجود تھے مگر انہیں کسی نام سے پکارا نہ جاتا تھا۔ پہچان اور سہولت کی خاطر انسانی جسم کے اعضاء کے نام رکھ لیے گئے اور رہتی دنیا تک بوقت ضرورت نام سازی کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ ان میں سے دل، دماغ، جگر، گردے، پھیپھڑے ایسے اعضاء ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی عضو کام چھوڑ دے تو انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے اسی لیے انہیں اعضاءِ رئیسہ کہا جاتا ہے۔ روح بھی ایسے ہی بے شمار اعضاء پر مشتمل ہے۔ ان کی اسم گری اہم تو تھی لیکن اہم تر یہ بات تھی کہ نام دینے والا خود ان اعضاء سے واقف بھی ہو۔ اس نگری کے باسیوں کی زبان ویسے ہی گنگ تھی۔ اس کام کے لیے ہمت و توفیق کی مہر حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر لگائی جا چکی تھی۔ آپ نے روح کے پانچ اعضاء کو ان کی بالیدگی اور نشوونما کے لیے زندگی پایا، گویا ان روحانی اعضاءِ رئیسہ کو آپ نے صوفیہ کی آسانی اور پہچان کے لیے نام دے دیے۔<sup>۵</sup> روح ایک لطیف شے ہے لہذا اس کے اعضاء کو لطائف کہا گیا۔ اعضاءِ رئیسہ چونکہ زندگی کے ضامن ہیں اس لیے ان کی حفاظت کے لیے غذائیں، دوائیں اور معالجات باقی اعضاء کی نسبت زیادہ تکلف سے وضع کیے گئے۔ اسی طرح لطائفِ رئیسہ کی صحت اور نشوونما کے لیے ذکر کی غذا، فکر کی دوا اور نور کا علاج تجویز کیا۔ اس دریافت نے عملاً دنیا و تصوف میں انقلاب برپا کر دیا۔ وہ منزل جسے پہلے عزلت گزینی اور ترکِ موالات کی بنا حاصل کرنا جوئے شیر لانا تصور کیا جاتا تھا اب گھر بیٹھے، معاش میں مصروف رہتے ہوئے ممکن ہو گیا۔ اس طرح حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تاریخِ تصوف میں واحد شخصیت ہیں جنہوں نے ایک تیر سے دو شکار کرتے ہوئے ظاہر و باطن کو ایک ساتھ نشانہ بنایا۔ ظاہر معاش میں مصروف ہے تو باطن معاد میں، ظاہر شریعت سے آراستہ ہو رہا ہے تو باطن نور خداوندی سے پیراستہ۔ قلب عملاً ذکر ہو کر اس حدیث مبارک کا مظہر بن جاتا ہے۔

اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُتَمَوِّمِينَ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ

ترجمہ: مومن کی فراست سے محتاط رہو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے

دیکھتا ہے۔ ۶۔

لطائف کے تذکرے کے بعد حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے حقائق کے نازک ترین موضوع کو بھی چھیڑ ڈالا۔ یہ منکشف کیا کہ حقائق کی دو صورتیں ہیں، حقائقِ الہیہ اور حقائقِ انبیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام)۔



حقائق الہیہ میں حقیقتِ صوم (روزہ)، حقیقتِ صلوٰۃ، حقیقتِ قرآن اور حقیقتِ کعبہ شامل ہیں جبکہ حقائق انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام، حقیقتِ ابراہیمی، حقیقتِ موسوی، حقیقتِ عیسوی، حقیقتِ محمدیہ (ﷺ) اور حقیقتِ احمدیہ (ﷺ) پر مشتمل ہیں۔ زیادہ تر صوفیہ کو حقائق الہیہ میں سے گزارا جاتا ہے، شاید یہی وجہ ہے کہ اکثر اولیاء اللہ تو حیدی نعرے بلند کرتے نظر آتے ہیں۔ حقیقت الہیہ کی تجلی کا ایک مظہر ”کشف المحجوب“ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ، کا یہ قول ہے ”بیوی بچوں کو ہر کام سے زیادہ اہمیت نہ دو کیونکہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کو ضائع نہیں کرتا، اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کے دشمن ہیں تو تجھے اس کے دشمنوں سے کیا تعلق؟“ سید علی جویری رحمۃ اللہ علیہ اس عبارت پر یوں تبصرہ فرماتے ہیں ”اس مسئلہ کا تعلق غیر اللہ سے قطع تعلق سے ہے۔“ حقیقت الہیہ کے ورود کا ایک مظہر ”ذکر خیر“ میں حضرت توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول یہ شعر ہے۔<sup>۷</sup>

اللہ کولوں منگ دعائیں، سوئی دھاگے تائیں

اللہ منگیاں ہر دم دیندا، بندہ دیندا ناہیں

ترجمہ: سوئی دھاگے کی سی معمولی ضروریات کے لیے بھی اللہ تعالیٰ

ہی کی طرف رجوع کرو، کیونکہ یہ وہی ہے جو مانگنے پر عطا کرنے کے

لیے ہر دم تیار رہتا ہے جبکہ بندہ یہ کچھ نہیں کرتا۔

جن حضرات کو حقائق انبیاء، خصوصاً حقیقت احمدیہ (ﷺ)، کے انوار سے حصہ نصیب ہوا ان کی

روح سدا رسالت کے نعروں سے گونجتی نظر آتی ہے ذرا اس کا ایک انداز ملاحظہ ہو:

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا

ساتھ ہی منشی رحمت کا قلمدان گیا

یہ شعر<sup>۸</sup> احمدی تجلی (ﷺ) کا ایک پر تو ہے۔ حقیقت محمدیہ (ﷺ) کا اظہار بھی ملاحظہ ہو:

فلک پہ سب سہی پر ہے نہ ثانی احمد

زمین پر کچھ نہ ہو پر ہے محمدی سرکار

جو انبیاء ہیں آگے تری نبوت کے

کریں ہیں امتی ہونے کا، یا نبی! اقرار

ایسے صوفیہ کی تعداد نہایت قلیل ہے جنہیں دونوں حقائق سے حصہ دیا گیا اور جنہیں یہ حصہ دیا گیا ان کی کیفیات میں توازن اور ٹھہراؤ دکھائی دیتا ہے۔ خود حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ صوفیہ کی اسی جماعت میں ہوئے ہیں۔ ایک جانب وہ آسمان پر کھڑے عرش کے کنگروں کو ہاتھ ڈالتے نظر آتے ہیں تو دوسری طرف سنت کی ادائیگی کی خاطر تھوڑی دیر قیلولہ کرنے کو قیام اللیل اور صوم النہار کی عبادات سے اہم گردانتے ہیں۔<sup>۱</sup>

لطائف اور حقائق کی سادہ سی تعلیم فلسفہ، دلائل، وعظ وغیرہ کی ثقیل گھمن گھیریوں سے یکسر پاک ہے۔ نم آنکھیں ہیں تو خمیدہ، زبان ہے تو خاموش۔ تسبیح ہے نہ مالا ہے، کچھ اس کا بھید نہ والا ہے۔ اسے ہر مسلمان کبھی بھی شروع کر کے اس سے اپنی لگن، ظرف، سکھانے والے کے کمال اور اللہ تعالیٰ کے کرم کے موافق حصہ وصول کر سکتا ہے۔

مختلف شعبہ ہائے زندگی میں کام کرنے والوں کی اپنی ایک مخصوص زبان ہوتی ہے۔ ہر فیلڈ کی طرح علم فقہ، تفسیر و حدیث، علم کلام و فلسفہ وغیرہ کے اپنے اشارات و اصطلاحات ہیں۔ ایسے ہی ہر شعبہ سے متعلقہ افراد کی اپنی ایک درجہ بندی ہوتی ہے جس سے عموماً اس فیلڈ کے لوگ ہی شناسا ہوتے ہیں یہاں تک کہ انبیاء علیہم السلام کی درجہ بندی کا تذکرہ تو قرآن پاک میں موجود ہے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ  
وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ ط

ترجمہ: ہم نے ان رسولوں میں سے بعضوں کو بعضوں پر فضیلت بخشی۔  
ان میں سے کسی سے اللہ تعالیٰ خود ہم کلام ہوا، کسی کو اُس نے دوسری حیثیتوں میں بلند درجوں پر فائز کیا۔ (القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر ۲۵۳)

ایسی ہی درجہ بندی فقہاء، محدثین، مفتیان شرع متین کے ہاں بھی پائی جاتی ہے۔ صوفیہ کے ہاں قرب الہی اور رسول اللہ ﷺ کے انوار سے تزمین کی بنیاد پر پہچان کی خاطر درجہ بندی ہونا کچھ عجب نہیں۔ اس راہ کے سالکین کو دوسرے سالک کا درجہ معلوم کرنے کے لیے کسی سے پوچھنے کی احتیاج نہیں رہتی بلکہ اُس مقام، لطیفہ یا حقیقت کے انوار کا ورود دیکھ کر معلوم کر لیتے ہیں کہ سالک کس درجہ پر فائز ہے۔ یہ انوار صرف روحانی ہی اثر نہیں رکھتے بلکہ طبعی طور پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان اثرات کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔ سائیں مغلی شاہ ناظرہ قرآن پاک پڑھے ہوئے تھے مگر دورانِ تراویح حافظ کی غلطیاں



درست کرنے لگے۔ شیخ (حضرت توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ) کے استفسار پر بتایا کہ نماز میں حسب معمول حقیقت قرآن کا فیض (نور) لیتے ہوئے قرآن پاک کی زیر تلاوت آیت کے ٹکڑے حافظ کی طرف جاتے اور اپنی طرف آتے دکھائی دیتے۔ جہاں حافظ کو متشابہ لگتا، سائیں مغلی شاہ اپنے سامنے سے گزرنے والے ٹکڑے سے دیکھ کر بتلا دیتے۔ شیخ نے سن کر آئندہ ایسا کرنے سے منع فرمایا مبادا خدائی رازوں کی افشائی اُن کے لیے کوئی فتنہ بن جائے۔<sup>۱۲</sup> ایسے راز ہائے درون خانہ معلوم ہونے کے باوجود ہونٹوں کو سیئے رکھنا کتنا بڑا امتحان ہے، یہ کوئی صوفی جان سکتا ہے یا مجروح عشق۔ یہ طبعی اثرات بالا راہ یا بلا ارادہ ظاہر ہو کر رہتے ہیں۔ اتنی بڑی دولت کو اس قدر آسان طریقہ سے ہر مسلمان کی پہنچ میں لا کھڑا کرنا یقیناً حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کا ہی کارنامہ ہو سکتا ہے۔ یہ وہی دولت ہے جسے آپ سے پہلے پُر اسرار بنا کر رکھا گیا تھا، ہر شخص اسے شجر ممنوعہ بنا کر پیش کرتا مگر آج یہ شجر طریقت ہر باہمت شخص کی دسترس میں ہے۔

ماضی قریب میں گزرنے والے بزرگوں میں سے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ایسی ہستی ہیں جن پر اہل سنت کے تقریباً تمام مسالک متفق ہیں اسی طرح طریقت کے تمام سلاسل بھی آپ پر متفق نظر آتے ہیں۔ آپ کا مشہور رسالہ ”الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ“ ان سلاسل طریقت کے تذکرے سے مزین ہے جن سے منسلک رہ کر آپ نے کسب فیض کیا۔ اُن کی یہ تحریر مجددیہ طریق سے شروع ہوتی ہے، قادریہ سے تعلق کی تفصیل بیان کر کے پھر مجددیہ طریق کے تعارف پر آ پہنچتی ہے۔ بعد ازاں مشائخ نقشبندیہ کے چند خطوط نقل کیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں انہوں نے نو سلاسل سے اپنی وابستگی کا ذکر کیا ہے جن میں سے تقریباً نصف ضخامت مجددی سلوک پر مبنی ہے۔ ولی اللہی طریقت تمام سلاسل کا مرکب ہے لیکن اس کے باوجود ان پر مجددی سلوک کی چھاپ اتنی گہری ہے کہ وہ درحقیقت مجددی طریقت ہی معلوم ہوتی ہے۔

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں اَطِيعُوا اللَّهَ (اطاعتِ الہی) اور اَطِيعُوا الرَّسُولَ (اطاعتِ رسول ﷺ) میں ایسا قرآنی توازن دکھائی دیتا ہے کہ خال خال ہی کہیں نظر آئے گا۔ توحید کا ذکر یوں ملتا ہے ”انسان ماسوی اللہ کی توجہ سے خالی ہو جائے، اور جب تک دل ماسوی اللہ میں گرفتار ہے، اگرچہ تھوڑا ہی ہو، توحید والوں میں شامل ہونے کا حقدار نہیں کہلا سکتا۔“<sup>۱۳</sup> جب کبھی اَطِيعُوا الرَّسُولَ کا ذکر آیا تو اپنے ہی ترتیب شدہ سلوک کے متعلق یوں گویا ہوئے ”اس (مجددی سلوک) کے تمام کمالات فقط

آپ ﷺ کی تابعداری سے وابستہ ہیں۔ جسے یہ تابعداری نصیب ہوئی فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا (بے شک عظیم کامرانیوں نے اُس کے قدم چومے) اور پناہ تابعداری کے فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا (بلاشبہ وہ گمراہ ہو کر دور جا پڑا)۔<sup>۱۴</sup>

آپ نے طریقت میں اظہار بیان کی ایک نئی طرح ڈالی جس کے مطابق چاہے کسی بھی قول و فعل میں اشکال نظر آئیں اور بھلے کسی انداز کے ہوں، بلا اشتہاء شخصیت و سلسلہ اُسے واضح کرنا ایک فریضہ سمجھ کر ادا کیا۔ اس بارے میں یہ لحاظ بھی گوارا نہ کیا کہ کہنے والا کس سلسلہ طریقت سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ کی نظر سے اپنے ہی سلسلے کے ایک بزرگ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول گزرا ”میں أَطِيعُوا اللَّهَ میں اس قدر گرفتار ہوں کہ أَطِيعُوا الرَّسُولَ سے بھی شرمندہ ہوں، اُولِيَ الْأَمْرِ کی اطاعت کی تو کوئی صورت ہی نہیں۔“ اس پر آپ نے آیت مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ<sup>۱۵</sup> کا حوالہ دیتے ہوئے ایک مکتوب تحریر فرمایا جو اہل ذوق کے پڑھنے اور سمجھنے سے تعلق رکھتا ہے۔<sup>۱۶</sup>

مجددی سلوک لطائف دودھاری تلوار ہے۔ اس میں لطائف کے انوار کا منکشف ہونا بڑی سعادت ہے مگر بعض اوقات دوران مراقبہ ارتکاز توجہ کے وقت منکشف ہونے والے نور پر اس وہم کے احتمال کو خارج از امکان قرار نہیں دیا جاسکتا کہ یہ نور حقیقی ہونے کی بجائے تصوراتی ہو اور سالک ترقی کرنے کی بجائے اسی وہم میں گرفتار ہو کر رہ جائے کہ وہ خدائی انوار سے بہرہ بند ہوتا جا رہا ہے۔ اس کا حل شیخ کامل رہنمائی کے ذریعہ تو کرے گا ہی، لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ سالک کی وہی کیفیت اُسے باغی بنادے اور شیخ کی رہنمائی اسی بغاوت میں ہی بہ جائے۔ معاشرتی برائیوں کو روکنے کا اعلیٰ ترین درجہ برائی کو ہاتھ سے روکنا ہے، مگر یہ پُر اثر جنس مذہب کی مارکیٹ میں نہایت کم یاب ہے۔ ایسے ہی ان توہمات سے نکالنے کا اعلیٰ درجہ صوفیوں میں بھی خال خال ہی نظر آتا ہے۔ کئی نسلوں بعد ایک آدھ مرد کامل ایسا پیدا ہوتا ہے جو اپنی آستنیوں میں ید بیضا لیے پھرتا ہو۔ غالباً اسی خدشے کے پیش نظر حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے ان لطائف کا تعلق چند روحانی بیماریوں سے بھی بیان کیا ہے۔ مثلاً لطیفہ روح کا تعلق غصہ سے ہے، جیسے جیسے لطیفہ روح منکشف ہوگا ساتھ ساتھ غصہ قابو میں آتا جائے گا۔ غصہ ختم کرنا مطلوب نہیں بلکہ اس کا ضبط میں لانا مقصود ہے۔ کچھ مقامات و معاملات ایسے ہیں جہاں غصہ آنا عین منشاء الہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کے دشمنوں پر جہاد کے موقع پر غصہ آنا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر خواہ مخواہ غصہ انہیں دین سے متنفر کرنے کا باعث بن سکتا ہے اس لیے



غصہ قابو میں رہنا چاہیے یعنی صرف بوقتِ ضرورت ہی اس کا اظہار ہو۔ اگر سالک لطیفہ روح کا نور تو محسوس کرے لیکن اس کا غصہ قابو میں نہ ہو تو کالمین اس کے انکشافِ نور کو وہم ہی قرار دیں گے، سالک بھلے اس انکشاف میں کتنا ہی پختہ اور راسخ کیوں نہ ہو۔ مجددی سلوک کا یہ پہلو اکثر صوفیوں کی نظر سے پوشیدہ ہے یا جان بوجھ کر چھپایا جاتا ہے کیوں کہ مشائخ کے لیے مریدوں کو انوار کی قوسِ قزح اور انکشافات کی الگ نگرانی کے سحر میں مگن رکھنا ان بیماریوں کا علاج کرنے سے کہیں سہل ہے۔ انوار کے ذریعے ان امراض کا قلع قمع کرنا ہر کہ و مہ کے بس کا روگ نہیں لہذا صرف دنیائے انوار کے سحر انگیز حسن کی میٹھی قید سے باہر نہیں آنے دیا جاتا۔ لیکن وہ مشائخ جو انہیں انوار کی وساطت سے ان بیماریوں کا علاج کرنے کا فن جانتے ہیں وہی حقیقتاً صوفی کہلانے کے حقدار ہیں۔ متاخرین میں اس کی خوبصورت ترین مثال میاں شیر محمد شرچپوری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ یہی صورتِ احوال باقی لطائف کے ساتھ بھی ہے۔ مبتدیوں کے لیے یہاں باقی ماندہ لطائف اور ان سے منسلک بیماریوں کا ذکر دلچسپی کا باعث ہوگا۔ لطیفہ قلب سے شہوت، لطیفہ روح سے غصہ، لطیفہ سِر سے حرص و لالچ، لطیفہ خفی سے حسد و بخل جبکہ لطیفہ اخفی سے تکبر و غرور منسلک ہیں۔

کامل مشائخ کبھی انوار کے ورود سے، کبھی مرید کے معاملات سے، اور بعض اوقات دونوں کے امتزاج سے لطائف کے منکشف ہونے کا اندازہ لگا لیتے ہیں۔ اگر کوئی سالک خود کو ان لطائف کے انوار میں غرق دیکھے لیکن موقعِ میسر آنے پر شہوانی درندگی پر اتر آئے، بخیل اتنا ہو کہ مسکین ہمسایہ بھوکا سونے پر مجبور ہو، یتیم سائل کو دیکھ کر دھکے دینے پر اتر آئے، مبلغ اور پیر ہو کر تکبر میں فرعون کو پیچھے چھوڑتا ہو، تو کون ہے جو اسے کچھ بھی مقام دینے کے لیے تیار ہو؟ حضرت میاں شیر محمد شرچپوری رحمۃ اللہ نے اپنے ایک خلیفہ کو کیا خوب خط لکھا ”تم پیر ہو چکے، اب انسان بننے کی کوشش کرو۔ پیری کے گھمنڈ میں انسانیت کے حصول سے غافل نہ ہو بیٹھو۔“ ۱۷

معرفتِ الہی کے حصول کی خاطر حقائقِ اشیاء تک رسائی اکثر صوفیہ کے نزدیک اس قدر مشکل تھی کہ وہ مقصودِ حقیقی کے علاوہ کسی دوسری جانب متوجہ نہیں ہو سکے۔ وہ کسی دوسری جدوجہد میں مصروف ہو کر معرفتِ الہی سے غافل ہو جانے کے خدشے میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ اس جہت سے بھی منفرد حیثیت کے مالک ہیں۔ انہوں نے حکومت کے غیر شرعی اور مشرکانہ احکامات کے خلاف لسانی، قلمی جہاد شروع کیا۔ اُن کا پالا ہندوستان کے مضبوط ترین مغل بادشاہ جلال الدین محمد اکبر اور اس کے بیٹے

نور الدین محمد جہانگیر سے پڑا، جس کے عوض انہیں گوالیار کے قلعہ میں قید و بند کی صعوبتیں جھیلنا پڑیں۔ زندانِ گوالیار، نفسِ مطمئنہ کی آزادی کا پیغام ثابت ہوئی۔ اُن کے سینے کا نوریوں چمکا کہ بادشاہ کے غیر مسلم قیدی کلمہ طیبہ کا ورد کرنے لگے اور کلمہ گو سرکارِ دو عالم ﷺ کی زلف و لیل کے اسیر ہو گئے۔ ایک سال بعد ہی جہانگیر نے باعزت رہائی کے احکامات جاری کر دیے۔ بعض مورخوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ بادشاہ نے سیاسی مجبوریوں کے علاوہ مجدد علیہ الرحمۃ کے آقا ﷺ کی خواب میں آمد اور حکم کے پیش نظر رہائی کے پروانے پر دستخط کیے۔<sup>۸</sup> حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کو اس معاملے میں قدرت کی جانب سے یہ اعزاز نصیب ہوا کہ وہ اپنی ظاہری حیات طیبہ میں دینِ اکبری منسوخ کرانے میں کامیاب ہو گئے۔ انہوں نے اس ضمن میں پیش آنے والی دینی مصروفیات کے علاوہ سیاسی مصروفیات کو راہِ تصوف کی رکاوٹ سمجھنے کی بجائے انہیں بھی رفعتِ منازل کے لیے سیڑھی بنالیا۔ انہوں نے اس سیڑھی کی گردن پر پاؤں رکھا اور عرشِ اعظم کے نوری پردوں کے پار جھانکنے لگے۔ کیا اس سے بڑا کوئی کارنامہ ہو سکتا ہے؟ کیا ہمارے آج کے تمام علماء و مشائخِ مل کر بھی یہ کارنامہ سرانجام دے سکتے ہیں؟ نظامِ مصطفیٰ ﷺ کی منزل قریب آئی تو چند وزارتوں کے عوض اپنے مطالبہ سے اس طرح دستبردار ہوئے کہ آج تک دوبارہ اس نعرہ اور تحریک کی جرأت پیدا نہ ہو سکی۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے کارنامے اتنے کثیر جہتی ہیں کہ ان کا احاطہ چند صفحات میں کرنا ناممکن ہے۔ شریعت کے احیاء کا معاملہ ہو یا دینِ اکبری کی تہنیک کا، سلوک کے نصاب کا مسئلہ ہو یا طریقت کو شریعت کے تابع کرنے کا، وحدت الوجود کے پردے میں بعض لوگوں کی طرف سے پھیلانے جانے والے مشرکانہ خطرات کا ادراک ہو یا مقامِ نبوت (ﷺ) پر ریک حملوں کا، ائمہ اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کی تعظیم کا تعین ہو یا صحابہ کبار رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کی تکریم کا، یہ شخص ہر محاذ پر چوکنا نظر آتا ہے۔ ہاتھ میں وہ تمام ہتھیار موجود ہیں جو اللہ تعالیٰ نے عطا کر رکھے ہیں یہاں تک کہ انوارِ خداوندی کا وہ ہتھیار جو زیادہ تر صوفیہ نے آخرت کے لیے سنبھال رکھا تھا اسے بھی اللہ تعالیٰ کے دین اور رسول اللہ ﷺ کی شریعت کے لیے استعمال کرنے سے گریز نہ کیا۔ کشمیر سے واپسی پر جہانگیر سانس کی بیماری میں مبتلا ہو گیا۔ اطباء کے معالجات سے ناامید ہو کر اعیانِ مملکت کو حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا (جو غالباً لشکر کے ہمراہ تھے)۔ آپ نے دعا کا وعدہ اس شرط کے ساتھ فرمایا کہ جہانگیر اب تعمیرِ مساجد کا اہتمام کرے گا (اکبر کے دور میں مساجد کی تعمیر پر پابندی لگا دی گئی تھی)۔ جہانگیر نے کہا ”گفتن از شما، و کردن از ما۔“ [ترجمہ: کہنا

آپ کا، کرنا ہمارا۔ یعنی آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی۔ [حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے دعا فرمائی، اسی رات بادشاہ کو مرض سے افاقہ ہو گیا۔ جب سرہند کے قریب پہنچے تو بادشاہ نے آپ سے کہا ”شیخ جیو (یعنی حضرت مجدد) ! چونکہ آپ کی دعا سے ہمیں شفا نصیب ہوئی لہذا ہم آپ کے گھر کے کھانے سے ہی کھانے کا پرہیز توڑیں گے۔“ اسلپ امراض کا فن کچھ تو ناپید ہو گیا، اور جو موجود ہے وہ زیادہ تر اپنی یا اپنی اولاد کی خاطر سہولتیں خریدنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ لیکن حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے اس فن کو کیسے استعمال فرمایا اور وہ بھی اللہ کے گھر کی تعمیر سے مشروط۔ اس واقعے میں ایک طرف آپ کا حقیقت عیسوی کے استعمال پر کمال نظر آتا ہے تو دوسری جانب اس خدائی نعمت کو معبود حقیقی کے راستے میں اٹھا دینے میں یکتائی۔

انہوں نے ایسے تصوف کی داغ بیل ڈالی جو صوفی کو قم باذن اللہ کی باطنی طاقت کے ساتھ بازوئے حیدر بھی عطا کرتا ہے جن کے بغیر رسم شبیری کا تصور ممکن نہیں۔ انہوں نے طریقت و حقیقت کو صدیقی سوز اور خیر شکنی کا حسین امتزاج بخشا۔ شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مزاج کی جھلک ان کے سلسلہ میں صدیوں بعد آنے والے متوسلین میں بھی نظر آتی ہے۔ ۱۷۹۹ء میں داغستان کے موضع گرمی میں پیدا ہونے والے امام شامل اسی سلسلہ طریقت سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے ۱۸۳۰ء میں روسی افواج کے خلاف اپنی جدوجہد کا آغاز کیا اور ۱۸۳۷ء سے ۱۸۵۹ء تک بائیس برس کے لیے ایک طرف ان کا مردانہ وار مقابلہ کیا تو دوسری جانب داغستان کے بائیس اضلاع میں شرعی حکومت قائم کی۔ یہ دور بعد میں ”عہد شریعت“ کے نام سے مشہور ہوا۔ ۲۵ اگست کو داغستان کا یہ ہر دلعزیز رہنما اور روسی استعمار کے خلاف مسلح جدوجہد کا کامیاب قائد، ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو گیا اور یوں تاریخ کا ایک خوبصورت باب اختتام کو پہنچا۔<sup>۲۰</sup>

طالبان نے ایک سپر پاور سے نیچے آزمائی کے بعد اب دوسری سے برسر پیکار ہو کر خود کو مجددی ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ کاش کوئی انہیں اس جرأت بے فراست سے روک سکتا۔ مجددی ہونے کے باوجود وہ آپ کی حیات طیبہ کے اس رخ کا ادراک نہ کر سکے کہ انتہائی اثر و رسوخ اور کامیابیوں کے باوجود حکومت کے حصول کی خواہش حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ پر کبھی غلبہ نہ پاسکی۔ اسی لیے ان کی جدوجہد میں کہیں برسر اقتدار آنے کی موہوم سی آرزو بھی نظر نہیں آتی، بلکہ انہوں نے اُس وقت کی مہیا قیادت سے ہی دین اسلام کا کام بھر پور انداز سے لینے کا فیصلہ کیا اور اس فیصلہ پر ثابت قدمی ان کے عہدہ مجددیت کی طرف سبک میل ثابت ہوئی۔ مجھے امام شامل، طالبان اور اپنے مذہبی رہنماؤں میں یہی سب سے بڑا خلاء



دکھائی دیتا ہے کہ یہ لوگ بادشاہوں سے کام لینے پر تیار نہیں ہوتے بلکہ ہر قیمت پر خود بادشاہ بننے کی آرزو ہمیشہ چٹکیاں لیتی نظر آتی ہے جبکہ شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی فراست کی روح اسی خواہش پر غلبہ پانے میں تھی۔ بادشاہت کی یہی خواہش خدا اور رسول ﷺ سے دوری کا باعث بنتی ہے۔ یہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی فہم و فراست کا ہی نتیجہ تھا کہ مغلیہ خاندان کے بادشاہوں میں سے ایک کے ہاتھوں فقہ کی مشہور کتاب ”فتاویٰ عالمگیری“ مرتب ہوئی جو آج بھی فقہ حنفی میں مشعلِ راہ ہے۔ اس سے پہلے یہ کام بوریا نشین علماء و فقراء ہی کے ذمہ تھا مگر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا تصرف ہے کہ خدائی نور بادشاہوں کے سینوں سے بھی ظاہر ہونا شروع ہو گیا۔

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ ہمہ گیر ولایت کے حامل تھے۔ انہوں نے اپنے مکاشفات میں جو کچھ دیکھا بلا کم و کاست بیان کر دیا۔ وہ بزرگان کا ذکر سلاسل سے نسبت کے لحاظ سے کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ سے وابستگی کے حوالے سے کرتے ہیں جس سے ان کی طریقت (وراشتی اور) روایتی تعصب سے پاک نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف سلاسل کے بزرگان کے مقامات سے آپ کو آگاہی بخشی تو ان کا ذکر اپنے شیخ حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی جانب ایک مکتوب میں یوں فرمایا:

”عرش پر اس قدر عروج واقع ہوا کہ مرکز زمین سے لے کر عرش یا اس سے کچھ کم تک اور حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ کے مقام تک ختم ہوا۔ اس مقام کے اوپر بلکہ اسی مقام میں تھوڑی سی بلندی میں چند مشائخ مثل شیخ معروف کرنی علیہ الرحمۃ اور شیخ ابوسعید خراز علیہ الرحمۃ تھے اور باقی مشائخ میں بعض اس مقام کے نیچے مقام رکھتے تھے اور بعض مشائخ اسی مقام میں تھے لیکن ذرا نیچے مثل شیخ علاء الدین سمنانی اور شیخ نجم الدین کبریا رحمۃ اللہ علیہما کے اور اس مقام کے اوپر امامان اہل بیت اور ان کے اوپر خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔“ ۲۱۰

”استطاعت مع الفعل کا مسئلہ منکشف ہو گیا ہے۔ فعل سے پہلے انسان کچھ قدرت نہیں رکھتا، فعل کے ساتھ ہی قدرت بخشی جاتی ہے۔ یہ استطاعت، اسباب (کے مہیا ہونے) اور اعضاء کی سلامتی پر منحصر

ہے جیسا کہ علماء اہل سنت نے ثابت کیا ہے۔ اس مقام میں اپنے آپ کو حضرت خواجہ (بہاء الدین) نقشبندی قدس سرہ کے قدم پر پاتا ہوں، آپ اسی مقام میں ہوئے ہیں۔ حضرت خواجہ علاء الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اس مقام سے حصہ حاصل ہے۔ اس سلسلہ عالیہ کے بزرگوں میں سے حضرت خواجہ عبدالخالق غجدانی قدس سرہ اور مشائخ متقدمین میں سے حضرت خواجہ معروف کرخی، امام داؤد طائی، خواجہ حسن بصری اور حضرت حبیب عجمی قدس سرہم اسی مقام میں تھے۔ ۲۲۰۰

یہ حقیقت قارئین کے پیش نظر رہے کہ ان میں سے زیادہ تر بزرگ سلسلہ نقشبندیہ سے تعلق نہیں رکھتے۔

بڑے لوگوں کو اکثر متنازعہ بنادیا جاتا ہے، اس دستبرد سے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بھی محفوظ نہ رہ سکے۔ اس کی بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ بڑے لوگوں کی فراست اور بصیرت (Vision) لامحدود ہوتی ہے لہذا اس تک ذہنی و قلبی رسائی ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہوتی، اس لیے ان کے نظریات پر اپنی اپنی سمجھ کے مطابق تبصرے شروع ہو جاتے ہیں۔ بعض لوگ حسد کی بنیاد پر بھی یہ کام کرتے ہیں۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کو متنازعہ بنانے کی بھرپور کوششیں کی گئیں، جن میں غیر اختیاری کوششیں بھی تھیں اور اختیاری بھی۔ اول الذکر کی وجہ ناقدین کی کوتاہ پروازی تھی جبکہ ثانی الذکر میں حاسدوں کے علاوہ ایسے بلند پرواز لوگ بھی شامل ہو گئے جنہیں پیشہ ورنہ ناقد کہا جاتا ہے۔ ان ناقدین کا دائمی مشغلہ تخلیق میں سے تیکنیکی کیڑے نکالنا ہوتا ہے۔ ناقد کا کام تنقید ہے، تخلیق نہیں۔ آخر ناقدین کے ساتھ بھی پیٹ کا جہنم لگا ہے۔ تخلیقی صلاحیتوں سے عاری ہونے کی وجہ سے پیٹ کی آگ کو صرف تنقید کر کے ہی بجھاتے ہیں۔ ادبی دنیا کے کئی ناقدین نے علامہ اقبال مرحوم کے کلام میں بہت سے تیکنیکی غلطیاں دریافت کر کے دنیا کے سامنے پیش کر کے دکانیں چکائیں اور روزی کمائی، مگر ان ناقدین میں سے ایک بھی نہ تو ایسی تخلیق پیش کر سکا اور نہ ہی ان غلطیوں کو دور کر کے درست کرنے کے قابل ہو سکا۔ یہ حقیقت آج بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ اگر ان ناقدین کے بیان شدہ عیوب تافر سے کلام اقبال پاک کر دیا جائے تو وہی کلام سڑاؤ دینا شروع کر دے۔ یہ تنقید

آج تک اقبال کی اقبالیّت پہ ذرہ برابر اثر انداز نہیں ہو سکی۔ اقبال کی طرح اس سرہندی شاہباز کو بھی بادِ مخالف کی تندی نے نیچا دکھانے کی بجائے اس کی رفعتِ منازل میں بیش بہا اضافہ کر دیا۔ یہی عروج ان کے کمال، اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت، دربارِ رسالت ﷺ میں منظوری کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

لوگ سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ”أَسْهَدُ أَنْ“ پر معترض رہے لیکن اس کا کیا کریں کہ مولائے ربِّ للعالمین جل جلالہ اور اس کے حبیبِ رحمۃ للعالمین ﷺ کے ہاں ”أَشْهَدُ أَنْ“ کی جگہ ”أَسْهَدُ أَنْ“ قبول و منظور ہو چکی تھی۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ناقدین اور اہل زبان عربوں کی عرب دانی سے کیا علاقہ، انہیں تو در محبوب (ﷺ) سے قبولیت چاہیے تھی جو مل چکی۔ آج عالمِ اسلام میں ایک مسلمان بھی ایسا ہے جو بلالؓ کے تلفظ کو غلط کہنے کی جرات کر سکے؟

آپ کے ہاں متقدمین کا ذکر نہایت ادب و احترام سے کیا جاتا ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمانِ قَدَمِیْ هَذِهِ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ اللّٰهُ ۲۳ کے متعلق صوفیہ کے مختلف فرامین ہیں۔ شیخ جیلان جوانی میں شیخ حماد و باس کی صحبت میں رہا کرتے تھے (اللہ تعالیٰ دونوں پر اپنی رحمت نازل فرمائے) لہذا مؤرخین تصوف نے انہیں حضرت جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مشائخ میں شامل کیا ہے۔ انہوں نے بحالتِ صوفی فرمایا تھا کہ

”اس عجمی (یعنی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ) کا ایک قدم ایسا ہے کہ اپنے وقت کے تمام اولیاء کی گردنوں پر ہوگا اور وہ یہ بات کہنے پر مامور ہوگا (یعنی انہیں حکم دیا جائے گا کہ یوں کہیں قَدَمِیْ هَذِهِ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ اللّٰهُ)۔ وہ جس وقت یہ بات کہے گا تو تمام اولیاء اپنی گردنیں جھکا دیں گے۔“ ۲۴

خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے اس قول پر یوں تبصرہ فرمایا ہے:-  
”یہ کلمہ عجب (تکبر) پر مبنی ہے۔ ایسے کلمات ابتدائے احوال میں غلبہ سُکر کے باعث مشائخ سے ادا ہو جاتے ہیں۔“ ۲۵

ایک بزرگ کے خیال میں شیخ جیلان رحمۃ اللہ علیہ یہ کچھ کہنے پر مامور تھے جبکہ دوسرے چوٹی کے بزرگ کے نزدیک، جن کے نام پر طریقت کا باقاعدہ ایک سلسلہ جاری ہوا، یہ حالت سُکر کے کلمات میں



سے ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ سُکر کے ادا شدہ کلمات مریدوں کے لیے سند کا درجہ نہیں رکھتے۔ شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ ہر دو عبارات کو نقل کرنے کے بعد یوں تبصرہ فرماتے ہیں۔

”اس کلام میں شیخ (عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ) ہر لحاظ سے سچے ہیں خواہ یہ کلام اُن سے سُکر کے باعث ادا ہوا ہو یا اس کلام کے اظہار پر مامور ہوئے ہوں۔“ ۲۶۰

عجیب و غریب بات یہ ہے کہ ان ناقدین کی نظر میں معتبوب مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں کیونکہ وہ حضرت جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمان کو صرف اُس وقت کے اولیاء اللہ تک محدود سمجھنے کے تصور وار ہیں حالانکہ اس تصور میں شیخ حماد و باس بھی برابر کے شریک ہیں۔ یہ بات بھی سمجھ سے بالا ہے کہ شیخ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے درگزر کرنے میں کیا حکمت مضمحل ہے جنہوں نے آپ کے اس کلام کو نہ صرف کلمہ عجب کہہ ڈالا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اسے صحوی کلام ماننے سے ہی انکاری ہیں؟

تصوف و طریقت کو ماورائے شریعت کوئی شے ثابت کرنے کے لیے جہاں غیروں نے تمام توانائیاں صرف کیں وہاں نام نہاد صوفیوں نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جبکہ طریقت کی میراث جو خلافت سے منسلک تھی اور ہے، ملوکیت میں بدل دی گئی جس کا فطری نتیجہ یہ نکلا کہ خرقہ ہائے سالوس کے پردے میں مہاجن، کعبے کے برہمن بنے بتوں کی طرح بچنے کے حریص نظر آتے ہیں۔ خلافت کی بجائے گدی نشینی کی روایت نے عقابوں کے لاتعداد نشیمنوں کو زاغوں کی آماجگاہ بنانے میں اہم کردار ادا کیا ۲۷ جبکہ حقیقتاً تصوف اس دعا کے حصول کی عملی کوشش ہے

اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا اَوْ اَرِ زُقْنًا اِتِّبَاعَةً ط اللّٰهُمَّ اَرِنَا الْبَاطِلَ  
بَاطِلًا وَاَرِ زُقْنًا اِجْتِنَابَهُ ط اللّٰهُمَّ اَرِنَا حَقًّا يَّقِ الْاَشْيَاءَ كَمَا هِيَ ۲۸

ترجمہ: اے ہمارے اللہ! ہم پر حق کو عیاں کر دے اور اس کی اتباع عطا فرما۔ اے ہمارے پروردگار! ہمارے اوپر باطل کو آشکار کر دے اور اس سے اجتناب عطا فرما۔ اے ہمارے پالنے والے! ہم پر چیزوں کے حقائق کو ایسے ظاہر کر دے، جیسی کہ وہ ہیں۔

علم تصوف دراصل اشیاء کے حقائق جاننے کا علم ہے۔ اس دنیا میں خوبصورت ترین اشیاء جن کے حقائق جاننے کی خواہش کسی مسلمان کو ہو سکتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ایسی مصنوعات ہیں جو ہمیں اس کی

معرفت عطا کرتی ہیں بمثل نماز، روزہ، حج، کعبہ وغیرہ، ایسے ہی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نبوتوں کے امتیازات کی حقیقتیں۔ جو شخص نماز ادا نہیں کرتا وہ اس کی حقیقت کیسے جان سکتا ہے؟ جن انسان کے دل میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی محبت جاگزیں نہیں ہوئی وہ کیسے ان حقائق سے آگاہی کی توقع رکھ سکتا ہے؟ ان دونوں میں سے تو ایک بھی خواہش ایسی نہیں جو شریعت محمد ﷺ سے متصادم ہو۔ اگر حقیقتِ صلوٰۃ جانے بنا نماز ادا کر لی جائے تب بھی کوئی حرج نہیں۔ لاہور سے راولپنڈی سو کر سفر کرنے والا اور راستے میں آنے والے تمام مناظر قدرت اور حسین مقامات کا بغور جائزہ لے کر ان کے ذریعہ صانع کو جاننے پہچاننے کی کوشش کرنے والا، کیا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ دونوں مسافروں کے راولپنڈی پہنچنے میں کوئی شبہ نہیں لیکن کیا کوئی ذی عقل ایسا ہے جو دونوں مسافروں کے سفر میں فرق کا ادراک نہ کر سکتا ہو؟

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ

ترجمہ: کیا وہ لوگ جو (حقائقِ اشیاء سے) بہرہ مند ہیں، اُن لوگوں کی مانند ہو سکتے ہیں جو حقائقِ اشیاء کا علم نہیں رکھتے؟ (القرآن، سورۃ الزمر، آیت نمبر ۹)

شاعری بغیر معنی جانے پڑھنے اور اُسی شعر کو معنی، تلمیحات، تشبیہات و استعارات کو جان کر مطالعہ کے امتیازات کو نہ سمجھنا کمالِ تجاہلِ عارفانہ ہے۔ شیخ مجدد علیہ الرحمۃ نے ان تصورات کی پوری شدت سے نفی کی ہے کہ تصوف کے لیے ایسے اعمال و افعال ضروری ہیں جن کا شریعت محمدی ﷺ سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ ان کی تعلیمات کا نچوڑ ہی یہی ہے کہ شریعت کو اپنا کر شرعی اعمال و افعال کی حقیقت جاننے کی کوشش کرو۔ اس راہ میں چلتے ہوئے اگر حقائق و اہول تو ان کا شریعت کی روشنی میں جائزہ لیا جائے۔

”آخرت کی نجات اور ہمیشہ کی خلاصی حضرت سید الاولین والآخرین ﷺ کی متابعت سے وابستہ ہے۔ آپ ہی کی متابعت سے حق تعالیٰ کی محبوبیت کا مقام حاصل ہو سکتا ہے اور آپ ہی کی متابعت سے تجلّی ذات سے مشرف ہوتے ہیں۔“ ۲۹

”شریعت کے تین جزو ہیں، علم، عمل اور اخلاص۔ جب تک یہ تینوں اجزاء متحقق نہ ہوں، شریعت متحقق نہیں ہوتی..... شریعت دنیا اور

آخرت کی تمام سعادتوں کی ضامن ہے اور کوئی ایسا دقیقہ باقی نہیں جس کے حاصل کرنے کے لیے شریعت کے علاوہ کسی اور طرف رجوع کرنے کی حاجت رہتی ہو۔ طریقت اور حقیقت، جن سے صوفیہ ممتاز ہیں، تیسرے جزو یعنی اخلاص کے کامل کرنے میں شریعت کے خادم ہیں۔ پس ان دونوں کی تکمیل سے صرف اور صرف شریعت کی تکمیل مقصود ہے۔<sup>۳۰۰</sup>

علامہ اقبال مرحوم، مولانا روم کو اپنا پیر و مرشد قرار دیتے ہوئے یوں گویا ہوتے ہیں:-

پیرِ رومی پیرِ ما روشن ضمیر  
کاروانِ عشق و مستی را امیر  
ترجمہ: بابائے روم، میرا روشن ضمیر پیر ہے کیونکہ وہ عشق و مستی کے قافلہ کا سالار ہے۔

علامہ مرحوم کا یہ پیر روشن ضمیر اخلاص کے متعلق مندرجہ ذیل رائے رکھتا ہے۔

آں بنائے انبیاء بے حرص بود  
زاں چناں پیوستہ رونق ہا فزود  
ترجمہ: انبیاء علیہم السلام کے ہاتھوں تعمیر ہونے والی عمارات کی رونق آج بھی بحال ہے کیونکہ اُن کی نیتِ تعمیر میں لالچ اور ہوس کی آمیزش نہ تھی  
اے بسا مسجد برآوردہ کرام  
لیک نبود مسجد اقصاں نام  
ترجمہ: امراء و شرفاء نے بے بہا مساجد تعمیر کرائیں لیکن ان میں سے کسی کا نام مسجد اقصیٰ نہ پڑ سکا۔

کعبہ را کش ہر دے عزے فزود  
آن ز اخلاصات ابراہیم بود



ترجمہ: کعبہ (ایسی عمارت ہے کہ) جس کی توقیر میں (ہر آن) اضافہ ہوتا ہے۔ اس (شرف و) عزت میں زیادتی کی وجہ (صرف) ابراہیم کا اخلاص ہے۔

فصل آں مسجد ز خاک و سنگ نیست  
لیک در بناش حرص و جنگ نیست  
ترجمہ: اس مسجد کی فضیلت (اعلیٰ و معیاری سینٹ،) مٹی اور (قیمتی،  
ٹھنڈے مرمر کی) سلوں کی مرہون منت نہیں، بلکہ اس کی وجہ معمار  
کے سینہ میں حرص و ہوا اور انتقام کی آگ کا نہ ہونا ہے۔

یہی وہ امتیازات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو عنایت فرمائے اور اس کا شہرہ چار دانگ عالم میں  
مجدد الف ثانی (رحمۃ اللہ علیہ) کے یکتا نام سے ہوا۔ تمام سلاسل آپ کی تعلیمات سے جگمگا رہے ہیں  
البتہ وہ خود نقشبندیہ طریق سے از حد متاثر تھے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے  
انہیں جس ادا سے اس غیر مرئی جہان سے روشناس کرایا اس کے آگے عصرِ رواں کے تمام حسن ماند  
پڑ گئے ہوں۔

دنیاۓ اسلام کا یہ تابندہ ستارہ جو ۱۹۷۱ھ میں شیخ عبدالاحد چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں طلوع ہوا اور  
آسمان تصوف پر ۲۷ برس ضوافشانی سے شبِ اماوس کو شمسِ بے بادل بنائے رکھا، ہزاروں لاکھوں ستارے  
جس کی ضیاء سے آج بھی دنیا کے ہر ملک اور علاقے میں جگمگا رہے ہیں اور لوگوں کو ہدایت کی خیرات بانٹتے  
پھرتے ہیں، ۲۸/ صفر المظفر ۱۴۳۲ھ کو عالمِ فانی سے رخصت ہوتے ہوئے سرہند کی خاک کو مطلع انوار بنا  
گیا۔ اس صاحبِ اسرار کے جسم کے لمس نے اس کی لحد کی خاک کے ذروں کو رشکِ صدا ختر بنا دیا۔ اس کے  
نفسِ گرم کی گرمیِ احرار نے جہانگیر کے سامنے گردن خم نہ کرنے دی۔ ہند میں سرمایہ ملت کے اس نگہبان کی  
آخری آرامگاہ آج بھی ہندوستانی پنجاب میں سرہند کے شہر میں مرجعِ خلائق ہے۔ علامہ اقبال نے  
سرہند شریف میں دورانِ حاضری اُس مزار پر ہمہ وقت ہونے والی انوار کی بارش کا مشاہدہ کیا تو اس کی منظر  
کشی کچھ یوں کی:-

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر  
 وہ خاک کہ ہے زیرِ فلک مطلعِ انوار  
 اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے  
 اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحبِ اسرار  
 گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے  
 جس کے نفسِ گرم سے ہے گرمیِ احرار  
 وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان  
 اللہ نے بروقت کیا جس کو خبر دار

### حوالہ جات

۱..... قَالَ لَهُ مُوسَى هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عَلَّمْتَ رُشْدًا (ترجمہ: موسیٰ (علیہ السلام) نے اُس بندے (خضر علیہ السلام) سے کہا ”کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں تاکہ آپ مجھے بھی وہ علمِ رُشد سکھادیں جو آپ کو عطا کیا گیا ہے“ (سورہ الکہف، آیت نمبر ۶۶)

۲..... المنقذ من الضلال از امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ عبدالرسول ارشد

۳..... ہوش دردم، نظر بر قدم، سفر در وطن، خلوت در انجمن، یاد کرد، بازگشت، نگہداشت، یادداشت (تفصیل کے لیے ”خیر الخیر“ از خواجہ محبوب عالم کا مطالعہ فرمائیے جو خانقاہِ محبوبیہ سید اشرف، تحصیل پھالیہ، ضلع منڈی بہاء الدین سے مل سکتی ہے۔)

۴..... وقوفِ زمانی، وقوفِ عددی، وقوفِ قلبی (تفصیل کے لیے ”خیر الخیر“ از خواجہ محبوب عالم کا مطالعہ فرمائیے۔)

۵..... یہ عالم امر کے لطائف کا بیان ہے، عالمِ خلق کے لطائف کا ذکر یہاں نہیں کیا گیا۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو مکتوب نمبر ۲۶۰ دفتر اول اور ”خیر الخیر“ از خواجہ محبوب عالم۔

۶..... سنن ترمذی کتاب تفسیر القرآن۔ ایک اور مقام پر يَنْظُرُ بِنُورِ اللّٰهِ كِيْ جَلَّ يَنْظُرُ بِنُورِ الْقَلْبِ [یعنی دل کے نور سے دیکھتا ہے] استعمال ہوا ہے جیسا کہ ”ذکر خیر“ میں خواجہ محبوب عالم نے نقل کیا ہے۔

۷..... ذکر خیر از خواجہ محبوب عالم

۸..... حدائقِ بخشش از مولانا احمد رضا خان بریلوی

۹.....قصیدہ بہاریہ از محمد قاسم نانوتوی بحوالہ فضائل درود شریف از محمد زکریا  
۱۰.....مکتوب نمبر ۲ دفتر اول

ولے چوں شہ مرابداشت از خاک  
سزد گر بگور انم سر ز افلاک  
ترجمہ: جب شاہ نے مجھے خاک سے اٹھالیا ہے تو میرا حق  
بننا ہے کہ اپنے سر کو افلاک تک لے جاؤں۔

۱۱.....مکتوب نمبر ۱۱۴ دفتر اول (بزرگی، سقت کی تابعداری سے وابستہ اور شریعت کی زیادہ سے زیادہ بجا آوری پر منحصر  
ہے، مثلاً سقت کی نیت کے بنا قیلولہ کرنے سے سقت کی پیروی میں دو پہر کو تھوڑی دیر سو رہنا کروڑ کروڑ شب  
بیداریوں سے افضل اور اعلیٰ ہے۔)

۱۲.....ذکر خیر از خواجہ محبوب عالم رحمۃ اللہ علیہ

۱۳.....مکتوب نمبر ۱۱۱، دفتر اول

۱۴.....مکتوب نمبر ۲۵، دفتر اول

۱۵.....ترجمہ: جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی بے شک اس نے اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت کی (سورۃ النساء، آیت نمبر ۸۰)  
۱۶.....مکتوب نمبر ۱۵۲ دفتر اول حصہ سوم۔

۱۷.....انقلاب الحقیقت از حضرت محمد عمر بیریلوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۸.....تاریخ دعوت و عزیمت جلد ۴، از سید ابوالحسن علی ندوی

۱۹.....حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی مجددیت و قومیت از پروفیسر محمد حسین آسی۔ مصنف نے یہ واقعہ خواجہ بدرالدین  
سرہندی کی کتاب ”مجمع الاولیاء“ کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ ”مجمع الاولیاء“ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے وصال  
(۱۰۳۴ھ) کے نو برس بعد ۱۰۴۳ھ میں لکھی گئی۔

۲۰.....اردو انسائیکلو پیڈیا آف اسلام، جلد ۱۱

۲۱.....مکتوب نمبر ۱، دفتر اول

۲۲.....مکتوب نمبر ۸، دفتر اول

۲۳.....ترجمہ: میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے۔

۲۴.....نجات الانس از مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ سید احمد علی چشتی

۲۵.....عوارف المعارف از شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ سید احمد علی چشتی، تیسواں باب



- ۲۶.....مکتوب نمبر ۲۹۳، دفتر اول
- ۲۷.....علامہ اقبال مرحوم کی نظم ”باغی مرید“ سے استفادہ کیا گیا ہے۔
- ۲۸.....سید علی جویری رحمۃ اللہ علیہ نے کشف المحجوب (ترجمہ از ایف۔ ڈی۔ گوہر) کے باب ”احکامِ سماع“ میں اسے حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔
- ۲۹.....مکتوب نمبر ۲۴۹، دفتر اول
- ۳۰.....مکتوب نمبر ۳۶، دفتر اول
- (نوٹ: مکتوباتِ امام ربانی کے ترجمہ از مولانا قاضی عالم دین نقشبندی سے استفادہ کیا گیا)



بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

# سلطنت عثمانیہ میں فارسی زبان و ادب میں حضرات نقشبندیہ کی خدمات بابا نعمت اللہ خشیوانی اور شرح گلشن راز

پروفیسر نجدت طوسون  
(استانبول، ترکی)



نوٹ: پروفیسر نجدت طوسون (شعبہ الہیات، مرمرایونیورسٹی استانبول، ترکی) نے اپنے تحقیقی مقالے (انگریزی) کا خلاصہ ۲۷ دسمبر ۲۰۰۷ء کو بذریعہ ای۔ میل ارسال فرمایا۔ وقت کی کمی کی وجہ سے ہم اس کو من و عن شامل کر رہے ہیں۔

(مرتبین)

**THE CONTRIBUTION OF THE OTTOMAN NAQSHBANDIS TO THE PERSIAN LANGUAGE AND LITERATURE. THE CASE OF BABA NI'MATULLAH NAKHJIVANI AND HIS SHARH-I GULSHAN-I RAZ**

Assoc.Prof. Needet TOSUN  
Marmara University-Faculty of Theology (Ilahiyat)  
Istanbul

**ABSTRACT**

In Ottoman period many Sufis, especially Naqshbandis and Mawlawis have authored books in Persian. In this essay, these works were divided into four groups as "Persian Dictionaries, Persian Grammar Books, Original Written Persian Books and Persian Commentaries" and some examples were given. In addition, further information on Baba Ni'matullah Nakhjivani and his *Sharh-i Gulshan-i Râz* was given. Persian works written by Ottoman Sufis are mostly on Sufism. These Sufis, by writing Persian works, made both important contribution to Persian literature and constructed a bridge between Turkish and Persian cultures.

**Key Words:** Ottoman, Sufis, Persian, literature, culture, Baba Ni'matullah Nakhjivani, Sharh-i Gulshan-i Râz.

**Introduction:**

During the Ottoman period many Sufis wrote some of their books in Persian in addition to the many commentaries on Persian works. In that way, they both made contribution to Persian literature and helped the dissemination of the learning of Persian in Ottoman lands, and established a bridge between the Ottoman and Persian cultures. They acted as the ambassadors of culture between the two nations. Among Sufis, Naqshbandis and Mawlawis had a particular interest in Persian language.

Mawlawis understandably learnt Persian in order to understand Rûmî's great work *Mathnawî* as well as his other works. Similarly Naqshbandis learnt Persian in order to appreciate the great works of Attâr, Rûmî, Jâmi and the great Naqshbandi works of Central Asia and India such as *Fasl al-khitâb*, *Rashahût-i 'ayn al-hayât* and *Muktûhât-i Imâm-i Rabbânî*. Most of the Persian works were written by the Sufis who emigrated from India and Central Asia, since they spoke Persian as their native language. In this essay, I will only examine those works which are written by the Naqshbandis. In addition, I will give further information on Baba Ni'matullah Nakhjivani and his *Sharh-i Gulshan-i Râz*.

**1. Persian Works of Some Ottoman Sufis:**

The works of the Sufis in Ottoman Period can be divided as "original written books" and "commentaries on the Persian works". We also have "dictionaries" from Persian to Turkish



and "Persian grammar books" written by Sufis, hence we have four kinds of works. We will not include the translation made into Turkish from Persian as well as the Turkish commentaries on Persian works due to their large quantity.

1.1. Dictionaries: We can give two examples of dictionaries from Persian to Turkish by Ottoman Naqshbandi Sufis.

1.1.1. *Lughat-i Fârsî* or *Lughat-i Ni'matullah*, by Shaykh Ni'matullah b. Ahmad of Sofia (d. 969/1562)<sup>1</sup>. He was born in Sofia and moved Istanbul. He became a Naqshbandi disciple in Istanbul. His sufi chain is as follows: Bahâuddin Nakshband, Alâuddin Attâr, Ya'qûb Charkhî, Ubaydullah Ahrâr, Abdullah Ilâhî Simâvî, Amir Ahmad Bukhârî, Mahmûd Chalabî, Abdullatîf Efendi and Shaykh Ni'matullah of Sofia.

*Lughat-i Fârsî* is divided into three chapters: verbs, particles, and nouns. The author benefited from the earlier works and also added his personal insight to the dictionary. Unfortunately the work is unpublished and it has many copies in Istanbul libraries<sup>2</sup>.

1.1.2. *Navâdir al-amthâl*, by Mirak Muhammad Naqshbandi Tâshkendi (d. after 1022/1613). This is a dictionary of idioms from Persian to Turkish<sup>3</sup>. Although we do not have much information about the author, it is known that he was born in Tashkent and immigrated to the Ottoman lands in the beginning of 17th century. He wrote *Navâdir al-amthâl* in order to explain the Persian idioms in the year 1020 A.H. (1611 A.D.).

1.2. Persian Grammar Books: The following two works are good examples of grammar books written by the Ottoman Sufis.

1.2.1. *Qavâ'id-i Fârsiyye*, by Muhammad Murâd b. Abdulhalim Naqshbandi (d. 1264/1848). The author is from the Mujaddidiyya branch of Naqshbandiyya order and he acted as the shaykh of the Murâd Mollâ Sufi lodge in Istanbul's Fatih-Çarşamba district<sup>4</sup>. This work was quite popular and it was printed 32 times between 1835 and 1911<sup>5</sup>.

1.2.2. *Qavâ'id-i Fârsî*, by Ali Bahjat Qonavi (d. 1238/1822). He was born in 1140 (1727) in Konya and died in 1238 (1822) in Istanbul. He had affiliation with both Mawlawi and Naqshbandi Mujaddidi orders. He acted as the master of Selimiye Tekkesi (sufi lodge) in Uskudar, Istanbul<sup>6</sup>. His work *Qavâ'id-i Fârsî* has not been published yet<sup>7</sup>.

<sup>1</sup> For his life see: Ismail Baghdâdî, *Medhyat al-ârifin*, Istanbul 1951-1955, vol. II, p. 497; E. Berke, "Ni'mat Allah b. Ahmad", *The Encyclopedia of Islam*, Leiden 1905, vol. VIII, p. 44.

<sup>2</sup> *Lughat-i Fârsî*'s manuscripts can be found in: (Istanbul) Suleymaniye Library, Haji Mahmud, no. 5484 (194 folios); Beyazit Devlet Library, Veliyyuddin, no. 3814 (242 folios); Millet Library, Ali Emiri Lughat, no. 105 (289 folios); Marmara University İlahiyat Faculty Library, Örgüt, no. 1188, (197 folios); same library, Genel, no. 24 (249 folios).

<sup>3</sup> Tâshkendi, *Navâdir al-amthâl*, Suleymaniye Library, Serez, no. 3822, ff. 11b-77a.

<sup>4</sup> See for his life: Bursalı Mehmed Tâhir, *Osmanlı Muallifleri*, Istanbul 1333/1915, vol. I, p. 133; Hüseyin Vassâf, *Saifna-i Avliyâ*, Suleymaniye Library, Yama Bağışlar, no. 2306, vol. II, p. 236-237; Hür Mahmut Yücer, *Osmanlı Toplumunda Tasavvuf (19. Yüzyıl)*, Istanbul 2003, p. 279-282.

<sup>5</sup> *Qavâ'id-i Fârsiyye*'s printed form can be found in Suleymaniye Library, İbrahim Efendi, no. 597.

<sup>6</sup> For his life and works see: Hüseyin Vassâf, *Saifna-i Avliyâ*, vol. II, p. 100-108; Mehmed Tâhir, *Osmanlı Muallifleri*, vol. I, p. 47; Nihat Azamat, "Ali Behçet Efendi", *Türkçe Dîvânî Vakfı İslâm Ansiklopedisi*, Istanbul 1989, vol. II, p. 382. Naqshbandi silsila of Ali Bahjat Efendi: Ahmad Sirhindî, Muhammad Ma'sûm, Ahmad Jûryânî Yakdast, Abû Abdullah Muhammad Samarqandî, Arabzâda İsmî Mehmed Efendi, Najjârâda Mustafa Rızâ, Mehmed Âgâh, Muhammad Amin Karkukî, Ali Bahjat Qonavi.

<sup>7</sup> Qonavi, *Qavâ'id-i Fârsî*, Suleymaniye Library, Tâhir Âga Tekkesi, no. 710, (61 ff.)

**1.3. Perian Works Authored by the Ottoman Sufis:** The following works are good examples to the original works authored by the Ottoman Sufis.

**1.3.1. *Najāt al-arvāh min dūnas al-ashbāh***, by Abdullah Ilāhī Simāvi (d. 896/1491). Abdullah Ilāhī was born in Simav town of Kütayha, he studied in Istanbul and later moved Samarqand. Over there he became the disciple of Ubaydullah Ahrar. Having attained his spiritual perfection and permission to teach the path after his training in Buhara and Samarqand he returned to his original hometown Simav. After some time he moved Istanbul to continue to give guidance in Sufi matters but later he moved Greece and settled in Yiannitsa, where he died in 896 A.H. He wrote his works both in Turkish and Persian<sup>8</sup>. In *Najāt al-arvāh min dūnas al-ashbāh*, one of his Persian books, he deals with the subject of following the permitted (rukhsah) or decisive ('azimah), malāmat, tawhīd (unity), khavātir and murāqaba (contemplation). The work has been not published<sup>9</sup>.

**1.3.2. *Dīvāncha***, by Amīr Ahmad Bukhārī (d. 922/1516). Ahmad Bukhārī is the disciple of Abdullah Ilāhī who is just mentioned above. He also became his spiritual successor later. He emigrated from Māvarāunnahr (Transoxiana) to Anatolia (Turkey) and established his Sufi lodge in the Fatih district of Istanbul under his own name as Amir Bukhārī Tekkesi. His Persian poetry book named as *Dīvāncha* is yet unpublished. It contains 2 qasidahs, 54 ghazals, 1 rubā'ī, 1 verse (bayt) and a Turkish ghazal<sup>10</sup>.

**1.3.3. *Hujjat al-ahrār***, by Ahmad b. Mahmūd Hazīnī (d. after 1002/1593). The author has both Naqshbandi and Yasawi affiliation. His Naqshbandi silsilah is as follows: Ubaydullah Ahrār, Muhammad Qādī, Ahmad Kāsānī, Muhammad Islām Jūybārī, Khāja Sa'd, Mollā Amin, Ahmad b. Mahmūd Hazīnī<sup>11</sup>. Hazīnī who has moved from Central Asia to Ottoman lands wrote works both in Persian and Turkish. His work which is written in Istanbul in the year 996 (1588) named as *Hujjat al-ahrār* deals with the Naqshbandi and Yasawi manners of conduct in the Sufi path. A copy of the book can be found in Paris National Library<sup>12</sup>.

**1.3.4. *Mukhtasar al-valāya***, by Abū Abdullah Muhammad Samarqandī (d. 1116/1704). The author has his silsilah from the Mujaddidi branch of Naqshbandi order. His silsilah is as follows: Ahmad Sirhindī, Muhammad Ma'sūm, Ahmad Jūryānī Yakdast, Abū Abdullah Muhammad Samarqandī. He immigrated to the Ottoman lands from Central Asia and settled in Uskudar in Istanbul, where he continued his spiritual services until his death<sup>13</sup>. His work *Mukhtasar al-valāya* contains the subjects of tavajjuh (concentration), murāqaba (contemplation), rābita (spiritual bond between the shaykh and disciple), vahdat-i vujūd (unity

<sup>8</sup> For his life and works, cf. I. Amīrī Chalabi, *Nafahāt al-uns Tercümesi*, Istanbul 1289/1872, p. 461-464; Majdi Mehmed, *Hadīq al-Shaḡdīk*, Istanbul 1269/1853, p. 262-263; Mehmed Tāhir, *Osmanlı Muellifleri*, vol. 1, p. 91; Baghdadī, *Hadīyat al-Asfīn*, vol. 1, p. 470; Necdet Tosun, *Bahāeddīn Nakshband, Hayat, Görüşleri, Tarihçe*, Istanbul 2002, p. 270-274.

<sup>9</sup> Simāvi, *Najāt al-arvāh min dūnas al-ashbāh*, Suleymaniye Library, Pertev Pasha, no. 634, ff. 72b-118a.

<sup>10</sup> Bukhārī, *Dīvāncha*, Millet Library, Ali Emiri Fārsī, no. 586, ff. 7b-22a.

<sup>11</sup> Hazīnī, *Menba' al-abhār fi riyād al-ahrār*, Suleymaniye Library, Shehid Ali Pasha, no. 1425, ff. 28b-29a.

<sup>12</sup> Hazīnī, *Hujjat al-ahrār*, Bibliothèque Nationale, Pers. A.F. 263, ff. 103b-173b; Francis Richard, *Catalogue des Manuscrits Persans-Ancien Fonds- (Bibliothèque Nationale)*, Paris 1989, vol. 1, p. 274.

<sup>13</sup> Arabzāda İlmī Mehmed Efendi, *Asfār al-tarīk*, as manuscript in my personal library, f. 2b; Huseyin Vassāf, *Safina-i Avliyā*, vol. 11, p. 48.

of being) and sayr u sulûk (spiritual travel). The work is still unpublished<sup>14</sup>. However, its Ottoman translation was published in the Ottoman period.<sup>15</sup>

1.3.5. *Risâla-i Haqqiyya*, by Abdullah Nidâi Kâshgharî (d. 1174/1760). The author was born in Eastern Turkistan, he has taken his Naqshbandî training from Mavlânâ Azhar Kâshgharî, and his Qalandari training from Mollâ Amân Balkhî. When he moved Istanbul, he first served in Qalandarkhâna Tekkesi then in Murtazâ Efendi Tekkesi and he also died here. His Naqshbandî silsilah is as follows: Ubeydullah Ahrâr, Muhammad Qâdî Samarqandî, Ahmad Kâsânî, Muhammad Amin Dahbidî, Khâja Hâshim Dahbidî, Khâja Yûsuf, Hidâyatullah Âfâq Khâja, Mavlânâ Azhar Kâshgharî, Abdullah Nidâi Kâshgharî<sup>16</sup>. His work contains moral and sufi manners. *Risâla-i Haqqiyya* was published by Dr. Güller Nuhoglu including the Persian text as well as the Turkish translation<sup>17</sup>.

1.3.6. *Tûfân-ı Ma'rîfat*, by Khoja Nash'at Efendi (d. 1222/1807). His full name is Suleyman Nash'at and he was born in Edirne but spent his youth in Istanbul. He had both Mawlawi and Naqshbandî training. His Naqshbandî master is Shaykh Muhammad Amin Karkukî. He taught Persian in Istanbul and gave lessons on *Mathnawî* of Rûmî. He wrote *Tûfân-ı Ma'rîfat* and argued that it is superior and better than Mîrzâ Bidî's (d. 1720) *Tûr-ı Ma'rîfat*. The work is written both in poetry and prose and contains the subjects of morality, divine love and unity of being (vahdat-i vujûd). *Tûfân-ı Ma'rîfat* was not published yet. There are almost ten copies of the work in Istanbul libraries.<sup>18</sup>

1.3.7. *Kunûz ul-ârifîn*, by Abdulqâdir Balkhî (d. 1923). The author was born in 1255 A.H. (1839) in Qundûz near Balkh. He traveled to Anatolia with his father Shaykh Sulayman, and stayed in Konya for a while, then settled in Istanbul. He became shaykh of Murâd Bukhârî Tekkesi (lodge) in Eyup after the death of his father. He had ijaza (permission) from Mujaddidiyya branch of Nakshbandiyya and Malâmiyye orders. His pedigree of masters from Naqshbandiyya is as follows: Ahmad Sirhindî, Muhammad Ma'sûm, Sayfuddin Sirhindî, Nûr Muhammad Badâûnî, Mazhar Jân-i Jânân, Abdullah Dihlavî, Mawlawi Sâhib, Sayyid Muhammad Mîrzâ, Sayyid Sulayman Balkhî, Abdulqâdir Balkhî<sup>19</sup>. He has ten books all of whom are written in verse (rhyme). His work *Kunûz ul-ârifîn* written in 1905 contains 5453 verses, and explains the sufi states (hâl) and stages (maqâm). I have a manuscript of this work in my private library.

1.4. **Persian Commentaries:** The following works can be cited as examples of Persian commentaries on Persian works.

<sup>14</sup> Samarqandî, *Mukhtasar al-valâya*, Suleymaniye Library, Es'ad Efendi, no. 1702; Millet Library, Ali Emiri Fârsî, no. 962, ff. 11b-92a; Istanbul University Library, FY, no. 69 (54 folios).

<sup>15</sup> Samarqandî, *Tarjuma-i Mukhtasar al-valâya* (tr. Najjârzâda Mustafa Rizâ), Istanbul 1273.

<sup>16</sup> See for his life: Hamid Algar, "From Kashghar to Eyüp: The Lineages and Legacy of Sheikh Abdullah Nidâi", *Naqshbandîs in Western and Central Asia* (ed. Elisabeth Özdalga), Istanbul 1999, p. 1-15.

<sup>17</sup> Güller Nuhoglu, *Abdullah Nidâi-yi Kâshgarî ve Hakkıyye Risâlesi*, Istanbul, Simurg Yayınları 2004.

<sup>18</sup> For the author see: Khoja Nash'at, *Divân* (compiled by Pertev Efendi), Istanbul University Library, TY, no. 42, ff. 1b-6a; Mehmed Tâhir, *Osmanlı Muellifleri*, vol. II, p. 461; Ali Güzelyüz, "Hoca Neş'et'in Hayatı, Eserleri ve Tûfân-ı Ma'rîfet'teki Tasavvufî Görüşleri", *İlmî Araştırmalar*, no. 5 (Istanbul 1997), p. 167-175. *Tûfân-ı Ma'rîfet*'s manuscripts can be found in: Suleymaniye Library, Haji Mahmud, no. 3654; Suleymaniye Library, Es'ad Efendi, no. 2836/1; Istanbul University Library, FY, no. 844.

<sup>19</sup> For his life and works see: Husayn Vassâf, *Safina-i Avlâhâ*, vol. II, pp. 226-230; Nihat Azamat, "Abdülkâdir Belhî", *TDV İslâm Ansiklopedisi*, Istanbul 1988, vol. I, pp. 231-232.



1.4.1. *Manâzil al-qulûb*, by Abdullah Ilâhî Simâvî (d. 896/1491). This work, written in 889/1284, is the commentary of Rûzbihân Baqlî Shîrâzî's (d. 606/1209) *Risâla al-Quds*. It has been published by M. Taqî Dânishpijûh, inside the book entitled *Rûzbihân-nâma* (Shiraz 1347/1968, pp. 387-421).

1.4.2. *Shaqâiq al-haqâiq*, by Ahmet Ilâhî (d. 9<sup>th</sup>/15<sup>th</sup> century). It is said that he comes from Bukhara originally and descends from Sadruddin Qonavi's progeny. He traveled to many countries and studied under several shaykhs, affiliated to Khalvatiyye, Malâmatiyya, Kubraviyya, and Naqshbandiyya orders, then he came to Anatolia during the reign of Fâtih Sultân Mehmed and began preaching in Edremit. He also preached in Ayasofya Mosque in Istanbul for a while and on the order of Fâtih he commented on Sadruddin Qonavi's *Miftâh al-Ghayb*. Later he settled in Bursa and continued preaching sufism in a lodge entitled Yögürü Baba Tekkesi. It is said that he died during the reign of Fâtih and was buried in the graveyard of his lodge at Bursa. The exact date of his death is unknown. His *Shaqâiq al-Haqâiq* is a Persian commentary on Mahmûd Shabustari's mystical work named *Gulshan-i Râz*. It is in manuscript and not printed yet<sup>20</sup>.

1.4.3. *Sharh-i Mathnawî*, by Muslihuddin Mustafa Surûrî of Gelibolu (d. 969/1562)<sup>21</sup>. He was the murid (disciple) of Naqshbandi shaykh Mahmûd Chalabi who was the khalifa (successor) of Amîr Ahmad Bukharî. He began writing this six volume Persian commentary on *Mathnawî* of Rûmî in 957 A.H. and completed it seven years later in 964. It is a complete commentary of *Mathnawî*. It is in manuscript form and not printed yet<sup>22</sup>.

*Sharh-i Gulshan-i Râz*, by Baba Ni'matullah Nakhjivânî (d. 920/1514) can be counted among the most important samples of "Persian Commentaries" by Ottoman Sufis.

## 2. Baba Ni'matullah Nakhjivânî (d. 920/1514) and *Sharh-i Gulshan-i Râz*

### 2.1. Life and Works of Nakhjivânî:

Baba Ni'matullah b. Mahmûd Nakhjivânî who was born in Nakhjivân. He studied in Tabriz and got sufi education. He was a member of Naqshbandiyya order. A later anonymous *Silsila* (sufi chain) mentions him among the murids of Ubeydullah Ahrar; but this record is unreliable for the reason that it is not supported by other sources<sup>23</sup>. At that time there were two Naqshbandi saykhs in Tabriz, namely Sun'ullah Kûzakunânî and his khalifa Darvish Akhî Khusravshâhî; and it is probable that Nakhjivânî got his sufi education from this line. As a matter of fact, a newly discovered handwritten *Silsilanâma*, mentions a person named Mavlânâ Baba-i Nakhjivânî among the murids of Khusravshâhî; and most likely that he is Ni'matullah Nakhjivânî. According to this source his pedigree of masters goes back to Bahâuddin Naqshband as: Bahâuddin Naqshband, Alâuddin Attâr, Nizâmuddin Khâmûsh.

<sup>20</sup> Istanbul, Topkapı Sarayı Müzesi Library, Revan Köşkü, no. 474, (180 folios).

<sup>21</sup> Baghdâdî, *Hadîyyat al-Arifîn*, vol. II, p. 434; Mehmed Tâhir, *Osmanlı Muellifleri*, vol. II, pp. 225-226; Sa'id Naftâlî, *Târîkh-i Nazm u Nâthir dar Irân va dar Zabân-i Fârsî*, Tehran 1363/1984, vol. I, pp. 392-393; Edith G. Ambros, "Surûrî", *The Encyclopaedia of Islam* (Leiden 1997), vol. IX, pp. 895-896.

<sup>22</sup> Some manuscripts of *Sharh-i Mathnawî*: Istanbul, Beyazıt Devlet Library, Beyazıt, no. 3579 and no. 3769; Süleymaniye Library, Nâfiz Pasha, no. 557-561 (volumes: 1-2-3-5-6); Süleymaniye Library, Serez, no. 1462 (only volume: 4).

<sup>23</sup> Anonymous, *Silsila al-tarîq fî al-tasavvuf*, Süleymaniye Library, Es'ad Efendi, no. 3680, f. 60b.

Sa'duddin Kāshgharī. Alāuddin Ābīzī. Sun'ullah Kūzakunānī. Darvish Akhī Khusravshāhī. Mavlānā Baba-i Nakhjivānī<sup>24</sup>.

We know that Nakhjivānī visited Khalvatī Shaykh Dede Omar Rūshani at his death bed in Tabriz in 892 (1487).<sup>25</sup> In Ramadān 902 (1497), Nakhjivānī completed his commentary on the Qur'an, which he had begun writing in Tabriz. In Sha'hān 904 (1499) he left Tabriz and immigrated to Anatolia, and he settled down in 905 (1499-1500) in Akshehir, a city near Konya. For a long time he was engaged in activities of teaching and guidance. He died in 920 (1514)<sup>26</sup>. He is known as Ulwān Akshehri<sup>27</sup>. His tomb is at the Köyceğiz district of Akshehir city in Konya region. Although there is no information in sources whether he guided murids, he must have educated some murids given the fact that he established a zāwiya (lodge of dervishes). According to the foundation contract (vaqfiya), "Awqāf-i Zāwiya-i Baba Ni'matullah Nakhjivānī" which was written in 992 (1584) during the reign of Sultan Murād III., Nakhjivānī's son Mavlānā Ilāji 'Alī Chalabī is authorized to appoint the trustees (mutavallī) and the shaykh of the zāwiya, and the restoration and renovation of the zāwiya shall be carried out on his order and approval. Today there is no trace of this zāwiya<sup>28</sup>.

Some of the works of Nakhjivānī are: 1- *al-Fawātih al-ilāhiyya wa al-mafūtih al-ghaybiyya*: It is a commentary (tafsīr) on the Qur'an in Arabic, and supposedly he wrote this commentary without consulting any other previously written commentary on the Qur'an<sup>29</sup>. It has been published in two volumes (Istanbul, 1325/1907). 2- *Sharh-i Gulshan-i Rāz*: It is an exposition (sharh) in Persian on Shabustari's *Gulshan-i Rāz*. 3- *Risāla*: Although its name is not registered, it is an Arabic work treating the topic of being (vujūd) from the perspective of the theory of unity of being (vahdat-i vujūd). Mehmed Tāhir of Bursa calls it *Risāla al-wujūd*<sup>30</sup>. Apart from these, Nakhjivānī is also credited with the authorship of *Hidayat al-ikhwān*, *Hāshiya alā Fusūs al-hikam* and *Hāshiya alā Tafsīr al-Baydāwī*<sup>31</sup>. Because of carelessness, most of the works registered under the name Baba Ni'matullah Nakhjivānī in library catalogues of Turkey belong, in fact, to the Shāh Ni'matullah Walī Kirmānī (d. 834/1431), founder of the Ni'matullāhiyya order. The following may be concise information about the *Sharh-i Gulshan-i Rāz*:

## 2.2. *Sharh-i Gulshan-i Rāz*:

<sup>24</sup> Shaykhim b. Mavlānā Baba-i Shirvānī, *Sikālanāma*, manuscript in my private collection, ff. 24a-24b.

<sup>25</sup> Majdī Mehmed, *op. cit.*, s. 282.

<sup>26</sup> Ni'matullah b. Mahmūd Nakhjivānī, *al-Fawātih al-ilāhiyya wa al-mafūtih al-ghaybiyye*, Istanbul 1325/1907, quoting from the addition by the publisher at the end of the second volume with the title "tarjuma-i hāl-i mufessir" (unnumbered 2 pages). Some sources registers the date of his death as 902 A.H. See, Muhammad Ali Farbiyat, *Dānishmandān-i Āzarbāyjān*, Tehran 1314/1935, p. 61; Mehmed Tāhir, *op. cit.*, vol. I, p. 40.

<sup>27</sup> Nafisī, *op. cit.*, vol. I, p. 282.

<sup>28</sup> Ibrahim Hakki Konyalı, *Nasreddin Hoca'nın Şehri Akşehir*, Konya 1945, p. 476.

<sup>29</sup> Majdī, *op. cit.*, p. 360; Khoja Sa'duddin, *Tāj al-tavārīkh*, Istanbul 1279-1280, vol. II, p. 593-4.

<sup>30</sup> Nuruosmaniye Library, no. 2386, f. 1a-78a. Mehmed Tāhir, *op. cit.*, vol. I, p. 41.

<sup>31</sup> Majdī, *op. cit.*, p. 360; Baghdādī, *Hudhyat al-ʿarifin*, vol. II, p. 497; Mehmed Tāhir, *op. cit.*, vol. I, p. 41; Nafisī, *op. cit.*, vol. I, p. 282.

This work's manuscript copies are available in Istanbul<sup>32</sup>, Tehran<sup>33</sup> and Berlin<sup>34</sup>. This work was completed in Jumād al-Ukhrā 906 (1500). Since Nakhjiwānī was settled down in Akshehir in 905, he must have composed this work therein. Except for a few quotations from Farīduddin Attār, he hardly mentions any work or person. He examines the issue of being (vujūd) in this work. The following are quotations from the work to give an idea about his study: "According to the people of love, God has a specific manifestation (zuhūr) at every level of being"<sup>35</sup>. "After the spirit woke up of its sleep of carelessness and forgetfulness, following its natural (fitrī) inclination, it began thinking about its true fatherland and its true origin"<sup>36</sup>. "It is the level of absolute unity (Ahadiyyat), which is also called 'Amā-yi Mahd and 'Awād-i A'zam, where all divine names and attributes are folded up and disappeared, becomes manifest in the letter "mīm" of the word "Ahmad," which completes the circle of being"<sup>37</sup>.

#### Conclusion:

To sum up, Sufis of Anatolia, who wrote their works in Persian, have made important contribution to Persian language and literature. They constructed a bridge between Turkish and Persian cultures. It is the Sufi literature where these two cultures mostly came together. Today Sufism still has the function of bringing these two neighbour cultures closer, as it had in the past.

#### BIBLIOGRAPHY

- [1] Algar, Hamid, "From Kashghar to Eyüp: The Lineages and Legacy of Sheikh Abdullah Nidāī", *Naqshbandis in Western and Central Asia* (ed. Elisabeth Özdalga), Istanbul 1999, p. 1-15.
- [2] Ambros, Edith G., "Surūrī", *The Encyclopaedia of Islam* (Leiden 1997), vol. IX, pp. 895-896.
- [3] Anonymous, *Silsila al-turuq fi al-tasavvuf*, Suleymaniye Library, Es'ad Efendi, no. 3680.
- [4] Arabzāda, İlmî Mehmed Efendi, *Mizân al-tarîk*, manuscript in my personal collection (unnumbered).
- [5] Azamat, Nihat, "Abdülkâdir Belhî", *TDV İslâm Ansiklopedisi*, Istanbul 1988, vol. I, pp. 231-232.
- [6] Azamat, Nihat, "Ali Behçet Efendi", *Türkiye Diyanet Vakfı İslâm Ansiklopedisi*, Istanbul 1989, vol. II, p. 382.
- [7] Bağdādî, İsmail, *Hadhyat al-Arifin*, Istanbul 1951-1955.
- [8] Bertels, E., "Nî'mat Allah b. Ahmad", *The Encyclopaedia of Islam*, Leiden 1995, vol. VIII, p. 44.
- [9] Bukhārî, Amîr Ahmad, *Dîwāna*, Millet Library, Ali Emiri Fârsî, no. 586, ff. 7b-22a.
- [10] Chalabi, Lâmi'î, *Nafahât al-uns Tercümesi*, Istanbul 1289/1872.
- [11] Eilers, Wilhelm - Wilhelm Heinz, *Verzeichnis der Orientalischen Handschriften in Deutschland: Persische Handschriften*, Wiesbaden 1968.

<sup>32</sup> Suleymaniye Library, Lala İsmail, no. 168, ff. 2a-246b; Istanbul University Library, FY, no. 907, ff. 1a-271b.

<sup>33</sup> Tehran University Central Library, no. 4077. bk. Ahmad Munzavî, *Fihrist-i Nushkahā-yi Khatt-yi Fârsî*, Tehran 1349/1970, vol. II, p. 1250-1251.

<sup>34</sup> Staatsbibliothek Preussischer Kulturbesitz in Berlin, MS Orient. Oct. 2308. Bk. Wilhelm Eilers- Wilhelm Heinz, *Verzeichnis der Orientalischen Handschriften in Deutschland: Persische Handschriften*, Wiesbaden 1968, p. 97.

<sup>35</sup> Nakhjiwānî, *Shark-i Gulshan-i Râz*, Istanbul University Library, FY, no. 907, ff. 3b.

<sup>36</sup> Nakhjiwānî, *ibid*, ff. 4a.

<sup>37</sup> Nakhjiwānî, *ibid*, ff. 12a.



- [12] Güzelyüz, Ali, "Hoca Neş'et'in Hayatı, Eserleri ve Tâfîn-ı Ma'rifet'teki Tasavvufî Görüşleri", *İbnî Araştırmalar*, no. 5 (İstanbul 1997), p. 167-173.
- [13] Hazîni, Ahmad b. Mahmûd, *Menba' al-abhâr fi riyâd al-abrâr*, Suleymaniye Library, Shchid Ali Pasha, no. 1425.
- [14] Hazîni, Ahmad b. Mahmûd, *Hujjat al-abrâr*, Bibliotheque Nationale, Pers. A.F. 263, ff. 103b-173b.
- [15] Konyalı, İbrahim Hakkı, *Nasreddin Hoca'nın Şehri Akşehir*, Konya 1943.
- [16] Majdî, Mehmed, *Hadâliq al-Shuqûk*, İstanbul 1269/1853.
- [17] Mehmed Tâhir, Bursalı, *Osmanlı Muellifleri*, İstanbul 1333/1915.
- [18] Munzavî, Ahmad, *Fihrist-i Nushahâ-yi Khatî-yi Fârsî*, Tehran 1349/1970.
- [19] Nafîsî, Sa'îd, *Târîkh-i Nazm u Nahr dar Irân va dar Zabân-i Fârsî*, Tehran 1363/1984.
- [20] Nakhjivânî, Baha Ni'matullah, *Shark-i Gulshan-i Râz*, İstanbul University Library, FY, no. 907, ff. 1a-271b.
- [21] Nakhjivânî, Ni'matullah b. Mahmûd, *al-Fawâid al-Ilâhiyya wa al-mafâid al-ghaybiyye*, İstanbul 1325/1907.
- [22] Richard, Francis, *Catalogue des Manuscrits Persans- Ancien Fonds- (Bibliothèque Nationale)*, Paris 1989.
- [23] Sa'duddin, Khoja, *Tâj al-tavârikh*, İstanbul 1279-1280.
- [24] Shirvânî, Shaykhim b. Mavlânâ Baba, *Silsilânâme*, manuscript in my private collection (unnumbered).
- [25] Simâvî, Abdullah İlâhî, *Najât al-arvâh min darras al-ashdâh*, Suleymaniye Library, Pertev Pasha, no. 634, ff. 72b-118a.
- [26] Tarbiyat, Muhammad Ali, *Dânishmandân-i Âzerbâijân*, Tehran 1314/1935.
- [27] Tâshkendî, Mîrak Muhammad Naqshbandî, *Navâdir al-amâl*, Suleymaniye Library, Serez, no. 3822, ff. 11b-77a.
- [28] Tosun, Necdet, *Bahâeddîn Nakşibend: Hayatı, Görüşleri, Tadkîn*, İstanbul 2002.
- [29] Vassâf, Huseyn, *Safîne-i Avliyâ*, Suleymaniye Library, Yazma Bağışlar, no. 2306.
- [30] Yücer, Hür Mahmut, *Osmanlı Toplumunda Tasavvuf (19. Yüzyıl)*, İstanbul 2003.





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

## Sheikh Ahmad Sirhindi (AH 971/1564-1624 CE)



An eminent Indian Muslim sufi, known also as Mujadid 'alf thani "renewer of the second millennium [of the Islamic era]", The first of the great reformers, Sheikh Ahmad Sarhindi al-Farooqi an-Naqshbandi, was born in Sarhind on June 26, 1564. He belonged to a devout Muslim family that claimed his paternal line traced his descent from the caliph 'Umar Radiallahu 'anhu (the second caliph of Islam). His father Sheikh Abdul Ahad was a well-known sufi of his times. Sheikh Ahmad received his basic education at home. His initial instructions in the Holy Quran, Hadith and theology were rendered in Sarhind and Sialkot. Later, he devoted most of his time to the study of Hadith, Tafseer and philosophy. He worked for some time in Lahore as well. But the greater part of his life was spent in Sarhind, where he was to become the champion of Islamic values. It was not until he was 36 years old that he went to Delhi and joined the Naqshbandiya Silsilah under the discipleship of Khawaja Baqi Billah.

He was a prolific writer on Islamic mysticism and theology. His celebrated collection of letters, addressed to his fellow sufis as well as to a few officials of the state, was repeatedly hailed as a landmark in the development of Muslim religious thought in India.

Sirhindi's religious activities were conducted within the Naqshbandi order of the sufis, which was introduced into the subcontinent by Sirhindi's spiritual mentor, Muhammad al-Baqi Billah. Sirhindi became a prominent personality in the order, brought about an expansion of its influence in India and elsewhere, and attracted numerous disciples, whom he instructed in the



Naqshbandi mystical doctrine. He devoted a great deal of attention to the spiritual progress of the believer toward perfection.

His works reflect an unrelenting effort to integrate the basic concepts of Islam into a comprehensive sufi outlook. True to the classical sufi tradition, he endeavored to analyze Islamic concepts in a two-fold fashion in order to discover in each of them the inner and secret (batin) aspect in addition to the outward (zahir) one. In other words, all things have form (surah) and essence (haqiqah), and the highest achievement lies in understanding the inner, essential aspect of commandments and articles of faith.

During this period the Muslims in India had become so deficient in the knowledge of true Islam that they had more belief in Karamat or miracles of the saints than Islamic teachings. The Ulema and theologians of the time had ceased to refer to the Quran and Hadith in their commentaries, and considered jurisprudence the only religious knowledge. Akbar, the Mughal king had started a series of experiments with Islam, propagating his own religion Din-i-Ilahi, an amalgamation of Hindu and Muslim beliefs.

In these circumstances, Sheikh Ahmad set upon himself the task of purifying the Muslim society. His aim was to rid Islam of the accretions of Hindu Pantheism. He was highly critical of the philosophy of Wahdat-ul Wujud, against which he gave his philosophy of Wahdat-ush-Shuhud. In refuting the Naqshbandiyah order's extreme monistic position of wahdat al-wujud (the concept of divine existential unity of God and the world, and hence man), he instead advanced the notion of wahdat ash-shuhud (the concept of unity of vision). According to this doctrine, any experience of unity between God and the world he has created is purely subjective and occurs only in the mind of the believer; it has no objective counterpart in the real world.

He entered into correspondence with Muslim scholars and clerics and laid stress on following the true contours of Islam. To him, mysticism without Shariah was misleading. He stressed the importance of Namaz and fasting. Through preaching, discussions and his maktubat addressed to important

nobles and leaders of religious thought, he spread his message amongst the elite in particular. As he and his followers also worked in the imperial camp and army, he was soon noticed by Jehangir. Jehangir, unlike his father, was a more orthodox Muslim. But he still insisted on full prostration by all his subjects. Sheikh Ahmad refused to prostrate before him, as result of which he was imprisoned at Gwalior Fort for two years until the Emperor realized his mistake. Jehangir then not only released Sheikh Ahmad, but also recalled him to Agra. Jehangir thereafter retracted all un-Islamic laws implemented by Akbar.

The most original contribution of Sirhindi to mystical thought seems to be his description of the spiritual transformation that occurred at the end of the first millennium of the Islamic era, following intricate changes in the structure of the mystical "realities" the spiritual condition of the Muslim community improved in a substantial manner. Prophetic perfections, which had been fading away since the death of Muhammad (ﷺ), regained their splendor. The person in possession of these perfections was the mujaddid, the renewer or revivalist of the second millennium. It is likely that Sirhindi considered himself to be fulfilling this religiously crucial role; his disciples certainly saw him in this light.

One of the most famous written works of him is Maktubat ("Letters"), a compilation of his letters written in Persian to his friends in India and the region north of the Amu Darya (river). Through these letters Shaykh Ahmad's major contribution to Islamic thought can be traced.

Most scholars of medieval Muslim India maintain that Sirhindi performed a crucial role in the history of Indian Islam. Indian Muslims have always faced a dilemma concerning the attitude that they should adopt toward Hindu civilization, and two streams of thought developed among them: some held that Indian Muslims should take into account the sensibilities of the Hindus and seek a common ground for the two civilizations, while others maintained that the Muslim minority, in constant danger of assimilation into the

polytheistic Hindu environment, must preserve the pristine purity of Islam and reject any local influence.

Sirhindi appeared on the Indian scene during the reign of the Mughal emperor Akbar (1556-1605), who systematically attempted to make Islam and the ruling dynasty more acceptable to the non-Muslim Indians. The most conspicuous step in this direction was his abolition of the jizyah, a tax that Islamic law imposes on the non-Muslim inhabitants of a Muslim state. Sirhindi strongly opposed Akbar's conciliatory policy toward the Hindus. He made devastating attacks on Hinduism and maintained that the honor of Islam required the humiliation of the infidels and the resolute imposition of Islamic law upon them. Because Sirhindi expressed these views in letters to officials of the Mughal court, numerous scholars have credited him with reversing the heretical trends of Akbar's era and with restoring pristine purity to Indian Islam.

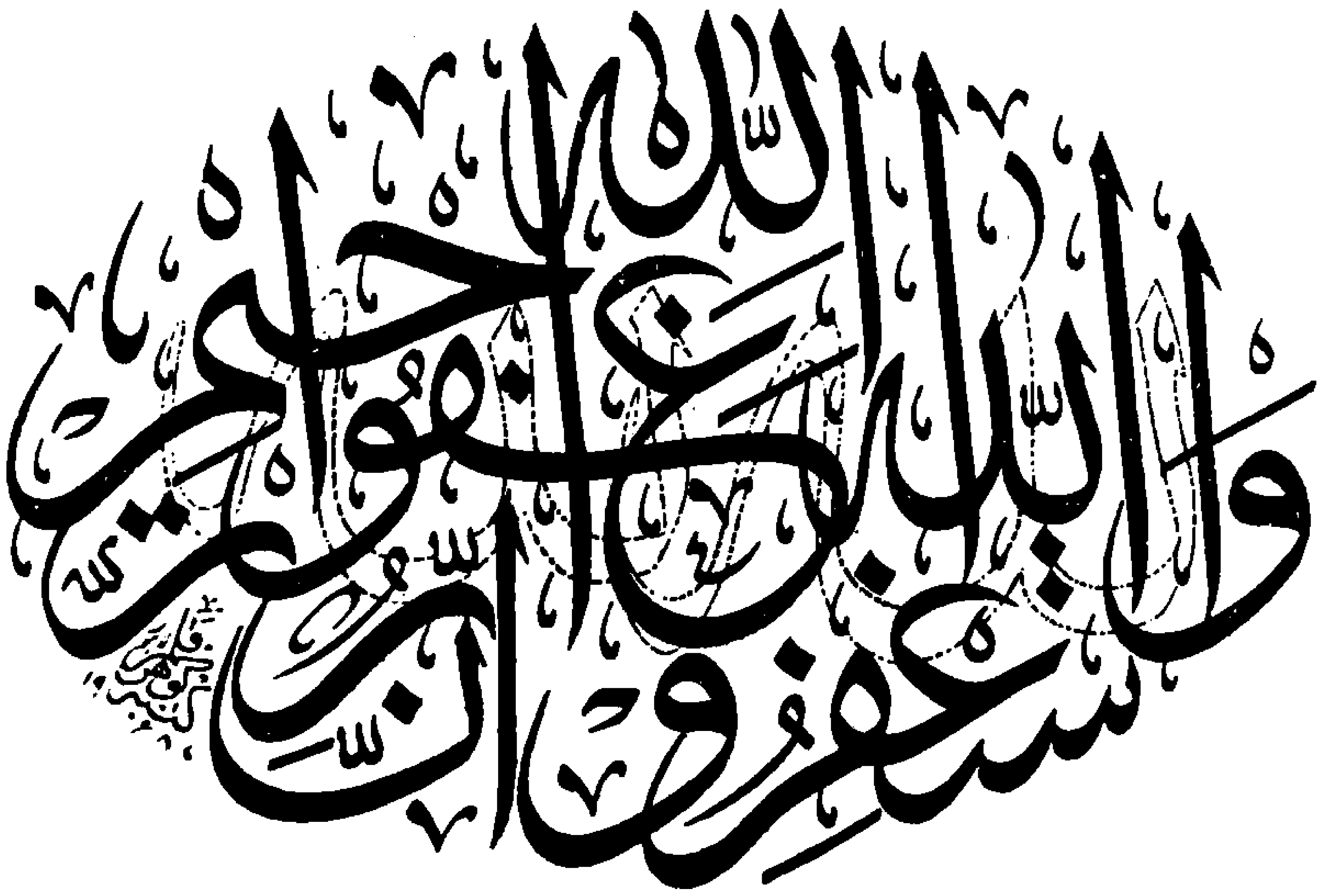
Recent research has shown, however, that this interpretation is far from certain. It is true that Sirhindi wrote to state officials and suggested changes in the imperial policy, but there is no evidence that the Mughal Empire changed its attitude toward the Hindus as a result of his activities. Sirhindi was first and foremost a seeker after religious truth. The overwhelming majority of his epistles deal with typically sufi issues. The concepts of prophecy (nubuwah) and sainthood (wilayah), the relationship between religious law (shari'ah) and the mystical path (tariqah), the theories of unity of being (wuhdat al-wujud) and unity of appearance (wuhdat al-shuhud)-these command Sirhindi's attention in most of his works. In dealing with these matters, Sirhindi belongs to the stream of mystical thought established by Ibn al-'Arabi, though they differ in certain aspects. Questions of the relationship between the Islamic state and its Hindu population, which have acquired tremendous importance in the modern period and have therefore been central in numerous modern interpretations of Sirhindi's thought, do not seem to have been in the forefront of his interests.

Sheikh Ahmad's greatest contribution was undoubtedly the task of countering unorthodox Sufism and mystic beliefs. He organized the Naqshbandiya order to reform the society and spread the Shariah among the people. He wrote many books, Sheikh Ahmad continued preaching Islam till the end of his days. He urged people to adhere to the accepted and clearly laid down path of Islam. He passed away in 1624.

نوٹ: یہ مقالہ اسلامک ورلڈ ڈاٹ نیٹ کی خلیفہ انسٹی ٹیوٹ ویب سائٹ سے لیا گیا ہے۔ (شہزاد مسعودی)







بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

## Ahmad Sirhindi

From Wikipedia, the free encyclopedia



Shaykh Ahmad al-Farooqi Sirhindi was an Islamic scholar and prominent member of the Naqshbandi Sufi order. He is regarded as having rejuvenated Islam, due to which he is commonly called "Mujadid AlfTha'ni", meaning "reviver of the second millennium", referring to the Islamic tradition of Mujaddid. Numerous Naqshbandi suborders, such as the Mujaddidi, the Khalidi and the Haqqani sub-orders, trace their spiritual lineage through Shaykh Sirhindi, referring to themselves as "Naqshbandi-Mujaddidi". He was born on the day of Ashura, the 10th of Muharram in the year 971 H., in the village of Sirhind near the city of Lahore in present-day India. Sirhindi's shrine is located in Sirhind, India and is referred to as "Rauza Sharif"

### Contents

- ☆ 1 Early Education
- ☆ 2 Sirhindi's World view
- ☆ 3 Works
- ☆ 4 References
- ☆ 5 External links

### Early Education

He received his knowledge and education through his father and through many shaikhs in his time. He made progress in three tariqas: Suhrawardiyya, Qadiriyya, and Chistiyya. He was given permission to train followers in all three tariqas at the age of 17 years. He was busy in spreading the teachings of these tariqas and in guiding his followers, yet he felt that something was missing in himself and he was continuously searching for it. He felt an interest

in the Naqshbandi Sufi Order, because he could see by means of the secrets of the other three tariqats that it was the best and highest. His spiritual progress eventually brought him to the presence of the Ghawth and Qutb of his time, ash-Shaikh Muhammad alBaqi, who had been sent from Samarqand to India by the order of his shaikh, Muhammad al-Amkanaki. He took the Naqshbandi Order from the shaikh and stayed with him for two months and some days, until Sayyidina Muhammad al-Baqi opened to his heart the secret of this tariqat and gave him authorization to train his murids in the Order.

## Sirhindi's World view

Sirhindi's worldview focused on the idea that ontologically, the prophethood is far greater than closeness with God. He believed that Sufi ideas which centered around spiritual growth beyond the material world, while exhibiting key concepts, fell short of encompassing Islam as a whole. Sirhindi, still accepting and using these ideas of walayat, or closeness with God, focused on a much more human understanding and reality by focusing on following the sunnah of Muhammad (صلی اللہ علیہ وسلم) and his companions. His influence went so far as implementing jurisprudence in the Islamic world by emphasizing the Shariah and fiqh, integrating both into Indian Muslim government and society. This was accomplished through his 536 letters collectively entitled Collected Letters or Maktubat, to the Mughal rulers conveying his ideas.

## Works

His works are his letters written to many of his contemporaries known as Maktubaat.

"Moving to Allah is a vertical movement from the lower stations to the higher stations; until the movement surpasses time and space and all the states dissolve into what is called the Necessary Knowledge (eilm ul-wajib) of Allah. This is also called Annihilation (fana').

"Moving in Allah is the stage in which the seeker moves from

the station of Names and Attributes to a state which neither word nor sign can describe. This is the State of Existence in Allah called Baqa.

"Moving from Allah is the stage in which the seeker returns from the heavenly world to the world of cause and effect, descending from the highest station of knowledge to the lowest. Here he forgets Allah by Allah, and he knows Allah with Allah, and he returns from Allah to Allah. This is called the State of the Farthest and the Nearest.

"Moving in things is a movement within creation. This involves knowing intimately all elements and states in this world after having vanished in Annihilation. Here the seeker can achieve the State of Guidance, which is the state of the prophets and the people following the footsteps of the Prophet. It brings the Divine Knowledge into the world of creation in order to establish Guidance.

- Maktubat Ahmad Sirhindi

### References

- o Shari'at and Ulama in Ahmad Sirhindi's Collected Letters by Arthur F. Buehler
- o NFIE Research

نوٹ: یہ مقالہ پروفیسر ڈاکٹر آرتھر بیولر کے منتخب مکتوبات امام ربانی اور ”نقشبندی فاؤنڈیشن فار اسلامک ایجوکیشن (امریکہ) کی ویب سائٹ سے لیا گیا ہے۔ (شہزاد مسعودی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْقُلُوبُ صَالِحَةٌ  
وَالْأَعْيُنُ صَالِحَةٌ  
وَالْأَفْئِدَةُ صَالِحَةٌ  
وَالْأَسْرَارُ صَالِحَةٌ

وَتَكُونُ بِبَابِ اللَّهِ لِعَرْشِهِ الْمُنْقَشَةِ

کتاب: نور شایع عالم گوید بے بائی  
حضر پیر و فیض کرم محمد مسعود صاحب دامت برکاتہم

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

## حضرت خواجہ شیخ سیف الدین



حضرت خواجہ شیخ سیف الدین رضی اللہ عنہ حضرت عروۃ الوثقی (خواجہ محمد معصوم) رضی اللہ عنہ کے پانچویں فرزند ہیں آپ ۱۵۵۰ھ میں پیدا ہوئے حضرت امام معصوم رضی اللہ عنہ نے آپ کو حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے کمالات اور خصائص کی خوشخبری دی۔ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ آپ پر بے حد مہربان تھے۔ آپ نے بادشاہ ہندوستان اور نگزیب، شاہزادہ اعظم شاہ اور دیگر ارکان سلطنت کی دینی اور روحانی نگرانی آپ کے ذمہ لگادی کہ ان سے سلوک باطنی حاصل کریں۔

مکتوبات معصومی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کی نسبت و توجہ اور آپ کے صاحب زادے خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ کی تربیت و صحبت کے طفیل اور نگزیب نے وہ بلند مقامات حاصل کر لیے تھے جو شاہوں کو نصیب نہیں۔ ہم یہاں خواجہ سیف الدین کے نام خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے چند مکاتیب سے اقتباسات پیش کرتے ہیں، یہ مکاتیب اس وقت لکھے گئے ہیں جب خواجہ سیف الدین قلعہ ملئی، دہلی میں اورنگ زیب کی روحانی تربیت میں ہمہ تن مصروف تھے:-

۱۔ جو کچھ بادشاہ دین پناہ سلمہ ربہ کے بارے میں مرقوم تھا یعنی اثرات ذکر و وظائف، حصول سلطان ذکر و رابطہ، قلت خطرات، قبول کلمہ حق، رفع بعض منکرات اور ظہور لوازم طلب، یہ سب باتیں واضح ہوئیں، شکر خدا بجالاؤ، طبقہ سلاطین میں اس قسم کے امور حکم عنقار رکھتے ہیں۔ (جلد سوم، مکتوب نمبر ۲۲ ملخصاً)

۲۔ تم نے بادشاہ کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا تھا کہ ان کے اندر وسعت لطیفہ اخفی اور اس سے مناسبت تامہ کا پتا چلتا ہے اس بات

کے مطالعہ سے خوشی ہوئی۔ لطیفہ اخفی سب سے بڑا لطیفہ ہے اور اس کی ولایت سب ولایات سے اونچی ہے۔ اس لطیفے کو خاص سرور کائنات کے ساتھ خصوصیت حاصل ہے۔ (جلد سوم، مکتوب نمبر ۲۳۲، ملخصاً)

۳۔ جو کچھ بادشاہ دین پناہ کے حالات کے متعلق مرقوم تھا، وہ واضح ہوا، طبقہ سلاطین میں اس قسم کے امور غرائب روزگار سے ہیں۔ (جلد سوم، مکتوب نمبر ۲۳۲، ملخصاً)

آنحضرت آپ کو شاہجہان آباد بھیجا جب آپ وہاں پہنچے تو بادشاہ خود آپ کے استقبال کے لیے آیا۔ اور نہایت عزت و احترام سے شہر میں لا کر اپنے خاص قلعہ میں فروکش ہونے کا اہتمام کیا۔ جب حضرت شیخ قلعہ کے دروازے میں پہنچے تو دروازے پر بہت سی تصویریں تھیں۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ میں اس وقت قلعہ میں آؤں گا جب ان تصویروں کو مٹا دیا جائے گا یا ہٹا دیا جائے گا۔

دوسرے دن آپ نے حکم دیا کہ تمام گویوں، گانوں اور ناخن گانے والے لڑکوں اور گانے بجانے والوں کو اور بدعتیوں کو شہر سے نکال دیا جائے۔ بادشاہ نے اسی وقت قطعی حکم جاری کر دیا کہ تمام اہل بدعت کو ہندوستان سے نکال دیا جائے۔

آپ نے امر معروف اور نہی عن المنکر پر اس طرح عمل کیا کہ اس سے پہلے کسی نے نہ کیا تھا۔ جب تک زندہ رہے پورے ہندوستان میں کسی کو جرأت نہ تھی کہ کھلم کھلا سرود کرے یا ڈھولک بجائے۔ آپ کے نمائندے جا بجا پھرتے جہاں کہیں بدعت کی علامت پاتے تنبیہ کرتے، دکن میں ایک امیر نے خفیہ مجلس سرود قائم کی مگر بعد میں ساتھیوں سے کہا کہ اگر شیخ صاحب کو خبر ہوگئی تو مجھے بے عزت کر کے نکال دیں گے یہ کہہ کر گویوں کو نکال دیا۔

یہی وجہ ہے حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ شیخ صاحب کو ”مختب امت“ کہتے تھے آپ کا دبدبہ اس قدر تھا کہ امراء و سلاطین میں جرأت نہ تھی کہ شیخ صاحب کے حضور بلا اجازت بیٹھ سکیں۔ آپ کی بارگاہ عالی اطلس کی بنی ہوئی تھی جس میں جواہرات جڑے ہوئے تھے۔ اس بارگاہ میں سنہری کرسی جواہرات سے جڑاؤ رکھی جاتی۔ جس پر آپ تشریف رکھتے۔ اس کے ارد گرد امراء بادشاہ اور خان نہایت ادب سے دست بستہ کھڑے رہتے۔

ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میرے دل میں خیال آیا کہ شیخ صاحب درویش ہیں انھیں اس قدر شان و شوکت کی کیا ضرورت ہے؟ یہ خیال آتے ہی حضرت شیخ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ ہمارا تکبر اس کی کبریائی سے ہے۔

ایک معتبر آدمی نے بیان کیا کہ میں نے ٹھان لیا کہ آئندہ کبھی شیخ صاحب کی خدمت میں نہیں جاؤں گا کیونکہ وہ تکبر کرتے ہیں اسی رات خواب میں دیکھا کہ سپاہی مجھے پکڑ کر لائھیوں سے مارتے ہیں۔ میں نے بیدار ہو کر اپنے خیال سے توبہ کی اور حضرت شیخ کی خدمت میں آ کر مرید ہو گیا۔

ایک شخص نے کہا کہ مجھے جذام کا مرض تھا میں نے حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہو کر رفع مرض کے لیے التماس کی، انھوں نے کچھ پڑھ کر دم کیا، فی الفور شفاء نصیب ہوئی۔

ایک دفعہ حضرت قیوم رابع کو لڑکپن میں مرض شدید لاحق ہوا۔ حضرت شیخ آنجناب کو دیکھنے کے لیے آئے۔ حضرت قیوم رابع کی خالہ جو حضرت شیخ کی کہین بہو تھی آنحضرت کی شفا کے لیے التماس کی۔ حضرت شیخ نے متوجہ ہو کر فرمایا۔ اس لڑکے کا اللہ تعالیٰ حافظ و مددگار ہے میں دیکھتا ہوں کہ یہ بچہ شیخ عظیم ہوگا۔ ہزاروں لوگ اس کے حلقہ میں بیٹھے ہیں اللہ کو اس سے ابھی بہت سے کام لینے ہیں جن میں سے ابھی ایک کا بھی ظہور نہیں ہوا۔ واقعی حضرت شیخ کا مکاشفہ حضرت قیوم رابع کے حق میں بالکل صادق آیا۔

حضرت شیخ کو جذبہ بہت حاصل تھا۔ آپ کی توجہ سے لوگ بے اختیار ہو جاتے ہزاروں آدمیوں نے آپ سے فیض حاصل کیا اور کامل و مکمل ہو گئے۔ آپ سے بے شمار کرامات ظاہر ہوئیں۔ ۱۰۹۵ ہجری میں وفات پائی۔

کہتے ہیں کہ آخری وقت میں حضرت شیخ کی خدمت میں ایک ایسا طبیب لایا گیا جو اہل سنت و جماعت کے عقائد کا مخالف تھا۔ آنجناب نے فرمایا کہ یہ کونسا وقت ہے کہ تم مخالف مشرب کو میرے پاس لے آئے ہو، اسے دور لے جاؤ۔ آپ کا مزار حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک سے جنوب کی طرف۔۔۔۔۔ ہے۔ آپ کے مزار پر نہایت عالیشان گنبد بنا ہوا ہے۔ اس کے ارد گرد باغ لگایا گیا ہے۔ آپ کی اولاد آٹھ لڑکے اور چھ لڑکیاں ہیں:-



صاحب زادگان:

- ۱..... شیخ محمد اعظم
- ۲..... شیخ محمد شعیب
- ۳..... شیخ محمد حسین
- ۴..... شیخ محمد عیسیٰ
- ۵..... شیخ محمد موسیٰ
- ۶..... شیخ کلمۃ اللہ
- ۷..... شیخ محمد عثمان
- ۸..... شیخ عبدالرحمن

حواشی

- ۱..... خواجہ محمد احسان مجددی: روضۃ القیومیہ، جلد دوم ۲۰۰۲ء، ص ۳۲۵-۳۵۱
- ۲..... پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد: سیرت مجدد الف ثانی۔ کراچی ۲۰۰۵ء ص ۳۸۷-۳۸۸

☆.....☆.....☆



بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

# مکتوباتِ خواجہ سیف الدین

(مکتوبات شریف، حضرت خواجہ سیف الدین سرہندی  
نبیرہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہما)

مرتبہ

مولانا محمد اعظم

مقدمہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد قندی سرہندی قدس سرہ (م ۱۰۳۲ھ) کے  
پوتے اور حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۴۹ھ) کے صاحبزادے حضرت خواجہ سیف الدین  
رحمۃ اللہ علیہ (۱۰۴۹ھ - ۱۰۹۶ھ) کے یہ ۱۹ مکتوبات ہیں جو ان کے خلیفہ محمد اعظم علیہ الرحمہ -  
مکتوب ۱۷۶ - ۱۷۷) نے جمع کیے تھے۔

اس مجموعے میں چار مکتوبات (۱-۲-۳-۴) حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے نام ہیں۔ ان میں سے تیسرے مکتوب میں بادشاہ اورنگزیبؒ کے احوال بھی ہیں۔ اسی طرح اس بادشاہ کے احوال حضرت شیخ میا قمر ہوری کے نام مکتوبات ۱۲-۱۳-۱۴ میں بھی ہیں اور اورنگزیبؒ کے تمام مکتوبات (۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰) ہیں جن میں مکتوب نمبر ۳۵ میں بادشاہ کی بہتی بڑی بہن (جو داراشکوہ سے پھولی تھی) روشن رائے سلیم کا مقال پر تعزیت بھی ہے (اس نیک کامینام ان مکتوبات میں بھی ہے اور اقبال نامہ جہانگیری میں بھی درود عالم تاریخوں میں روشن آرا نام آتا ہے) اس نام بھی گیارہ مکتوبات (۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰) ہیں۔ اور آخری مکتوب یہ نیک کامینام کے نویں باب میں منقل ہونے کا ذکر ہے۔ اورنگزیبؒ کے بڑے صاحبزادے محمد معظم (م) کے نام مکتوبات ۵۲-۵۳-۵۴ ہیں اور دوسرے صاحبزادے محمد غلام (م) کے نام مکتوبات ۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰) ہیں اور دسویں مکتوب (۱۰۰) سلطان عبدالرحمن ابن نذیر خاں (پٹنہ) کے نام ۵۱ مکتوبات (۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰) تک

پھر ۳۸-۳۹ اور ۴۰ سے ۴۵ تک پھر ۱۸۵-۱۸۶-۱۸۹ ہیں۔ دینی عرب خانم کے نام ۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱  
مکتوبات ہیں جن میں مکتوب ۴۹ میں ان کے والد مہربان خطاب کیا ہے۔

غشتم خان کے نام مکتوبات ۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶ کسی فتح کا ذکر ہے ۱۸۶۱ میں یہ خطابت ابراہیم  
(پیر شیخ میر خوان) کا تھا جو اُسے سال پیدم (عالمگیر) میں جج کے بعد ملا تھا اور نہرا دیا احمد کا منصب بھی ملا تھا۔  
بعد وہ سارنگپور میں ملاکیر آیا اور لاہور میں مختلف منصبوں پر فائز رہا۔ پھر منصب سے علیحدہ بھی کر دیا گیا لیکن  
بیالیسویں سال جلوس میں پھر نہرا دیا منصب ملا۔ سال وفات میں یہ میر محمد خان کو بھی غشتم خان کا خطاب تھا (ماثر لاہور)

کرم خان کے نام ۱۴-۱۵-۱۶ مکتوبات ہیں اس کا نام ادا کام تھا جو میرزا مراد التغات خاں (پیر میرزا  
رستم قندھاری) کا بیٹا تھا۔ یہ التغات خاں ہی ہیں جن کا عقد عبد الرحیم خان خانانی کی بیوی صاحبزادی سے ہوا تھا۔ شاہجہانی  
عہد میں وہ نہرا دیا منصب ملا اور لکھنؤ پھر سیوارہ کی فوجدار کی ملازمت میں بیسویں سال جلوس میں کرم خان کا خطاب ملا  
اور عہد انگلیز کے سوئیں سال میرزا کرم خان کا خطاب دیا گیا۔ شاہجہانی فوجدار بھی کہتا تھا (ماثر لاہور) بھٹلور  
کے نام مکتوب ۶۶ یہ بھی کوئی عہدداران امر کے علاوہ ممتاز عہدار ہیں شیخ محمد بادل لاہوری ابن شرف الدین العباس  
کے نام مکتوبات ۲۵-۵۰ پھر ۱۱۸ سے ۱۲۸ اور ۱۸۷ ہیں۔ یہ کل جو امر کے مشہور مصنف ہیں ان کے نام مکتوب ۱۲۲  
میں ہے کہ آپ حافظ محمد شریعت سے استفادہ کریں جو حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے پھر مکتوب ۱۸۷ میں  
حافظ صاحب مرقوم انتقال کا ذکر ہے۔ انہی مکتوبات میں سے نمبر ۱۲۲ میں شیخ احوال بادشاہین بنیادہ و شاہزادہ  
نور عظمیٰ اور عہد ۱۱۸ میں شرح احوال بادشاہین پناہ ہے۔ حافظ محمد حسن دہلوی (م ۱۲۷۷) جو شیخ عبد  
محمد دہلوی کے اختلاف میں تھے اور دہلی میں انہی کے قریب بن ہیں وہ بھی حضرت خواجہ محمد معصوم کے خلیفہ تھے ان  
کے نام مکتوبات ۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰ ہیں۔

لاپائیز محمد علی حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ان کی مدد سے تصنیف —  
مع البحرین کی اشاعت کی سعادت اس عاجز کو حاصل ہو چکی ہے۔ ان کے نام مکتوب ۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰ ہیں۔



ملا حافظ عبدالودود تہمتی کے نام سے ہے۔ ملا یحیٰی الدین سلطان پوری کے نام سے ہے۔

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شائستگی بے انتہا شمار بارگاہ کبریا نقشبند نقوش موجودات و نیایش بے احصائی  
در گاہ غرور و علاقل پیوند بارخ کائنات کہ دین مبین را به سیف احمدی اذیت اغیار محسوم ساخته  
بخور باقی نریت بخشید و نیز اعظم شرع مبین را بر آسمان افصال و اکمال طالع دلائل گردانید  
و ادرا علیہ السلام بطلب مستطاب و حاد و عظمیٰ الاحمہ للعالین ممتاز و امتیاز را به لبر  
واجب الادعان یا ایہا الذین اعلوا صلوٰۃ علیہ و سلموا السلیما سرا فرار نمود اللہم صل  
وسلم علیہ و علی آلہ و اصحابہ و اخبابہ اِنَّکَ جَمِیدٌ مُّجْمُودٌ و احقر خدام طریقت اقم  
فی حقیر محمد اعظم را به اخراج مکاتیب قدسی اسالیب کہ از سر چشمہ بیان الہام ترجمان جناب  
اقطاب متاب والد بزرگوار این فدویت کردار یعنی حضرت قطب الاقطاب شیخ الشیخ والشاب  
ارشاد شہاد فیض ہما فضل بنیاد ماہ اوج حصول امنیت و مراد نقطہ دائرہ ہدایت و سرادق کبر  
مبسوط ولایت در شاد ہادی مصلح صلاح مبداء و معاد متکا و اصحاب ائمہ دارباب اشتاد  
غفران پناہ و عنوان دستگاہ مردج طریقہ ریقین شیخ سیف الدین قدس سرہ و اقبض برہ و تلج  
یا فتہ بود مستعد فرمود فحمد للہ فحمد للہ فحمد للہ

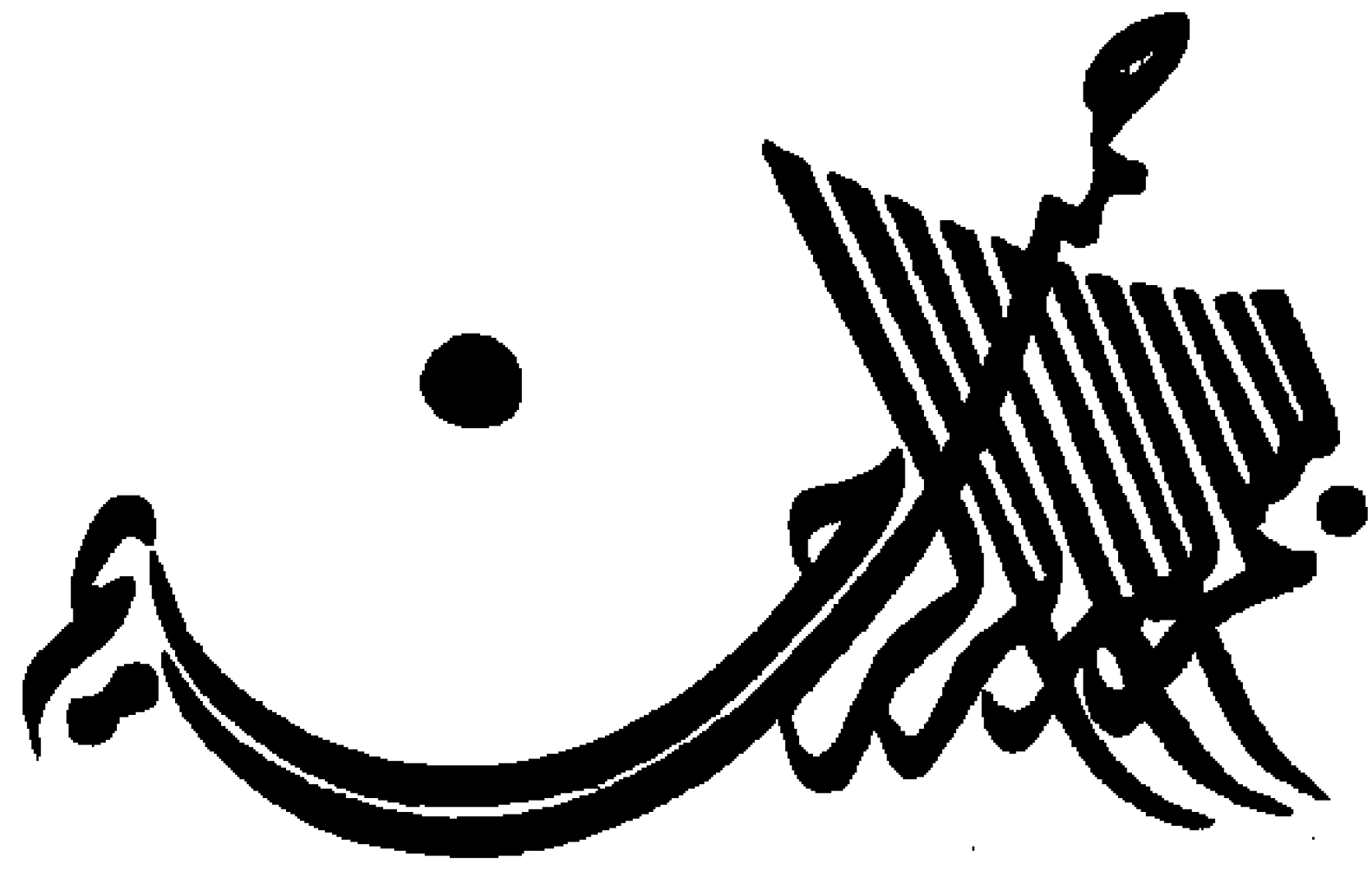
نہ این تا مہلے رشد فرمایا  
معارف آنچنان در دیکم است  
کہ آغاز ادبید است انجم  
کہ گوئی آسمانے پر نجوم است

در تابنده الٰہ الامت      کہ لذتِ تقیٰ خورشیدِ ماہ است  
 طریقِ احمدی از دے منور      مشامِ طالبان از دے معطر  
 لباسِ رہنمائی در برِ او      روحِ پارمائی بر درِ او  
 نمی گویم کہ مَدِ حِ او نمودم      ز مدحِ اعتبارِ خود فرودم  
 اما سے کو بود معصوم از عیب      کتابِ مستطاب فیہ لاریب  
 حقایقِ از منہا میشنِ شگفتہ      ز موزنِ از مخالفِ او نہفتہ  
 ز سیفِ دینِ احمد راست نفرت      در اِنَّا فتننا هست مدحت  
 حقایقِ اندر و گردیدہ مستور      برنگِ اسمِ اعظمِ هست مستور  
 بود تا گرم بازارِ ہدایت      بدورانِ تارِ سدِ فتنِ عنایت

الہی بادِ ہادی طالبان را

حیاتِ تازہ مرروحِ درواں لا

الشیخ محمد رفیع کلیمات مع العالم



**مکتوب اول۔** در دید قصور اعمال و حصول بہرہ از نسبت ملاحت و یافتن اتحاد جہدی  
بہ آن دماولے خود را تعین حتی معلوم نمودن و در میان آوردن اسرار لازم الاستتار و یافتن  
فیوض و برکات ازان مرتبہ مقدمہ بے حیولت و بیشتر شدن بہ ارتقاء واسطہ و برتخاند  
و احوالی یاران خویش بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند۔

عہد اشد کترین درویشان محمد صیت الدین بہ عرض احوالی پراگندہ جرات  
نمودہ گستاخی می نماید و بساط میزد عفو از حد خود تجاوز کردہ و باز نفسی می کند۔ قبلہ گاہا چندانکہ  
خواستہ می خواہد کہ از دائرہ مباحات قدم بیرون نہ تہد صورت پذیر نمی شود آن قدر  
از تکاپ مشغول و مکروہ و محرم تقد و قت بہت کہ چہ بیان نماید عمل بہ غنیمت خود در حق او  
عقلے مغرب بہت و از ایشان ادنی و احوط بغایت بعید افتادہ۔ اما **اللہ سبحانہ و تعالیٰ**  
کہ بادتو داین ہمہ خرابی و تباہ کاری در محبت سگان آن در گاہ قدم راسخ دارد و در اعتقاد  
فدویت بہ آن عقبہ علیہ ممتاز بہت متاع ازین بہتر در بساط خود نہ دارد و نظر بہ ہمین  
اندوختہ بعضی سوار بخ سالقہ و لاحقہ معروض می دارد۔

تو مراد دل دہد و دیری بین رد بھی خویش خوان دشیری بین



حضرت سلامت پیش ازین بچند سال از غایت ذرہ پردری بہ الحاق حقیقت الحقائق  
 وبہ حصول بہرہ از نسبت طاہت این دہر از کار را مستعد ساختہ بودند و این ضعیف نیز آنچه  
 ازین دولت عظمیٰ درک می کرد بہ عرض آن مصدر می گشت بجمع احیان آن قدر این نسبت  
 علیہ زیبار می کرد کہ اتحاد جسدی معاملہ کمون بروز تمخیل می گردید و تکلے در بدن خود احساس  
 می نمود و الحال نیز در کار اسرار آن حقیقت عجوبہ بخش خواہی می نماید و چند آنکہ دُر در دُر می رود  
 گویا بیچ نہ رفتہ بہت بہ انواع مختلفہ ظهور می فرماید و ہر بار قناد بقا مید متوہم می شود  
 نہ جنبش غایتی دارد نہ مسودہ را سخن پایان ببرد نشدہ مستقی و دریا بہ چپان باقی  
 ملو و مسکن خود را تعیین حتی معلوم می کند و خود را محاط این تعیین کہ فوق اد تعین نیست می یابد  
 و عجائب غرائب خیر ہا از راہ ہین تعیین در خود می نمود و مثل ابر نیسان الوار و برکات می یابند  
 و اسرار لازم الاستتار بلوے در میان می آرند۔ در بعضی اوقات چنان تمخیل گشتہ است کہ  
 مردارید و زیور ہا را بر دے نتاری گفتہ۔ و آن قدر مشغوف این نسبت بہت کہ نسبتہا  
 دیگر گویا مستور شدہ اند و ایضا این در دیش را آن عالی حضرت بار ہا بہ ارتفاع واسطہ و  
 اخذ قیوہن و برکات از مرتبہ مقدمہ بے حیولت بشر ساختہ اند و بہ علامت کمال اتحاد  
 با حقیقت لا یصلی اللہ علیہ وسلم ہیں رفیع واسطہ بہت۔ و این قسم اتحاد ضعیف بہ اقل قلیل بہت۔  
 چنانچہ از مکتوبات قدسی آیات ظاہری گردد۔ اما بہرہ از اصالت در حق این قسم شخص لازم  
 است یا نیست امیدوار بہت کہ بچواب سر اقواز گردد و قبلہ عارفان سلامت صلاح آثار  
 فیج تلموز اللہ کہ از ار باپ کشف و شہود بہت از ابتدا شغل تا این زمان عجائب غرائب  
 خیر با عقل می کند از عروج افلاک سبوح و تلموز الوار عرش و صحبت خیر البشر علیہ و علی آلہ من  
 الصلوٰۃ افضلہا و من التسلیات اکملہا بار ہا ظاہری ساخت و الحال عروج عناصر اربعہ را

درک می‌کند۔ و صوفی عہد الغفور کہ حق خدمت بجائی آورد محبتے خاص دارد کہ از راہ آن در اکثر مقامات امیدوار است کہ معیت داشته باشد آثار وجود محبوب در دے متوہم می‌گردد و صلاح آثار حافظ موسیٰ یکے از یاران فقیر است و بہ شرف محبت آن حضرت مشرف گشت۔ در قلیات وحدت وجود بود چنانچہ می‌گفت کہ ہر ذرہ از ذرات وجود من ندارد الا حق می‌نند۔ فقیر خواست کہ در ازین حال بر آورد و لمحہ در خلوت باوے سکوت نمود بعد از برخاستن ظاہر ساخت کہ تمام ورق من گردانیدند لکن سبحانہ الحمد کہ ازان بھنق غلصی یافتہ بہ شاہ راہ افتاد۔ و انیازان جدید حاجی عہد الرؤف امام جامع مسجد فتحپوری پیش از دیگران رقیات عالی نموده از حقوق صفات بصل سب تکلف می‌گوید و خود را د تمام عالمہ اگم ساخته پشود خاص متذہب است و معنی بقائیز درک می‌کند۔

چون بادشاہ داہلی عسکر دین شہر نیستند بعضی گوشتہ نشینان و طالب علمان شلستہ دلائل کہ بہ مراحل از اہل عسکر بہتر اند اخلاص بہم رسانیدہ اند خصوص عافتہ عبد الخلیل لنگ کہ یکے از شیوخ این حدود است و جماعت از اغنیایا دے ہر نیاز دارند و طہفت خان وغیرہ ہر ارادت خواست و نیاز مندی تمام دارند و بہ فقیر عجیب حسن ظن پیدا کردہ چند بار محبت سکونت داشتہ از راہ دُور باخلاص و طلب تہام می‌آید۔ و چندے دیگر نہ شغل اند کہ ہر کدکام ہادکار وراثیات ہر گرم اند۔ و فرائل آب محمد فاضل پسر میر محمد عارف منگل کوئی باخلاص محبت تمام بہ فقیر ہمراہ می‌کند امیدوار است کہ بشرف محبت نیز مشرف گردد۔ بے ادبی از حد گذشت امیدوار عفو است۔ حضرت سلامت چون ایام رخصت محمد صادق افغان نزدیک رسیدہ امیدوار است کہ توجہات عالیہ میراب گردد و بعنایات و بشارات مخصوص ہر طہند شود۔ و باب صوفی پائیدہ و صوفی سعد اللہ دلا در سکی کہ در محبت حضرت قدماہٹ طاعبہ الخلق

و حاجی محمد شریعت التماس توجهات خاصہ دارد۔ حضرت سلامت وقت رخصت فرما محمد سالم  
خلعتی مہرک مثل یار این دیگر عنایت فرمایند و بیست و پنج ارباب عالیہ بہتر سازند کہ در محبت حضرت  
قانی است۔ حامل عریضہ نور محمد متوطن سرہند بہت امیدوار مہربانی است۔ والسلام  
مکتوب دوم۔ در مقام ہر شدن اشتقاق از مراد است مہرکہ و ظہور نمودن نام ربانی و حضرت  
میان حیوکلان و در اکثر منزل عنایات فرمودن و ظاہر شدن حضرت خواجہ نیرنگ کمال رخت  
وائل یافتن نسبت خود را بہ نزول و معلوم نمودن راہ و صول خود را در نہایت علو و ترین مجہول  
بودن این مسلک برادر آن۔ و شمرہ از احوال سلطان وقت نیز بہ سر نیز گوار خود نوشتہ اند۔

عرضداشتند بتدہ مجبور محمد سعید الدین بہ خادمین غنہ علیہ عاکفان سدرہ منیہ  
می رسانند کہ در اشائے راہ بہ مراد است مہرکہ رسیدہ شدہ آثار اشتقاق و مہربانیہا از غریزان  
در حق خود مشاہدہ نمود۔ و خصوصاً در موضع کہ عارف ربانی حضرت میان حیوکلان وصال  
نمودہ اند آن حضرت بہ شان رفیع ظہور فرمودہ در اکثر منزل عنایات داشتند و ہر چند باین  
شہر معظم نزدیک می شد خلعتہاے فاخرہ در بر خود می یافت۔ و در عرض بہ زیارت حضرت خواجہ  
نیرنگ خواجہ باقی بالند استسعاد یافت۔ بجاہ و جلال عظیم مانند بادشاہان ظہور نمودند۔ و  
بہ نورانیت تمام طلوع فرمودند۔ و نسبت باین فقیر بہ نزول وائل ترست و گاہ گاہ عروج ہم  
واقع می شود۔ در ہنگام عروج بہ طالبان شستن خالی از سعوبت نیست۔ درین روز ہا عروج  
خاص واقع شد۔ در راہ و صول خود را در نہایت علو شان و ترین عالی دریافت و معلوم شد  
کہ این قسم مسلک مخصوص بہ مرادی است کہ بہ میر مرادی راہ رفتہ باشد و مریدان را ازین جا  
قدمگاہ نیست۔ و حسن و نصارت آن را بہ کدام زبان بیان نماید۔ و امر دیگر کہ از جملہ  
امرار لازم الاستتار است در خود یافتہ تعلق بہ حضور دارد و فیض الصدور و لا یطعن اللسان

نقد وقت بہت یلڈ سجانہ الحمد کہ بادشاہ دین پناہ را در خدمت حضرت اخلاص جمع دیگر  
 است۔ از ذکر لطائف و ذکر سلطانی گذشتہ بہ ذکر نفی و اثبات معید بہت و ظاہری سازد کہ  
 بعضے اوقات خطرہ مطلقاً نمی آید و گاہے کہ می آید استقرار نمی کرد۔ ازین راہ خیلے محفوظ  
 است وی گوید کہ پیش ازین من اندر هجوم بخاطر دل تنگ بودم۔ و شکر این نعمت بجای آرد۔  
 و عزت این طریق عالی را بر طریق دیگر می گوید و بہرخصت کردن فقیر را ہنی نمی شود با بملہ  
 امیدوار توجہ غائبانہ حضرت بہت۔ امید کہ شفقت نموده نگاہے بجانب او نماید و اگر  
 امرے معلوم شود در عنایت نامہ فقیر مندرج سازند۔ و تالاب کریمت کہ در تھانیرا  
 مقرر نمودند کہ در اینجا سر اسے عالی بنام نمایند۔ و سابقاً حسب الحکم بہ عبد الغفریہ در اخراج قاضی  
 دار تقاع ردز آکا دیسی کفار رفتہ بہت ظاہر العمل در آمدہ باشد۔ در امور دینی آنچه گفتہ می شود  
 بے تکلف قبول می نماید۔ حضرت سلامت جماعت کہ بہ فوز غلامی آن حضرت در آمدہ اند بر عرض  
 اخلاص صدق اند خصوص خان سعادت نشان سراوار خان و محمد رضا و پیرا و وسعادت  
 آثار مرزا جمال اللہ پیر سعید خان و فوئائل مآب شیخ مخدوم و صدیق بیگ و غیر ہم کہ در  
 حلقہ غلامی استسعاد یافتہ اند و سیادت مآب میر کمال الدین حسین داماد میرا و ہمہ و ہمہ  
 کہ الحال بہ دخول طریقہ علیہ استسعاد یافتہ عرض اخلاص می رساند و یاران اینجانی خواجہ  
 محمد زاہد میان رفیع الدین و اخوند ملا در سکی و صوفی سعد اللہ و محمد حسین و ملا قاسم و  
 شیخ عمر غرب و حاجی احمد و خان بیگ و حافظ الہ یار و ملا عبد الغفور عرض اخلاص می نمایند  
 و از اخلاص جان فشانیہا و مہربانیہا میر محمد ابراہیم بہ کدام زیان ظاہر سازد و در آمدن  
 قلعہ و در بازار ہاے در حضور انبار۔ جنس خود در جلوی گردد۔ قبیلہ گاہا روزانہ بہ سبب  
 هجوم یاران توشتن میسر نیامد لہذا بعد از نماز عشا تحریر نمود اگر خطاے رفتہ باشد معذور خواہند  
 والسلام!



مکتوب سومیم۔ در شوق ملازمت حضرت ایشان و در یوزہ توجہ فائزہ و حق تعالیٰ  
 و در دید قصور اعمال و ستم از احوال بادشاہ دین پناہ نیز بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند۔  
 مراکتید و طنابیم بہ گردن اندازید کشتان کشتان چو سگاتم بہ پیش بار برید  
 عاصی بہر محمد صیغ الدین کہ از برکات حضور محروم است و درین دارالافتقر بہ  
 ابتداء دنیا محسور۔ التماس عنایت خاص در خود در یوزہ می نماید ع  
 شاہان چہ عجب گر بہ نوازند گذارا

اشتیاق قد مبوسی را چہ شرح دہد چند آنکہ باین مرد مقدمات رخصت آورده شد و ضامنند  
 نمی شود و جذب کشش حضرت در کار است کہ ازین گرداب صلاحت برآرد ع  
 ترسم یا ولی اللہ ترسم

ہموارہ از فکر الہی جہل شانہ ہراسان است کہ مبادا خرابی دین کس را درین اجتماع نہ خواستہ  
 باشند۔ و اے اگر دستگیری حضرت امداد نہ فرماید

تو دستگیر شواے خضر پے نجستہ کہ من پیادہ می روم و ہمراہان سوارانند  
 نقائل پناہ شیخ عبد الحمید بخدمت گرامی استسعاد خواہد یافت از حقایق اینجائی بہ تفصیل  
 مشارالیمہ اطلاع دارد۔ مجلاً آنکہ این مرد بزرگ خطرہ را از قلب مطلقاً منتفی می یابد و در  
 دماغ معلوم می کند و بعد میت مشرف شدہ امیدوار توجہ بہت حضرت سلامت درین  
 روز با صحبتہائے طولانی واقع می شود و بعضی مکاتیب غامضہ مذکور می گردد و بہ اخلاص  
 تمام می شنود۔ امید بہت کہ از غلصان خاص حضرت گردد۔ والسلام  
 مکتوب چہارم۔ در بیان آنکہ مقصود از آشنائی سلاطین رفع مظالم بہت و در سفارش  
 بعضی اجبہ بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند۔

حضرت سلامت در وقت رخصت بادشاہ دین پناہ گفتہ شد کہ مقصود و علت غائی  
از آشنائی شمار تغلق نظام است والا العیاذ باللہ بن ذاللقینا چہ حاکم پر گنہ دارد کہ  
عبدالرسول نظام را بعد از گفتگوئے بسیار غل گناہیدہ شد۔ و تفصیل بعضی مقدمات در کتاب  
میرک قند نوشتہ از انجا واضح خواهد شد۔ حضرت سلامت ملاشاہ حسین امیدوار عنایات خاص  
است و کذلک حاجی عاشور بلخی و حاجی شریف بلخی السیر خود سبک گرگین آن آستانہ است  
یقین کہ مورد اشفاق و مہربانیا خواهد شد۔ والسلام

مکتوبت پنجم۔ صوفی پائندہ در بیان تعینات ثلثہ و بیان آنکہ وصول قدمی بالتعین چیست  
وہین تعین اول است و مرکز این تعین ناشی از مقام عمومیت است و تفصیل آن ناشی از  
خدا و مابینا سبب ذلک۔

باسمہ سبحانہ۔ محمد و فصلی۔ جناب ارشاد پناہی صوفی پائندہ مجد معلوم نمایند کہ ایشان  
تعین ہی در حضور حضرت ایشان در حق شامع شدہ بود۔ الحال امید کہ ترقیات بے اندازہ  
فوق آن تعین نمود باشند لیکن بدانند آگاہ باشند کہ وصول قدمی فوق این تعین ممکن نیست اگر بہت وصول  
نظری است و بیان آن است کہ فوق تعین علمی حلقہ نزد شیخ ابن عربی و ابوالعین او میر سلوک  
اصلاً نیست و حضرت مجدد الف ثانی فوق آن تعین چندین مراتب سلوک بیان فرمودہ  
اند تا آنکہ تعین وجودی ظاہر شود و مرتبہ کہ فوق آن مرتبہ است لا تعین متحقق شد و تا چند  
گاہ تعین اول ہین وجودی قرار یافت چنانچہ نزد شیخ ابن عربی تعین اول تعین علمی ہی است  
و مرتبہ کہ فوق اوست آن را مرتبہ ذاتی گویند۔ آخر الامر در آخر حیات حضرت مجدد الف  
ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوق تعین وجودی حتی منکشف شد و میر سلوک تا اینجا منتہی شد  
و فوق آن قدم و میر سلوک را گنجایش نہاند اما الحمد للہ سبحانہ کہ نظر را از انجا منع نہ فرمود اند

ع بلا بودے اگر این ہسم نہ بودے

این نوع معارف از حیطہ عقل و بیان خارج است و خواص در رنگ عوام در فہم آن غلو  
و قاصر اند۔ و این تعین حتیٰ را حقیقت الحقائق نیز می گویند و مرکز آن تعین اثر است  
ناشی از مقام محبوبیت است۔ و حقیقت محمدی علیٰ صراحہا الصلوٰۃ والسلام از بنیالہور یافتہ  
و نفس آن تعین ناشی از مقام غلت و حقیقت ابراہیمی است علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام تا  
کدام صاحب دولت باشد کہ جامع مقام محبوبیت و غلت گردد و نعمت در حق او تمام شود  
زیادہ برین تا کجا الطائب نماید امید است کہ درین سیر ما در اوالہر علیٰ از وجود شریف  
منور گردد۔ و السلام۔

مکتوب ششم۔ بہ سلطان وقت در بیان آنکہ عمل بہ رخصت احیاناً غریمت است  
و تحمل در لباس بہ نیت حسنہ محمود است و ترک آن بہ قصد شہرت مذموم۔ و بیان آن کہ  
قبول ہدیہ از سلاطین و غیر ہم جائز است و ایراد آثار کثیرہ درین باب ....

از ناز کہیہ اسے و احتیاطات امام ہمام چہ و انمودہ آید۔ ہر چند این معانی  
بیشتر ہم بہ مطالعہ در آمدہ اما ہوا المسک ما کثر رتہ یقضوع۔ لیکن بہ مقصد  
حدیث رات اللہ کما یحب ان یؤتی بالعرفان یحب ان یؤتی بالترخصۃ  
عمل بہ رخصت ہم احیاناً غریمت است کما ہو مختار جہ من الصحابہ و المشائخ  
و العلماء و ہم فی غایۃ الویجہ حسن ظن ہمہ واجب مع ذلک عمل آنحضرت علیہ  
الصلوٰۃ والسلام در قبول ہادیہ از سلاطین و غیرہ معنی است کما فی الاحادیث لجن روایات  
و غیرہ کہ نوشتہ شدہ بہ مطالعہ خاص در آید فی مطالب المؤمنین و لباس المشائخ  
فی التثانیۃ و التثانیۃ مکررہ کذا فی شریعۃ الاسلام و سبل الرعفی عن

الزَّيْنَةُ وَالْجَمَلُ فِي الدُّنْيَا. قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
يَوْمَ وَعَلَيْهِ رِوَاؤُ قِيَمَتُهُ أَلْفُ دُرْهَمٍ وَرُبَّمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَعَلَيْهِ رِوَاؤُ  
قِيَمَتُهُ أَرْبَعَةُ أَلْفِ دُرْهَمٍ. وَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ يَوْمًا وَعَلَيْهِ  
مِدَاءُ خَرَقٍ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِذَا أَلْعَمَ عَلَى عَبْدٍ أَحَبَّ أَنْ يَرَى  
أَثَرُ لَحْنِهِ عَلَيْهِ. وَابْنُ حَنِيفَةَ كَانَ يَرْتَدِّي بِرِوَايَةِ قِيَمَتِهِ أَرْبَعِينَ دِينَارًا  
وَأَبَاحَ اللَّهُ تَعَالَى الزَّيْنَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي  
خَرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتُ مِنَ الرِّزْقِ. وَكَانَ ابْنُ حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ يَقُولُ  
لَمَّا لَبِذْتِهِ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَى أَوْطَانِكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالثِّيَابِ النَّفِيسَةِ وَرِثَاكُمْ  
وَالثِّيَابِ الْخَسِيسَةِ فَإِنَّهُ مَعَ زَهَادَتِهِ وَوَرَعِهِ وَكَانَ يُوصِيهِمْ بِذَلِكَ  
كَذَا فِي الذَّخِيرَةِ وَكَانَ ابْنُ حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ يُحَدِّثُ قُلُوبَهُ وَيُلِيْدُ مَانَهُ وَخَفِيَّتَهُ  
وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ يَلْبِسُ الثِّيَابَ النَّفِيسَةَ فِي رَوْحَتِهِ الْأَخْبَابِ قُرَّةِ  
بَيْنِ عَمْرِو خَوَارِجِي كَمَا زَقِيلَ بَادِشَاهُ يَوْمَ بَرْدِيَا سَ عَمَّا نَ عَامِلِ بُلُوْدَا زَارِضِ بَلْقَاوِ شَرِي  
مَعِيْدِهِ كِهْ اَوْرَا فَعْتَمِي كُفْتَمِدَا سَ وَدِرَا زَكُو شَ وَجَاهِرِ چَنْدِ نَزَمِ وَبَا سَ سَنَدِ سِ وَطَلَا  
بِهْ اَن حَضَرَتْ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِرِسْمِ هِدِيهِ اَرْسَالِ نَمُوْدِ وَحَضَرَتْ فَرَسَادُهُ اَوْرَا قَبُولِ  
فَرَمُوْدِ. وَرِ كِتَابِ مَطَالِبِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَرَمُوِيْ بِرِ قَبُولِ كَرْدَنِ هِدِيهِ اَرْسَالِ طَلِيْنِ جَانِزِ دَادِهِ هَسْتِ  
وَدَلِيْلِ بَرَا ثَبَاتِ مَدْعَا سَ خُوْدَا وَرُوْدِهِ كِهْ فِي قَبُولِ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
اَنْهَدِيَةِ مِنْ لَعْنِ الْمَشْرُكِيْنَ وَدَلِيْلِ عَلَى مَا قُلْنَا كَذَا فِي الْحَيْطَرِ مِنْ رِزْقِ لَزِيْنِهِ  
رِزْقِ دِيْنِهِ وَبِمَادِهِ سَمَرِ عَوْرَتِ هَسْتِ كَذَا مَسْحِ مِنَ الثَّقَاتِ بِهَزْ رَسُوْقِ وَتَكَلَّفِ حَضُوْرِهِ  
دِرَا نَجَا دَرِ حَقِّ جَمَاعَةِ هَسْتِ كِهْ بِدَوَامِ تَهْنُوْرِيْ بِهْ تَكَلَّفِ نَهْدِ مَعِيْدِهِ اَنْدَ وَ اَمَّا كُنْتُمْ فَيَحْمِلُهُ



1284

ابن عدیٰ ثقیل قال قال سلمان بن داود انک صدیق عامر او تاجر یقارفہ الربو  
 اتی یاسرہ قد عاک الی طعام او تجود او اعطاک شیئاً فاقبل فان الہنالك  
 وعلیہ الوزر فان ثبت هذا من المزنی فالظاہر فی معنایہ و عن جعفر و عن  
 ابيه ان الحسن والحسين كانا یقبلان جوارہ معاویہ وقال حکیم ابن جبیر  
 وقد جعل عاصوا من اسفل القرابت وارسل الی العاصی ائمنوا بما عندکم  
 فارسلوا الطعام فاکلوا کلوا معہ وقال العلاء بن رزیر الارزوی انی ابراہیم  
 اطعمونا بما عندکم الی وثوقا بل علی حلوان فاجازہ فقبض وقال  
 ابراہیم لابائہ من یجاءزہ العمل لان یذہب الی موتہ ویرثا ویدخل بیتہ المال  
 الخبیث والطیب فوا اعطاک فہو من طیب ماله فقد اخذ. ہولاء کلہم  
 جوارہ السلاطین الخلیفہ ہذا. ملخص کلام الامام فی الاحیاء۔ بالجملہ الطوار شراح  
 مختلفت است وکلہم علی الہدیٰ.

مکتوب مفتوح بہ مغفورہ مرحومہ روشن راے بیگم در تحریریں بر محاسن ذکر دیان آن کہ  
 مرعب تاثیر مخصوص این طریقہ است و مشائخ وقت بعد از یادداشتہاے شادہ بذر قلبی  
 می رسند و بیان آنکہ طریق توجہ و جذبہ و شیوع ذکر قلبی در ابتدا ہماہم از تصرفات  
 حضرت ایشان است و ترجیح این طریق۔ و بیان فناے نفس و فناے جذبہ بیان  
 آنکہ زوال صفات بشری منوط بادل است

آسمان سجده کند بہر زینے کہ درو یکدکس یکدکس بہر خدا بنشیند  
 چندے از طالبان حق کہ در یک دگر فانی شدہ بنشینند مگر برکات عظیمہ است حضرت  
 حق سبحانہ تعالیٰ بہ کمال عنایت خویش این دولت را بشما نصیب گردانید و این ہم

عجب تر آنکہ این قدر صحبت شمارا اثر پیدا شده کہ دیگرے ہم منتفع تو اند شد۔ چنانچہ از  
نوشته دیر و زبہ و ضوح انجامید شکر آن را بجا آرید لَبُّنْ شُکْرُکُمْ لَا رَیْبَ لَکُمْ. مشایخ  
این وقت کہ خود را بہ شیخی کشیدہ اند سالہا عان می کنند و چہلای نشینند و ذکر بہر می کنند  
کہ یک لحظہ ذکر قلبی دریا بند میترنی شود چہ جائے آنکہ دیگرے را از صحبت ایشان حال  
شود۔ مشایخ نقشبندیہ کہ این سلسلہ احمدیہ معصومیہ انتساب دارند ہمین حال دارند  
از سلاسل دیگر کہ قادر یہ و حشمتیہ باشد چہ گوید این ہمہ شیوع ذکر قلبی در ابتدا و از تفرقات  
حضرت ایشان ماست در اولیای سابق این نوع کمتر بود و درین آفاق خود مطلق رفتہ است  
و غیر از اسم و رسم چیزے دیگر نماندہ۔ شیخ اوصالدین کرمانی کہ از مشایخ کہار بود بعد از  
شصت سال او را دوام ذکر حاصل شدہ بود چنانچہ می فرماید

اوحدی شصت سال سختی دید	تا شبے روے نیک بجی دید
سال و مرہ چون ملک بسر گشتم	تا فلک و لد دیدہ در گشتم
بر سر پایے چلہ داشتہ ام	نہ کہ انا بہر رمہ داشتہ ام
از برون در میان بازارم	وز درون خلوتت با یارم

یہ این بیت نحو اشارتے بہ ذکر دوام می نماید و مراتب دیگر کہ فتا قلب و فتا جذبہ  
و فتا نفس باشد ازین دوام ذکر بمراتب بالا است چہ ذکر و رنگ الفت و باہست  
کہ افعال را تعلیم می نماید

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

نقشبندی کہ بطریقہ بزرگان ارتباط ندارد و تلقین و شغل بہ مریدان کمتر می نمایند و اگر  
می فرمایند شروع از حبس دم و ذکر نفی و اثبات می کنند و از قوت حبس بعد از مدتها

یکان یکان لا حرکت قلب می شود و همین قسم مشایخ قادریہ اول ذکر نفی و اثبات کرده  
بعد از سالها به ذکر قلب بر سبیل طریق توجہ و جذبہ و تصرف مخصوص بہ حضرت رضی اللہ  
تعالیٰ عنہم۔ لهذا بزرگان ماطالبے پاکہ در طریقہ قادریہ مرید می شود اسم ذات یقین می  
فرمایند چه در او آخر ہمہ را باز گشت باین اسم مبارک است۔ اما بعد از ریاضت مشاقہ  
کے را کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کمال تصرف عنایت فرمودہ است می تواند کہ طرقہ العین القادر  
ذکر و حضور بہ طالب صادق نماید۔ خوشتر گفتہ

یک لحظہ عنایت تو ہے بندہ نواز بہتر نہر ارسال تسبیح و نماز  
این طریقہ علیہ مشتمل بہ طریق احمدی است کہ جامع جمیع سلاسل است و خلاصہ جمیع طریقہا  
فی الحقیقت نسبت این طریق عالی بہ جمیع طریقہ مناسبت ندارد و از ہمہ بلند است۔ کمال  
عنایت خداوندی غرضانہ کہ درین طریق داخل ساخت و شوق سلوک این راہ عنایت  
فرمود *فَطُوبَىٰ لَكُمْ وَلِبَنَاتِكُمْ*۔ استغفار سے از فنا سے نفس نمودہ بودند۔ بدانند کہ  
ذات ممکن عدم است۔ و آنچه از صفات کمال از وجود و سایر صفات از سمع و بصر و قدرت  
و حیوۃ و کلام و ارادت و غیر آن مستعار و مستفاد از مرتبہ و جوب است و پر تو ہے است  
انان مرتبہ مقدمہ مثلاً علم ممکن پر تو ہے است از علم الہی و ظلمت است از ظلال آن علم۔  
و علیٰ ہذا القیاس صفات دیگر ممکن بہ این قیاس عاریتے و باین نمود بے بود خود را صاحب  
صفات بالاستقلال می داند و شرکت در صفات خاصہ واجب الوجود می نماید و در امانت  
خیانت نمی کند

و صافی خود بر غم حاسد تاک  
تو معدوم خیال از ہستی تو  
تروی چنین متاع کاسد تاک  
باشد فاسد خیال فاسد تاک



و چون کمال فضل می خواهند که بنده را به قرب خویش بوازند این معرفت ادا عطا می فرمایند  
تا اعراف از خود واقف بال به اصل می نمایند ذات خود را عدم صرف جاد به حس و حرکت می بینند  
و آنچه در دوسه تعبیه کرده اند بذوق می یابند که عاریت و امانت بیش نیست - مولوی رومی  
می فرماید

چون بد نیستی تو خود را از نخست      سو به محقرت نسب کردی دست  
فانکه دانی که غلبه کیستی      فارغی گر مردی دگر زبستی

باید که این مراقبه را نیک فهمیده ملاحظه نمایند و صفات را از خود منتفی نموده حواله به اصل کنند  
در قتلای جذبیه هر چند سالک خود را گم می یابد اما صفات بشری او هنوز بر جا است به سبب  
قلبه جذب لذت مستور می شوند بخلاف قنای حقیقی که بالا ذکر یافت - صفات از بیخ دین  
کنده می شوند و اثری از وجود بشری نمی ماند **لله سُبْحَانَكَ الْحَمْدُ** که قنای قلب و قنای  
جذبیه را خود خوب درک نموده نوشته اند - امید که این مراقبه هم بوجه حسن در ذهن قرار گیرد -  
فقر در نوشتن تقصیر نه کرده نهایت کرم اوست تعالی که غائبانه کسب این کمالات نموده اند  
و محال به جا رسیده است که دیگران را از صحبت شما بهره برسد - در حق سلاطین این قسم  
هور حکم عنقائے مغرب دارد و معلوم نیست که تا حال در نسل بادشاهان مخصوص و مطلق و نساء  
با این عنایات سر فراز شده باشند - هرگاه در فقر این قسم مورثان را باشند از سلاطین چه گفته  
آید - این همه از کشش جذب محبت است که لقیب وقت شماست - در اسلام -

مکتوب هشتم - نیز به بیگم مذکوره در بیان قنای نفس به طریق اجمال -

هر که کو دور ماند از اصل خویش      باز یوید روز گار واصل خویش  
هر قل را به اصل خود شاه راه است و هیچ خارے و خسکه در میان شان عامل نیست

وگر خوار و خسک است اعز این ادا از اصل و اقبال او بخودست. اَنْتَ الْغَمَامَةُ عَلَى الْفَهْمِ سَكَ ع  
یا مار سید نشین و با خود نشین

مراد از ظل ممکن است و مراد از اصل اسم الہی است جل شانہ کہ مربی سالک است چه مقرر این  
طائفہ علیہ است کہ فردے را از افراد عالم اسمی است از اسماء الہی جل شانہ کہ تربیت  
ظاهر و باطن اسم است و ہر چہ در آدمی نمودار است از وجود و صفات ہمہ مستفاد از ان  
اسم است و قنای نفس عبارت از حقوق صفات ممکن است بہ اصل او کہ آن اسم باشد۔ و چون  
این دید عاریتہ غالب می آید سالک بود و صفات خود را پر تو آن اسم می یابد و چون بحال  
می رسد جمیع صفات خود را بہ اصلش می نماید و خود را بعد صرف متحقق می شمرد۔ این زمان نہ  
از عارت نامے می ماند و نہ نشانے چہ ذات و عدم بود و آنچه اورا داده بودند بطریق امانت  
بودہ چون امانت بہ اہل آن رجوع کرد آنچه ذاتی او بود بحال ماند این است بیان طریق فنا  
نفس بہ طریق اجمال ہر چند دیر و زمین قسم معارف نوشته شدہ لیکن برے و ضوح باز نوشته  
آمد نیک ملاحظہ نمایند۔ و اگر در جائے بشمرہ بماند باز استفسار نمایند۔ چہ توان کرد عمدہ این  
کار بار صحبت است غائبانہ ہمیدن این قسم امور بغایت مشکل است اَمَّا لِلّٰہِ سُبْحَانَهُ الْخَمْدُ  
کہ غیبت شما زیادہ از صحبتہائے دیگران است۔ آنچه بشما درین مدت قلیلہ غائبانہ داده اند  
بہ طالبان حضور بعد از مدتہائے شوری این ہمہ ثمرہ خدمت گاری و خاکساری است کہ بہ قرا  
باب اللہ از شما بہ قورع می آید۔ امیدوار باشند۔ والسلام :

مکتوب نہم۔ نیز بہ یکیم مرحومہ در جواب مکتوب او کہ او اتحاد صفات خود با صفات حق  
نوشته بود و بیان فرق در میان یافتن حسنات خود را عین صفات حق و یا حقن آنها  
پر توصفات لا سبحانہ۔

نوشتہ بودند که صفات خود را صفات حق می یا بم این مقام معتبر است بوجد  
وجود. و پس مقام عالی است. لیکن در بنیاد و دقیقه الیهت یکے آنکه سالک وجود و صفات  
خود را عین وجود حق سبحانہ می یابد و دیگر آنکه وجود و صفات خود را پرتو وجود و صفات  
حق می یابد نہ عین آن و تفرقه درین دو دارد و دقیق است نیک ملاحظہ نموده بنویسند  
و آنچه از احوال چندے کے داخل طریق شدہ اند نوشتہ بودند کہ ذکر دل آہنا جاری  
است باید کہ الحال لطیفہ روح را نشان دہند و چون این لطیفہ را خوب بفہمند  
مقام لطیفہ اشقی را تعین نمایند و یکے از آہنا چند مواقع روش کہ دیدہ بود بغایت  
عالی است احوال شما است کہ در آہنا متعکس گشتہ است نیک بحال آہنا مقید  
باشند۔ والسلام۔

مکتوب دہم۔ نیز بہ بیگم مغفورہ در بیان آنکہ اہل اللہ بعد از فنا و بقا ہر چہ  
می بینند در خود می بینند و بیان آنکہ بہ تکرار کلمہ طیبہ نفی جمیع مقاصد باید نمود و ذکر  
خالص و کمالات این طریقہ علیہ بہ طریق اجمال۔

لہ الحمد۔ اہل اللہ بعد از فنا و بقا ہر چہ می بینند در خود می بینند و ہر چہ  
می شناسند در خود می شناسند و حیرت ایشان در وجود خود است و فی انفسکم  
افلا تبصرون باید کہ نیک بحال خود تفکر نمایند و بہ تکرار کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ  
جمیع مقاصد و مرادات نفی نموده اثبات معبود بحق نمایند و صفات و افعال خود را  
بہ اصل آن حوالہ کردہ متخلق بہ اخلاق الہی غرضانہ گردند و چون این ہر دو کمال کہ مشائخ  
دیگر کمال گفتہ بہ انجام برسد شروع بپہر ولایت گیرئی کہ ولایت انبیاء است علیہم الصلوٰۃ  
والتسلیمات می شود۔ و این ولایت گیرئی در اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم شایع بود

بعد از زمان اصحاب رُوبہ استتار آورده و درین ہزار سال بر اولیائے امت محقق ماندہ تا آنکہ نوبت بہ حضرت ایشان ماسید حضرت حق سبحانہ در این معمارا بر آن حضرت کشود۔ و چون این ولایت بہ انجام می رسد ولایت دیگر کہ آن را ولایت علیا خوانند ظاہری شود و این ولایت تعلق بملائکہ کرام علی بنیتا و علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات دارد۔ و از گذشتہ این ولایت کمالات نبوت و رسالت جلوه گر می شوند و از گذشتہ آن معاملہ دیگر بسیار است۔ آرزوے فقیر آن است کہ حق سبحانہ از جمیع این کمالات شمارا بہرہ ور گرداند۔

بس کتم خود زیر کان را این بس است      یانگ دو کردم اگر در دہ کس است  
و جماعت را کہ داخل طریق ساختہ اند بحال شان متعید باشند و ذکر لطائف ثلثہ  
و ذکر نفی اثبات تعلیم شان کنند و درین باب تکامل نہ ورزند  
این دم کہ ترا است بادہ در جوش      از خشک لبان مکن فراموش  
و کسانی دیگر ہم کہ شوق طریق داشتہ باشند ذکر را تلقین نمایند و حلقہ ذکر و مشغولی  
را سرگرم دارند و السلام  
مکتوب یاد دہم۔ نیز بہ بیگم مذکورہ در تعبیر واقعہ عالی کہ نوشته بود و ذکر بر کار  
اعتکاف و رسیدن خطے اذان بہ ہے۔

لہ الحمد۔ نوشته بودند کہ در عین مراقبہ روشنائی سہ مرتبہ از جانب  
دست راست در نظر آمد کہ گویا شمع روشن شدہ و همان وقت بخاطر قرار شد  
کہ این نور پر توے از صفات الهی است غرضانہ دگر شد چنانچہ در حمام کسی گرم نشود  
شکر قادر ہے ہمتا بجا آوردم۔ مطالعہ این احوال خیلے خوش وقت ساخت می تواند



کہ این نور عبارت از طور ایم الہی باشد کہ مربی سالک است و فنا و بقا عبارت از حقوق بہ آن ایم است اشد سجانہ الحمد کہ موافق یافت این فقیر بشما نیز معلوم ساختند مشب اقل اعتکاف کہ یکجہ ہمراہ نشستہ اذاد برکات بسیار ظاہر شدہ بود۔ و خاطر این فقیر بجانب شما توجہ تخاص داشتہ و معلوم می شد کہ خطا و افرا ازین برکات نصیب شما ہم شدہ چنانچہ فقیر نوشتہ بود کہ در غذایات این اعتکاف بشما شریک آید و تا حال ہم ہر گاہ وارد سے رو سے می دہد شما بخاطر می خلید و آرزوی خود کہ بشما ہم ہرہ برسد خصوص المشب آن قدر دعا و توجہ در حق شما نمودہ شدہ است کہ چہ نویسید امید است کہ بمرور ایام آثار آن ظہور نمایند والسلام۔

مکتوبہ دوائیہ ہم نیز بہ بیگم مذکور در بیان آنکہ حفظ و افرا ز ولایت علیا منوط بہ کمال استقامت است و ہمیں استقامت علامت محبت احوال است و فقدان آن نشانے استدراج و بیان آنکہ مشاہدہ احوال مریدان باید کہ عجب نہ اندازد بلکہ موجب الفحال و خجالت باشد۔

آنچہ از حقیقہ عناصر رابعہ نوشتہ بدند بہ وضوح اینجا مید و سبب سرت گردید۔ بدانند کہ این مقام مخصوص بملائکہ عظام است علیہم الصلوٰۃ والسلامات و مسمی است بہ ولایت علیا۔ و درین مقام ذات غر شانہ در پردہ صفات متعالی می گردد و چون ملائکہ عظام بہ کمال عصمت موصوف اند و از جمیع گناہان محفوظ سالک باید کہ بہ کمال استقامت متصف شود تا از برکات این ولایت حظ وافر حاصل نماید۔ علامت صحت احوال ہمیں استقامت بر بر شریعت است ہر کہ در استقامت بیش در معرفت بیش۔ این سرزشتہ را نیک نگاہ داشتہ زندگانی نمایند۔ اگر از احوال و مقامات

عالم عالم بدیند و در استقامت قدم را بر سطح طمانہ فرمایند خرابی خود را در آن یابند و استقامت باید انگاشت و اگر استقامت تمام بر او مناع شرعیست عنایت فرمایند و از احوال و مواجید پیچ ظاهر نہ شود غم نہ باید خورد۔ آری احوال و مواجید چون بہ استقامت جمع شود نور علی نور بہت و آنچه از احوال جماعت کہ داخل طریق شدہ اند از درک نمودن بعضی قتلے نفس را و بعضی دیگر قتلے قلب را و برخی سلطان ذکر را و طائفہ ذکر نفی و اثبات و ذکر لطائف ہمہ معلوم گردید و موجب ازدیاد شکر گردید لیکن باید کہ منظور نظر احوال خود باشد و حرکات و سکنات خود منظور بود۔ مبادا مشاہدہ احوال مریدان در عجب اندازد کہ سم قاتل بہت و ترقیات مریدان باید کہ سبب افعال و خجنت باشد و خود را لایق این معنی ندانند ہمیشہ خود را در جبرگہ مبتدیان دانستہ طلب زیادتی بپندرسد

ہنوز ایوان استغفار بلند بہت مرا فکر رسیدن ناپسند بہت

والسلام اولاد آخراً

مکتوب سیر دہم۔ یہ شیخ عطار اللہ سورتی در بیان طریق بر سبیل اجمال۔  
محمّدہ و فضلی و نسلم۔ برادر گرامی، حقایق آگاہ شیخ عطار اللہ معلوم نمایند کہ ابتدا سے معاملہ این بزرگواران از قلب بہت و از گذشت آن بروح بعد از ان بہ لطیفہ سر بعد از ان بہ لطیفہ رختی و پس از ان کار و بار بہ لطیفہ رختی است و ہر یک ازین لطائف زیر قدم نبی است از انبیاء اولوا العزم علیہ الصلوٰۃ والسلامات قلب زیر قدم حضرت آدم است علیہ السلام و روح زیر قدم حضرت ابراہیم و حضرت نوح علیہما السلام و لطیفہ سر زیر قدم حضرت موسیٰ است علیہ السلام۔

ولطیفہ رخصی زیر قدم حضرت عیسیٰ است علیہ السلام ولطیفہ رخصی زیر قدم حضرت خاتم  
الانبیاء است علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ و یریکہ ازین لطائف فتائے وبقای است  
فتائے قلب بحصول تجلی افعال است وبقائے ادبہ اکن و مفتی لطیفہ رخصی تجلیات  
صفات است و مفتی لطیفہ سرشون و اعتبارات و مفتی لطیفہ رخصی صفات سلبیہ تنزیہیہ  
و فتائے لطیفہ رخصی تجلی ذات غرثانہ بہ حصول انجامدہ این است فتائے عروج  
لطائف خمسہ عالم امر بعد از ان معاملہ بہ عالم خلق است کہ نفس ناطقہ و عناصر اربعہ  
باشند و میرا این لطائف خمسہ عالم خلق بہ ولایت علیا و کمالات نبوت مطابق است  
وان گذشت آن حقیقت کعبہ ربانی جلوہ می فرماید و بعد از ان سالک بہ حقیقت  
قرآن مجید و اصل می شود پس ازان قرب حقیقت صلوٰۃ است و کمالات کہ فوق  
حقیقت صلوٰۃ است علیحدہ است و معاملہ کہ بہ حقیقت الحقایق و اسرار محبوبیت متعلق  
است خود از بیان خارج است و درین مقام بہ بعضی احادیث شرعی از مشاہدات و  
مقطعات قرآنی از زانی می فرمایند اسرار و دقائق این مقام بہ استعارہ و نظر الیق  
است - ع قلم اینجا رسید و سر بہ شکست -

بیان طریق علی السبیل الایجاز این است کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ بہ آن مخصوص اند - و تسلیک طلاب بہ آن راہ نموده اند - و السلام -  
مکتوب چہار دہم - بہ سیادت و نقایت پناہ میر محمد ابراہیم در جواب مکتوب  
کہ از ملاحظت و نزول بے کیف و عنایت جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ  
و کمل التحیات و شوق زیارت بیت اللہ نوشتہ بود -  
إِنِّي أُنْعِي رَأْيِي كِتَابٌ كَرِيمٌ - صحیفہ شریفہ کہ مشتمل بر احوالات بلند و

مقامات ارجمند بوده رسیده خوش وقت ساخت ع

اسے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کروی

آنچه انیاقتن زیور و مروارید در بر خود و معلوم نمودن طاقے زلفقت که گرداگرد مروارید  
باشند بر سر خود و احساس کردن حنا در دست و پاسے و غیر آن مندرج ساخته بودند  
ہمہ بہ و ضووح انجامید و سبب لذات معنویہ گردید۔ امید است کہ این ہمہ عنایات  
ناشی از مقامات ملاحظہ گشتہ باشند و مَا ذَلِكْ عَلَى اللَّهِ بِعِزٍّ لِّشَخْصٍ اِنْ قَسَمَ  
امور کما حقہ تعلق بہ حضور دارد لهذا این احقر را آرزوے تمام است کہ یک چند گاہ  
صحبت طولانی بہ شما واقع شود و افادہ و استفادہ خاطر خواہ بہ وقوع آید و امر شما  
تمام ادا یابد تا کہ این مرام بہ حصول پیوندد خوش گفت سہ

آسودہ شب باید و خوش منبائی نابا تو حکایت کنم از مریابی

و نیز نوشتہ بودند کہ یعنی اوقات مفہومی شود کہ با و شاہ در خلنہ ارذل الناس در آید  
و از شوکت و حشمت با و شاہ چہ قسم احوال رود و ہمیں حالت بعینہ معلوم می کند احتمال  
دارد کہ این معاملہ کنایت از نزول بارگاہ عظمت و جلال باشد کہ بلا کیف است تفصیل  
این معاملہ نیز بمشافہ تعلق دارد و معاملہ بس نازک و میدان عبارت تنگ و یضیق  
صَدْرِي وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِي. لقد وقت. لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا۔ این  
قسم نزول بلا کیف از جملہ حقایق حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ تا کرایان دولت  
بنوازند۔ ع با کریمان کار ہا دشوار نیست۔

و معاملہ فوق تعین جہی اگر خوب منتخ شدہ باشد اعلام نمایند و درین باب فقیر بخصو  
غائبانہ متوجہ است و الصاق و اتصال خاص سابق نبوده درین روز ہا باطن خود را



بیاطن شامی یابد و یہ ہمیں سبب توجہات غائبانہ ہے خواست در حق شما نموده می آید  
 ایضاً اندراج نموده بودند کہ الطاف و عنایات جناب مبارک مرد در عالم و عالمیان  
 علیہ من الصلوٰت افضلہا ومن التسلیمات اکملہا خیلے در باب این عاصی مفہوم می شود  
 و بعضی اوقات اعضاے خود را اعضاے جناب مبارک علیہ السلام می یابند اولی  
 دلیل است بر اتحاد بحقیقۃ الحقایق و ظاہر شدن عنایات و مہربانی حضرت ایشان  
 چه عجیب شما یکے از مقبولان خاص آن حضرت اید و آنچه از اظہار شوق کعبۃ اللہ  
 علم شدن بآنکہ شداید این راہ را آسان خواہیم نمود نوشتہ بودند مطالعہ آن ذوقین  
 ساخت امید است کہ این راہ جامع صورت و حقیقت ہر دو باشد چه فی الحقیقت حقیقت  
 کعبہ ربانی فوق تعین حسی تعلق دارد بیک مقامات صفات و افعال نیز فوق این تعین است  
 تا آنکہ بہ حقیقت قرآن مجید و اصول نظری بہم رسانیدہ نظارہ ذوق الفوق نماید قدم  
 اینجا گنیش نیست و اصول نظری اوست مع بس۔ بلا بدست اگر این ہم نہ بودے۔ و السلام  
**مکتوب پانزدہم۔** نیز بہ میرزا کور در جواب مکتوب او کہ از مقامات عالی و  
 ظاہر شدن مشائخ عظام و مغلوب گشتن نسبت آنہا در جنب نسبت حضرت نوشتہ بود۔  
 آنچه از مزج ملاحظت با صباحت و معاملہ کن مکن (ع) و غیر آن اندراج  
 نموده بودند مطالعہ آن سبب لذات محنویہ گردید۔ معاملہ کن مکن خیلے عظیم الشان  
 است و نوافل و مباحات دیگران در حق این قسم عارف داخل فراموشی گرد و دویست  
 و محبت کہ نصیب وقت شماست دقیقہ از دقائق فرو نہ گذاشتہ فطوبی و بشری  
 الای طوبی گویاے السراء مبادا خالیت شکر ز منقار  
 نوشتہ بودند کہ حضرت خواجہ قطب الدین بہ منزل من آمدہ باعث شدند کہ بر سر فراد  
 مہ نہیں پڑھا جا سکا۔

بہ فائقہ خواندن بیا۔ من نظر بہ غیرت تو نموده اقدام نہ نمودم تا آنکہ آثار غیرت خواجہ مذکور معلوم شد و در نظر آمد و خواستند کہ مرا القوت بکنند و بار خود بر من انداختہ و خیلے زور نمودن چندان کہ کردند من نرفتم و از ہمین جا فائقہ خواندم۔ مخدوم، چون ایشان پیر بجد بودند و خواطر ایشان عزیز بودہ چہ می شد اگر لمحہ رقتہ فائقہ ایشان می خواندند۔ لیکن ہمتے و غیرتے کہ در ہنار شما کاین است این قسم امور سنبعد نیست۔ حق پیر پرستی ہمین است کہ از شما بہ ظہور آمدہ۔ و نیز نوشتہ بودند کہ چون بہ بلدہ تھانہ رسیدم حضرت میراجیو سلطان العارفین شیخ بایزید لیسطامی ظاہر شدند حضرت میراجیو سکوت و مراقبہ داشتند و شیخ لیسطامی حرفہائے شکر آمیزی فرمودند من متوجہ نسبت این عزیزان گشتم و تحقیق نسبتہائے اینہا را در یافتہ کاش نسبتہائے این بزرگواران نسبت بہ حضرت ماحکم قطرہ داشتہ نسبت بہ دریائے محیط۔ **اللہ سبحانہ الحمد کہ بہ شمتہ از کمالات پیران خود آگاہ شدید۔ والسلام۔**

**مکتوب شائزہ دہم۔** نیز بمیر مذکور در جواب مکتوب او کہ از ظاہر شدن اثر توجہ غائبانہ نوشتہ بود و بیان آنکہ ظہور ہفتم اثر منوط بمعیت و خصوصیت است و ذکر نا حق شناسی یعنی یاران و اظہار تاسف بر فقدان طالب صادق درین زمان و مائیناب ذلک۔  
نحمدہ و نصلی و نسلم ازین مشتاق مجور بسان یار و فادار سلام سلامت انجام  
برسد از اثر توجہ غائبانہ کہ منشائے آن بزرگم این فقیر نسبت ملاحظہ بودہ نگاشستہ بودند کہ بجدے غلبہ کردہ کہ در تمام حوایلی انوار آن منتشر شد و ہر کج دانست کہ درین وقت توجہ بجاں من نمودہ باشند **اللہ سبحانہ الحمد کہ غائبانہ اثر این قسم عنایت خاص بدرک شدہ۔** این ہمہ مترتب بر معیت و خصوصیت است کہ نسبت شما کائن است

این نوع معیت دقیقه را از دقائق فرو نمی گذارد که نصیب محب صادق نه گردد و خصوص  
 محبت و دوستی که نصیب وقت شهاب است سبب غبطه خواص و عوام است و الحق بکذا  
 چه این قسم لوازم صدق طلب که از شمایه طور انجاسیده اگر از دیگران عشر عشر آن به  
 وقوع آید غنیمت باید دانست هرگاه نظریه احوال و اطوار شمای افتد شکر نود می آید  
 که درین وقت طالب صادق بهم بهم برسد که قدر این دولت را شناسد و الا اکثری  
 با وجود آنکه به کمالات عالمی رسیده اند اندک بے التفاتی ظاهری را که به اسباب  
 دنیوی تعلق دارد به آن کمالات و بشارت عدیل نمی دانند و این قسم حق عظیم به چیز  
 حقیر یعنی پر ضایع می سازند خصوص از آن هنگام که این عالمی را آشنائی با دوشاه  
 در میان آمده و به این بلا مبتلا شده طالب صادق که از حب جاه و ریاست نور  
 خالی باشد کمتر بدست می افتد کو طالبی که دیوانه و از جمیع تعلقات و ارسته محض  
 لیلہ فی اللہ صحبت دارد و هیچ اثر افسه را به سبب اغراض فاسده خود در حرکات و  
 سکنات راه نه دهد و تنگ و ناموس خود را یک سود داشته خود را فرش راه سازد و  
 جمیع به تعظیم و توقیر و تقدیم و تاخیر میالس قلع و نورسند اند و طائفه را انتهای مقاصد  
 معرفت سلطان وقت است و الحال این هذیه المعرفه لیس لهما عند الله سبحانہ  
 مقدار مثل البعوضۃ الغیث الغیث ازین حق ناشناسان ع  
 گر بگویم شرح این بے حد شود

اما حمد اللہ سبحانہ که با وجود آن بعضی طالبان صادق بهم رسیده اند و کو علی اصیل  
 النذرة که محل موجب اطمینان خاطر می نماید ع بلا لودے اگر این ہم نه بودے  
 عمر بگذشت و حدیث در دما آفرنه شد شب آخر شد کنون کو نه کنم افسانه را و السلام

مکتوب ہفتم۔ بہ خان سعادت نشان مکرم خان در جواب مکتوب کہ محتوی  
بر بلند ہمتی واسولہ سوال چند بودہ۔ و بیان آنکہ بے نشاء و مجہولت حصول ایمان لغیب  
و شوارہست و بیان آنکہ قطع نمودن تمام دائرہ نفی مخصوص بہ حضرت خلیل اللہ است  
چنانکہ مقام اثبات خاصہ حضرت حبیب اللہ است و بیان آنکہ حصول ایمان لغیب  
منوط بہ عدم ملاحظہ اسماء و صفات و نشیون و اعتبارات است۔ و ماینباسب ذلک۔  
نحمدہ و نصلی و نسلم۔ صحیفہ شریفہ کہ مشتمل بودہ بر بلند ہمتی و عدم اکتفا بر آنچه در  
شہود و مشاہدہ در آید سبب امید واریہائے کثیرہ گردید۔ اِنَّ اللّٰهَ يُجَاوِزُ حُجُبُ  
عَالِی الْاَلْبَابِ۔ علو ہمت و سمو فطرت حبلی شہادت و علو استعداد و بلند پروازی  
و اصلی۔ شمولی۔ بودند کہ گاہ گاہ بعضی حالات اصل رومی دہند۔ اگر در قید  
کتابت آرم کاغذ ہا سیاہ شوند اما مناسب حال خود نمی دانم در تشرع حالات دیگر  
است ہم چنین است۔ لیکن اخفاء و تستر از نامحرمان زیباست بخیر خواہان حقیقی و دوستان  
صمیمی ظاہر ساختن مہنائقہ نہ دارد۔ بلکہ در طریقت لازم دنا گزیر۔ و عادت مستمرہ  
مشارح کرام و راہ گفتگوئے ہموارہ مفتوح می باشد و مذکور اسرار و معارف واسطہ  
می شود۔ و آنچه نوشتہ بودند کہ کمال بشریت در مقام عبودیت است تا آنکہ تصفیہ عن  
خاک بر وجہ اتم نہ شود مشکل کہ ازین مقام بہرہ کامل ذرا گیرد الا امر نکذا خوش گفتہ  
خاک شو خاک تا بروید گل کہ بجز خاک نیست منظر کل  
و نیز نوشتہ بودند کہ یہ یقین جازم معلوم شد کہ ایمان بہ غیب درین نشاء افضل از  
ایمان شہادت است۔ چرا کہ ہر چہ مشہودی شود بے شائبہ مشبہ و مثال نخواہد  
بود الح مطالعہ کن خیلہ ذوقین ساخت چہ از ہزاران یکے را بہ این دولت مشرف



می سازند بلکه تا نشاء محبوبیت نباشد ازین مقام دم نمی توان زد۔ جمع مراتب نفی را در گذاشتن و تمام دائره نفی را قطع نمودن مخصوص به حضرت ابراهیم است علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات۔ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ نفی قاطع در باب آن حضرت صادر گشته و جمع که در زیر قدم آن حضرت اند ولایت ابراهیمی دارند نیز به تبعیت و وراثت علی قدر الاستعداد بهره ازین مقام بدست می آرند۔ بالجمله راس و رئیس این مقام حضرت خلیل الرحمن است علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات و مقام اثبات خاصه حضرت حبیب اللہ است صلی اللہ علیہ وسلم و حال خالص با ازین امت به طفیل او علیہ الصلوٰۃ والسلام می نوازند وَهُمْ الْأَقْلَوْنَ و تا تمام نفی پس پشت نه دهند و از آن مقام اثبات حاصل نه شود۔ و نیز باید دانست که ایمان غیب علی وجه الاتمام و سقته متحقق شود که هیچ اسم و صفت ملحوظ نباشد و از جمیع اعتبارات و شیونات گذشته ایمان به غیب ہیئت حاصل نماید۔ بسیار باشد که بعضی صفات و شیونات را از غایت لطافت از ذات غرضانه جدا نیاید۔ و گرفتاری آن را غیر گرفتاری ذات فہم غریبانه تا این زمان در بند ایمان شهودیست خیل حدت بصر باید که به امتیاز چونی باین فرق مہند گردد وَلَا يَتَّبِعُنِي فِي بَصِيرَتِي وَلَا أَمُومٌ وَلَا أَمَمٌ وَلَا أَعْتَبَارٌ خوش گفتہ فراق دوست اگر اندک است اندک نیست درون دیدہ اگر نیم لوحست بسیار است استغفر اللہ مثل من دور از کارے را بہ امثال این نوع سخنان چه کار آن قدر در لجنہ عسبان فرورفته است کہ چه شرح دهد از کتاب مشبہات و محرمات نقد وقت است و غرائم امور از دست رفته آرزو مہند است کہ قدم از دائره مبارح و رخصت بیرون نہ افتد آن ہم مسیر نہ للاحول وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔ و السلام۔

مکتوب ہمشہم۔ یہ مرزا محمد میرک در تعمیر واقعہ عالی کہ نوشتہ بود۔  
 محمد و نقی و نسیم۔ اشفاق پناہی برادر گرامی معین الفقراء مرزا محمد میرک بہ  
 اعلائے مراتب کمال و تکمیل برسند۔ صحیفہ شریفہ رسیدہ خوش وقت ساخت باید کہ  
 بہین این احوال را نویسان باشند کہ سبب توہیات غائبانہ است۔ نوشتہ بودند کہ در واقعہ  
 می بینم کہ درختی است بشان و خیلے سایہ دار و زیر آن پلنگ نشاندہ و شخصے می گوید کہ  
 ہر جا خواہی این پلنگ ترا می رود و این درخت ہمراہ است۔ می بینم کہ قصد رفتن جائے  
 کردہ ام۔ پلنگ معلق می رود و درخت سایہ کنان است و حال آنکہ در اثنائے راہ است  
 و بلندی ہم در میان آمدہ است و اناب ہم بہمان طریق بگذشت۔ تعمیر این را امید دارم۔  
 متوجہ شدہ بنویسد۔ محمد و ما۔ واقعہ بسیار عالی است مطالعہ آن خیلے محفوظ ساخت می تواند  
 کہ ایاتی بہ آن مجاہد باشند آنچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ در مکتوبات قدسی آیات  
 نوشتہ اند کہ مطلقہ بعد از شرح صدر کہ از لوازم کمالات ولایت کبری است از مقام خود  
 عروج فرمودہ بر تخت صدر ارتقا می نماید و آنجا تمکن و سلطنت پیدا می کند و استیلا بر  
 ممالک قرب می فرماید۔ و این تخت صدر فی الحقیقت فوق جمیع کمالات و رجب ولایت  
 کبری است بر آئندہ این تخت راہ نظر بالطن مطہر نفوذ می کند و بہ غیب الغیب مراتب  
 می نماید۔ بلکہ کسی کہ بہ ارفع المکنہ صعود فرماید بصراوت تا با بعد البعاد نفوذ خواهد کرد الی  
 آخرہ۔ سریر عبادت ازین تخت باشند و درخت سایہ دلدادہ گویا کنایت از باطن حضرت  
 محبوب سبحانی حضرت ایشان است اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ چون شاخ از  
 مقبولان آن حضرت آید ہمیشہ سایہ آن حضرت بر شاہ است و امید است کہ در ہر ترقیات  
 باطنی ترقی ظاہری نیز نصیب وقت گردد و این واقعہ مضمون کلمات صوری و معنوی باشند

بادشاہ ہے کہ از عنایتِ خویش ہر دو عالم بیک گدا بخشد  
 اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنَ تَشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمُ ۝۱۰۴  
 مکتوب نور و ہم۔ بہ خان سعادت نشان محترم خان در بیان آنکہ حقیقت کعبہ  
 بہ آخرین تحقیقات حضرت ایشان فوق تعینات ثلاثہ قرار یافتہ و حقیقۃ الحقائق کنایت  
 از تعین جی گشتہ و مراتب صفات ثمانیہ و حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن و جز آن بہادرا  
 این تعین مقرر شدہ و اظہار فقدان طالب صادق درین آوان۔

مجدد و فضلی و نسلم

الصفات بدہ اسے فلک مینا قام تازین دو کد ام خوب تر کرد خرام  
 خورشید جهان تاب تو از جانب شرق یا ماہ جهان کرد من از جانب شام  
 خبر قدم مسرت لزوم محبان و مشتاقان را فرحت فراوان رسانید للہ سبحانہ  
 الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ عَلَىٰ ذٰلِكَ چون قدم رجبہ فرمودہ اند زود تر تشریف آرند کہ مشتاقان  
 زیر بار انتظار اند و آرزوئے استماع اخبار بیت اللہ در وضع مقدسہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم دارند حقیقت کعبہ حسنا بہ اندازہ آخرین تحقیقات حضرت  
 مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوق تعینات ثلاثہ قرار یافتہ و حقیقت الحقائق  
 کنایت از تعین جی گشتہ و منتہای وصول قدمی نیز تا این تعین محقق شدہ و  
 و حقیقت کعبہ و مراتب صفات ثمانیہ و حقیقت قرآن مجید و غیر ذلک بہادرا و این  
 تعین مقرر شدہ میرا این مراتب بوصول نظری متعین گردیدہ۔ امید کہ آہن برادر  
 گرامی ازین ہر دو میر سیر گشتہ بجهت توفیر این بقعہ ظلمانی نزول فرمودہ باشند۔  
 نزول بہ اندازہ عروج است و چون عروج بہ این درجہ رسد دعوت صاحب آن

اتم خواهد بود و به نزول اتم مشرق خواهد گردید  
این کار دولت مست کنون تا کرادهند

همو دیگر متعلق به شفا و حضور دارد و در تر بر سندان که معاطه صحبت درین اوقات به  
نوع دیگر است به گفتن و نوشتن راست نمی آید. محررے مثل شما که بر مزد اشکاء حرفی  
از ان بے نشان باوے توان در میان آورد و بر بعضی اسرار خاصه اطلاع توان داد  
و کو طایبے مانند شما که خان ومان و غر و جاده خود را بر باد داده باشند تا سلسلے باو  
در ددل توان گفت. طایبے که خالی از اغراض باشد درین اواخر الزمان حکم عتقا  
مغرب دارد لیکن با وجود عدم خلوص هم خالی نمی یابند بعضی طالبان صادق بهم  
رسیده اند وَهُمْ الْأَقْلَوْنَ - والسلام.

مکتوب پنجم - به بادشاه دین پیاد در فضیلت خوش وقت گردانیدن مومن  
و در دیدن تصور اعمال و متمم داشتن منیات و مایز اسب و ذلک.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَسْتُ لَكَ فِي أَمْرِكُمْ وَالْفُسُكُمُ وَتَشْتَعْنُ  
مِنَ الَّذِينَ أُولُوا الْكِتَابِ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا إِذَا كَثُرُوا وَإِنْ تَصْبُرُوا  
وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ كَثَرِينَ دُعا گویان بعد از عرض سلام و تحیت  
معروض مقدس معلی می گردانند که درود فرمان عالی شان سبب نریبندی و موجب  
فرید اطمینان خاطر و مقهوری اعدای دین در رخ ظنون فاسده گردید الحمد لله  
الَّذِي بَعَثَكَ فِيهِمُ الصَّالِحَاتِ فِي الْحَدِيثِ مَنْ أَدْخَلَ عَلَى مُؤْمِنٍ سُرُورًا  
فَقَدْ سَرَّيْنِي وَمَنْ أَسْرَيْنِي فَقَدْ أَخَذَ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدًا أَوْ مِنْ أَخَذَ عِنْدَ اللَّهِ  
عَهْدًا فَلَنْ تَمْسَهُ النَّارُ أَبَدًا

اگر ہزار غم ہے است از جہانیاں بردل      ہین بس ہے کہ او غمگسار ما باشد  
وَلَيْتَ مَا قِيلَ

لَيْتَكَ تَحُلُوا وَالْحَيَاةُ مَرِيرَةٌ      وَلَيْتَكَ قَرْضَى وَالْأَنَامُ غَضَابُ  
وَلَيْتَ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ عَائِرٌ      وَبَيْنِي وَبَيْنَ الْعَالَمِينَ خَرَابُ

فی الحدیث المؤمن المؤمنین کالبُنیان لیسد لعیضه لعیضا. قَالَ  
عَزَّ مِنْ قَائِلٍ وَتَعَادَلُوا عَلَى الْمَلِیْخِ وَالْقَوَى. حضرت سلامت امین حقیر خود را از اہل  
دین و دیانت بمر اعلیٰ بعدی داند۔ لیکن آن حضرت بہ معتقدے حسن ظن کہ دارند

مہربانیاں فرمودہ اند مورد عنایات و الطاف ساختند۔

گر بر تن من زبان شود ہر موسے      یک شکر تو از ہزار متواضعم کرد  
والا اگر حقیقت کساد و شرا بہ نہائی او ظاہر شود احدے پیرامون او نہ گردد۔  
و از صحبت و آشنائی او گریزان بود۔ اما چون برات تمت از خود نیز ضروری است  
شمہ از حقیقت بہتان اعدا را اللہ قبل ازین معرض داشتہ بود الحمد للہ کہ بر خاطر  
اشرف میر ہن گروید فحمد اللہ لیکن افکر مدادت دشمن درونی اعدی فاعد و ذلک  
لنفسک اثقی بئین جنبتک۔ در حق او عذر گذشتہ فافل و فارغ بال ہے و از عیب  
مکینہ خود چشم پوشیدہ بہ عیب دیگران در آویختہ اصلاح خود را گذاشتہ باصلاح  
مردم پرداختہ کریمہ التامرون الناس بانہم و یفسدون انفسکم لغدونت  
ہست حاصل روزگار او خود کامی و ہوس رانی ہے و بزم روزگار او خود شناسی و  
ظاہر آرائی ہے۔ و طاعت او طاعت ہوا ہے و عبادت او سمعہ و ریاست بکلام او  
بے غرض نفسانی نیست و سکوت او بے دوسوسہ شیطانی نہ۔ استغناء او طبع امیرا



و انزوای او کبر انگیز۔ بالجلد طالب دنیا است و تارک عقبی۔ این ہم قالی نہ عالی۔  
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔ ہمارے بہ مزید دعا سے فتح و نصرت  
مقہوری اعدا و دین کہ شیوہ قدیمی این خیر خواہ است رطب اللسان است یَنْصُوكَ  
اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا۔ والسلام

مکتوب بہت حکیم۔ نیز بہ جہان سعادت نشان مکرم خان در بیان  
ظاہر شدن توجہ خاص حضرت عروۃ الوثقیٰ در حق ایشان و دیدن واقعہ عالی دین باب۔  
باسمہ سبحانہ و الذین اِذَا اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْصُورُونَ۔ فی الآخر  
هَذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَلِمَ عَلَيْهِ وَبُغِيَ عَلَيْهِ وَكُذِبَ هُمْ يَنْصُورُونَ۔  
قَالَ يَنْصُرُ مُحَمَّدٌ بِالشَّيْفِ۔ مرحمت نامہ گرامی کہ از وفور شفقت و مہربانی مرسل بودہ  
بر عین انتظار و نگرانی پر توجہ وصول آفگندہ سبب مسرت بے اندازہ گردید و انوار  
خوش وقتی حاصل روزگار و دوستان و خواہان گشت و اشتیاق ملاقات گرامی  
را مضاعف گردانیدہ

شکر خدا کہ یار سفر کردہ می رسد اے کاش ہر چہ زود تر از در دنا می  
لِلَّهِ سُبْحَانَهُ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ کہ بغلیہ و تسلط تمام بر آمدن میسر شد و هَذَا مِنْ  
الْمُجِيبِ الْمُجَابِبِ و چرا نباشد کہ توجہ خاص حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
شامل حال آن مشفق است لَمَّا ظَهَرَ لَنَا قَبْلُ وَصُولُ هَذَا الْخَبَرِ بِهَ اَيَّامِ لِسِرِّهِ اِنَّهُ  
قَدْ مَنَّ سَيِّدُ خَرَجَ مِنَ الشَّرِّ هَذَا يَوْمَ اسْتَقْبَلَاكُمْ و بعد اند سیدن این محیفہ  
کریمہ در حلقہ فجر ظاہر شد کہ آن برادر داخل خانقاہ شدہ اند و الوار استقامت  
سنت سنہ بر عہدہ تابان و لایح است و حضرت پیر دستگیر قدسنا اللہ سبحانہ لیسر

حضرت والدہ مرحومہ در مسکن فقیر حاضر شدہ اند و فقیر در خدمت حضرت الشان برائے  
 نیافت آن جناب مقید است و گویا شادی در خانہ برپا گردیدہ۔ از مشاہدہ این واقعہ  
 امید ہار یہاں عظیمہ در حق آن برادر بہیم رسیدہ و اشتیاق را حد سے و نہایت نہایت  
 مکتوب بہت و دوم۔ بہ بادشاہ دین پناہ در بیان آنکہ مطلوب در آن جناب  
 دین خالص و قلب سالم است تحریر بر تخلص مرزا ماسوی و تخلص قلب از اعداے او  
 سبحانہ و ما یناسب ذلک۔

حامداً و مصلياً۔ اما بعد احقر فقر بعد از غرض سلام و تحیۃ معروف می دار  
 کہ انجمن شیخ عبداللطیف از خدمت آن حضرت دعا خوان و از شکر و ثنا و رطب اللسان  
 رسید و فرمان والا نشان با حکایت پر مغریت کہ از روضے کرم و عنایت نامزدین  
 در دلش و خاکش شدہ بود محبوب مشائرا الیہ شرف و رود نموده موجب از دیا و دعا  
 ظہر الغیب گردید حقایق بند و معانی از بند آن لذت و ذوق فراوان بخشید۔ ع  
 شکر نعمتہاے تو چند آنکہ نعمتہاے تو

الحق کہ در آن حضرت جل و علاہ دین خالص می طلبند و دل سالم از تعلق ماسوی می  
 خواهند کہ یہی لا اللہ الا اللہ الخالص۔ و کہ یہی اذ جاء ربہ بقلب سلیم و گویا  
 عدل اندرین مدنی و در شاہ صدق اندرین شہی۔ دے کہ مسکن ماسوی است در بارگاہ کبریا  
 خواہد بے نواست۔ و نہی از انوار او تعالیٰ ع در خانہ دوہمان نہ گنجد۔ س  
 آمد سحر آن دلیر خونین جگر آن گفتار تو بر خاطر من بار گران  
 شرمست بادا کہ من لبویت نگران باشم تو ہنی چشم بہ سوے دیگران  
 فکر تخلص مرزا اہم مہام است کہ مہمان غریزہ خانہ خالی می خواہد اذ عنہ منکبۃ القلوب

یلاجلی۔ در عالم حقیقت انکسارِ دل سبب سلامت اوست برعکس عالم مجاز ہر چند شکستہ تر بود از نمایافتِ مرادات و از گنجایش ماسوئی سالم تر و قابل تر بود بر اسے ظهور انوارِ کبریا۔ ولی کہ گرفتارِ غیرِ بہت از وہیہ توقع خیرست و روحے کہ مائل بہ کمتر است نفسِ امارہ از بہترست۔ آنجا ہمہ سلامتی قلبی طلبند و خلاصی معنی جویند و اگر فدا ران در فکر تحصیل اسباب گرفتاری روح و قلبیم۔ بہیات بہیات ہ عمر بگذشت و حدیث در دما آخر نشد شب بہ آغوش کنون کوتہ کنم افسانہ را

و السلام۔

مکتوب بہ بہت و سوم۔ نیز بہ بادشاہ دین پناہ در ذکر بعضی فوائد کہ از مکتوبات قدسی آیات انتخاب نموده اند۔

اما بعد۔ احقر دعا گوینان قدیمی بعد از عرض سلام و تحیہ معروض مقدس معلی می گرداند کہ بعضی فوائد از مکتوبات حدیث بزرگوار قدس سرہ انتخاب نموده بہ حضور لامع النور ارسال داشت امید کہ تمام بہ مطالعہ خاص در آیند۔ مینہا مارا بنفس کار بہت نہ فض فیوضات مدینہ از فتوحات مکیہ مستغنی ساخت مینہا و این حال تاملت مدید کشید و از شہور بہ سنین انجامید۔ ناگاہ عنایت بے غایت حضرت الہ جل سلطانہ از دریکہ غیب در عرصہ ظهور آمد۔ و پردہ رو پوش بے چونی و بے چگونگی را بر انداخت۔ علوم سابق کہ بنی از اتحاد و حدیث وجود بودند رُویہ زوال آوردند۔ و احاطہ و سریان و قرب و معیت ذاتیہ کہ در ان مقام منکشف شدہ بود مستتر گشتہ و یقین معلوم گشت کہ صانع را جل شانہ با عالم ازین نسبتہا مذکورہ هیچ ثابت نیست احاطہ اد تعالیٰ علی بہت چنانکہ مقرر اہل حق است۔ شکر اللہ تعالیٰ معہہم مینہا

از علوم و معارف و احوال و مقامات در رنگ ابر نیسان رخنند و کارے کہ بد  
کہ بعنایت اللہ سبحانہ گردند و الحال آرزوے نمائند و ہمت۔ الا آنکہ احیاء سنتے  
از سنن مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام نموده آید احوال و مواجید مرار باب  
ذوق اسلم باشد۔ فی باید کہ ظن را بہ نسبت خواہا بزرگواری قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم  
مہمور داشتہ ظاہر را بہ کلیہ بہ متابعت سنن ظاہریہ متجلی و فرین دارند ع

کار این مست غیر این ہمہ ہست

منہا بعد انطے منازل سلوک و قطع مقامات جذبہ معلوم شد کہ مقصود ازین سیر و  
سلوک تحصیل مقام اخلاص ہست کہ مربوط بہ فنا الہ آفاقی و انفسی ہست و این خدای  
خروے ہست از اخراے شریعت۔ چہ شریعت را سہ جزو ہست۔ علم و عمل و اخلاص  
پس طریقت و حقیقت خادم شریعت اند و تکمیل جزو او کہ اخلاص ہست حقیقت  
کار این ہست۔ اما ہم ہر کس اینچنانہ رسد اکثر عالم بہ جواب خیال آرمیدہ اند و بجز  
و مویز اکتفا نمودہ اند از کمالات شریعت چہ دانند و بہ حقیقت طریقت و حقیقت  
چہ وارسند۔ شریعت را پوست خیال می کنند و حقیقت را مغرمی دانند و نمی دانند  
کہ حقیقت معاملہ حسیت بہ ترہات صوفیہ مغرور اند و بہ احوال و مقامات مفتون۔  
ہَذَا هُمْ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ سِوَا الْطَّرِيقِ۔ منہا۔ جمع را ازین طائفہ کہ بہ حقیقت نماز  
آگاہ نہ ساختند و بہ کمالات مخصوصہ اطلاع نہ بخشیدند۔ معاملات امر از خود را  
از امور دیگر جہتند و حصول مرادات خود را بہ اشیاء دیگر مربوط ساختند۔ بلکہ گروے  
از منہا نماز را دور از کار دانستہ سبیلے آن را بر غیر و غیرت داشتند لاجرم تسکین  
خود را از سماع و نغمہ و وجد و تواجد جہتند و مطلوب خود را در پردہ ہائے لغو

مطالعہ نمودند ورقص ورقاصی عیدین نمود گرفتند با آنکہ شنیدہ باشند مَا جَعَلَ اللَّهُ  
 فِي الْخَرَامِ شَفَاءً ۱ اگر شمر از حقیقت کمالات صوفیہ بر ایشان مشکفت شدے ہرگز  
 دم از سماع و نغمہ نہ زدندے و یاد وجد و تواجد نہ کردندے . منہا حضرت خواجہ  
 احرار قدس اللہ سرہ الاقدس می فرمودند کہ اگر من شیخی کتم ہیچ شیخی در عالم نہ ماند .  
 امام اکابر دیگر فرمودند و آن ترویج شریعت و تائید ملت است لاجرم بہ محبت سلاطین  
 می رفتند و توسل ایشان ترویج شریعت می فرمودند تَمَّ كَلَامُهُ الشَّرِيف . بھار  
 وائق است کہ موجب انبساط خاطر مقدس گردد و بہ طلال نہ انجامد . والسلام  
 مکتوب است و چہارم . بہ مرحومہ و مخفورہ روشن دایے بگیم در بیان آنکہ  
 ولایت کبریٰ مذکورہ تالیف شدہ بعدہ رد بہ استتار آوردہ و از اولیا حضرت ایشان  
 ما بہ اظہار آن مخصوص گشتہ اند و ذکر معارف و خصائص این طریقہ بر سبیل اجمال و  
 بیان آنکہ حصول کمالات مذکورہ در محبت خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام بہ بحر دایان  
 آوردن بودہ بعدہ مخفی گشتہ و معارف فنا و بقا و توحید و ہدی شایع شدہ تا  
 آنکہ نوبت بہ حضرت ایشان رسیدہ و کمالات مذکورہ از ہر توجہ کہ گردیدہ . و  
 مَا يَنْبَغِي ذَلِك .

يَا أَيُّهَا سُبْحَانَهُ حَامِدًا وَمُصَلِّيًا . مکتوب شریف کہ مشتمل بر احوال شا  
 و مریدان شا بودہ رسیدہ سبب لذت معنویہ گردید . ع  
 سبب وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کہی

آنکہ از حصول ولایت کبریٰ و یافتن ذات و صفات او سبحانہ نزدیک تران ذات  
 و صفات خود نوشتہ بودند بہ صنوع انجامید . شکر این دولت عظمیٰ بجا آرند لکن



مُحَمَّدٌ لَمْ يَلِدْ نَكْمُ بِإِذْنِ اللَّهِ عَظِيمِ الشَّانِ وَلَا يَتِ أَحِبُّهُمْ الصَّلَاةُ  
 التَّسْلِيمَاتِ هِيَ حَضْرَتِ الشَّيْخَانِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ ثَانِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِأَهْلِهِمْ رَأَى  
 مَخْصُوصِ كُشْتَانِدِ - وَدَرِینِ پُزیرِ سَالِ مِیْجِ یکِیَ اَزْ اَوَّلِیَاوَالِدِ الشَّیْخِ مُکَلِّمِ نَهْ مَخْصُوصِ دَرِ زَمَانِ مِیْجِ  
 شِیْخِ وَآشْتِ - وَدَرِ مِیْجِ مَخْصُوصِ مِیْجِ پُرْ تَوَاقُفِ کُنْدِ بِلَادِ وَبَعْدِ اَزْ اَزْ اَزْ اَزْ اَزْ اَزْ اَزْ اَزْ اَزْ اَزْ اَزْ اَزْ اَزْ اَزْ اَزْ a  
 وَوَلَا یَتِ صُغْرَى کِهْ عِبَارَتِ اَزْ قِنَادِ بِلَا یَا شُدْ ظُورِ تَمَامِ دَاشْتِ تَا آنْکِهْ نُوْبِتِ بَحْثِ  
 اِمَامِ رَبَّانِی حَضْرَتِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ ثَانِی رَسِیْدِ وَایْنِ مَعْمَرِ رَا بَرِ اِنِ حَضْرَتِ کُشُودَنْدِ وَوَائِ  
 آنْکِهْ اِیْنِ وَلَا یَتِ شُرُوعِ کَارِ اَنِ حَضْرَتِ هِیْستِ . چِهْ لَجْدِ اَزْ نَهْمِ اِیْنِ وَلَا یَتِ عَلِیَا هِیْستِ  
 کِهْ وَلَا یَتِ مَلَا آنْکِهْ عَظَامِ هِیْستِ عَلِی بنِیَاوَالِیْمِ اَزْ عَمَلِیَّةِ وَالتَّسْلِيمَاتِ وَازْ کُزْ مِشْتِ اَنِ  
 کِمَالَاتِ نُبُوتِ وَرِسَالَتِ هِیْستِ وَبَعْدِ اَنَانِ کَارِ وَبَارِیَ حَقِیْقَتِ کَعْبِ رِبَّانِی مِیْ اَفْتَدِ  
 وَفَوْقِ اَنِ حَقِیْقَتِ قُرْآنِ مُجِیدِ وَبَلَنْدِ تَرِ اَزْ اَنِ حَقِیْقَتِ عَمَلِیَّةِ هِیْستِ وَبَعْدِ اَزْ اَنِ حَقِیْقَتِ  
 اَلْحَقَائِقِ کِهْ عِبَارَتِ حَقِیْقَتِ مَحْمُودِ سِتِ جَلْوَهْ گَرْمِ شُودِ - وَامْرَا اِزْ مَقْطَعَاتِ مُشَابَهَاتِ  
 قُرْآنِی مَنْکَشَفِ مِیْ گَرْدِ وَامْرَا رِجْوَ بَیْتِ هَرْمِیَانِ مِیْ آرنْدِ اِیْنِ هِیْستِ بِلَا یَتِ طَرِیْقَةِ  
 کِهْ حَضْرَتِ قِی سِجَانِ دَعْوَا اِلَی حَضْرَتِ الشَّيْخَانِ مَا رَا بَهْ اَنِ طَرِیْقِ مِمَّا زِ سَاخْتِهْ هِیْستِ اَزْ بَدَا  
 تَا نَهَا یَتِ بِنِیَادِشِ اَنْسِیْتِ نَقْشِ بِنْدِ یِهْ هِیْستِ . بَرِینِ بِنِیَادِ کُوشْکَاوَعَمَارَتَا سَاخْتَنْدِ . تَحْمِ  
 اَزْ بَخَارِ اَوْ سَمَرِ قَنْدِ آوَرْدِهْ دَرِ زَمِینِ هِنْدِ کِهْ مَایِهْ اَشِ اَزْ خَاکِ یَثْرِبِ بِلْغِی هِیْستِ کُشْتَنْدِ  
 وَبِهْ آبِ فِضْلِ سَالِحَا اَنِ رَا سِیرَابِ دَاشْتَنْدِ وَبِهْ تَرْبِیْتِ اِحْسَانِ مَرِی سَاخْتَنْدِ چُونِ  
 اَنِ کُشْتِ وَکَارِ بَهْ کِمَالِ رَسِیْدِ اِیْنِ عِلُومِ وَمَعَارِفِ ثَمَرَاتِ بَخْشِیدِ - بَا یَدِ دَاشْتِ  
 کِهْ سَلْبِکِ اِیْنِ طَرِیْقِ عَالِی مَرْبُوطِ هِیْستِ بَهْ رَا بِلْغَةِ مَحَبَّتِ کِهْ شِیْخِ مَقْتَدَا کِهْ بَهْ سِیرِ مَحْبُودِ  
 بَهْ اِیْنِ رَا هِ رَفْتِهْ بَا شُدِ وَبِهْ قُوْتِ اَلْجِذَابِ بَهْ اِیْنِ کِمَالِ مَنْصِبِ کُشْتِهْ نَقْشِ رَا دِ

شانی ابراهیم قلبیہ بہت و توجہ او دافع علیٰ معنویہ۔ صاحب این کمالات امام وقت  
 بہت و خلیفہ روزگار اقطاب و بدلا بہ ظلال مقامات او نورسند اند و او تا دو بجہ  
 از بجار کمالات ادبیہ قطرہ قانع۔ نور ہدایت و ارشاد او در رنگ نور آفتاب نوا  
 او بر ہمہ کس فائزین بہت۔ فکیف کہ بخواہد۔ و این کمالات کہ تفصیل ذکر یافتند  
 در محبت خیر البشر علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ بہ مجرد ایمان آوردن بہ اصحاب آن حضرت  
 علیہ السلام می رسیدند و ہر کہ یک بار بہ شرف محبت او علیہ الصلوٰۃ والسلام مشرک  
 می شد از جمیع کمالات بہرہ ور می گردید۔ بعد از زمان آن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 این کمالات محقق شدند و کمالات فنا و بقا و معارف توحید و ہود و غیر آن کہ  
 حاصل ولایت صغریٰ بہت شیوع پیدا کردہ بودند تا آنکہ حضرت حق سبحانہ ہمچنین  
 عارفی کاظم را برانگیخت و از ہر توان کمالات جنبہ گرفتند۔ جماعت کہ بہ شرف محبت  
 حضرت مجدد الف ثانی حضرت ایشان مشرف شدند ازین کمالات حفظہ و اگر گفتند  
 حق سبحانہ این فقیر را دران جماعت محشور دانا و در کفش گاہ مجاہدین آن حضرت داخل  
 گرداناد۔ و باید کہ این چند سطر را بہ اتفاق عصمت مآب خانم حبیبہ دینی بی حفاظہ  
 بخوانند تا از کمالات پیران خود آگاہ گردند و جمیع اہل طریقہ را بشنوند کہ سبب  
 مزید اعتقاد گردد۔ و احوال جماعت کہ داخل طریق شدہ بہ تفصیل نوشتہ بودند۔  
 ہمہ بہ و ہنوح انجامید و سبب امید واریہا گردید جمعہ را کہ ذکر لطائف شدہ است  
 طریق ذکر سلطانی را نشان دہند و جمعہ کہ ذکر سلطان و فنی اثبات گرفتہ اند طریق  
 فنا قلب را نشان دہند یا بجلہ یا احوال طالبان خوب مقید باشند خصوص ہمچو  
 دینی خیر النساء خیلہ رشیدہ و مستعد می نماید تا بچہ از احوال و وقایع نوشتہ ہمہ معلوم گردید

این قسم طالبان معتمد اند۔ و ہمیشہ بی بی حافظہ خوب استعداد دارد بحال او مقتید باشند و از احوال خود و جماعت کہ داخل طریق اند ہمین طریق می نوشتہ باشند کہ سبب توجہات غائبانہ ہست۔ والسلام

مکتوب بہت و پنجم۔ بہ معارف آگاہ شیخ محمد باقر لاہوری در بیان آنکہ العنایہ معاملہ مقطعات قرآنی اول در حق آن حضرت بودہ و کذلک شروع بشارات حقایق ثلاثہ بل اکثر خصائص حضرت مجدد الف ثانی از یاران آن حضرت شدہ و بیان ترقیات اصحاب خویش و ذکر شملہ الطاف و عنایات حضرت ایشان کہ در حق آن قبلہ بہ وقوع آمدہ و تعداد منن الہی غرضانہ۔

نحمدہ و نصلی و نسلم۔ اما بعد فَقَدْ وَصَّلَ مِنْ جَنَابِكُمْ كِتَابٌ كَرِيمٌ۔  
 كِتَابٌ يُعْرِضُ تِلْكَ دُجُوهَ عِبَارَاتِ تَفَضُّلِ النَّعِيمِ۔ آچہ از سوانح جدیدہ و یافتن خلعت در بر خود و مشاہدہ نمودن بعضی عنایات عالی اندراج یافتہ بود حضرت بر مرتبہ انزود بہمانا کہ این خلعت جدید ناشی از حقیقت قرآن مجید گشتہ و خلعت سابق کہ در حضور بہ آن مستند شدہ بودند کنایت از حقیقت کعبہ معظمہ بودہ و الآن جمیع بین الحقیقین شدہ و راہ و ہول بہ آن مرتبہ مقدمہ کہ فوق تعین جی ہست و سعی پیدا کردہ و ہر حرفی از حروف قرآنی خصوص حروف مقطعات و متشابہات موصل آن کعبہ مقصود ہست و شاہ را ہے بہت میان محب و محبوب ملاحظہ نمایند کہ بہ کدام یک از حروف مقطعات مشابہت دارید و راہ و ہول خود می یابید۔ این حقیر خود در زبان حلیت حضرت ایشان مناسب خود را بہ حرف الف یافتہ بود و حفظ و ذکر گرفتہ بکلمہ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اہم از این نعمت عظمی می نماید کہ اول انفتاح

این معاملہ عظیمہ در حق این عاصی بوده۔ بعد از آن کہ بعضی یاران این حقیر بحکم و  
 الارض من کاین الکرام نصیب نصیب رسیده۔ بعد از آن چون بشارت  
 انتشار یافتند بعضی یاران بہ خدمت حضرت ایشان مروت و اشتد کہ چون این معاملہ  
 فحیمہ بہ اصحاب غلامی در میان آمدہ ماہم امیدواریم تا آنکہ بعد از توجہات  
 کثیرہ بہ بعضی فرمودہ اند و علیٰ ہذا القیاس اکثر خصائص حضرت مجدد الف ثانی  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتوسل این دور از کار بہ ظہور آمدہ و شروع بشارت از یاد  
 فقیر شدہ و بہ فضل اللہ سبحانہ در امور عظام کہ تشخیص کردہ بہ خدمت حضرت  
 ایشان عرض می کردم غالب آن بود کہ درجہ پذیرائی می یافت چنانچہ بشارت  
 حقیقت صلوٰۃ اول از یاران فقیر شروع شدہ۔ و کذا لک حقیقت کعبہ معظمہ  
 و حقیقت قرآن مجید و معاملہ التفصیل و بعضی از منسوبان این درویش اسرار  
 ملاحظت و کمالات خلعت نیز فرمودہ بودند۔ و سفر اول کہ فقیر بموجب طلب سلطان  
 وقت بہ۔ شاہ جهان آباد رفتہ بود و معاملہ بعضی یاران را فوق تعین جی بہ تخمین  
 و ظن خود می یافت۔ چون ثروت حضور یافت در اول صحبت تصدیق نمودند و  
 معاملہ ترقی آن را از ذات محبوب و نصیب یافتن از آن کہ سالہا سربستہ  
 بود اول بہ این فقیر در میان آمدہ و با وجود این حصیان و گرفتاری ہائے کہ ما  
 ارشاد روز افزون ہست۔ و بعد از ارتحال آن حضرت آن اجتماع بانی ہست  
 اثر فرمودہ آن حضرت ہست کہ بہ فقیر فرمودہ بودند کہ مناسبت بار شاد داری بار  
 بہ فقیری فرمودند کہ غیر مکرر شان و جامعیت در تو معلوم می شود فَوَقَّعَ بِحُجَّةِ اللَّهِ  
 سُبْحَانَهُ کَمَا أَخْبَرَنَا قَدْ سَنَّ اللَّهُ يَوْمَهُ الْأَقْدَسُ۔ و گاہی فرمودند کہ جسے

کہ از تو جہی گیرند بہ ما احتیاج نہ دارند و بالجملہ عنایات و الطاف کہ این عاصی  
رو سیاہ از آن حضرت در خود و یاران خود مشاہدہ نمودہ اثر منتہائے عظیمہ اوست  
است۔ لہذا شتمہ از ان بمعرض بیان آوردہ شد مقصود از ان تعداد منتہائے الہی  
است غرضانہ تفضیل خود بر دیگران نہ

دلے چون شہ مرا برداشت از خاک      مزدگر بگذرا نم سہ ز افلاک  
من آن خاکم کہ ایر نوہساری      کند از لطف بر من قطرہ باری  
اگر بر روید از تن صد زبانم      چو سوسن شکر لطفش کے توانم

والسلام۔  
ملکوت بہشت و ششم۔ بہ بادشاہ دین پناہ در فضائل تعزیت و تحریر  
بر اکرام سلاطین و بیان آنکہ بہر ظل را بہ اصل خود شاہ راہ بہت و ذکر فضائل  
اشتغال بہ حق و ذکر اوسبحانہ۔

نمودہ و فصلی و سلم۔ اما بعد۔ کمترین دعا گویان پس از عرض سلام معروض  
بار یافتگان محفل مقدس معلیٰ می گردانند و رود مرحمت نمودن فرمان و الا نشان  
و تشریف خلعات کہ بہ تقریب غراب مصیبت از روی عنایت شرف حد و ریافتہ  
بود باعث استیازی قرار بی نو۔ گردید و موجب فرید دعا و دولت دوسرا و  
مقہوری مخاذیل اعدا گشت۔ اخراج الترمذی من حدیث ابن مسعود  
رضی اللہ عنہ من عزی مصاباً قلہ مثل اجرہ۔ و اخراج ابن ماجہ من  
حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ ما من مؤمن یعزی احاہ بمصیبہ  
الا کساہ اللہ تعالیٰ من حلل الکرامۃ یوم القیامۃ کذا فی تہذیب الشریعۃ



وَأَخْرَجَ الْخَطِيبُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَنْ أَدْخَلَ عَلَى  
 أَخِيهِ الْمُسْلِمِ قُرْآنًا وَسُودًا فِي دَارِ الدُّنْيَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ خَلْقًا يَدْخُلُ  
 بِهِ مِنْهُ الْأَقَاتِ فِي دَارِ الدُّنْيَا فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَانَ مِنْهُ قَرِيبًا  
 فَإِذَا مَرَّ بِهِ هَوًى فَتَزَعَّهُ قَالَ لَهُ لَا تَخَفْ فَيَقُولُ مَنْ أَنْتَ فَيَقُولُ أَنَا  
 الْفَرَحُ وَالسُّرُورُ الَّذِي أَدْخَلْتَهُ عَلَى أَخِيكَ فِي دَارِ الدُّنْيَا. كَذَا فِي  
 غَايَةِ الْعُمَالِ. بنی داند که شکر عموم نعمت است که شامل کافر بر ایاست او انما  
 با سپاس خصوص عنایت که در باره غریب است به تقدیم رساند من ثم یَشْكُرُ  
 النَّاسَ لَمْ يَشْكُرُ اللَّهَ. فِي الْجَمَاعِ الصَّغِيرِ السُّلْطَانِ ظِلُّ اللَّهِ فِي  
 الْأَرْضِ مَنْ أَلْوَمَهُ أَلْوَمَهُ اللَّهُ وَمَنْ أَحَانَهُ أَحَانَهُ اللَّهُ. واز انجا که ظلم را  
 به اصل شاه راه است امید که باطن حق موطن بدوام حضور و نگرانی ملتد بوده  
 به مقتضای عشقی که قل را به اصل کائن است فنا و بقا در ان حریم متعال حاصل  
 نموده رفع محب فرموده باشند فی غَايَةِ الْعُمَالِ لِلشَّيْخِ الرَّضِيِّ الْمَتَّقِيِّ يَقُولُ  
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا كَانَ الْعَالِبُ عَلَى الْعَبْدِ الْإِسْتِعَالُ بِيْ جَعَلْتُ بَعْثَتَهُ  
 لَدَيْكَ فِي ذِكْرِي. فَإِذَا جَعَلْتُ بَعْثَتَهُ لَدَيْكَ فِي ذِكْرِي عَشَقْنِي وَ  
 عَشَقْتُهُ فَإِذَا عَشَقْنِي وَعَشَقْتُهُ رَفَعْتُ الْحِجَابَ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ.  
 شمول عنایت در باره فناء ملاب اخوی شیخ عبد اللطیف باعث خوش وستی  
 دعا گو گردید امیدوار است که مورد فرید الطاف والا شود که بکمالات ظاهر و  
 باطن مجلی است. فی الحدیث اکبر موالعلاء و و قری و هم و اَحبیبو المساکین  
 وَجَابِسُوهُمْ. اخوان دینی شیخ محمد یاقرو حافظ محمد حسن که به تقرب تغزیت رسیده اند

عن سلام می نمایند - والسلام

مکتوب بستی و مفتحم - آرسل الی واحد من أهل الحرمین حین  
توجه الی الہند برویہ سید الانام فی المنام علیہ الصلوٰۃ و السلام  
واعطائہ خلعة الخاصة لسلطان الوقت وامرہ بالباسہا آیاه -  
نحمدہ ونصلیٰ و نسلم و بعد فقد وصل الینا من جنابکم العالی  
کتاب کریم یعرف فی رجوة عباراتہ نصوات النعم فشرقتا فخرنا بوصولہ  
غایۃ الفرح والسرور وعدت لنا من ید شوقی الی لقاءکم الکریم و  
کف لا فانکم توجهتم من الدیار النورانیۃ والتثویر هذه البقعة  
الظلمانیۃ وقد تشرفت وتنور جمیع الہند لقد ویکم المبارک لعل  
الله یجمع بیننا و بینکم بمتیۃ و کمال کرمہ وما کتبتم من رویۃ  
سید الانام علیہ و علی الہ الصلوٰۃ و السلام و اعطائہ صلی الله  
علیہ وسلم خلعة الخاصة بمولانا السلطان وامرکم بإعالیہ آیاه  
فہو امر غریب و لشارة خاصة ما ظہر الی الان والایق بحضوت  
السلطان ان یکافی و یجاری فی مکاتبات هذا الإحسان بجماعتکم  
لعل احد اقبلکم بل ینفق ما فی یدہ شکر الله تعالی و تحیل با  
العباد کما فعلہ الصدیق رضی الله تعالی عنہ و لکن السلطان ما  
عرف حقیقتکم و ما اطلع علی فضاہدکم و کمالا لکم و نحن کتبنا المکارم  
لبعض محبتینا من اعموان السلطان و عمرنا فضاہدکم و کمالا لکم  
و الغالب ان یقدر المعرفۃ بعظم قدرها و یعامل بکم بما هو جری

بِمَا لَكُمْ. ثُمَّ إِنَّ أَرْبَعَ الصَّارِخِ الْجَامِعِ بَيْنَ الْعُلُومِ الشَّرِيعَةِ وَالطَّرِيقَةِ الشُّعْرِ  
مُحَمَّدٌ بَاقِرٌ لَهُ مَعْرِفَةٌ بِمَوْلَانَا السُّلْطَانِ وَهُوَ مُقِيمٌ فِي جَهَنَّمَ أَبَدًا فَلَا بَدَّ  
لَكُمْ أَنْ تَجْمَعُوا بِهِ وَقَدْ كُنَّا لَهُ أَيْضًا كِتَابًا مُشْتَبِلًا لِبَعْضِ قَضَائِكُمْ  
وَأَنْتُمْ فِي حِفْظِ اللَّهِ وَرِضَائِهِ وَلَا تَسْتَوْنَ مِنْ صَالِحِ دُعَائِكُمْ. وَالْعَلَامُ.

**مکتوب نسبت و تشتم**۔ یہ سیادت و نقابت پناہ میر محمد ابراہیم در  
ذکر توجہ غائبانہ کہ در تشخیص نسبت مشار الیہ فرمودہ اند و جواب آنچه از غلبہ حیرت  
و ظهور نسبت بے کیفی نوشته بود و بیان بر کثرت عروج و قلت نزول و ذکر اسباب  
آن و جواب سوال او کہ گاہے تشبہت بہ اسباب نزول نموده و عروج رُودادہ و  
بیان آنکہ منشاء ہوا ہیں اہل کمال طبائع و عناصر است کہ در البقاہ آن حکم و مصالح  
است و راہ ترقی مفتوح۔ و مائتہ سبب ذلک۔

باسمہ سبحانہ۔ نحمدہ و نصلی و نسلم۔ سیادت و نقابت پناہ و عدہ توجہ  
غائبانہ در حق شمارفتہ بود۔ اتفاقاً شبہ توجہ خاص در تشخیص نسبت شما نموده شد و  
خیلے بطول انجامید در بدو نظر معاملہ کہ فوق تعین حسی است قریب الحصول معلوم شد  
بعد از دقت نظر و توجہ بسیار عروج نظری بہ آن مرتبہ مقدمہ نیز لائحہ گردید۔  
والغیب عند اللہ سبحانہ فقیر را بر تمخیلات خود اعتماد نیست مکشوفات و معلومات خود  
را داخل اوہامات و خیالات می داند۔ عیضہ تشریفہ کہ مشتمل بر احوالات بلند و مقامات  
ارجمند بودہ رسیدہ سبب لذات معنویہ گردید۔ ع

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

از غلبہ حیرت و ظهور نسبت بے کیفی کہ نوشته بودند نیک مبارک است اعرفہم باللہ

اشدہم تحریر فیہ۔ وآنچه نوشتہ بودند کہ اکثر اوقات عروج رومی دہد و نزول کم  
 و ہمیش آن است کہ چون معاملہ عارف بصرف ذات فرشتانہ می افتد نزول بے علامت  
 متعذر و متعسر می گردد و بہ ہمین اشارت است کہ آنچه حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ در مکتوبات جلد ثالث بر نگاشته اند کہ گاہ باشد کہ درین وقت ظلمت  
 جوار نافع آید و کفر و فسق ہمسایہا بد و نماید چنانچہ منقول است کہ آن حضرت را بدت  
 نزول در نقطہ عدم صروت کہ مقابل وجود صروت است واقع نمی شد تا آنکہ روزی در  
 مسلمانہ ہما گیر بادشاہ تشریف بردہ بودند از کثرت ظلمت جوار آن نزول متوقع بھول  
 انجامید۔ و بعضی اوقات درین ہنگام کثرت مباشرت لسان و جملہ و تناول نمودن طعام  
 لذیذ علاقہ نزول می گردد و سبب جامعیت تام در مقام تکمیل و ارشاد می شود و معاملہ  
 بجای می رسد کہ تا زمانہ کہ تثبیت بہ این دو امر نمایند در جانب تکمیل و ارشاد تعلیل  
 تمام رومی دہد۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ در مکتوبات جلد اول قلمی  
 نموده اند۔ این قسم امور از اسرار معارفہ خاصہ است حال خالص را بگرد این دولت شریک  
 سازند۔ وآنچه نوشتہ بودند بعضی اوقات تثبیت بہ اسباب نزول کردہ است عروج  
 و دادہ آیا درین چہ سر خواہد بود و ترش کمال مناسبت است بہ بزرگان خود قطوبی  
 لکم و بشوی۔ نوشتہ بودند کہ پیش بادشاہ استادہ بود ناگاہ بخاطر گذشت  
 کہ چہ شود کہ بادشاہ فلان مہربانی را بمن کند کہ باعث عزت شود۔ همان زمان بدار  
 دادند البما کہ تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ  
 وَلَا فَسَادًا۔ آن زمان دانستم کہ از جملہ دسادیں شیطانی بودہ است استغفار بسیار کردم  
 تا بعدے کہ آن دوسوسہ زائل شد بلکہ محسوس شد کہ مثل دود از سینہ بدر رفت۔

الحمد لہ کہ زود در موقع خطا متنبہ سازد و فساد این قسم ہو اجس و وسواس اہل  
کمال را طبع و عنایت بہت کہ در اہتکاف آن حکم و مصالح بہت و راہ ترقی مفتوح  
گماورد فی الحدیث۔ اِنَّهُ لَيَعْلَمُ غِيَابِي وَرَاقِي لَا تَسْتَخْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ  
مَرَّةً ثُمَّ ظَلَمْتَ بِهٖت کہ خواہی را بہ عوام مشتبہ می سازد و خاک در چشم مجربان می ماند از  
خوش گفت۔ س

کارپاگان را قیاس از خود گیر گر چه باشد در نوشتن شیر و شیر دہ اسلام  
مکتوب نسبت و انہم۔ بہ سلطان عبدالرحمن در ذکر اجتماع اہل اللہ و تحریر  
بر صحبت۔

بسم اللہ الرحیم۔ عنایات و الطابت الہی غرضانہ شامل حال بھیمہ ترقی  
کہ معصوب قاصد ارسال داشتہ بودند رسید و سبب خوش وقتی گردید و کوزہ شیرینی  
کہ بہت ختم حضرات خواہما قدس اللہ امرارہم فرستادہ بودند وقت افطار با ہم  
از اہل دل ہر دو ختم نمودہ شد امید بہت کہ مقبول افتد۔ مخدومادرین رمضان  
المبارک حضرت ایشان ختم قرآن مجید نمودند و سال گذشتہ این قدر قوت نہ داشتند  
طرفہ اجتماع اہل اللہ و یاران طریق برپا شدہ کہ پیشتر این قسم نہ شدہ باشد قریب بہ  
پانصد کس رسیدہ اند۔ پیران شیخ نیز بہ کمال فدویت و خاکساری تار معنان  
ایجا اقامت دارند و بعضی خدمات شایستہ از آہنایہ وقوع می آیند۔ اگر درین طور  
وقت رخصت گرفتہ می رسیدند عین وقت بہت کہ معاملہ کمال تکمیل بہ مرتبہ نمای  
رسیدہ۔ خوش گفت۔ س

گر شنود قصہ این بوستان مگر شود طاعت و ہندوستان دہلیم



**مکتوب سی اہم**۔ نیز بہ مشار الیہ در بیان اجتماع اہل طلب ذکر میرزا دہا۔  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ترقیات قاہری و باطنی نصیب وقت باد۔ صحیفہ  
 شریفہ کہ محبوب قاصد رسول داشتہ بودند رسیدہ۔ بسبب مسرت گردید اللہ  
 سبحانہ الحمد کہ احوال این حدود بہ خیریت و عنایت گذران بہت حضرت الشان  
 درین رمضان دو شتم شنوایند۔ اجتماع یاران بسیار بود کہ قریب پانصد و شصت  
 کس جمع شدہ بودند پیر کلان شیخ میر مرحوم یک ختم خواند و پیر میناکی ہم یک ختم کرد۔  
 عجب جوانان موفق اند خدمات حضور از کفش برداشتن و دولے برداشتن و  
 غیر ذلک بر خود گرفتہ بودند۔ بالجمہ خیلے خدمت فقرا نمودند در اعتکاف عشرہ  
 آخر شریک بودند۔ بجانب شہام خاطر خیلے نگران بہت و خواہان ترقی دارین شہامت  
 اگر درین رمضان رخصت حاصل نمودہ مشتاقان را از زیر بار انتظار تخفیف می  
 دادند بر محل بود۔ والسلام۔

**مکتوب سی و یکم**۔ نیز بہ مشار الیہ۔

عنایت نامہائے گرامی بتواتر رسیدند۔ و فقیر زادہا سالماً غانماً از سر  
 تا قدم ملو احسانہا العامہائے آن سلطان الفقرا داخل وطن مالوت شدند۔  
 زمانی آن قدر ہر واحد از فقیر زادہا و خدام و صوفیان ہر کدام آن قدر شکر عنایت  
 و الطاف بجا آوردند کہ چہ شرح دہد۔ حق سبحانہ تعالیٰ دنیا و آخرت شمارا معجز کرد۔  
 دیگر طلب کیے از یاران صاحب علم ظاہر و باطن نمودہ بودند بموجب امر آن جناب  
 کیے را از میان یاران انتخاب نمودہ شدہ است۔ لیکن ہندوستانی است ملا شاہ  
 نامہ وارد و متوطن بلکہ تنہ خیلے صاحب حال بہت و در علم ظاہر مہارت تمام دارد

اگر باز اشاره فرمایند مشاراً الیه روانه نموده آید اغلب آنکه پسند خاطر مبارک آید  
که بسیار به تواضع و شکستگی موصوف است. والسلام.

مکتوب سی و دوم. نیز بموی الیه در فضیلت تواضع و شکستگی.  
حامداً و مصلياً. اما بعد

گر بر تن من زبان شود هر مو  
یک شکر تو از هزاره توانم کرد

عنایت نامه رسید بحسب اطمینان خاطر پیشان گردید  
اے وقت تو خوش که وقت ما خوش کردی

عزاز و اکرام فقیر زاد پا که روز داخل شدن شهر از آن معدن جود و کرم به وقوع آمده  
تفصیل معلوم شد من تواضع لله رفعة الله. امید است که این همه فروتنی و  
شکستگی موجب رفعت دارین گردد لیکن به سبب این همه تکلیف و زیر خیز آمدن آن  
جناب خاطر مستحیی است بجزاکم الله سبحاته عناو عن اولادنا و عن اهلنا  
خیر الجزاء. درین سفر از میر نو یک تعلق به شما پیدا شده و امیدواریم که کشور بر آن  
مستغرق گردیده. حضرت حق سبحانه و تعالی همیشه آن جناب را بخریت داشته افزونی  
طاعت و توفیق در عبادت کرامت فرماید. والسلام.

مکتوب سی و سوم. نیز به مشاراً الیه در تعزیت.

أما بعد. فاعظم الله لك الأجر والحمدك الصبر و رزقنا وإياك  
الشكر فإن أنفسنا وأموالنا وأهليتنا وأولادنا من مواهب الله عز وجل  
البهية وحواريه المستودعة بجمع يهبها إلى أجل معدودة ويقبضها  
بوقت معلوم ثم افتقر علينا الشكر إذا أعطى والصبر إذا ابتلى إنا

يُؤْتِي الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ استماع این خبر وحشت اثر سبب  
مزدنی و گرا بی خاطر دوستان گردید۔ چون مقام بندگی و بے چارگی است غیر از  
رضا به قضا چاره نہ نہ آیت ترجیح نورسند باشند۔ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ در  
عمر شما افزونی کرامت فرمود و از دیادے در اداسے توفیق طاعات عطا فرماید۔  
محبان و دوستان را درین مصیبت شریک دانند و تضرع و تضرع نہ نمایند۔ و بہر  
شکایاتی متصف شوند۔ والسلام۔

**مکتوب سی و چہارم۔** بہ مقبول فقر روشن رائے بیگم در بیان آنکہ دوست سینہ دلا  
بر شرح صدر دارد۔ و این شرح منتہائے ولایت کبریٰ است و خواب واقعہ عالی کہ  
نوشتہ بود و بیان آنکہ یافتن بالیدگی در بقا ضروری نیست۔

اَللّٰهُمَّ مَنْ تَخَيَّرَ اللّٰهُ صَدْرَكَ وَ لَوْلَا سَلَامٌ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّنْ رَبِّهِ۔  
دوست سینہ کہ در ولایت کبریٰ معلوم شود و ولایت بر شرح صدر دارد۔ و این شرح صدر  
منتہائے این ولایت است۔ و فوق این ولایت ملائکہ عظام است و آنچه از ظاہر شدن  
فرشتہ و حوران در مراقبہ نوشتہ بودند احتمال دارد کہ نظرے بمقام فرشتہ افتادہ  
باشد۔ فقیر درین باب خیلے مقید است۔ امیدوار است کہ مشتری از ان ولایت بہ شما  
عطا فرماید آنچه باز بنیند آگاہ سازند۔ و معلوم نمودن بالیدگی بیچ ضرور نیست  
در وقت تحقق بقا باشد بعضی را ظاہر میشود و بہ بعضی نہ می شود و معاملہ شما الحال  
فوق فنا و بقا است۔ والسلام۔

**مکتوب سی و پنجم۔** بہ سلطان وقت در تعزیت مغفورہ روشن رائے بیگم۔ و ذکر  
شمہ توفیق آن مرحومہ و بشارت مغفرت در حق آن مبرورہ۔

إِنَّمَا يُؤْتِي الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ اَسْلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ  
 اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ إِنَّ اللَّهَ مَا أَخَذَ لِلَّهِ مَا أَعْطَى وَكُلُّ يَاجِلٍ مُسَمًّى  
 فَلْيَصْبِرُوا وَلْيَحْتَسِبُوا مَا لَبَدُ فَاَعْظَمَ اللَّهُ لَكُمْ الْآجِرَ وَاللَّهُمَّ الصَّابِرِينَ وَرَفْنَا  
 وَإِيَّاكُمْ الشُّكْرَ فَإِنَّ الْفُسْنَ وَأَهْلَنَا وَأَهْلِيْنَا وَأَوْلَادَنَا مِنْ مَوَاهِبِ اللَّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ الْبَهِيَّةُ وَعَوَارِيَةِ الْمُسْتَوْدَعَةِ تَمْتَعُ بِهَا إِلَى أَجَلٍ مَعْدُودٍ وَ  
 يَبْقَى بِهَا يَوْ قَبْلَ مَعْلُومٍ ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَيْنَا الشُّكْرَ إِذَا أَعْطَى وَالصَّبْرَ إِذَا  
 ابْتَلَى فَإِنَّ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَخَلْقًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ فَبِاللَّهِ  
 فَشَقُوا وَإِيَّاكُمْ فَارْجُوا فَإِنَّ الْمَحْرُومَ مِنْ حَزْمِ الثَّوَابِ كَثَرِينَ دَعَا كَوِيَانِ وَ  
 خَيْرُ الْبَانِ لِعَرْضِ وَالْإِمَامِ رَسَانِدُكَ إِذَا اسْتَمَاعَ إِيْنِ دَاقَتُهُ بِأَمْلِهِ أَنْ قَدَرِيَّةً بَيْنَ عَاصِي  
 وَدَكْرِ قَرَسٍ إِيْنِ طَرِيقَةٍ عَلَيْهِ غَمٌّ وَانْدَدَهُ رُوَاؤُورَدَهُ كَهَكَوْنَهُ مَعْرُوضٍ دَارِدِ رَضِيْنَا  
 مَا لِقَضَاءِ اللَّهِ تَعَالَى الْيَقِيْنُ كَهَكَوْنَهُ بِأَمْلِهِ أَنْ قَدَرِيَّةً بَيْنَ عَاصِي  
 مَحْرُومَةٍ دَرِيْنِ اِدَاخِرِ عَمْرٍ حَبِ تَوْفِيْقٍ يَافْتَنَدُ وَدَرِ حَقِّ مَسَاكِيْنِ وَحَمَاجَانِ خِيَلِ شَفَقَتِ  
 وَاشْتَدَّ جَزَاؤُهَا اللَّهُ سَجَانَهُ خَيْرُ الْبَزَارِ دَاخِرِ شِيُوْهُ خَيْرِ خَوَاطِي حَقِيْقِيَّةً هَسَتْ إِيْنِ جَفِيْرٍ بِاجْمَعِ  
 اِزْدَرْدِشَانِ سِرْگَرْمِ هَسَتْ بِهْ دَعَا وَاسْتَعْفَارِ مَدَدِ مَعَاوِنِ۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ  
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَأَنَّ فِي  
 الْمَنَعُوتِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةَ فَالْحَقُّ مِنْ آيٍ أَوْ آيٍ أَوْ آيٍ أَوْ صَدِيقِي فَإِذَا الْحَقُّ  
 كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُدْخِلُ عَلَى أَهْلِ الْقُبُورِ  
 مِنْ دُعَاؤِ أَهْلِ الْأَرْضِ أَمْثَالِ الْجِبَالِ وَإِنَّ هَذِيكَ الْأَحْيَاءُ إِلَى الْأَمْوَاتِ  
 بِالْإِسْتِغْفَارِ لَهُمْ۔ مَا لِي مَسْتَوْدَعًا لِمَالٍ بِغَيْرِ خَدَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَرِ لَقِيْطَةٍ دِيدِ

کہی فرماید کہ چون بیگم مرحومہ خدمت فقر اولیاء نمودہ بود ازین سبب ایشان را بخشیدند۔ وَمَا ذَلِكْ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ۔ والسلام۔  
مکتوب سی و ششم۔ بہ سیادت پناہ و نقابت پناہ میر محمد ابراہیم در ذکر واقعہ عالی کہ در حق آن حضرت دیدہ و جواب آنچه از احوال خویش نوشتہ و بیان آنکہ تصنیف عناصر ثلاثہ بہ ولایت علیا تعلق دارد و تصنیف عنصر خاک کمال است نبوت مخصوص است۔

نحمدہ و نصلی۔ صحیفہ شریفہ جناب سیادت پناہی در عین انتظار رسید  
کمال محبت و مسرت بخشیدہ۔ واقعہ عالی کہ نوشتہ بودند کہ آن حضرت علیہ الصلوٰۃ  
و السلام در حق تو می فرماید کہ از محبان خاص ماست و جمیع امور دینی و دنیوی تو  
تفویض کہ آنچه او خواهد بکنند بہ وضوح انجامید و سر بلندی حاصل گشت این مای  
قابل هیچ چیز نیست۔ لیکن ع

داد حق را قابلیت شرط نیست

ع شایان چه عجب گر تواند گذارا

ع برین مرده گر جان فشانم رواست

و آنچه احوال خود نوشتہ بودند کہ اکثر اعتبار مثل دود از چشم و گوش و از دهن  
و بینی صعود می کند مثل ابر ہا شدہ بہ جانب آسمان می رود۔ روزی در مراقبہ  
نشستہ بودم کہ خود را می دیدم کہ آتش شدہ ام و تمام عالم را احاطہ کردہ ام  
بعد از آن می بینم کہ آب شدہ ام کہ جاری شدہ بازمی رود و بازمی بینم کہ  
خاک شدہ ام و در من هیچ حس و حرکت نماندہ ہمہ بمطالعہ درآمد و سبب



محترت گردید۔ احوال مسطور صریح است در لقیفہ عناصر۔ و بر آمدن غبار مثل دود اوّل  
دین بر آن بدانند کہ لقیفہ عناصر مثلثه سوائے عنفر خاک تعلق بہ ولایت علیا دارد و  
لقىفہ عنفر خاک مخصوص بہ کمالات نبوت است در حضور ہم ازین قسم امور عالی بیان می  
نمود۔ الحال امید است کہ رولقوت آورده باشند امیدوار بود و بہ استقامت زندگی  
زندگانی نمایند فَإِنَّ الْأَسْتِقَامَةَ فَوْقَ الْكِرَامَةِ۔ و آنچه از ملاقات نمودن بندگان  
حضرت و مهربانی و اغراض نمودن آن حضرت مرقوم بود سبب خوش وقتی دوستان گردید  
آنچه حضرت میرجیو در روضہ مبرکہ در حق این عاصی فرموده اند موافق حسن ظن شماست  
و الا این دور از کار مطلقاً قابل این قسم امور نیست۔ والسلام۔

مکتوب سی و ہفتم۔ بہ سلطان عبدالرحمن در بیان آنکہ جمعیت ماہ رمضان سبب  
جمعیت تمام سال است و تریس بر ذکر و مراقبہ و بیان فضیلت نفقہ بر فقراء۔  
الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ۔ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَالْحَمْدُ  
وَالْمِنَّةُ کہ آثار مزید توفیق روز افزون است و مع ہذا شفقت و مہربانیہ شہاب عالی  
فقرار فحمدہ اللہ ثم الحمد للہ۔ قدم ماہ مبارک رمضان بخیریت و خوبی مبارک  
و میمون باد۔ یقین کہ استماع قرآن مجید میسر شدہ باشد جمعیت و خوبی ماہ مبارک رمضان  
سبب طراوت تمام سال است قَطُوبِي ابْنُ مَضَى عَلَيْهِ هَذَا الشَّعْرُ الْمُبَارَكُ وَ  
رَضِيَ عَنْهُ شُكْرُ اِيْنِ نِعْمَتِ عَظْمَى بجا آرند لَنْ شُكْرْتُمْ لِمَا زَيْنَ قَكُمُ۔ دیگر الحمد  
لہ کہ حقائق و معارف آگاہ شیخ شاہ محمد منظور نظر خاص شدند و صحبت ایشان  
پسند خاطر افتاد و اگر مجلس سکوت و مراقبہ بالیشان می داشتہ باشند گنجایش دارد  
خوش گفت۔

آسمان سجدہ کند بہر ز۔ پیئے کہ درو یکد کس یک د نفس بہر خدا بنشینند  
شیخ مشار الیہ ہم از شمول عنایات و مہربانیا کہ شامل حال ایشان است خیلے  
نکاشتہ بود۔ خانہ ایشان آباد تلطف و تفقد این قسم مردم نامراد و بے نوا کہ  
از نکلت وجود ہستی گذشتہ اند باغث رقیات دارین است و موجب نجات  
اُخروی۔ امید کہ بیش از پیش بحال شیخ مومی الیہ مشفق و مہربان باشند والسلام  
عَلَيْكُمْ وَعَلَى مَن لَّنْ نَّيْكُمْ۔ فقیر زادہ محمد اعظم و محمد حسین و محمد شعیب سلامتی

رسانند و السلام  
مکتوب سی و ہشتم۔ نیز بہ مشار الیہ در جواب مکتوب او۔

حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ بہ الطاف و عنایات خویش ممتاز گردانیدہ۔  
بہ استقامت ظاہر و باطن موصوف داراد۔ صحیفہ شریفہ آنجناب قاصد رسانید  
و عرصہ کہ در خدمت حضرت ایشان مرسول داشتہ بودند بنظر مبارک درآمد مکتوب  
عالی مشتمل بر مہارت عالیہ بنام شہار قوم نمودہ اند بلکہ داخل مکتوبات نیز ساختند  
مطالعہ خواهند ساخت و بکنہ آن خواهند رسید و کیفیت کہ بعد از مطالعہ آن رد  
و ہدایات اطلاع خواهند داد و وسعت را در قلب ملاحظہ نمایند امید کہ در کچہ از غیب در  
باطن شاکشاہہ گردد۔ والسلام۔

مکتوب سی و نہم۔ بہ پادشاہ دین پناہ و در شرح احوال ایشان بیان آنکہ بنام این  
طریقہ علیہ پر خلوت در انجمن است و بیان فرق در حضور مبتدی و حضور غنی۔

باسمہ سبحانہ۔ حامداً و مصلياً و مسلماً۔ سلام و تحیہ ازین محب اُخروی در معرض  
قبول آرند۔ یثد سبحانہ الحمد کہ استیلاے نصبت و حضور او تعالیٰ بر نبی علیہ نمودہ است

کہ در اکن غفلت و ہنگام اختلاط بیشتر جلوہ می فرماید و ہذا مِنْ اَعْظَمِ عَنَابِہِ  
 تَعَالٰی۔ در نفحات الانس و ماحول حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ می آرد کہ شخصے از  
 ایشان پرسید کہ ہر طریقہ شاذ و کروی صوت و سار می باشد فرمودند کہ بنی باشد پس  
 گفت بتا ہر طریقہ بر حسبیت۔ فرمودند فلوت در انجمن بظاہر با خلق و بباطن با حق سے  
 از بودن شو آشنا و فرمودن بیگانہ دوش این چنین زیبا صفت کم می شود اندر جہا  
 آنچہ حق سبحانہ و تعالیٰ می فرماید و جَالِ لَا تُلْهِیْہُمْ تِجَارَہٗ وَلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ  
 اشارہ بہ این مقام است تَمَّ کَلَامُہُ الشَّیْخُ لِف۔ غزنیست فرمودہ سے  
 در دل ما شمع دنیا غم معشوق شود بادہ گر تمام بود پختہ کند شیشہ را

اما باید دانست کہ فرقہ بہت میان حضور مبتدی و حضور منتہی نسبت مبتدی ضعیف  
 است۔ آن قدر قوت نہ دارد کہ با وجود مشاغل شتی بر حال خود باشد اما حضور  
 کہ منتہی را غایت شدہ است قوت تمام دارد و در مواضع غفلت متراپید می گردد۔  
 و این حضور را حضور خود بخود می گویند۔ یعنی حضرت حق سبحانہ خود را خود حاضر است چہ  
 این حضور بعد از قنات و حقوق صفات بہ اصل اورا مرتبت شدہ است بخلاف مبتدی کہ  
 ظلمات نفس او ہنوز باقی است آن قدر قوت نہ دارد کہ تحمل ظلمات دیگر نماید فَظْہَرُ  
 الْفَرَقُ بَيْنَ حُضُورِ الْبَدَنِ وَ حُضُورِ الْمُنْتَهَى وَالْفَارِقُ الْاَعَا شَتَانُ مَا بَيْنَهُمَا  
 شکر این نعمت عظمیٰ بجا بیارند لَیْسَ شُكْرُکُمْ لَازِمٌ لَّکُمْ و اسلام اولاً و آخراً۔  
 مکتوب چہلم۔ در بیان ظاہر شدن اسرار لازم الاستعارہ و معلوم نمودن توجہ  
 جمیع عالم بجا نیب خویش۔

باسمہ سبحانہ۔ فضائل و کمالات دستگاہ دین روز ہا طرفہ معاملہ عجیبہ گذشت

وامرار لازم الاستتار در میان آوردند۔ و معلوم می شد که توجہ جمیع عالم از محیط و ش  
 تا مرکز فرش به جانب احترام است۔ و در آن وقت شمارا با خود اتحاد خاص می یافت و لایح  
 شد که شما در بجای آن امرار غواصی نموده و انوار و برکات را که در وقت عروج مشرف  
 شده بودند همراه خود آورده تزلزل نمودند و به نظر ظن غالب خود آن امرار به مقام  
 طاعت می یافت و الغیب عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ شکر این عطیہ عظمیٰ بجا آرند که غایبانه  
 مورد این همه عنایات گشته اند لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ۔ والسلام  
 مکتوب چیل و یکم۔ به سلطان عبدالرحمن در نصیحت و بیان آنکه قذائے قلب  
 نتیجہ تجلی افعال است و کمال فنا منوط به تجلی ذات و مایہ اسباب ذلک۔  
 حامداً و مصلیاً۔ حق سبحانہ و تعالیٰ با خود دارد و از اندیشه غیر خود رهایی گرامت  
 فرماید عِ الْاَکْثَرُ شَيْءٌ مَا خَلَا اللّٰهُ بَاطِلٌ لَّسَ

هر چه جز عشق خدای حسن است گر شکر خوردن بود جان کنند است  
 او تعالیٰ از کمال کرم خویش به کسپ مرضیات خود سرگرم دارد۔ دنیاے دون حضرت  
 قدیم پیچ کس را از دور و نزدیک بر یک حال نه گذاشته عاقبت از دوستان خویش  
 بریده قطع دنیاے بے مدار باید کرد۔ عاقل آن است که عمر چند روزہ خود را صرف  
 طاعت حق کرده متوجہ دار خلود یا شدہ

گوئے توفیق و سعادت در میان افکنند کس بمیدان در نمی آید سواران را چه شد  
 ہمت بران گمارند کہ در جمیع امور پیہ در خوردن و پیہ خفتن و پیہ گفتن از حدود شرعیہ  
 تجاوز و رقع نہ شود و در لباس نیک احتیاط نمایند۔ لباس حریر بر رجال حرام  
 است سعی تمام مبذول دارند کہ بہ این منظور شرعی مرتکب نہ گردند کہ ابتلا عام است

و بر ذکر حیدر ان مداومت نمایند که ماسوائے مذکور از ساحت سینہ رخت بر بندد.  
 بنوعی که اگر به نخلت یا دیکند بیاد نیاید۔ این حالت بربہ قنای قلب است و نتیجہ  
 تجلی افعال۔ بعد از ان اگر فضل الہی غرضانہ مدد نماید شروع در تجلیات صفات فواید  
 افتاد و نفس را فی الجملہ قنای و اطمینان حاصل خواهد شد کما فی قنای و البستہ تجلی ذات  
 است درین موطن بہ قنای و تم مشرت می گردد۔ چون محبت این سبب درست آید  
 امید و ایاشند **فَانِ الْمُؤْمِنِينَ اَحَبُّ**۔ بشارتے بہت عظمیٰ صیفہ شریفہ کہ مشرب  
 کمال اختصاص و محبت بودہ رسید مسرت بے اندازہ گردید امید کہ تاہنگام ملاقات  
 راہ مرسلات را مفتوح دارند کہ سبب توہمات غائبانہ است۔ والسلام

**مکتوب چہل و دوم**۔ نیز بہ مشارا الیہ در تحریریں بر صحبت فقرہ و استقامت۔  
 یا سہ سبحانہ۔ نامہ ثانی کہ نامزد این احقر شدہ بود بہ درود آن مفتخر و سبای  
 گردید۔ و چیز ہائے کہ از راہ شفقت و مہربانی فرستادہ بودید رسید بجایت خوش شیکم  
 اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

این ہمہ تقدیر کشیدید خانہ شما آباد۔ آنچه از ضبط اوقات و تقید بہ ذکر و مراقبہ و  
 صحبت سکوت داشتن یا میرا بخیر و قوم بود فرحت بر فرحت افزود **زَادَكُمْ اللّٰهُ**  
**سَعَادَةً اِسْتِقَامَةً وَ تَوْقِيَاتِ الظّٰهِرِ وَ الْبَاطِنِ** صحبت و توجہ خدمت میرا بخیر  
 مفتخر شمرده بیش از بیش بر گرم باشند و آنچه از واردات رود بدو لیسان باشند  
 کہ سبب توہمات غائبانہ است دیگر خاطر ہوارہ خواہان استقامت ظاہر و باطن  
 ایشان بہت **فَانِ اِلَا سَعَادَةً فَوْقَ الْكَرَامَةِ**۔ والسلام

**مکتوب چہل و سوم**۔ نیز بہ مشارا الیہ در بیان علو ارشاد و تکمیل حضرت ایشان



و ذکر برخ از ترقیات اصحاب خویش و تحریریں بر تواضع و ماینا میبذ ذلک۔  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ حامداً و مصلیاً۔ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ آن محب  
 الفقراء را یہ ترقیات صوری و معنوی سر بلند داشتہ بہ عافیت و استقامت  
 موصوف دارد۔ صحیفہ شریفہ کہ بہ این کمترین درویشان سلسلہ احمدیہ معصومیہ  
 فرستادہ بودند رسید خوش وقت ساخت و غلظت کہ در خدمت حضرت ایشان  
 ارسال داشتہ بودند بہ نظر مبارک درآمد۔ چون آن حضرت چند روز عنیف کثیر  
 اندوخت نہ داشتند کہ جواب بنویسند۔ ازین جهت قاصد را دوسرہ روز نگاہ داشتہ  
 چند کلمہ بہ دستخط خاص حاصل نمودہ فرستادہ شد۔ دیگر معلوم فرمایند کہ معاملہ تکمیل  
 و ارشاد کہ درین روز ہا طراوت پیدا کردہ تا کجا بیان نماید مخصوص یارانے کہ توسل  
 این عاصی بہ حضرت ایشان محبت درست نمودہ انداختیاز خاص دارند۔ پس ان شیخ  
 میر یکمال خاکساری خود را فریش خالقہ ساختہ بودند و اکثر اوقات ملازم این مسکین  
 می بودند در اندک مدت ترقیات عالی نمودند چندے از یاران را ہمراہ خود بہ محبت  
 حلقہ و مجلس سکوت گرفتہ اند و یکسر کمالات دستگاہ میان شیخ پیروران شہر معتمد  
 اند۔ گاہ گاہے اگر ہم صحبت شدہ باشند بغایت حسن است۔ غم دیگر بملاحدہ و  
 زنادقہ چہ قدر رفتگی دارند۔ اگر طریق راہ تواضع و شکستگی پیش گیرند کماں زیبائی  
 است۔ والسلام۔

مکتوب چیل و چہارم۔ نیز بہ مشاۃ الیہ در تحریریں بر صحبت حضرت ایشان  
 و ناز برداری فقراء باب اللہ۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ حضرت واجب العطیات غرثانہ بہ ترقیات ظاہر

و باطن آن جناب مشفق الفقراء را مستعد گردانیده به معیت فقرار منکسر القلوب  
 موصوف دارا و بالذاتی الحسینی و الیه الا فجار علیہ و علیہم النشوت و  
 التسلیمات۔ اشتقاق پناہ اشتیاق ملاقات مائی را چه شرح دهد که از حد افزون  
 است در حقیقت شریفه که مصحوب جلوه دار مرسل بود نگاشته بودند که در شهر رمضان  
 المبارک رخصت حاصل نموده متوجه این حدود خواهند شد۔ و معلوم شریف ایشان  
 باد که چون ایشان به دخول طریق علیہ مستعد گشته اند و مدار این طریق بر صحبت است  
 اگر صحبت حضور پر نور میسر گردد خود نور علی نور است و گرنه تا رسیدن حضور با جماعه  
 اہل کمال که اصحاب حضرت ایشان اند انعقاد صحبت نمایند تا سبب جمعیت باطن  
 گردد و بعضی فقرار هر چند به حسب ظاهر حقیر و شکسته باشند اما نظر از ظاهر معروف و ناشئه  
 مترصد ثمرات و نتائج باطنیہ آنها باشند و ناز برداری فقرار را سعادت دانند و  
 هر که عاشق شد اگر چه نازنین عالم است نازکی که ناست آید باری باید کشید  
 می باید که منزل شریف از جمع یاران طریق خواه مشخص باشد و جماعه و از عنونیہ بمراتبه و  
 حضور بیری برده باشند که سبب ترقیات صوری و معنوی است۔ و السلام  
**مکتوب پہل و پنجم۔** نیز به مشار الیہ در ذکر دعا و توجہ در حق او و تجرلیں بر  
 تعمیر اوقات۔

حامداً و مصلياً۔ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ ظاہر را به ظاہر شریعت متجلی دانسته  
 باطن را از حقیقت آن منور گردانیده به ترقیات صوریہ و معنویہ مستعد و ممتاز دارا  
 بمنہ و کمال کریمہ از دعائے ظہر الغیب غافل ندانند بعضی اوقات بے خواست دعا  
 و توجہ خاص در حق شام نموده می آید امید داریم که آثار آن بزرگوار در ظهور فرمایند

و باید که از کیفیات ظاہر و باطن اطلاع می دادہ باشند کہ سبب خریدار تباہ معنوی است  
 پارہ از تبرکات حضرت ایشان مرحوم کہ آنحضرت بن یکتویت است محبوب حاجی  
 غرض بر اے شما فرستادہ شد این قسم تبرکات بغایت دشوار است و اندک بخت  
 فقیر رسیدہ بود نظر بر کمالات اتحاد و اخلاص شما نمودہ قلیے ازان فرستادہ شد و آنچه  
 از تقدیر بہ ذکر قلمی و تلاوت قرآن و مراقبہ و نماز و ذکر لسانی نگاشته بودند مسرت بر  
 مسرت افزود و ہمیں دستور اوقات را بذاکر و فکر معنوی دارند و السلام۔  
**مکتوب چہل و ششم۔** بہ روشن راے بیگم مرحومہ در بیان آنکہ معتبر در فنا  
 آن است کہ در بیداری خود را معدوم بیند و بیان آنکہ قائلان وحدت و ہد تفرقہ  
 در میان ظل و اصل نمی کنند و آنچه از حضرت خواجہ عبدالخالق منقول است کہ اگر یکے  
 از فرزندان من در آن وقت بودے منور را ازان مقام گذرانیدے موافق مذاق  
 حضرت ایشان است و کائنات سبب ذلک۔

حامداً و مصلیاً۔ نوشته بودند کہ در بیداری چشم خود را گم می یابد و صفات  
 را از خود جدا می بیند و پر تو صفات حق می یابد۔ بغایت اہل بہت چہ معتبر در فنا  
 ہمان است کہ در لحظہ و بیداری خود را معدوم بیند و همچنین است در سایر احوال بعضے  
 مردم بہ خواب و خیال آرمیدہ اند و از حقیقت معاملہ قائل اند  
 چون غلام آنتا ہم ہمہ ز آفتاب گویم نہ شبنم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم  
 صفات خود را پر تو صفات حق یافتن علامت تجلی صفات بہت و فنا و لطیفہ روح  
 از ظہور صفات الہی غرضانہ حاصل میشود بسیار خوب فہمیدہ۔ این مراقبہ را نوشته اند  
 و از لطافت استعداد شما خبر می دہند جمعے کہ صفات خود را عین صفات حق می یابند

و یہ وحدت وجود قائل اند تفرقہ میان ظل و اصل نمی توانند کرد و ظل را عین اصل  
می دانند۔ چنانچہ مختار شیخ علی الدین عربی است و منظور صلح و یاترید لبطامی درین  
مقام گذشته اند۔ و آنچه نوشته بودند کہ این دید موافق فرمودہ حضرت ایشان  
است الحق ہمین طور است چه نزد آن حضرت افراد عالم منظر اسماء و صفات اند۔  
و قلال آن مرتبہ مقدمہ این دید بغایت عالی است و از مقام وحدت وجود بلند  
است چه محسوسان مقام وحدت از کمالات کہ فوق این مقام اند خروم اند و ای  
اگر بہ شیخ کامل نہ رسند و بہ این مقام باشند حضرت ایشان ما قدس اللہ تعالیٰ  
سرہ الا قدس طالبانے را کہ کشف توحید وجودی می شد بقوت ازان مقام در  
می گذرانیدند و آنچه در کتاب ریشات از خواجہ عبدالخالق نقل می کنند کہ اگر یکے  
از فرزندان من در ان وقت بودے منصور را ازان مقام گذرانیدے موافق مذاق  
حضرت ایشان است **بِاللّٰهِ سُبْحَانَہُ الْحَمْدُ** شمارا ہم مدت قلیلہ درین مقام  
داشتہ متوجہ فوق ساختند۔ چنانچہ در یکے از نوشتہ ہا شما کہ سابق نوشتہ بودند  
کہ من صفات خود را عین صفات حق می یابم معلوم شدہ بود۔ شکر بجا آرند کہ از  
کوچہ تنگ توحید برآمدہ بہ شاہراہ افتادید۔ مشائخ بسیار در ہمین مقام رفتہ اند  
و دین را غیب الغیب بے نفرت پیر کامل راہ رفتن بغایت دشوار است۔ مقام  
شعنی سخت مقامے است عالی و کار ہر بے سر و برگے نیست ۔

ہزار نکتہ باریک تر از مواجہات نہ ہر کہ سر بہ تراشد قلندری داند  
و آنچه از اوایل جماعت کہ داخل طریق شدہ اند نوشتہ بودند بہ مطالعہ آن سبب  
فوش دقتی ہا گردید۔ و دیگر آنچه نوشتہ بودند کہ بعضے از آنہا در مراقبہ خیر شاہد

می نمایند بغایت عالی است خصوصاً احوال حافظه قائمہ کہ در مشغولی خود را نمی بیند  
ظاہر بر تو سے از فنایہ طریق انعکاس از باطن شایعے رسیدہ۔ و بحال ادبشتر مقلد  
باشند۔ والسلام  
مکتوب چہل و ہفتم۔ بہ بی بی عرب خانم در تعزیت سید امیر خان مرحوم و  
بیان شہ از مصائب کہ بر سلف گذشتہ و تحریص بر صبر۔

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى - وَلَيَبْرَأَنَّ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ  
مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ ہ نئی داند کہ چہ نویسند چگونہ  
شرح دہد کہ از استماع خبر وحشت اثر واقعہ ہائیکہ خان مغفرت نشان محبوب القلوب  
تعمدہ اللہ سبحانہ بفرمانہ چہ قسم الم و اندودہ بہ این دل افکار رسیدہ و چہ نوع درد  
و غم رومودہ بہ گفتن : زیستن راست نمی آید۔ روزے کہ این خبر رسیدہ حالے کہ بہ  
جمع اہل خانہ طاری شد کہ تاب بیاں نہ دارد۔ و اگر بعضی مولع از مرغن دم اندرون  
و مثل آن نمی بود فقیر خود بہت تعزیت در انجامی رسید این ماتم تنہا بہ شمانست  
ما ہم شریک این ماتم ایم۔ لیکن چہ توان کرد کہ بیکس را ازین شاہ راہ گریز نیست  
ہر گاہ انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰت و التسلیات در دنیا ہمیشہ نہ باشد بدیران  
چہ رسد اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَيِّتُونَ۔ نص قاطع است مارا و شمارا ہم ہیں اہ  
در پیش است جَاءَتِ الرَّاحِقَةُ تَتَّبِعُهَا الرَّادِفَةُ۔ جَاءَ الْمَوْتُ بِحَذَائِفِهِ  
آہ زین منزلی کہ در پیش است کہ گذر گاہ شاہ و دریش است  
حضرت مجدد الف ثانی رعنی اللہ تعالیٰ عنہ نوشتہ اند کہ امام اجل محی السنۃ  
در حلیۃ الابرار می نویسند کہ در زمان عبد اللہ بن زبیر سہ روز طاعون واقع شد



و در آن طاعون ہشتاد و سہ پسر از حضرت انسؓ کہ خادم حضرت پیغمبرؐ مابود علیہ و علیؑ السلام و التسلیات و آن سردار در حق او دعای برکت فرمودہ فوت کردند و چہل پسر از حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فوت شدند ہر گاہ کہ بہ اصحاب کرام خیر الانام علیہ و علیؑ السلام و التسلیات این معاملہ فرمایند ما عاصیان در کدام حساب۔ نیز آنحضرت قدسنا اللہ بسره الاقدس در ہنگام واقعہ ارتحال حضرت میان محمد صادق مخدوم زادہ کلان بزرگداشتہ اند کہ مفارقت فرزند ی اغوی از اعظم مصائب است معلوم نیست کہ کس بہ مثل این مصیبت مصاب شدہ باشد اما غیر و شکر کہ حضرت سبحانہ و تعالیٰ درین مصیبت این ضعیف قلب را کرامت فرمودہ از اجل نعم و اعظم الغامات است۔ از حضرت حق سبحانہ مسئلت می نمایم کہ برای این مصیبت مدد بہ آخرت باشد در حدیث است کہ حق تعالیٰ می فرماید کہ اے ابن آدم اگر تو صبر کنی نزد صدمہ ادلی را منی نمی شوم برائے تو

ثوابی را غیر جنت۔ والسلام

مکتوب چہل و ہشتتم۔ در بیان آنکہ فقر و لغت و دقت است یک صورت آن کہ مربوط بالشکر غرا است۔ و دوم حقیقت او کہ منوط بہ لشکر دعا است و در تہذیب ثانی بر اول۔

وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَتَصَوَّرُهُ فِضَائِلَ وَمَكَالَاتٍ دَسْتَكَاہَا آيَةُ از زبان مبارک بیان ایمان کہ یکم حدیث نفیس مآخاٹ مِن اسْتِخَارَ وَمَا كِدِم مِّنْ اسْتِخَارَ فرمودہ اند مرقوم بود بہ و ضوح انجا مید۔ این فقر ہموارہ دعا و ذات رجا و آدان منظرہ اجابت دعا و زمان اجتماع فقرات و لغت بر اعدای آفاقی و نفسی

می خواهد و تقویت و تائید دولت قاهره که ترویج شریعت با هر به آن منوط است  
از لشکر دعا که ارباب فقر و اصحاب بلا اندنی جوید۔ فتح و نصرت و تقسیم است  
قسمی است که آن را معلق به اسباب ساخته اند و آن صورت فتح و نصرت است  
که تعلق به لشکر غزا دارد و قسم دیگر حقیقت فتح و نصرت است از نزد مسبب الاسباب است  
و کرمیه و مَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ اشاره به آن است متعلق به لشکر دعا است  
پس لشکر دعا به واسطه ذل و انکسار خود از لشکر غزا سبقت نمود و از سبب به سبب  
دلالت فرمود۔ ع

برند شکستگان ازین میدان گوی  
و ایضا دعا در قضای نماید چنانچه خبر صادق فرمود علیه و علی آله الصلوٰۃ و السلام  
لَا يَزِدُّ الْقَضَاءُ إِلَّا الْإِسْعَاءَ۔ و سیف و جہاد این قدرت ندارد پس لشکر دعا  
با وجود ضعف و شکستگی بقوت برتر از لشکر غزا۔ و نیز لشکر دعا چون روح است مر  
لشکر غزا قالب است مراد را پس لشکر غزا را از لشکر دعا چاره نبود که قالب روح  
قابل تائید نصرت نباشد۔ ازینجا است که گفته اند كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَائِدِ الْمُهَاجِرِينَ۔ ہر چند این فقیر شایان آن نیست  
کہ خود را در عدد لشکر دعا داخل سازد۔ اما بجز داسم فقر و احتمال اجابت خود را  
از دعا فارغ نمی دارد و امیدوار است کہ آن حضرت بدایچہ غریمیت فرمایند مبارک  
و میمون باشد رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ و السلام۔  
مکتوب چهل و نهم۔ در ذکر فیوض و برکات کہ در عرض حضرت ایشان  
ظاهر شده و بیان آنکہ درین قسم اوقات از علیہ حضور غفلت بہ تکلف ہم میسر

نمی شود و کفر و فسق همسایه با مدد می نماید. و بیان آنکه شمول الغام الہی جل شانہ عموم مغفرت اوسبحانہ درین طور اوقات متوقع است و ما یناسب ذلک.

لہ الحمد - و سلام و تحیہ ازین عاصی قبول فرمایند. عجائب فیوض و برکات از امور ظهور فرموده. آن قدر ریزش انوار و برکات شده کہ قوت بشری از برداشت آن عاجز است **حُمدُ اللہ ثم الحمد لله** - درین قسم اوقات ہر چند بہ تکلف خود را بغفلت انداختہ می شود میسر نمی شود. چنانچہ شیخ الاسلام ہر وی می فرماید کہ ہر کہ یک ساعت مرا از حضرت حق سبحانہ و تعالی غافل سازد امید است کہ جمیع گناہان او بہ بخشند حضرت مجدد الف ثانی در مکتوبات قدسی آیات قلمی فرمودہ اند کہ چون معاملہ عارف بہ معرفت ذات غر شانہ می افتد عروج و ترقی متعسر می گردد. در ان وقت کفر و فسق ہمسایہ مدد می فرماید و ہر چند احتیاط بہ اہل غفلت بیشتر راہ ترقی کشادہ ترش آنست کہ غفلت ہمہ برآ نور انوار الازار در کار است و بعد ہاتھین الاشیار - و درین مقام سالک بہ طوع و رغبت خود بہ اہل غفلت محسور می شود. سبحان اللہ عجیب کار و بار است. آنچه بدگیران مانع ترقی است اہل اللہ را زینہ ترقی است و عروج - و ہذہ معرفۃ دقیقہ خارج عن الادراک الخواص فکیف العوام

فریاد حافظ این ہمہ آخر بہ ہرزہ نیست ہم قصہ غریب و حدیث عجیب است و این ہمہ شمول الغامات در مجلس این قسم غراس و غیرہ گاہ گاہ افانہ می شود و مانند ابرنسیان بہ جمیع خلایق می ریزند و ان کا نوا من اهل الخفلة. و درین طور اوقات مرجہ عموم مغفرت متوقع است بے تکلف دراز نفسی نمودہ می آید کہ طرفہ سکرے روداد حضرت میا نجیو قدس سرہ بہ علوشان خاص ظاہری شوند. و الغیب عند اللہ سبحانہ و سلام

مکتوب پنجاہم۔ بہ کمالات دستگاہ شیخ محمد باقر لاہوری در جواب مکتوب او  
کہ از ظاہر شدن مقام عالی نوشتہ بود۔ دبیان آنکہ مرتبہ کہ فوق تعین حی است عمدہ  
در حصول آن حقیقت قرآنی است و مرتبہ کہ فوق تعین وجودی است حقیقت صلوٰۃ  
را دران مدخلت تمام است۔ دبیان آنکہ قرار یافتن معاملہ ذات بحت فوق تعین  
وجودی پیش از ظہور تعین حی است۔ و بعدہ آن مرتبہ داخل تعینات گشتہ و جواب  
سوالی کہ نموده بود۔

باسمہ سبحانہ۔ نحمدہ و نصلی و نسلم۔ بجناب آن برادر ارشاد مرتبت سلام  
سلامت انجام برسد۔ بحقیقت شریفہ متعاقب یک دیگر رسید خوش وقت مآخند چون  
مشکل براحوال بلند بودہ مسرت بر مسرت حاصل گردید۔ آنچه نوشتہ بودند کہ مقامی  
عالی ظاہر شد خود را تا گلو دران مقام داخل یافت و معلوم شد کہ مرتبہ مقدسہ  
ذات بحت ذات است تعالت و تقدست۔ بہمانا کہ این مرتبہ مقدسہ آن مرتبہ  
باشد کہ آخرین ذات است و فوق تعین حی است و عمدہ در حصول این دولت حقیقت  
قرآن مجید است و مرتبہ کہ فوق تعین وجودی است حقیقت صلوٰۃ دران مدخلت تمام  
است۔ چنانچہ در مکتوبات قدسی آیات واقع است کہ حدت در نظر دران مقام  
و البستہ بہ ادای صلوٰۃ است۔ دران وقت مرتبہ ذات بحت تعالت و تقدست  
فوق تعین وجودی قرار یافتہ بود۔ و میر و سلوک بہ آن مقام عالی ختمی باشد چون  
تعین حی بمنصہ ظہور آمد معاملہ سابق داخل تعینات شد و کار و بار در وصول  
قدمی بہ وصول نظری قرار یافت و درین ہنگام عروج نظری بہ حقیقت قرآن مجید  
منوط گشت۔ برین تقدیر تناقض لازم نمی آید و جوابی از سوال شما نیز پیدا شد

کہ حقیقتِ صلوٰۃ بہ اصل الاصل متعلق بہت و حال آنکہ التذاذ خاص در تلاوتِ قرآن مجید بہ حدی معلوم می گردد کہ در ادای صلوٰۃ مفقود بہت۔ چہ اصل الاصل لغت بین از نور تعین می بہت۔ و اگر بعد از گذشتن تعین جہی کیفیت و التذاذ زیادہ از صلوٰۃ بہمند و جہی دارد چہ حیولت حقیقتِ صلوٰۃ در میان حقیقتِ قرآن مجید و مرتبہ مقدمہ ذات بحت تعالت و تقدست از حضرت قبلہ گاہی مسموع نہ شدہ و اللہ اعلم بالصواب بعد از نماز جہی پن بر یارت روحنہ منورہ رسیدہ شد محبت خاص شمارا با خود یافت

امید غالب بہت کہ تترے ازان مقام عالی شدہ باشد۔ و السلام  
**مکتوب پنجاہ و یکم۔** بہ حاجی اسد اللہ دزیر آبادی در بیان درجہ متابعت آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام و تحریریں بر طول محبت و اعتقاد تمام برد جہی کہ ذرہ اعراض را بہ شیخ راہ نہ دہد و تعلق حصول برکات صحبت بران و بیان آن کہ مجرود اخلاص بے مشقت کافی بہت و کائنا سبب ذلک۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفٰۤہٗ حقائق و معارف آگاہ  
 حاجی الحرمین الشریفین حاجی اسد اللہ سلام و تحیہ قبول نمایند۔ مکاتیب شریفہ متعاقباً  
 یک دیگر می رسند و در ارسال جواب کوتاہی واقع می شود معذور خواهند داشت  
 وَالْعِزُّ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُولٌ۔ ثانیاً معلوم نمایند کہ متابعت آن حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم ہفت درجہ بہت درجہ اولی را علمائے طواہر بیان فرمودہ اند۔  
 و این صورت متابعت بہت و شش درجہ دیگر مخصوص بہ اہل باطن بہت نوشتن ہر روز  
 تفصیلی در حوصلہ کتابت نمی گنجد۔ لیکن مجملاً آنکہ در درجہ ششم کمالات  
 و اسرار محبوبیت ذاتی مکتوبات می شوند و نصیب از حروف ششایہات قرآنی و



منزلے از حروف مقطعات فرقائی حاصل رزنگہ زمی شوند و این حروف تشابهات  
و مقطعات در مرتبہ است خاص میان محب و محبوب و هر چند این معاملات مخصوص  
به انبیاء اند علیہم السلام و التسلیات لیکن به بعض افراد این اتمت به طریق تبعیت  
نیز شربے ایزدانی داشته اند و درجه مقام متعلق نزول است کہ به تکمیل و ارشاد خلق  
تعلق دارد تا کلام صاحب دولت را به این معنی درجه شرف سازند و این قسم  
المراد معاملات و راسے شود و مشاہدہ است و در اسے قناد بقاد و راسے تجلیات  
و ظهورات و در اسے ولایت صغری و ولایت کبری و ولایت علیا است ع  
گر بگویم شرح این است حد شود

و گفتن و نوشتن راست نمی آید بطول صحبت و اعتقاد تام به شیخ کامل و کل درکار  
است بتوسعه که جمیع حرکات و سکونات شیخ در نظر مرید زیبا و مستحسن در آید و در  
اعتراض را راه نہ دهد و هر چه می کند به العام می کند و به اذن از سبحانہ جمیع امور  
را سرانجام می دهد پس برین تقدیر اعتراض را گنجایش نیانند اگر به رخصت و مباح  
عمل می نمایند به فصل اللہ سبحانہ حکم قرآن و واجبات می گیرند رخصت غریمت  
پیدا می کنند و تا این قسم اعتقاد به پیر نہ داشته باشند از تیرکات و ثمرات صحبت  
مردم مطلق است اگر چه سالها در صحبت بگذرانند و ریاضت های شاقه پیش گیرند کہ  
غیر از حرمان نتیجہ نیست و مجرد اخلاص و محبت بے مؤنت ریاضت و مشقت و جہول  
کمالات کافی است آری اگر شقت و ریاضت با محبت و اخلاص جمع شود نور  
علی نور خواهد بود و الا محبت مجرد محبت هم به کمال می رساند باید کہ بحال خود تنگ  
تامل نمایند اگر این قسم اعتقاد کہ مذکور شد در خود یا بند پس میر میرند و البعد نیار

روضة منظره حقیرت مجدد است ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ معتزم دانند و چند گاہ بجا آید  
آن روضه منظره متورہ اختیار نمایند و گوهرے ازان کمالات کہ بالا ذکر یافت بدست  
آیند۔ و اگر این نوع اعتقاد و گردید در خود نہ فہمند پس تصدیق نہ کشند و دیگرے را در  
تصدیق تمیذ آیند۔ چون مگر رومو کہ طلب فصاحت و فوائد نمودہ بودند بتایران شہ  
ازان چہ علم داشت ابلاغ نمود۔ والا این حقیر سراسر بشرات و نقص معتزم است زیادہ چہ  
تفصیل اوقات نماید۔ والسلام

**مکتوب پنجاہ و دوم**۔ بہ شہزادہ سلطان محمد معظم در فضیلت ذکر خفی و عزیت  
دوام حضور کہ مخصوص این طریقہ است و بیان آنکہ افادہ واستقامت این طریقہ علیہ  
انعکاسی است و بیان آنکہ ذکر ہر چند از اسباب وصول بہت اما مشروط بہ البطہ و قنای  
فی الشیخ بہت۔ و ما یناسب ذلک۔

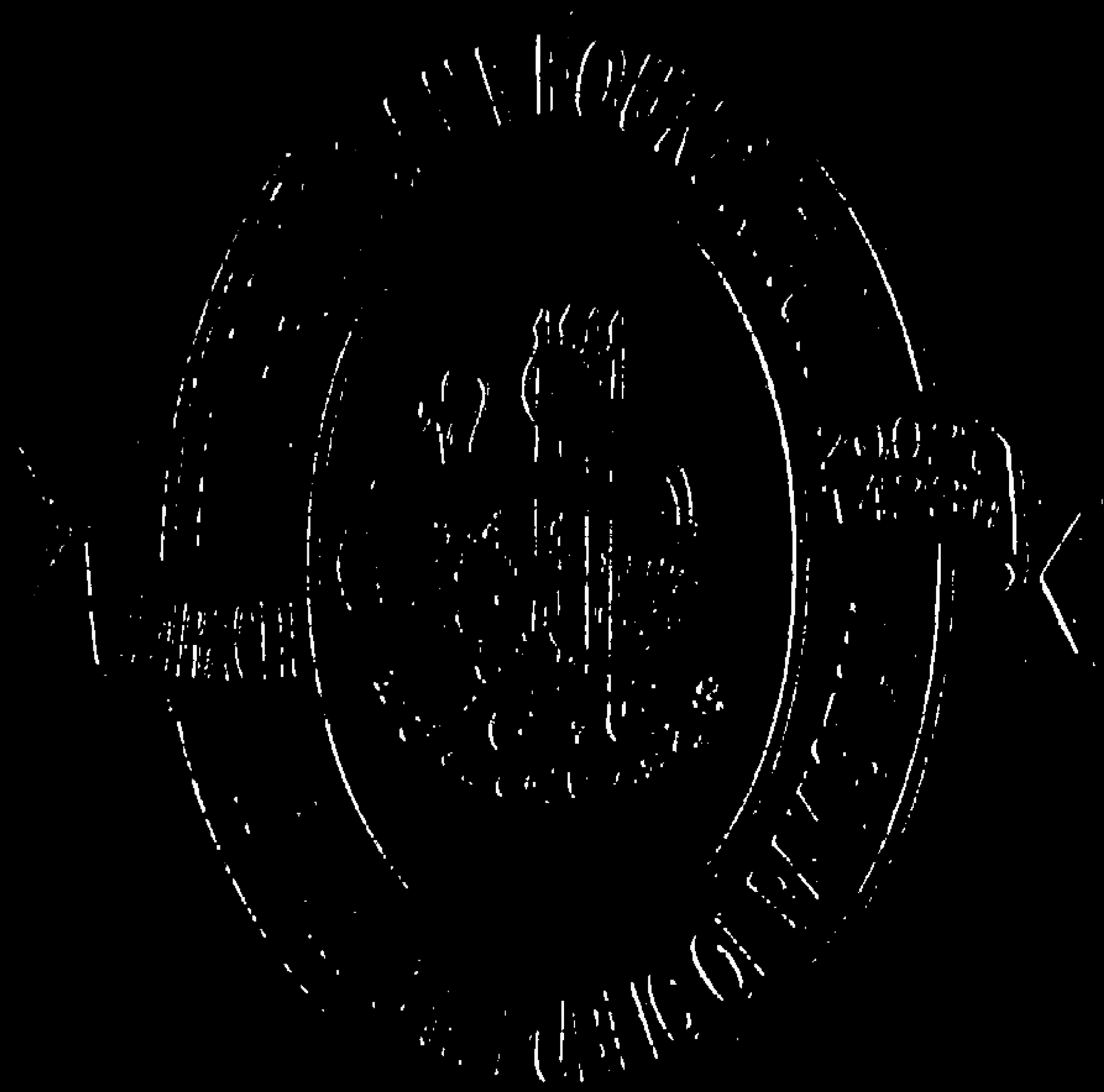
اَلَمْ یَاۤیْنَ الَّذِیۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّا نَحۡشَعُ قُلُوۡبُہُمۡۚ لَیۡسَ اللّٰہُۚ فِی الْحَدِیۡثِ  
اَلَّذِیۡ کَرَّمَ الَّذِیۡنَ لَا تَسۡعَیۡہُ الْحَفَظَۃُ تَزِیۡدُ عَلٰی الَّذِیۡ تَسۡمَعُہُ الْحَفَظَۃُ سَبۡعِیۡنَ  
ضِعْفًا۔ در نفحات در اتوال شیخ ابی سعید بن ابی الخیر مذکور است کہ شیخ را گفتند  
فلان کس بر روی آب می رود گفت سہل است بزنی و صوہ نیز بر آب می رود  
گفتند فلان کس دیہوامی برد گفت ز غنی و کس نیز دیہوامی برد گفت فلان کس  
در یک لحظہ از شہرے بہ شہرے می رود گفت شیطان نیز در یک نفس از مشرق بہ  
مغرب می رود۔ این چنین بفرمایس قیمت نیست۔ مرد آن بود کہ در میان جن خلق  
نشیند و داد و ستد کند و زن خوابد و با خلق در آمیزد و یک لحظہ از خداے خود  
غافل نیامشد۔ احقر دعا گوایان بعد از تبلیغ سلام و تحیہ بعرش عالی متعالی می آید

که بموجب امر عالی بعضی فوائد که تعلق به شغل باطنی دارند معروض می دارد استماع  
فرمایند شغل باطنی در طریقه اکابر این طریق بر اقسام است. قسم اول ذکر اسم ذات  
و طریقه آن بالمشافه بیان کرده شد که از کیفیت آن اطلاع بخشد عمده آنست  
که ذکر ملکه دل می گردد و صفت لازمه او شود چنانچه سمع صفت سامعه و بصیرت  
باصره بعد از حصول این حالت کار و بار به لطیفه روح است و روح به جانبین  
صدر است و بعد انصرام معامله روح و قطع الاحوال و المعارف متعلقه به انکشاف  
اللَّطَائِفِ الثَّلَاثَةِ الْآخِرَةِ ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ يَنْشُرُ الصَّدْرَ وَيُفْجِلُ النَّفْسَ ثُمَّ  
غُزْلُ مَعَهُ مَاعُزْلٌ وَيَصِيرُ مِنْ مُلُوكِ الْبَدَائِنِ. باید دانست که افاده و  
استفاده این طریق انعکاسی و الضیاعی است و مدار معامله به صحبت است به شرط  
مناسبت الطرفین ذکر هر چند از اسباب وصول است لیکن غالباً مشروط به رباطه و فنا  
در شیخ است. لهذا گفته اند که مقدمه فنا فی الشیخ مقدمه فنا فی الله است این را  
فقط یا لطاف شیخ کامل بے الزام طریق ذکر موصل است. چنانچه الزام ذکر که  
خالی ازین رباطه باشد موصل نیست وَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا.  
و ذکر نفی و اثبات هم فوائد بسیار دارد. در تظہیر باطن سیر از ماسوا و ادخال عظیم  
است. بعد از اطلاع بر کیفیت اسم ذات طریق آن نوشته خواهد شد درین  
باب مختصر امر عالی است و دیگر مراتب خیرخواهی و دعاگوئی ظاہر و باطن که مرکز خاطر  
فقیر است از حیطه تحریر و تقریر خارج است و ظهور آثار بر مرید عنایات پادشاهان است  
ع شاهان چه عجب گریبان زندگدارا  
بقیة المعروض آنکه جامع علوم ظاہری و باطنی نتیجۃ اکابر رسید علی عرب منتظر

طلبی است و ایفای وعدہ از مکارم اخلاق۔ بالجلہ سید مذکور از غریزان  
 است قابل محبت و عنایت۔ برادر گرامی فضائل آب حافظ مقصود علی کہ سالہا  
 در صحبت فقر البیر بیدہ مشمول عنایات و الطاف خاصہ خواہد گردید و بعضی  
 التماسہا در خلوت بعرض عالی خواہد رسانید۔ ارشاد پناہ شیخ محمد باقر کہ  
 از خلفائے رشید این طریقہ است صحبت و ملاقات او غنیمت است۔ والسلام  
 مکتوب پنجاہ و سوم۔ نیز بشاہزادہ مذکور در بیان آنکہ مقصود از سیر و  
 سلوک تحصیل مقام اخلاص است و بیان آنکہ طریقیت و حقیقت خادم شریعت  
 اند و مائینا سب ذلک۔

حَاصِدًا وَ مُصَلِّيًا۔ اما بعد احقر دعا گو یان بہ عرض عالی متعالی می رسد  
 کہ ازان ہنگام کہ بہ ثروت ملازمت استسعاد یافتہ ہوا رہ محبت خاص بہ آن جناب  
 عالی در خود می نمود و در مراتب دعا گوئی و خیر خواہی روز افزون ہر چند از قدیم  
 بہ استماع اخبار حق پرستی و استقامت بر طریقہ مرصیہ کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ  
 بہ خصوص بہ آن صاحب عالم کرامت فرمودہ شادان و خورم بودہ غائبانہ دل را  
 نگہانی و ہواداری ہم رسیدہ۔ لیکن بعد از مشاہدہ اخلاق و اوصاف حالت  
 دیگر دارد و مراتب ہوا خواہی و لوازم دعا گوئی در تصاغت و اشتیاق ملازمت  
 گرامی بیش از پیش۔ خوش گفت۔

تا دیدہ رخت عمرے سودا بتو در زیم فارغ ز تو چون باشم اکنون رخت دیدم  
 بہ موجب حدیث نفیس مَنْ أَحَبَّ أَخَاهُ فَلْيَعْلَمْ إِيَّاهُ۔ شمع ازان محضر حق  
 داشت۔ یقین کہ آن حضرت ہم عنایت و شفقت خاص بحال این دعا گوے



**Marfat.com**



داشتہ باشند بقیہ المعروف آنکہ مقصود از سیر و سلوک قطع مقامات جذبہ  
و سلوک تحفیل مقام اخلاص است کہ مربوط بہ فناء الہیہ فانی و انفسی است  
و این اخلاص جزو ہے است از اجزائے شریعت چہ شریعت را سہ جزو ہے علم  
و عمل و اخلاص۔ پس طریقت و حقیقت خادم شریعت اند در تکمیل جزو اول کہ  
اخلاص است حقیقت کار این است و فہم ہر کس بہ اینجانبہ رسد اکثر عالم بہ  
خواب و خیال آرمیدہ اند و بہ جزو دوم نیز اکتفا نمودہ اند از کمالات شریعت  
چہ دانند و بہ حقیقت طریقت و اسناد شریعت را پوست خیال می کنند و  
حقیقت را مغر می دانند کہ حقیقت معاملہ چیست بتریات صوفیہ مغرور اند و  
بحال و مقامات مغتول ہدایم اللہ تعالیٰ سبحانہ سوار الصراط یاذب الفقیر  
والامیر مشفق الصغیر و الکبیر قاضی محمد منیر کہ وسیلہ این دعا گوے است بجناب  
عالی متعالی بعضی مطالب معروف خواہند داشت توقع کہ جواب با صواب  
مرحمت شود صلاح آثار برادر گرامی حافظ مقصود علی از مدتے صحبت فقہ  
قیام دارد۔ امیدوار عنایات و الطابت بادشاہانہ است و اسلام ادلا و آخراً۔  
**مکتوب پنجاہ و چہارم۔** بہ ملا محمد جان در سکی در بیان بعضی خصائص و  
کمالات مجدد الف ثانی قدس سرہ۔

نحمدہ و نصلی و نسلم۔ یہ جناب آن برادر گرامی سلام سلامت انجام برسد  
بعضی از خصائص و کمالات و خرایا کہ حضرت حق سبحانہ بہ محض فضل و کرم خویش بکھرت  
مجدد الف ثانی عطا فرمودہ است نوشتہ می شود بگوشت ہوش استماع نمایند از  
آنجملہ آن است کہ آن حضرت مبشر شدہ بودند بہ آن کہ دنیا ترا حکم آخرت دادیم

1322

به وصول مطلوب و این طریق به وجود مبارک حضرت ایشان ماثیوع پیدا کرده از  
 فرزندان دیگر این قسم خدمت به وقوع نیامده. و از آن جمله است عدم تعین سجاد  
 و الهنا عدم تعین بیک مرفوس فی الحقیقه جانشین کسی است که بیشتر رشتہ دار شاد از  
 وے به وقوع آید و هذا یخلاف ما هو من لئوم عند مشایخ هذا الوقت  
 دیگر تا کجا احصا نمایند که خارج از حیطه نوشتن است تشنیده شد که سیادت آب میر  
 محمد ابراهیم ترک منصب نمودند. عجب از ایشان که فقیر را مطلع نه ساختند و این همه  
 استعمال نمودند الخیر فیما صنع الله سبحانه. رزقه الله تعالی الاستقامه  
 التي هي فوق الكرامة. دیگر آنچه از شوق زهیرت حرمین شریفین بارفاقت میر  
 محمد ابراهیم نوشته بودند مبارک است یا کیتی کنت معهم فافوز فوزاً عظيماً.  
 کاش مرا هم این سعادت میسر شود. لیکن خدمات در ضامندی حضرت والده از اہم  
 امور است ایشان اذن نمی فرمایند به خدمت بادشاہ دین پناہ بوجہ متاوردہم  
 فی الامر نیز عرض نمایند اگر ایشان رحمت دادند ما ہم رخصت نمودیم ارتقاع  
 ہر چند یک ظلم از عبادات نافلہ به وجہ فاضل تر است. اگر ج فرض گشتہ خود حاجت  
 پرسیدن نیست فان حق الله تعالی سبحانه مقدم علی سائر الحقوق.  
 والسلام۔

**مکتوب پنجاہ و پنجم۔** در وصول برکات از حقیقت حضرت جبریل و یافتن

اتحاد خاص به این حقیقت علیا و اشارہ به حقیقت حضرت اسماعیل

بعد الحمد والصلوة به آن برادر عزیز می رساند کہ اقوال و اوصاف فقراء

این حدود بخیر و عافیت است و غیر از ماتم عصیان اندوہے واقع نیست امید کہ

بدعا و ظہر الغیب محمد و معاونین باشند دیگر از سولہ جدیدہ آنکہ از حقیقت حضرت  
جبریل علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام درین روزها الوار و برکات فراوان فالقن  
گشتند و طرفہ اتحاد سے بہ آن حقیقت معلوم شد و عنایت خاص آنحضرت را در حق  
تو دیانت و الغیب عند اللہ سبحانہ و حقیقت حضرت اسرافیل علی نبینا  
و علیہ الصلوٰۃ و السلام و مناسبت آن بہ حقیقت الحقائق در مکتوبات جلد ثالث  
حضرت مجدد الف ثانی در مکتوب لغیس حجتی نگارش فرمودہ اند از انجام مطالعہ  
خواہند نمود۔ و السلام۔

مکتوب پنجاہ و ششم۔ اُرْسِلْ إِلَى سُلْطَانِ الْوَقْتِ فِي الْإِحْتِرَازِ  
عَنِ الْمَطَائِمِ وَالْمَنْعِ عَنْ رِعَايَةِ الظُّلْمَةِ وَالرَّفُضَةِ وَارْخُزْهُمْ فِي الرَّجْمِ  
عَنِ التَّسْوِيفِ فِي ذَاكَ۔

حَامِدًا وَ مُصَلِّيًا۔ اَلْسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَبَرَكَاتُهُ  
تَعَالَى۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ مُظْلِمَةٌ  
اِخِيهِ مِنْ عَرَضٍ اَوْ شَيْءٍ فَلْيَسْتَحْلِلْهُ مِنْ الْيَوْمِ قَبْلَ اَنْ لَا يَكُونَ  
دِيَارًا وَلَا دِرْهَمًا اِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ اَخَذَ يَقْدِرُ مُظْلِمَةً وَاِنْ لَمْ يَكُنْ  
لَهُ حَسَنَاتٌ اَخَذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فُحِّلَ عَلَيْهِ۔ وَالْيَضَاقَالَ صَلَّی  
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ فِينَا۔ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا  
دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعٍ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِي  
مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَذَمَّ  
هَذَا وَآكَلَ مَالَ هَذَا اَوْ سَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا

حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنَيْتَ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا  
 عَلَيْهِ ثُمَّ طَرَحَ فِي النَّارِ - هرگاه فراغت را این حال خواهد شد قَمَائِلُ الْمُتَوَافِقِ  
 قَاتِبُوا يَأْأُدِي الْأَبْصَارُ - ویا بجلد اعانة الظلمة والبرقضة واعترافهم  
 واعترافهم اعانة لهم على المعصية قَالَ سُبْحَانَكَ تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَ  
 التَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ فَأَلْخَذَ رُثْمَ الْخَذَرِ - قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ الْمُسَوِّفُونَ - والسلام -  
 مکتوب پنجاه و هفتم - نیز به یادشاه دین پناه در فضیلت سلطان عادل  
 و مفارش درویشی -

حَامِدًا وَ مُصَلِّيًا وَ مُسَلِّمًا - اما بعد کترین دعا گو یان و خیر خواهان بعد از  
 عرض سلام معروض مقدس معنی می گرداند که دعا گوے قدیمی همواره به دعای فخر الغیب  
 که شیوه قدیمی است رطب اللسان است و چرا نباشد که تقویت دین متین و نفرت  
 ملت مبین و البسته به سلاطین عظام است فی الحدیث الْأَسْلَامُ وَالسُّلْطَانُ  
 أَخَوَانٌ تَوَافَقَ لَا يُصْلِحُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا إِلَّا بِمُصَاحِبِهِ فَإِذَا سَلَامٌ أَسْنُ  
 وَالسُّلْطَانُ حَارِسٌ وَمَا لَا أَسْنُ لَهُ مُنْهَكِمٌ وَمَا لَا حَارِسٌ لَهُ ضَالِعٌ  
 الَّذِي يَكُنِي عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ أَيْضًا فِي الْحَدِيثِ السُّلْطَانُ الْعَادِلُ الْمُتَوَافِقُ  
 ظِلُّ اللَّهِ وَبُحْبُوحُهُ وَ يَرْفَعُ لِلْوَالِي الْعَادِلِ الْمُتَوَافِقِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ عَمَلُ  
 سِتِّينَ صِدْقًا لَهُمْ عَابِدٌ مُجْتَهِدٌ أَبُو الشَّيْخِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ - حضرت سلامت  
 جامع الفضائل برادر دینی حافظ مقصود علی که حافظ قرآن مجید و بکلیه صلاح و تقوی  
 آراسته است و سابق به مفید و دود پنجاهی سر بلندی داشت و در نه است که



در محبت فقراء به وضع صلاح و وصفت عبادت می گذارند و جمیع کثیر با خود وابسته دارد امیدوار است که یومیه فراخوار او از پیشگاه خلافت و جهان داری مرخص شود که درین کیر سن به جمعیت به عبادت و دعا گوئی مشغول باشد۔ انوی کمالات دستگاہی شیخ عبد اللطیف که از مدتی به مرمن مبتلا بود و الحال شفا یافته به دعای محمودی دارین آن حضرت مشغول است و بعرض سلام جرات می نماید۔ و السلام  
**مکتوب پنجاه و هشتم۔** به شاهزاده سلطان معظم و ذکر بعضی خطا لیس و مزایا  
 این طریقہ علیہ و بیان آنکہ عمدہ در حصول آنها و حدائق التوجہ ساختن است خود را در خدمت پیر کاش و فانی شدن است دروے۔

حامد او مصلیاً و مسلماً۔ ناجد۔ احقر دعا گو یان به عرض عالی متعالی می رساند که  
 اناک ہنگام کہ عنایت نامہ گرامی رسیدہ طرّفہ محبتہ بہ جناب آن صاحب عالم میرا شد  
 عنایات کہ حدائق مندرج است شکر آن را چہ گوینہ ادا نماید توقع چنان است کہ از  
 حاشیہ خاطر خاطر منسی نہ فرمایند و از دعا گو یان و خیر خواہان دارین تصور فرمایند۔  
 یہ معتقدنہ ہوا انوی بعضی خطا لیس و مزایا این طریقہ عالی کہ بنیادش نقش بندہ بہ  
 است و بران بنیاد کوشکھا و شمار تہا بنا ساختہ اند معروض می دارد۔ بداند طریقہ  
 کہ بزرگان با اختیار کردہ اند بدانش از عالم برست **مِنَ الْقَلْبِ وَ الرُّوحِ وَ**  
**السَّيْرِ وَ الْخَفِيِّ وَ الْأَخْفَى وَ حُصُولِ الْأَحْوَالِ الْمَوَاجِبِہِ وَ التَّجَلِّيَاتِ بِخَصِّ بَعْضِ**  
**فَرْدٍ مِّنْ هَذِهِ اللَّطَائِفِ الْمَذْكُورَةِ ثُمَّ يَصِيرُ النَّفْسُ مَعَ تَوَالِيهَا مُضْمِرًا**  
**مَعْلَا شَيْئًا فَإِنَّمَا مَسْتَهْلِكًا ثُمَّ يَنْشَبُ الصَّدْرُ حَقَّ الْإِنْشِرَاحِ ثُمَّ يَخْصُلُ**  
**التَّصْفِيَّةُ وَ التَّزْكِيَّةُ لِلْعَالِمِ الْخَلْقِ وَ لِقَى بِالْعَالِمِ الْخَلْقِ اللَّطَائِفِ الْأَرْبَعَةِ**

مِنَ الْهَوَاءِ وَالْمَاءِ وَالنَّارِ وَالتُّرَابِ فَحَيْثُ يُدْرِكُ الْعَالَمُ الْعَالَمُ وَهَذِهِ  
 الْأَحْوَالُ لَا تَبْسُرُ الْأَهْمِيَّةَ سَيِّدِ الْأَدَلَّةِ وَالْآخِرِينَ عَلَيْهِ وَعَلَى إِلَهِهِ  
 مِنَ الصَّلَاةِ أَقْبَلَهَا وَ مِنَ التَّحِيَّاتِ أَكْمَلَهَا حَقِيقَتِ كَارِئِنِ هِيَ أَمَّا هُمْ  
 هِرْكَسِ اِيْمَانَهُ رَسَدِ الْكُرْعَالِمِ بِهْ خَوَابِ وَخِيَالِ آرْمِيدِهِ اَنْدِ وَبُجُوزِ دُمُونِ اَكْتَفَا نَمُودِهِ  
 اَزْ كَمَالَاتِ شَرْعِيَّتِ چِهْ دَانَنْدِ وَبِهْ حَقِيقَتِ وَطَرَفِيَّتِ چِهْ دَارِ سَنْدِ شَرْعِيَّتِ رَا اِيْمَانِ  
 خِيَالِ مِیْ كَنْنَنْدِ وَحَقِيقَتِ رَا مَعْرِفِیْ دَانَنْدِ نَهْیْ دَانَنْدِ كِهْ حَقِيقَتِ مَعَالِمِ حَسِيَّتِ بِهْ تَرَبَاتِ  
 صُوفِيَّةِ مَعْرِفِیْ رَا اَنْدِ وَبَا اِتْوَالِ وَمَقَامَاتِ مَعْتُونِ هَذِهِ اِهْمُ اَللّٰهُ مُسْتَحَاتُّهُ سِوَا اِ  
 الصَّوَابِ بِخِلَافِ اِيْنِ اَكْبَارِ كِهْ بِهْ ظَاهِرِ دِيَا طِنِ بَرِ شَرْعِيَّتِ قَدَمِ رَا سَمِخْ دَارَنْدِ وَازْ لَفْصِ  
 بِهْ فَصِ نَهْیْ كِرَا يَنْدِ وَازْ فُتُوْحَاتِ مَدِيْنَةِ بِهْ فُتُوْحَاتِ مَكِيَّةِ التَّقَاتِ نَهْیْ نَمَا يَنْدِ اَنْ تَحَلِّيْ  
 ذَاتِيْ كِهْ دِيْكَرَانِ رَا بَرْتِيْ هِسْتِ اِيْنِ بَرْتِ رُكُوَارَانِ رَا وَ اِهْمِ هِسْتِ شَهُودِ وَحْدَتِ رَا دَكْتَرِ  
 دَرِ قَدَمِ اَدَلِ كَذَا شْتِهْ بِهْ فَوْقِ الْفَوْقِ شَتَا فْتِهْ اَنْدِ لُظْرِ شَانِ شَانِيْ اَمْرَا هُنْ قَلْبِيْ  
 اِهْمِ وَتَوْجِيْهِ شَانِ دَا فِ عِلَالِ مَعْتُوِيَّةِ بِيْنِمِ التَّقَاتِ شَانِ اَنْ حَالِ هِسْتِ كِهْ دَرِ جَاهَا  
 دِيْكَرِ بِهْ عِبَادَاتِ وَرِيَا ضَاتِ بَدَسْتِ نِيَا يْدِ نَوْشِ كَفْتِ ه  
 نَقْشِ بِنْدِ عَجَبِ قَافِلِهْ سَالَا رَا نَنْدِ كِهْ بَرَنْدِ اَزْ رِهْ پَهْنَانِ بِهْ حَرْمِ قَافِلِهْ رَا  
 اَزْ دِلِ سَالِكِ جَاوِيْهِ سَحْبَتِ شَانِ مِیْ بَرْدِ وَ سُوْمَهْ خُلُوتِ وَ فِكْرِ چَلِهْ رَا  
 وَ اِيْنَا بَا يْدِ اَلْسَنَتِ كِهْ عَمْدِهْ دَرِ حُصُولِ مَطَالِبِ اَرِهَنْدِ وَ حِدَاتِيْ التَّوَجُّهِ سَا خْتِنِ  
 اِهْمِ خُودِ رَا دَرِ خَدْمَتِ شَيْخِ كَامِلِ كَامِلِ وَ فَا نِيْ شَدْنِ هِسْتِ دَرِ اِنْذَا فَرْمُودِهْ اَنْدِ  
 كِهْ فَنَانِيْ اَشَيْخِ مَقْدُمُهُ فَنَانِيْ اَللّٰهُ سُبْحَانَهُ رَزَقَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَ اَيَّاكُمْ شَوْيَا مِيْنِ  
 هَذِهِ الْمَعَارِفِ وَالْاَسْرَارِ ه

داویم تر از گنج مقصود نشان گرامر سیدیم تو شاید بری  
فضائل مآب برادر گرامی حافظ مقصود علی بابا خدمت عالی فرستاده شد لقین کہ  
عنایات و الطاف خاصہ شامل حال او خواهند مری داشت بعضی ادغیہ ماثورہ و  
اعمال مجربہ نظریہ محض خیرخواہی دارین نموده معصوب حافظ ارسال داشته بمطالعہ  
خاص خواهد در آمدہ و السلام اولاً و آخراً۔

مکتوب پنجاہ و نہم۔ بہ سلطان وقت در بیان آنکہ بلا و مصیبت ہر چند  
بظاہر تلخ است اما فی الحقیقت ترقی بخش است۔ و بیان آنکہ از غلطہ تبریح کس را  
نجات نیست و در دید تصور اعمال و مہم داشتق نیات و ذکر فضائل مطہون و  
امثال آن۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ فِي السَّعَاءِ وَالضَّرَاءِ وَفِي الشَّدَادِ وَالرَّخَاءِ وَالصَّلَاةِ  
وَالسَّلَامِ عَلَى مَنْ كَاؤُذِي بَنِي نَحْرٍ إِذَا بَرَّهَ وَمَا ابْتُلِيَ رَسُولٌ مِثْلَ  
إِبْرَاهِيمَ لَمَّا أَصَارَ دَحْمَةَ الْعَالَمِينَ وَسَيِّدُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ -  
وَمَا فِي الْحَدِيثِ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُعْزَى أَخَاهُ يُصِيبُهُ إِلَّا كَسَاهُ اللَّهُ  
تَعَالَى مِنْ حُلِّ الْكِرَامَةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَنْ رَجُلٍ حَرَّمَ كَثْرَتِ دَعَا كَوِيَانِ  
محمد سیف الدین بعرض والامی رساند کہ یہ درود فرمان عالیشان سر بلند گردید  
غریب نوازی فرمودند و دلیلی شکستہ را بدست آوردند فی الحدیث مَنْ عَزَى  
مُصَابًا أَخَاهُ أَخْرَجَهُ مِنْ حِلِّ الْكِرَامَةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَنْ رَجُلٍ حَرَّمَ كَثْرَتِ دَعَا كَوِيَانِ  
بر کمال تواضع آن حضرت دارد  
ن کہ باشم کہ بران خاطر عاطر بگذرم  
لطفنامی کنی اے خاک دلت تلخ سرم

چون شیوہ دعا گوئی و خیر خواہی از قدیم داریم ہمارہ یہ دعائے سلامتی دارین آن حضرت  
 رطب اللسان می باشد خصوص درین ایام مصیبت از ہمیں قلب دعا ہا در حق آن حضرت  
 نمودہ شد بہ احابت قرین باد مصیبت و بلا ہر چند در ظاہر تراخ و بے مرہ است لیکن فی الحقیقت  
 ترقی بخش است و بجلالت و طراوت چہ جفاے محبوب نسبت بہ القار و بیشتر لذت بخش و  
 فرح آور است لَا تَفِي الْجَلَالِ وَالْإِلَهِامُ مُرَادُ الْمُحِبُّوبِ خَالِصُ بَخْلَاتِ الْجَمَالِ وَ  
 الْإِنْعَامِ فَإِنَّهَا مَشْرُوبَانِ مِمَّا إِذَا النَّفْسُ - درد نیا نمکین کہ بہت ہمین اندوہ و غم بہت  
 خوش گفت

غرض از عشق تو ام چاشنی درد و غم بہت در نہ زیر فلک اسباب تنعم چہ کم بہت  
 آرسہ ماتم و مصیبت کہ بہت از عصیان بہت کہ با وجود مشاہدہ این قسم امور پیچ متنبہ نمی  
 شویم و بیش از بیش بہ خطوط نفسانی را غنیم و خواہان ترفع و تعالی خود - حالانکہ نفس قرآنی است  
 تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ يُجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فُسَادًا  
 و در احادیث کثیرہ وارد شدہ کہ از عذاب قبر پیچ کس را نجات نیست فَمِنْهَا مَا وَدِدَ  
 الطَّبْرَانِيُّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ تَوَفَّيْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَخَرَجْنَا مَعَهُ قَرَأَ يَنَاءُ مَهْمًا شَدِيدًا الْحَزْنَ فَقَعَدَ عَلَى الْقَبْرِ وَجَعَلَ يُنْظِرُ إِلَى  
 السَّمَاءِ ثُمَّ نَزَلَ فِيهِ قَرَأَتْهُ يَزِيدًا حَزْنًا ثُمَّ جَزَعَ قَرَأَتْهُ سُوْرَى عَنْهُ فَنَبَسَمَ  
 فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ كُنْتُ أَذْكَرُ صِنْتِ الْقَبْرِ وَضَعْتُ زَيْنَبَ وَكَانَ ذَلِكَ كِشْفًا  
 عَلَى قَدْعَوْتِ اللَّهِ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْهَا فَعَلَّ وَلَكِنْ صَغَطَهَا صَغْطَةً سَمِعَهَا  
 مِنْ بَيْنِ الْحَائِقَيْنِ الْإِلْحَيْنِ وَالْإِلْسِ - وَمِنْهَا مَا أَخْرَجَ سَعِيدُ ابْنِ مَنْصُورٍ  
 - وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا عَنْ رَازَانَ قَالَ لَمَّا ذُقْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابنتہ رقیۃ جلّس عند القبر فترید وجہہ ثمّ یرى عنہ فسأله فقال  
 فقال ذكرت ابنتی وضعتہا وعذاب القبر قد عوت اللہ ففرج عنہا و  
 ایم اللہ لقد ضمت ضمت سمعہا ما بین الخافقین الا الجن والانس۔ در  
 منها ما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هذا الذی تحرّک له العرش  
 وشہدہ سبعون الفا من الملائکة لقد ضمت ضمت ثمّ تخرج فصرّ عنہ  
 یعنی سعد بن معاذ قال الحسن تحرّک له العرش فوجاه بوجہ برکاء  
 یہ ابن جاعلہ کہ متواسے اہل اسلام اند این نوع سلوک نمایند و اسے بر ما عاصیان خصوص  
 معاملہ این روسیاء کہ بہ عصاة دیگر نمی ماند ہمیشہ مصروف بظاہر آرائی و قبول خلق  
 است و مطیع نظر و حظوظ عاجلہ و منتہای مقاصد او ترفع و تکبر بر اقران قالوئیل  
 کلّ الوئیل چنان باید نمود کہ این نوع مخادع را چہ قسم خراخواہد بود و ما ظلمہم اللہ  
 و لکن کافوا انفسہم یظلمون این است حاصل عمر و نسویمیر و سلوک با عین عنوان  
 این عالمی را تصور فرمودہ گمان صلاح و درویشی دور نمایند و در قطار اہل دنیا  
 داخل دانند و چنانچہ با گمانت بہ حسب ظاہر مہربانی می فرمایند این دور از کار رانیر  
 ازین زمرہ دانستہ مہربانی می فرمودہ یا شند نہ بعنوان صلاح و درویشی کہ ہر حال  
 از ان دور و مہجور است۔ و این معنی را بر مختلف و تحمل محمول فرمایند کہ واقع نفس الامر  
 است حضرت سلامت ضعیفہ مروجہ کہ قریب سیزدہ و چہار دہ سال بہ انواع امراض  
 مبتلا بود کہ یکے از انہا علیٰ لطن است۔ و در حدیث آمدہ کہ مَنْ قَتَلَهُ لَطْنُهُ  
 لَمْ یُعَذَّبْ فی قبرہ۔ و نیز وارد شدہ کہ الْمُبْطُونُ شَہِيدٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ  
 رَضِيَ اللہ عَنْہُ اَنَّ اَكْثَرَ شَہِدَاءِ اُمَّتِي لِاصْحَابِ الْقُرْبَشِ وَرَبِّ قَتِيلٍ



بَيْنَ الصَّفَيْنِ - وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِبُغْيَتِهِمْ لَكُمْ بِإِنْ أَحَادِيثِ اميدوار غيبت و  
الغَيْبِ عِنْدَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ - وَالسَّلَامُ -

مکتوب شصتم - ایضاً به سلطان وقت در بیان آنکه دید قصور اعمال مشعر  
از کمال است - و این معرفت مراقبه اخلاص خواص است -

اما بعد می رساند که فرمان عالیشان و عطر که از روضه عنایت مرحمت شد  
بود درود کرامت آمود فرمود و فلانی به زبانی نیز اظهار تحفقات مقدس نموده  
ادایه سپاس بے قیاس نمود - و باعث جمعیت خاطر شد و موجب مزید دعا و دولت  
دو برابر که از قدیم وظیفه فقر است گشت - این فقر از اشتغال باین امر خطیر همواره قانع  
نیست و نخواهد بود وَ كَيْفَ يَفْرُغُ که از عهد بعید رلقه خیر اندیشی در رقبه جان دارد  
و این هر رفته را متین و مستحکم می دارد وَ لِلَّهِ الْمُنَّةُ که آثار غیر خواهی بر ضمیر فحش پذیر  
هم میرهن گردید و این معنی مراراً بر زبان الهام ترجمان گذشته و الا آن نیز رجاء بقای  
مناسبت معنوی واثق که این همه عنایات از آثار است و دید قصور که مرقوم تسلیم  
محشتم گردیده مشعر از کمال دید است از آنجا که ممکن مرآت کمالات و جوب است و  
تقابل لازم مرآت پس ممکن هر چند در دید قصور پیش تقابل کمالات آن مرتبه مقدّم  
آئینه داری پیش و لکن با تبتین الاشیاء و این معرفت مراقبه اخلاص خواص است و  
کَلَّ لِسَانٍ مناسب است - وَالسَّلَامُ -

مکتوب شصت و یکم - غالباً به والده شاهزاده سلطان محمود مرحوم در  
تحریر بر محبت و اخلاص به جناب تقدس نقاب بارگاه ثریا جاه متقن نشین بود  
عصمت و شریاری خرده گزین سرادقات مکرمت و جهان داری احقر فقر اعزهن

می دارد که هر چند به جناب عالی نوز دیده دانش و منش خلافت جهانی نوز  
 حدیقه آفرینش سلطنت و کامرانی شاهزاده والا ذریعہ ملاقات صوری نه بشده  
 لیکن از اینجا که الطاف عنایت خاصه در غیبت شامل حال نقراب نوا فرموده به  
 نشان خاص مہمت اختصاص نگاشته انا مل قدسی کوا مل ممتاز و مغر می فرمایند  
 لوازم و ظالمت دعا گوئی روز افزون می شود و مرا سیم ہوا جوئی و خیر خواہی در لہذا  
 و ارتباط معنوی مزید می گردد و قدسیہ سلامت مدار این طریقه علیہ بر محبت اخلاص  
 قلبی و اتحاد حقیقی است ہر گاہ این معنی مسیر گشت مقاصد در این حامل گردیدہ اگر  
 کسی در ظاہر دور است و اخلاص صمیمی بہ این سلسلہ علیہ وارد بہ سبب محبت از راہ  
 محبت بتوہبات باطنی این بزرگواران تمام امید مرام صوری و معنوی است  
 و ترقیات محبت با فقرائے رفعت دنیا و آخرت است۔ السلام۔

**مکتوب شصت و دوم۔** بہ روشن راے بیگم مرحومہ در جواب مکتوب اد  
 کہ از تصفیہ عناصر و جز آن نوشتہ بود۔ و بیان آنکہ در تہنور الوار کعبہ ربانی شفیہ  
 غنیمت خاک دخل تمام دارد و در تکرہیں بر تعمیر اوقات۔

صحیفہ شریفہ کہ منتہی وارد عالی بودہ رسیدہ مطالعہ آن سبب لذت  
 معنویہ گردید۔ الحمد للہ سبحانہ کہ در انوار و برکات کہ در حضرت دارالارشاد فاضل  
 و دار داند شریک می باشد و ہمراہ از راہ محبت معنویہ ہمراہید۔ و آنچه نگارش  
 یافتہ بود کہ در تصفیہ عناصر بودم نوز سے ظاہر شد می تواند کہ این نوز از حقیقت  
 کعبہ ربانی منعکس گشتہ باشد۔ چنانچہ سابقین ایما سے یہ این معنی رفتہ بود و توجہ  
 غائبانہ درین امر معرود نمود۔ حمد للہ سبحانہ کہ پرتو سے از انوار کعبہ در باطن یافتہ

اگرچہ بہ طریق انعکاس باشد نعمتِ بہت عظمیٰ بقصیدہ غنا صر خصوص تصفیہ خاک را  
 دخل تمام بہت در زہور آن لازم است۔ و چون این ترکیبہ و تصفیہ بحد کمالی خواهد رسید  
 امید است کہ اصل اللہ آن نسبت ظہور فرماید امیدوار باشند و اوقات را بہ ذکر و فکر  
 معمور دارند۔ و این حقیر را بہ توہیات غائبانہ محمد و معادن دانند شب چہارشنبہ  
 بلجے از درویشان در مسجد محتلف شدیم۔ خیمہ کہ فرستادہ بودید بہ وقت رسید  
 سہ چوبہ درادشہ را دھن مسجد استادہ کردہ فقرا بہ آسودگی بسر می بُرند بدعاے  
 خیریت شارب طب اللسان اند۔ والسلام۔

مکتوب شہادت و سیووم۔ در بیان سبب قبض و بستگی باطن و تحریر بحسب  
 واستقامت در جمیع امور۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ صَیْفِہ تشریفہ آن  
 برادر گرامی در عین انتظار رسید خوش وقت ساخت و سبب توجہ غائبانہ گشت  
 چون مشعل بر درد و شوق بودہ فرحت بر فرحت افزود۔ ع

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

اشعار رنگین و دلکش بہ مطالعہ درآمد و حظ از خواندن آن یافتیم۔

الائے طوطی گویاے امرار مبادا خالیت شکر ز منقار

باید کہ بہ ہمین آئین از احوال خیر مال خویش اطلاع می دادہ باشند کہ موجب مزید  
 ارتباط و سبب توہیات غائبانہ است۔ دیگر از قبض و بستگی باطن در آزار نباشند  
 کہ قبض و بسط مرد و باز دے طیران عروج اند با آنکہ گویم کہ سہلکے کہ علم بہ احوال خود  
 ندارد بسیار است کہ نسبت بہ باطن او ہمیشہ جلوہ گر باشد و ظاہر را ازان علم نباشد

در این سبب متعین و محزون بود۔ غیر از قبض و بستگی از احوال خود تغیر نتواند کرد۔ استعدادات طلب مختلف افتاده اند عمده کار محبت و رسوخ است به شیخ خود و استقامت تام است بر احوال شرعیہ در جمیع امور چه در ماکول و مشروب و لباس و چه غیر آن اگر این معارف نقد و قوت است۔ هیچ غم نیست چه این دولت عظمیٰ بے تحلیٰ به نسبت صورت پذیر نیست و اگر درین دو چیز مستور خلل واقع شود و با وجود آن احوال و جمعیت باطن بحال باشد غیر از خرابی و استدر لاج هیچ نیست بالجمله این حقیر را از یاد خود غافل نہ دانند و از دعا و توجہ ممد و معاون شناسند در وقت تحریر کتابت توجہ به جانب شما نموده شد و امیدواری تمام حاصل گشت

بَلَّكُمُ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ لَسِيَتْ خَاصَّةً سَائِرُ بَاطِنِ شَمَاهِلِهِ كَرْدِيدٌ وَ الْغَيْبُ عِنْدَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ۔

**مکتوب شخصیت و چهارم۔** در بیان آنکه حضور معتبر نزد اکابر این طریقه حضور بے غیب است و بیان یادداشت و تفصیل آن و بیان آنکه مقصود از سیر و سلوک کفیل مقام است و مدح این طریقه علیہ و ترجیح آن بر سائر طرق۔

مخدومادر علیات اکابر این سلسلہ علیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم واقع شده است کہ نسبت مافوق ہمہ نسبت است از نسبت حضور و گاهی خود نموده اند و حضور سے کہ نزد ایشان معتبر است حضور بے غیب است کہ تعبیر از ان بہ یادداشت نموده اند۔ پس نسبت این عزیزان عبارت از یادداشت باشد کہ بہ فہم قاصر فقیر قرار یافته برین تفصیل است تحلی ذات عبارت از طور حضرت ذات است تعالیٰ و تقدس و حضور او سبحانہ بے ملاحظہ اسما و صفات و شیون

واعتبارات و آن تجلی را برتی گفته اند یعنی لمع لیسیر از تفارع شیون و اعتبارات  
متحقق می شود و باز در پیله شیون و اعتبارات متواری می گردد پس برین تقدیر  
حضور بے غیبت متصور نباشد بلکہ زمان لیسیر حضور است و اغلب اوقات غلبه  
پس این نسبت نزد این عزیزان معتبر نباشد و حالانکہ تجلی را مشایخ سلاسل دیگر  
نهایت النہایت گفته اند۔ ہر گاہ این حضور دوام پذیرد و اصلاً استتار قبول  
نہ کند و ہمارہ بے پردہ اسما و صفات و شیون و اعتبارات تجلی شود حضور بے  
غیبت خواهد بود۔ پس نسبت این اکابر را با نسبتہائے دیگران قیاس باید نمود  
و بے تکلف فوق ہمہ باید داشت۔ این قسم حضور اگرچہ پیش اکثر مردم مستبعد می  
نماید۔ شمس

هٰذِهِمُ الْآرَبَابُ النَّعِيمُ لَعِيْمَهَا وَلِلْعَاشِقِ الْمُسِيكِيْنَ مَا يَجْرِعُ  
این نسبت علیہ بر پنج غایت پیدا کرده است کہ اگر فرضاً پیش ارباب ہیں مصلحت  
بزرگ گفته شود محتمل کہ اکثر آنها در مقام انکار آیند و باور نہ دارند نسبتہ کہ  
الحال در میان ارباب این خانواده بزرگ متعارف شدہ است عبارات از  
حضور حق است سبحانہ و شہود او تعلق بر وجہی کہ از وصف شاہدے و شہودے  
منزہ بات شد و وجہی است معرا از جہات ستہ متعارفہ۔ اگرچہ بہت فوق متوہم  
باشد و بظاہر دوام پذیرد و این نسبت در مقام جذبہ فقط نیز متحقق می گردد۔  
فوقیت آن را وجہی ظاہر نیست بخلاف یادداشت بمعنی سابق کہ حصول آن  
بہر تمامی بہت جذبہ و مقامات سلوک بہت دعو و درجہ آن بر ہیچ احدے محقق  
نیست۔ اگر خلفے ہست در حصول اوست و پس حاسدے اگر از حسد انکار



نماید و تلافی از نقص خود بخود کند و موز و ریهت سه  
 قاهرے گر کند این طائفہ را حق قصود  
 ہر شیزان جهان لہجہ این سلسلہ اند  
 رو بہ از حیلہ چہان بگسلہ این سلسلہ را  
 نزد ما بعد از طے منازل سلوک و قطع مقامات جذبہ معلوم شد کہ مقصود از این  
 سیر و سلوک تحصیل مقام اخلاص است کہ مربوط بہ قنای آفاقی و انفسی است  
 و این اخلاص جزو ہے است از اجزای شریعت۔ چہ شریعت را سہ جزو ہے علم  
 و عمل و اخلاص۔ پس طریقت و حقیقت خادم شریعت اند و تکمیل جزو او کہ اخلاص  
 است حقیقت کار این ہے۔ اما فہم ہر کس اینجا نرسد اکثر عالم بخواب خیال آمید  
 اند و بجزو دیگر اکتفا نمودہ اند از کمالات شریعت چہ دانند و بحقیقت و طریقت  
 چہ دارند۔ شریعت را پوست خیال می کنند و حقیقت را مغزی دانند نمی دانند  
 کہ حقیقت معاملہ حبسیت بہ تربات موفیہ مغرور اند و بہ احوال و مقامات مفتون۔  
 هَذَا هُمْ اللَّهُ سُبْحَانَهُ سَوَاءُ الصَّوَابِ وَالسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ  
 الصَّالِحِينَ۔ بدانکہ طریقے کہ اقرب ہے اوسن و اوفن و اوثق و اسلم و احکم و  
 اصدق و اعدل و اعلیٰ و ارفع و اجل و اکمل طریقہ نقشبندیہ ہے قدس اللہ تعالیٰ  
 ارواح اہالیہا و اسرار موالیہا۔ این ہمہ بزرگی این طریق و علو شان این بزرگواران  
 بہ واسطہ التزام متابعت سنت سنیہ ہے علی صاحبہا الصلوٰۃ و التحیۃ و اجتناب  
 از بدعت نامرضیہ ایشانند کہ در رنگ اصحاب کرام علیہم الرضوان من الملک المنان  
 نہایت کار در بدایت شان مندرج گشتہ۔ و حضور و آگاہی ایشان دو لہم پیدا  
 کردہ و بعد از وصول بدرجہ کمال فوق آگاہیہا دیگران شد۔

در میان نباشد لا اُحْصَى ثَنَاءٌ عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ  
وَكَانَ فِي قَوْلِهِ سُبْحَانَهُ وَاذْكُرْ رَبَّكَ إِذَا التَّيَّيْتُ إِلَى نَفْسِكَ أَيْماً  
إِلَى هَذَا وَهَذِهِ الدَّوْلَةُ الْقُصُورَى لَا تَنْتَشِرُ إِلَّا بِصُحْبَةِ أَهْلِ الْبَاطِنِ  
بَشَرٌ طَحْسَنَ الظَّنَّ اِزَانِ حَضَرَتْ اسْتَفْسَارِ نَمَائِدِ كَبَشِيرِ التَّزَادِ دَرَمِ  
ذِكْرِ قَلْبِي هَسْتِ يَادْ ذِكْرُ لَفِي وَاثْبَاتِ يَادْ تِلَاوَتِ قُرْآنِ مَجِيدِ وَاِذَا لَعْنَةُ نَمَازِ  
بَطُولِ قَنُوتِ لِكُلِّ مَرَّةٍهَا وَقْتُ مُعَيَّنٌ وَحَالٌ مُخْصُوصٌ - وَازْكُتِّبْنَ عِدَّةَ ذِكْرِ لَفِي  
وَاثْبَاتِ نِزَا اسْتَفْسَارِ نَمَائِدِ بِالْجَمْدِ دَرْخِزِ خَوَاهِي آنِ حَضَرَتْ نُوْدِ رَا مَعَاتِ نَدَارِندِ اِیْنَ  
حَقِیرِ نَا قَابِلِ هِم غَا بِنَانِ اِیْنَ اَمْرِ خِیرِ غَا فَلَ غَسِیْتُ وَبِهَ اِیْنَ اَلْقَرْمِ لِنَسَبِیْتُ شَمَانِیْ رَ بَشِیرِ تَوَجِّهِ  
مَهْوَ فِ هَسْتِ وَ تَرَقِیَاتِ وَ تَوِیْرِ بَا طِنِ شَمَا زِیْنِیَا طُحْطُومِیْ كَرْدِ وَ اِتْمَادِ خَاصِ بَا نُو  
مِیْ نَمْدِ اِغْلِبِ كَر لَسَبِیْتُ ضَمْنِیْتُ اَعَا زِ مَوْدِهَ یَا شَدَّ بِمَشِیْتُ سِجَانِ - بَعْدَ اِزْ وَ صُوحِ  
تَا مَ بَا زِ هِم اِسْتِغَا رِ خَوَاهِمِ مَوْدِ ظَا هِرْ شَدْنِ تَوَجِّهِ غَا بِنَانِ وَ دَرِ یَا فِتْنِ اِثْرِ اَنْ مِیْ تَوَا نَدِ  
كِرْ عِبَارَتِ اِزِیْنَ مَعَا لِمَ عَظِیْمَ یَا شَدَّ وَ اَلْغَیْبِ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ -

مکتوب تشکر و شکر به بختاورد خان در فضایل قضا و حوائج مسلمانان.

نَحْمَدُهُ وَ نُسَلِّمُ فِي الْأَرْبَعِينَ لِلشَّيْخِ الْإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ الْحَافِظِ قُدَّ  
الْحَمْدُ ثَلَاثِينَ رُكْنِ الدِّينِ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ الْقَوِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
الْمُبْدِرِيِّ الْحَافِظِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضَى لِأَخِيهِ حَاجَةً كُنْتُ وَاقِفًا عِنْدَ مِيزَانِهِ فَإِنْ  
رَجَعَ وَالْأَشْفَعُ لَهُ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ كَانَ وَ مَسَلَةً لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ فِي مَبْلَغٍ بَرٍّ أَوْ تَبِيبٍ

مکتوب شخصیت و پنجم۔ بہ حقائق آگاہی حافظ محمد حسن دہلوی در فضائل  
ذکر قلبی و بیان آنکہ کمال در ذکر بلکہ جمیع عبادات آنست کہ وجود ذکر و عبادت  
در میان نہ باشد و کما یناسب ذلک۔

بعد الحمد والصلوة دار سال بالمختصات بہ جناب آن برادر گرامی می رساند  
کہ آنچه از عنایت و شفقت بندگان حضرت و انعقاد مجلس سکوت قلبی بود بہ و خروج  
انجامید و سبب ازدیاد دعا و دولت قاہرہ گردید۔

آسمان سجده کند بہر زینے کہ درو یک دو کس یک دو نفس بہر خدا بنشیند  
فضائل ذکر نہ آن قدر است کہ احصاء تواند نمود۔ صاحب کتاب صراط مستقیم کہ  
از اجلہ محدثان است و سورے غل صحیح آنحضرت علی اللہ علیہ وآلہ وسلم در آن  
کتاب مندرج نیست۔ و می فرماید چون ایام وحی نزدیک رسید خلوت و تنہائی  
را دوست گرفت و در کوہ چرا کہ سہیل راہ است تا کعبہ خلوت می داشت۔ و در آن  
کوہ غارے است خود کہ درازی آن چہار گز شرعی است و پیناسے آن یک گز  
و شلے و در بعضی مواضع یا قی کمتر در آن غار خلوت بچہ نوع بود بعضی گفتہ اند کہ  
عبادت دے بہ فکر بود۔ و بعضی گفتہ اند عبادت بہ ذکر بود داین قول صحیح تر است  
و در آن ایام از مجموع استیاء کہ بہ آن معاشر و صاحب بود تا از اہل و مال و ذات  
کلی دوری نمود و در دریاسے ذکر قلبی مستغرق شد و از اہل و دلی منقطع شد و  
انس بیاد آنکہ در خلوت براسے دے بود پیدا گشت و ہمیشہ در آن انس می  
بود و محل وحی صفا بر صفا می افزود و درین باب مابقی درجات کمال رسید  
۔ رانی آخہ حال و کمال ذکر بلکہ جمیع عبادات آن بہت کہ وجود ذکر و عبادت

عُسْرُ أَعَانَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْهَانَةِ الصِّرَاطِ عِنْدَ وَحْضِ الْأَقْدَامِ -  
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اللَّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ قُدْرَةُ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ قَطُوبِي لِمَنْ جَعَلَتْ مَقَائِلُ الْخَيْرِ عَلَى يَدَيْهِ  
 وَوَيْلٌ لِمَنْ جَعَلَتْ مَقَائِلُ الشَّرِّ عَلَى يَدَيْهِ - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ  
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَلْقُ عِيَالُ  
 اللَّهِ فَأَحَبُّهُمْ إِلَيْهِ الْأَنْفَعُ لَهُمْ إِلَيْهِ - وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ  
 عُمَرَ بْنِ الْمَزْنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا خَلَقَهُمْ لِحَوَائِجِ النَّاسِ إِلَى عَمَلِ أَنْفُسِهِمْ أَنْ لَا يَسْتَعِينُوا  
 بِالنَّارِ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ وَضَعَتْ لَهُمْ مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ يُجَدُّ ثَوْنُ اللَّهِ  
 وَالنَّاسُ فِي الْحِسَابِ - وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَتَمَ اللَّهُ وَجْهَهُ قَالَ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَشَى فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَنَفَعْتَهُ  
 فَلَهُ ثَوَابُ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَعْتُ لِأَخِيهِ أَوْ لِمَنْ  
 كَانَ كَمَنْ أَحْرَمَ اللَّهُ عُمُرَةً وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً جَعَلَ اللَّهُ لَهُ  
 شِعْلَتَيْنِ مِنْ نُورٍ عَلَى الصِّرَاطِ لِيَسْتَضِيَ بِضَوْبِهِمَا عَالَمٌ لَا يُحْصِيهِ  
 إِلَّا رَبُّ الْعَرْشَةِ - اشفاق پناہ صمیمہ شریفہ مشتمل برمعانی جنین فغاناں  
 پناہ حقان و معارف آگاہ شیخ فلان و تفصیل اسعاف اوطار حافظ مقصود علی  
 و فرزند ملا عبدالحق و رفعت مآب زین العابدین و سایر اہل اسناد کہ نوشتم  
 این جانب می برند و گذرانید ان رواقم نیاز بہ جناب معلی و جریان کلمہ الود

و بابت نگارش جواب بر زبان والا و گماشتن حیلہ بہ مزاولے تیاری منذ مبلغ  
مرمت خانقاہ و حصول پرواگی رسیدن فضائل پناہ قاضی فضل اللہ و مہتمم  
بہ حضور سعادت ظہور و اصدار حکم رفع بدعت بتدعیان از بلکہ اورنگ آباد  
ورود مسرت آمود نمود و انبساط اخلاص مناط افزود۔ ازان رو کہ امیر خیر القرام  
مہام مسلمین بموجب احادیث مسطورہ فی الصدر مستوجب درجات عظیم مستلزم  
مثنویات فیجہ نہت شکر توفیق احرازین موبہبت کبریٰ بر اصحاب این امنیت  
فخروی متعمم و ازان بہت کہ این خادم فقرایہ وسیلہ جمیلہ مساعی ایشان دین  
عمل خیر حاصل ابو جزیل و جزار جمیل می گردد اداسے این حق بہ دعائے فرید و دل  
نشاتین برین کس لازم و ازان وجہ کہ سبب در حصول این منزلت بالشان ازین  
جانب وقوع دارد۔ اگر این معنی را باعث ثبوت حق گفتہ شود رواست اگر  
سبقت اداسے حق متاخر ایشان نامیدہ آید سزاوار۔ ازان سبب کہ اہل حوائج  
توسط در وصول ایشان بہ نتائج باقی آن جہانی دارند می توان گفت کہ اینہا  
ہم حقوق باشند کملہ چون اینہا و سائل دولت اخروی اند حقوق شان راجع  
باشند تبارک اللہ این جماعہ با وجود خواری و بے اعتباری اعتبارے بہم  
رسانیدہ اند۔

علامہ نوحیتم خواند لالہ خسارے سیاہ روئی من کرد عاقبت کارے  
وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَفْتِيَ وَيَصْعَالِيكَ الْحَاجِرِ  
این ہمہ بہ واسطہ ترغیب از دیادہت و الا حق تو جہات سامیہ و مادہ فقر  
بے شمار است و محل ایشان بکالیت کثیرہ مصارف را موجب کمال استغنائے



اطلاق معذرت و تکلیف در مقامی که نظر دور بینان حدید البصیرۃ را اسرار کرمیہ  
 مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ نفوذ کرده باشد و دول فانیہ در جنب نعم یافتہ  
 مضاعف شدہ چہ ملائیم سبحان اللہ و بکمدہ این دو کلمہ مبارکہ چہ جامعیت دارد کہ  
 علوم مرتبہ فنا در کلمہ اولی مندرج است و معارف موطن بقا در کلمہ ثانیہ مندرج۔  
 اَوْ مَنْ كَانَ مِیتًا فَاحْیَیْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَکَ لُذًا تَمْشِیْ بِہِ فِی النَّاسِ مُؤِیِّدٌ  
 آن است کہ الْقُرْآنُ یُفَسِّرُ بَعْضُهُ بَعْضًا۔ خوش گفت

گر بر سر کوسے ماکشتہ شوی      شکرانہ بدہ کہ خوں بہائے تو منم  
 قلم بجایے دیگر افتاد و ما نحن فیہ از دست رفت۔ نعم ما قال۔ بوسے کلم چنان  
 مست کرد کہ دایم از دست برفت۔ یقین کہ در آیندہ بیش از بیش شفیق غریبا  
 بودہ توجہ در صدور جواب عراہین خواہند فرمود و سند تعمیر خالقہ ارسال  
 خواہند نمود۔ والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب شصت و ہفتم۔ بہ بادشاہ دین پناہ در فصاحت ضروریہ و  
 سفارش بعضی اجبتہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً و مصلياً و مسلماً۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ  
 اَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَوْثَقُ الْعُرَى بِحِلَّةِ التَّقْوَى وَخَيْرُ الْمَلَلِ  
 مِلَّةُ اِبْرَاهِيمَ وَغَيْرِ الشُّنَنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَاَشْرَفُ  
 الْحَدِيثِ ذِكْرُ اللّٰهِ وَاَحْسَنُ الْقَصَصِ هَذَا الْقُرْآنُ وَخَيْرُ الْأُمُورِ عَوَازِمُهَا  
 وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا وَخَفَضَ الْهُدَى هُدَى الْأَنْبِيَاءِ وَافْضَلُ الْمَوْتِ قُلُوبُ  
 الشُّهَدَاءِ وَرَأَى الْغَمَى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدَى وَخَيْرُ الْعِلْمِ مَا لَفَعَ وَخَيْرُ

الْهَدَى مَا اتَّبَعَ وَشَرُّ الْعَمَى عَمَى الْقَلْبِ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرُ مَنْ يَدِ  
 السُّفْلَى وَمَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مَّا كَثُرَ وَالْأَنفَى وَشَرُّ الْمَعْدَرَةِ حِينَ يَحْضُرُ  
 الْمَوْتُ وَ شَرُّ النَّدَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمِنْ الرِّثَاسِ مَنْ لَا يَأْتِي  
 الصَّلَاةَ إِلَّا دُبْرًا وَأَعْظَمُ الْخَطَايَا اللِّسَانُ الْكَنُوبُ وَخَيْرُ الْبَغْنَى غَنَى  
 النَّفْسِ وَخَيْرُ الزَّادِ التَّقْوَى وَرَأْسُ الْحِلْمَةِ مَخَافَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَخَيْرُ  
 مَا وَقَرَّ فِي الْقُلُوبِ الْيَقِينُ وَالْإِلَازِ تِيَابُ مِنَ الْكُفْرِ وَالْبَيَاحَةُ مِنْ غَسَلِ  
 الْجَاهِلِيَّةِ وَالْعُلُولُ مَنْ حَرَّ بِجَهَنَّمَ وَالشُّكْرُ كَيْ مِنْ الثَّارِ وَالشَّعْرُ مِنْ  
 مَرَامِيرِ ابْلِيسَ وَالْخَسْرُ جَمْعُ الْإِثْمِ وَالنِّسَاءُ حِبَالَةُ الشَّيْطَانِ وَالشَّبَابُ  
 شُعْبَةٌ مِنَ الْجَنُونِ وَشَرُّ الْمَكَا سِبْ كَسْبُ الرِّبْوِ وَشَرُّ الْمَا كُلِّ مَالِ  
 الْيَتِيمِ وَالسَّعِيدُ مَنْ وَعَظَ بغيرِهِ وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَ  
 إِنَّمَا يُصِيرُ أَحَدُكُمْ إِلَى مَوْضِعٍ أَرْبَعُ أَرْبَعٍ وَالْأَمْرُ بِالْآخِرَةِ وَمَلَاكُ  
 الْعَمَلِ خَوَاتِمُهُ وَشَرُّ الدُّوَا رُويَا الْكَذِبِ وَكُلُّ مَا هَوَاتِ قَرِيبُ  
 وَمِثَابُ الْمُرُومِ فُسُوقٌ وَقَتْلُ الْمُؤْمِنِ كُفْرٌ وَكُلُّ لُجْمَةٍ مِنْ  
 مُعْظِمَةِ اللَّهِ وَخُورٌ نَالُهُ كُفْرٌ مَعْدُومُهُ وَمِنْ نِيَّاتِي عَلَى اللَّهِ كَلْبِيَّةٌ  
 وَمَنْ لَغَفِرَ لَغَفِيرُ اللَّهِ لَيْسَ لَغَفُ لَغَفُ اللَّهِ فَخَنَّهُ وَمَنْ كَلَّمَ الْغَيْثَ  
 يَأْخُذُ اللَّهُ وَمَنْ يُصْبِرْ عَلَى الرِّزِيهِ لِيُؤْتِيَهُ اللَّهُ وَمَنْ يَتَّبِعِ السُّبْحَةَ  
 لِيَسْمِعَهُ اللَّهُ مَنْ يُصْبِرْ لِيُضَاعِفَ اللَّهُ لَهُ وَمَنْ يُعْصِ اللَّهَ يُعْزِزْهُ اللَّهُ  
 وَاعْفُ عَنِّي وَلَا مَتَى قَالَهُمَا قُلْنَا أَخْرِجَاهُ الْبَيْتَ فَيَقِي فِي الدَّلَائِلِ وَاللَّيْلِ  
 وَابْنُ عَسَاكِرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَحَقُّ فَرَقِ الْعَرَضِ مُقَدَّسٌ عَلَى النَّاسِ

کہ دعائے خیریت دارین و محمودی نشاتین بندگان حضرت بہر چند بیکافہ انام لازم و ثابت بہت لیکن نظر بر خصوصیت و عنایات پیغمات کہ از قدیم شامل حال این فقیر است واجب النستہ بدل و جان درد عاگوئی مشغول بہت از قریب مجیب حضرت سلام فضیلت و تسکاد انومی شیخ عبد اللطیف کہ غربت و نامرادی و مراتب فضل و کمال ظاہری و باطنی اور بندگان حضرت ہویدا است از صغر سن بہ معرض شکم مبتلا بہت اگر چند روز صحت بہت باز خودی نماید در حدیث انیس آمدہ سافرُوا وَاَلْفَحُوا وَ تَرَوْا قُوَّةَ اَشْرَافِہٖ اَبْنِ اسْنٰی وَاَبُو نَعِیْمٍ فِی الطَّبِیْعِ عَنْ اَبِی سَعِیدٍ چوں دین ایام قوت سفر بہم رساندہ بود بحضور موفیر السرد فرستادہ شد عمدہ استعاضہ بہت بندگان حضرت بہت یقین کہ مورد عنایات و الطاف بادشاہانہ خواہد گردید کہ از صمیم القلب درد عاگوئی و ختم حضرات خواہاں بزرگوارہ مشغول می باشد حضرت سلام کمالات اکساب سعید علی عرب عیدروس بعد از شکر عنایات کہ شامل حال او شاہ سلام و تکیہ معروض می دارد و امید از مزید الطاف بادشاہانہ بہت خاندان سعید مشار الیہ در دیار عرب شہرت تمام دارد ہر قدر کہ حضرت در حق موی الیہ مہربانی فرمایند یہ موقع بہت عزیز ہے بہت دیگر از قبیلہ سید مذکور سعید علوی نامی در علم حدیث بے نظیر است و کذلک فی الفقہ و حفظ القرآن و مع ہذا از خصائص این فریقہ خط وافر برداشتہ و بہ اتفاق این فقیر زین العلم فی شرح عین العلم تالیف نمودہ و جمع و تعدیل احادیث آن نمودہ و احادیث دیگر نیز مندرج کردہ۔ بالجلہ نسخہ مذکور غیر مکرر مؤلفہ شدہ بمشیت سببانہ متعاقب ارسال حضور پر لوز خواہد نمود و این غریب ارادہ دہن دارد و اعانت آن حضرت در حق او مطلوب بہت۔ اگر حکم والا صادر شود

بہ ملازمت عالی مشرف شدہ متوجہ آن حدود گرد و دراز نفسی از حد گذشت اسلام  
مکتوب شخصیت و ششم۔ در بیان آنکہ حالت معتبر بہان بہت کہ بردوام باشد  
و بیان آنکہ تحیر و جہل از لوازم تجلی ذات بہت و ترقی بخش یافتن نعم و اندوہ دنیوی  
از آثار بقائے خاص بہت۔

إِنَّ أَعْرَفَهُمْ بِاللَّهِ أَشَدُّهُمْ تَحِيْرًا فِيْهِ . مکتوب مرغوب آن برادر  
ارشد کہ مشتمل بر احوالات بلند و مقامات ارجمند بودہ رسیدہ فرحت فراوان رسانید  
انچہ از استمرار حال و عدم ادراک کہ عجز از لوازم آنست نوشتہ بودید نیک مبارک  
است۔ حالت معتبر بہان بہت کہ علی الدوام باشد و لا یکوْنُ مَحْصُوْرًا بِوَقْتِ  
دُوْنِ وَقْتِ فَإِنَّ الذَّاتِ إِذَا تَجَلَّى إِلَّا سَتَّارُکَ عِلْمٌ وَعَدَمٌ عِلْمٌ . و جہل  
کہ نگاشته اند از لوازم تجلی ذات بہت فَإِنَّ النَّسَبَ فِيْ تِلْكَ الْمَرْئِیَّةِ الْمُقَدَّسَةِ  
کَلِمَاتُ مَفْقُوْدَةٍ وَأَحْلَیْهِمْ أَثَرُ فَهْمٍ لِّشَآنِ آن مقام۔ از حضرت ذات بہرہ  
استملاک بہت۔ استملاکی از تصور پاک بہت۔ آن معرفت بہت نامش پاک  
ادراک بسیط۔ آنجا چہ محل دلش و ادراک بہت و بعضی اوقات کہ خود را بعنوان محبوبیت  
می یابند چہ عجب و لَا رُحْیَ مِنْ کَاسِ الْکِرَامِ لِفَضْلِ عِزِّهِمْ وَانْدُوْہ و تباہی کہ موجب  
ترقیات می شود از آثار بقائے خاص بہت۔ عارف درین ہنگام قائم بہر اود است  
غرضانہ و جماعہ کہ داخل طریقہ علیہ شدہ اند۔ و سلام فقیر بجماعہ رسانند و بہ نوال  
شان متوجہ باشند۔ و اسلام۔

مکتوب شخصیت و نهم۔ بہ شہزادہ سلطان محمد اعظم در بیان آنکہ از مبدأ  
فیض بیچ گاہ تعطیل نیست و مراتب قبول و عدم آن بہ اندازہ اقبال و اعراض

مستفیض است۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْأَعْظَمُ مِنْ كُلِّ عَظِيمٍ سُلْطَانُهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى  
جَبِيَّهِ الرَّفِيعِ شَأْنُهُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ الَّذِينَ أَنَارُوا بُرْهَانَهُ۔ اَلْبَعْدُ  
صحیفہ تشریفہ محبت انگیز و ملاطفہ لطیفہ سعادت آمیز مصحوب حافظ مقصود علی درمہنگا  
کہ خاطر خلاص مآثر اخبار خیریت اشتغال بود و وصول صحت مشمول نمود۔ لِلّٰہِ الْحَمْدُ کہ  
سیمائے اتحادیہ فقر از جبین آن پیدا و صورت و داد بہ این فرقہ علیا از آئینہ آن ہوید  
بود این معنی صورت امیدوار یہاں حصول کمالات ظاہر و باطن موجب رجائے خرید  
سعادات صورت و معنی گردید ایمائے از تقید بہ اشتغال و استدعالے ہمت ازین  
بے پروبال رفتہ بود۔ بزرگان گفتہ اند کہ از بعد انہی تھن تعطیل نیست و در ہر لحظہ البواب  
فیوض مفتوح۔ ع

فراغت از تو میسر نمی شود مارا

مراتب قبول و عدم آن بہ اندازہ مدارج اقبال و اغراض از جانب مستفیض است  
خوشا وقت ہوشیاری کہ بہ دوام اقبال موصوف بود و مدار بہ انحلال مشغوف  
رہے از اشتیاق کہ بہ قلم محترم در آمدہ مانا کہ پر توے شوق این جانب بودہ ازین  
طرت نیز قصہ اشتیاق بر خوانند و حدیث نفیس وَرَأَتْ اَلَيْهُمُ لَاسِدٌ شَوْقٌ بِطَالَمِ  
فرمایند۔ برادر دینی حافظ مقصود علی کہ از یاران مخصوص است از مہربانی گرامی رطب  
اللسان و از شفقت سامی عذب البیان رسید باعث از یاد توجہ و دعا گردید۔  
دو کلمہ در باب مشار الیہ سیادت پناہ میر مرتضیٰ نوشتہ شدہ یقین کہ مرگاہ میر  
مذکور معروض دارد و سبب اجابت مسموع خواهد گشت۔ والسلام۔



مکتوب ہفتادہم۔ در بیان آنکہ اہل اللہ سے طالبہ اند۔ طالبہ ارباب علم اند  
از ابتدا تا انتہا۔ و طالبہ ارباب جہل اند کذا لک۔ و طالبہ برزخ اند بین العلم والجہل  
و ترجیح این طالبہ بر فریقین۔

فَمِمَّا مِنْ عِلْمٍ وَمِمَّا مِنْ جَهْلٍ بَعْدَ مَا عِلْمٌ وَبَقِيَ عِلْمُهُ عَلَى الْإِحْمالِ.  
ازین خیر خواہ سلام عاقبت انجام در معرض قبول افتد۔ اہل اللہ سے طالبہ اند طالبہ  
ارباب علم اند از ابتدا تا انتہا و طالبہ ارباب جہل اند من الابداء الى الانہا و طالبہ  
برزخ اند بین العلم والجہل وَهُمْ أَحْسَنُ حَالًا مِنَ الْفَرِیقَتَيْنِ۔ چہ علم تفصیلی بسیار است  
کہ از کثرت ظهور الزوار غیر مطلب را مطلب داند و در راہ بماند و طالبہ کہ جہل متصف  
اند بسیار است کہ کسی در طلب شان پیدا شود قَالَ أَفْضَلُ هُوَ التَّوَسُّطُ بَيْنَ  
الْأَفْرَادِ وَالتَّفْرِيطِ لِحُجُوتِهِ عَنِ الْأَقَاتِ۔ و بعد از وصول ہر سہ فریق در نفس  
ولایت برابر اند۔ صاحب علم را بر صاحب جہل فریقیت نیست در رنگ آنکہ دو شخص بعبہ  
رسیدند یکے در راہ تماشا کثان رفت و دیگرے را بہ چشم بستہ رسانیدند بعد از وصول  
ہر دو مساوی اند۔ اگر گویند کہ ارباب جہل را علم بہ ولایت خود چگونه شود و چہ طور دانند  
کہ ما از اولیائیم۔ جواب آنکہ اگر شیخ او صاحب علم است بہ حصول مراتب اورا آگاہ خواہد  
ساخت لَمَّا شَاهَدُ فَا فِي مُحَبَّتِ شَيْخِنَا وَإِمَامَتَارَاتِ أَكْثَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ الْكُلِّ  
وَصَلُّوا إِلَيَّ دَرَجَاتِ الْوِلَايَةِ وَمَا حَصَلَ لَهُمُ الْعِلْمُ بِحَالِهِمْ إِلَّا عَلَى سَبِيلِ  
النُّذْرَةِ۔ و جواب دیگر آنکہ حصول یقین مر ارباب جہل را مشاہدۃ احوال انہمست شدہ  
خود میشود۔ چنانچہ بسیارے اہل جہل را مریدان ہستند کہ در تجلیات و ظہورات  
مستغرق اند و آن از راہ انعکاس بہت و ضیوع آنجماعہ چندانی حضور قلب را ہم

نمی داند با جمله عمده کار شیخ کامل اگر به حصول مراتب ولایت مرید سے را کہ از  
 ارباب ہل بہت بشارات بعضی مراتب قرب بدہند و مرید نہ فہم نہ پہنچ تصویریت  
 لہکذا شاہدنا و سمعنا من شیخنا و امامنا و لتہم المقابلة بالمرفعة  
 ..... قیلنا۔ المجدد الالف الثانی فی بعض مکاتیبہ ہذا۔ السلام  
 مکتوب ہفتاد و یکم۔ در فضائل ذکر خفی و تحریریں بر رباطہ محبت رعایت  
 ادب شیخ و بیان آنکہ افادہ و استفادہ این طریق انعامات بہت بخلاف سائر طرق  
 کہ مدار آنہا بر وظائف و اوراد بہت۔ و بیان آنکہ ریاضت این طریقہ اتباع  
 سنت و اجتناب بدعت بہت و بیان طریق ذکر اسم ذات کہ قدم اول این راہ است  
 و ما یناسب ذلک

فی غایۃ العمال الذکر الذی لا تسمعہ الحفظۃ یزید علی  
 الذکر الذی تسمعہ الحفظۃ سبعین ضعفا رواہ البیہقی فی شعب  
 الایمان عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اذ کرم واللہ حاملا قیل وما  
 الذکر الحامل قال الذکر الخفی ابن المبارک فی الزہد عن حمزۃ بن  
 حبیب مرسل لا خیر الذکر الخفی وخیر الرزق ما نکی فی رواہ احمد فی  
 صحیحہ عن سعد قال اللہ تعالیٰ من ذکر فی فی نفسہ و کرم فی نفسہ  
 ومن ذکر فی فی ملاء من الناس ذکرہ فی ملاء غیر منہم و الحبيب  
 رواہ ابن ابی شیبۃ عن ابی ہریرۃ قال زبدۃ المحدثین و اسوۃ  
 المتأخرین مولانا علی القاری رحمۃ اللہ فی شرح حصن الحصین فان  
 ذکر فی فی نفسہ اسے فی سیرۃ و هو یحتمل ان یکون ذکر قلبیا أو لسانی

اخْتَفَانِيَا ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي اَيُّ فِي ذَاتِي مِنْ فَيْرِ اِطْلَاعٍ حَالِهِ. عَلَى غَيْرِي  
 مِنْ مَخْلُوقَاتِي وَقِيلَ الْمَعْنَى اخْفَى ثَوَابَهُ عَلَى مَنَوَالٍ عَلَيْهِ. وَاقْوَى  
 نَفْسِي اِيْتَابَةً لَا اِكْلَهُ اِلَى اَحَدٍ مِنْ خَلْقِي وَفِيهِ دَلِيلٌ عَلَى اَنَّ ابْنَ كَرِيْمٍ  
 اَفْضَلُ شَمَّ اللِّسَانِي الْاَخْفَانِي لِمَا وَرَدَ مِنْ اَنَّ اَفْضَلَ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ  
 الَّذِي لَا تَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ سَبْعُونَ ضِعْفًا. وَوَرَدَ خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ.  
 در طریقه مامدار و صول بدرجہ کمال مربوط برابطہ محبت است به شیخ مقتدا. لہذا  
 صادق از ماہ بیستہ کہ بہ شیخ دارد اخذ فیوض و برکات از باطن او می نماید و بمناسبت  
 معنویہ ساعتہ برنگ او می بر آید۔ گفتہ اند فتانی الشیخ مقدمہ فذلک حقیقی است  
 ذکر تہذیب رابطہ مسطورہ و بی فتانی الشیخ موصول نیست ذکر ہر چہ را از اسباب وصول  
 است لیکن غالباً مشہور و رابطہ محبت و فتا در شیخ است آری این رابطہ تہذا  
 بار غایت آداب صحبت و توجہ التفات بہ شیخ بہ التزام طریق ذکر موصول است و در  
 سادہ و تسلیک۔ اختیار می کہ بہ طریق دیگر و البتہ است مدار کار بروطائف و  
 آورد و از کار است و بنیاد معاملہ بر ریاضات و اربعینات و بہ ہر طریقیت بہ این  
 متابہ رتبع نیست۔ و درین طریق کہ طریق صحابہ کرام است علیہم السلام از عنوان اذکار  
 و استفادہ انکسار است صحبت شیخ مقتدا بار غایت آداب کافی است و طائف  
 از کار و طاعات نیز از مہمات و معاونات است صحبت خیر البشر علیہ السلام  
 الزاکیات و التسلیات و التحیات النامیات در حصول کمالات بہ شرط ایمان  
 و تسلیم و انقیاد کافی بود۔ لہذا راہ وصول درین طریقہ اقرب گشتہ است و در اخذ  
 فیوض و برکات از شیخ کامل کمیل کہول و صبیان و شیوخ و احبار و اموات برابرند۔

ریاضت درین طریق عالی که متضمن انداج نهایت است در بدایت اتباع محنت  
 سبیه است و اجتناب از بدعت نامرغیه. طریق با طریق دعوت اسمانیت اکابر  
 این طریق استیلاک در مسمی این اسما اختیار فرمودند. از نسبت این بزرگواران  
 اگر اندک بدست افتد اندک نسبت زیرا که نهایت دیگران در بدایت ایشان  
 مندرج است. استماع فرمایند که شغل باطنی در طریق ما اقسام است قسم اول  
 ذکر اسم ذات است و طریق این ذکر آن است که طالب را باید که زبان خود را  
 یکبار یکبار پیانند و به جمع همت متوجه قلب صنوبری چپ واقع است گردد و این  
 قلب صنوبری آشتیانه قلب حقیقی است که از عالم امر است و آن را حقیقت  
 جامعہ نیز گویند و لفظ مبارک اللہ را در دل به طریق خطور بگذرانند و زبان  
 دل این لفظ خطیر بگوید بے آنکه صورت دل را تصور کند و نفس را بند نه کند  
 و در ذکر گفتن هیچ گونه آن را داخل نه کند. نفس بطور خود می آید باشد و از لفظ  
 مبارک اللہ ذات یحییٰ خواهد و هیچ صفت آن ملاحظه نماید و از ذر و ذرات  
 به تخصیص صفات فرود نه آید و از تنزیه به تشبیه نگراید باید دانست که همچنانکه  
 قلب به جانب سمت چپ دارد چنانچه بالا گذشت روح بدست راست تعلق  
 دارد. آن نیز محل ذکر است.

مکتوب ہفتاد و دوم۔ اُرْسِلَ إِلَى سُلْطَانِ الْوَقْتِ فِي النَّصْرَةِ  
 الْقُرْآنِيَّةِ وَدَمِ الْكُفْرَةِ وَالرَّافِضَةِ حَيْثُ وَصَعُوا الْقَوَائِدَ عَلَى  
 خِلَافَةِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَاجْمَاعِ السَّلَفِ.  
 قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْعَالِمُ الْمُصَنِّفُ خَاتَمُ الْحَفَاطِ مَرْيَمُ بْنُ الْمُرَيْدِينَ

انقلب الرباني والعارف الصمد ابي الشيخ عبد الوهاب لشعري قد  
 الله تعالى روحه فما انعم الله تعالى علي بعد المجاهدة علمي بكون الحق  
 تعالى ويكرهني او يحبني وذلك بنظري الى اعماله وما انا منظور اليه  
 وان نظرت في نفسي ورايتها متبعة الكتاب والسنة مهتدية  
 بهدي السلف الصالح بحسب طاقتها حكمت بان الحق تعالى يحبها  
 وهو راض عنها وان رايتها مخالفة الكتاب والسنة قليلة الورع  
 قليلة الزهد قليلة الخشوع قليلة الخوف من الله تعالى ذاكرة  
 لذنبا وظلما لنفسها ومناصبها فاسية لاخيرة ودرجاتها لو لم تهاكمت  
 يا ابا الله تعالى يكرهنا فعليك يا اخي بالتعقل بهذا الميزان صبيحا  
 ومساء وان لم تستطع ذلك في جميع الساعات لتعلم مالك وما عليك  
 ولا تنظر احد اغريك بينك على فعل ذلك فاته مفقود في هذا  
 الزمان وقد قال الله تعالى بل الانسان على نفسه بصيرة فعلم  
 انه يتاكده على كل شخص ليس له شيء ارجح صادق ان يزدن  
 افعاله بالكتاب والسنة وكلام الائمة لينظر في ربحه وخساره  
 والله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم وقال في موضع اخر ان الله  
 لداني قد حوى علم المصالح عن عبادة وتفاديه واعطاهم بدل ميزان  
 الشريعة فما كان محمورا فهو من المصالح وما كان من مذموم فهو  
 من المقاسيد فالحمد لله رب العالمين قال عمر بن الخطاب ان كنتم  
 تحبون الله فاتبعوني فلا ورئكم لا يؤمنون حتى يحكمواكم فيما شجر بينهم



وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ. وَلَئِنْ أَتَيْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ  
مَا جَاءَكَ: الْآيَةُ. يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً. وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا يَوْمُ مِنْ أَحَدِكُمْ حَتَّى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ وَهَذَا  
إِحْمَالُ جَبِيلٍ وَبِكُلِّ تَفْصِيلٍ جَزِيلٍ وَبِالْجَمَلَةِ مَلَائِكُ السَّعَادَاتِ الدِّينِيَّةِ  
وَالدُّنْيَوِيَّةِ إِيْتَابَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَمِيعِ مَا جَاءَ بِهِ وَهُوَ الَّذِينَ  
وَالْإِسْلَامُ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا شَجَرَ بِالشَّرَاحِ الصَّدْرُ وَمِثْلِي  
حَيْثُ مَعَ الشَّيْءِ وَيَقِفُ حَيْثُ يَقِفُ مَعَ الشَّيْءِ - ۳۰

مُحِبُّ اللَّهِ لَا يَهْرُجُ خِلَافَهُ وَإِنْ أُعْطِيَ عَلَى ذَلِكَ الْخِلَافَةِ  
كُلُّ ذَلِكَ مُفَصَّلٌ فِي كِتَابِ الْفِقْهِ وَنَبَذَ مِنْ ذَلِكَ فِي النَّبِيِّ شُرُورُ الشَّيْءِ  
الْأَعْظَمِ وَالْكَفَرِ النَّفْسِ مِنْ شَانِئَهَا إِنْ تُحِبُّ الْإِسْلَامَ وَالْإِنْشَاءَ وَتَكْرَهُ  
التَّحْجِيزَ وَلَوْ مِنَ الشَّارِعِ وَقُلْ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُحِبُّ لِنَفْسِهِ تَحْجِيزَ الشَّارِعِ  
وَرِثَارَةً عَلَى هَوَاهَا وَلِئِنْ تَرَى الَّذِينَ يُسَبِّحُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى  
الْآخِرَةِ مِنَ الْكَفَرَةِ وَالرَّفْضَةِ وَالْجَهْلَةِ وَصَعُوا اقْوَاعَهُ وَضَوَابِطُ مِنْ  
مِنْ عِنْدَ الْفَهْمِ عَلَى غِلَاطٍ مَ وَرَدَ بِهِ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَأَقْوَالُ الْأَئِمَّةِ  
مِنَ الْمُعَامِلَاتِ مَعَ الْبِرْعَايَا وَالْكَفَّارِ وَأَهْلُوا ذَلِكَ الدِّينِ شُرُورُ الشَّرِيعَةِ  
لَا عَوَابَ عَلَيْهِ عَلَى مَا لِي شَاهِدٌ إِنْ أَرَادُوا بِتَبْدِيلِ الدِّينِ فَسَدَهُمْ وَمَنْ يَتَّبِعْ  
فَقِيرَ الْإِسْلَامِ دِينًا الْآيَةُ وَإِنْ أَرَادُوا التَّكْمِيلَ (ع) الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ  
دِينَكُمْ الْآيَةُ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ فَمَنْ  
جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ الْآيَةُ وَأَسْأَلَ اللَّهَ التَّوْفِيقَ وَالسَّلَامَةَ وَالْعَافِيَةَ  
عَهْ إِنْ كُنْتُمْ تَحْقِيقُ نَهْ يَسْأَلُ

مکتوب ہفتاد و سیوم۔ یہ بی بی عرب خانم در جواب آنچہ عدم یافت احوال  
باطن نوشتہ بود و بیان اختلاف مشائخ در فقدان و وجدان و ترجیح اول بر  
ثانی و ذکر فضائل محبت و سخاوت۔

آنچہ از عدم یافت احوال باطن و فقدان حلاوت و اشتغال نوشتہ  
بودند معلوم آن عصمت پناہ باد کہ در میان مشائخ کبار اختلاف بہت کہ وجدان  
قرب محبوب بہتر است یا فقدان۔ آن جمعی از مشائخ عظام و اکمل بر آنند کہ نہ یافت  
بہ احوال باطن بہتر است کہ آن از لوازم ایمان بہ غیب بہت و ایمان غیب بہتر از  
ایمان شہودی بہت حق تعالیٰ در کلام مجید خود مومنین غیب ستایش می کند۔  
يَوْمَ مَنُّوْنَ بِالْغَيْبِ الْاَلَايَةِ۔ و نیز نہ یافت بہ ارادہ محبوب بہت بخلاف یافت  
کہ دران جا نفس نہ نیرد خل بہت و آنچہ ارادہ محبوب بہت همان احب بہت  
گرچہ بود مراد دلیر از وصل ہر بار خوشتر

و اغلب آن بہت کہ استعداد شمارا مناسبت بہ ہجالت و حیرت بیشتر است ازین  
دل تنگ نہ یاشند کہ بعضی طلاب را با وجود استعداد عظامی نسبت بہ ہجالت  
حیرت می کشد و حقیرت مجددالت ثانی یکے از خلغای کبار خود را کہ با وجود کمال  
حال و ارشاد از احوال خود پیچ علم نہ داشت و مردم دیگر از دے خوارق بسیار  
نقل می کردند و او را از دے اطلاع نہ بودہ۔ این عبارات بحسب تسکین خاطر  
اول نوشتہ اند۔ صحیفہ تشریفہ وصول یافت نوشتہ بودند کہ ذوق و فرح کہ اول  
داشت حال در خود نمی یابد و این را تنزلی خود می داند۔ معلوم اخوی باد کہ حالت  
اولی در رنگ حالت اہل وجد و سماع بودہ کہ حیدرادران دخل تمام بود۔ و

حالتی کہ الحال میسر شدہ جسد از انجا قلیل النصیب است بہ قلب روح بیشتر  
تعلق دارد و عدم وجدان ذوق و فقدان فرح فوق فوق وجدان ذوق و فرحت است  
و نسبت ہر چند بحالت یکشد و بکثرت انجامد از جسد دور تر رود اصل است و بکمال مطلق  
نزدیک تر۔ زیرا کہ دران موطن جز جزو جہل را گنجایش نیست۔ و نیز از احوال این عزیز  
حضرت ایشان بہ یکے از یاران نوشتہ اند۔ اخوی عزیز مولانا احمد برکی کہ عوام و را  
از علمائے ظاہری دانند و او نیز علم بہ احوال خود و یاران خود ندارد دسرس آن است  
کہ باطن او متوجہ شہود تنہی است کہ موطن جہل است و ایمان او در زنگ علمای ایمان  
بہ غیب است باطن او از بلند فطرتی الثقالتی شہود کثرت آمیز نگردہ است و ظاہر او  
بہ ترہات صوفیہ مفتون و مغرور نہ گشتہ انتہی کلامہ الشریف۔ دیگر سبب نہ یافت  
احوال آن ہمیشہ این است کہ علم احوال از امتداد صحبت شیخ مقتدا می یابند  
چون ایشان را صحبت ممتد نہ شدہ بتایران علم بہ احوال نہ دان۔ امیدوار است  
کہ بعد از کثرت توجہات با وجود حضور صحبت علم احوال نیز بہ آن ہمیشہ انشا اللہ  
العزیز میسر گردد و بالفعل آنچه در ایشان صحبت خدا و رسول او صلی اللہ علیہ وسلم  
کہ علاقہ محبت در ایشان و امداد و اعانت ایشان است نقد وقت است بخیر از اصول  
مراتب کمال می دہد چنانچہ در حدیث شریف آمدہ از ابن مسعود کہ گفت مردی بہ خدمت  
رسول صلی اللہ علیہ وسلم آمدہ پس گفت یا رسول اللہ چہ گونہ می فرمائی تو در حق مردی  
کہ درست داشتہ است قوی را کہ طمع نہ شدہ بہ آئنا یعنی عمل نہ کردہ مثل اعمال آن قوم  
پس فرمود رسول صلی اللہ علیہ وسلم الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ۔ یعنی مرد با کسے است کہ دوست  
داشتہ است آن را۔ و از انس رضی اللہ عنہ آمدہ کہ بدوستی مردی گفت یا رسول اللہ

علی اللہ علیہ وسلم کے آمدنی بہت قیامت۔ فرمود صلی اللہ علیہ وسلم دہل بہت تر  
 چہ آمادہ کردہ تو برائے آن گفت آن مرد ہیچ آمادہ نہ کردہ ام مگر آنکہ بدستی من  
 دوست دارم خدا و رسول اورا۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود تو باکسے ہستی کہ دوست  
 داری آن را۔ الش گفت پس ندیدم مسلمانان را کہ خوش وقت شدند چہ بعد از  
 اسلام مثل خوش وقتی ایشان باین کلمہ و آنچه حق سبحانہ و تعالیٰ آن ہمیشہ را بہ صفت  
 بود سخا آراستہ کردہ شکر این نعمت عظمیٰ بجای آرد کہ چہ قدر صفت این خصالت  
 حسنہ در حدیث وارد شدہ۔ علی الخصوص کہ اموال ایشان اکثر بخدمت اہل اللہ صرف  
 است۔ در حدیث شریف از ابی سعید مروی است کہ پیغمبر فرمود صلی اللہ علیہ وسلم کہ  
 در زمان پیشین بادشاہ بود بسیار ظالم و عاصی۔ چون طعام می خورد و سفرہ اورا  
 بر فربلہ می افشانند کہ از عابدان بر فربلہ آمدہ آنچه پس خوردہ افشانہ می بودی  
 خورد و بہ آن اوقات می گذاشت۔ بعد از ان آن بادشاہ بمراد بہ سبب گناہان او  
 دے را داخل دوزخ کردند۔ بعد از ان عابد بہ گیاه و آب صحرا می گذرانید۔ بعد  
 از ان آن عابد نیز بمراد۔ پس حق تعالیٰ فرمود آن عابد را و او اعلم است ہیچ کس را بر تو  
 احسانے است کہ مکافات آن کنی۔ گفت بے۔ فرمود پس از کی بود معاش تو گفت  
 بر فربلہ بادشاہے رفتم آنچه آج می یافتہ می خوردم۔ چون تو قبض کردی آن بادشاہ  
 را بہ گیاه و آب صحرا قناعت کردم۔ پس امر کرد حق تعالیٰ آن را۔ پس بر آوردہ  
 از دوزخ ہچو انگشت سوختہ شدہ گفت عابد ہمین است کہ می خوردم از سفرہ او  
 پس فرمود حق تعالیٰ بگیر دست اورا و داخل کن در بہشت بہ سبب احسانے کہ  
 بودہ است اورا بہ سوے تو۔ والسلام۔

مکتوب ہفتاد و چہارم۔ غالباً بہ بادشاہ دین پناہ در بیان آنکہ  
وقوع حضور و آگاہی در اماکن غفلت مشعر از قوت نسبت است و بیان ترقی در  
حضور مبتدی و حضور منتهی۔

دردِ ما غم دنیا غم معشوق شود بادہ گر خام بود بخت کند شیشہ ما  
سلام و تحیہ ازین خیر خواہ در معرض قبول آرند سبحانہ! لہذا الحمد کہ استیلائے حضور  
اولیٰ علیٰ برہنجہ غلبہ نموده کہ در اماکن غفلت و ہنگام اختلاط بیشتر جلوہ می نرساند  
این امر جلیل آن قدر از اعظم عنایات اوست سبحانہ! و از قوت نسبت باطن شہر  
می دہد و مشعر اتمام کار و لغات الالسن در احوال حضرت نقشبند می آرد کہ  
از ایشان پرسید کہ در طریقہ شہاذ کر جہر در خلوت و سماع می باشد فرمود کہ نمی باشد  
پس گفت بنائے طریقہ شہاذ کر چیست فرمودند خلوت در انجمن اظہار با خلق و بہ  
باطن با حق سبحانہ، تعالیٰ۔

از درون شواشن و از برون بیگانش این چنین زیبا صفت کم می بود اندر جہان  
آنچہ حق سبحانہ و تعالیٰ می فرماید کہ ربِّ جَالٍ لَا تُؤْتِهِمْ تِجَارَةً وَلَا بَيْعًا  
ذکر اللہ اشارہ بہ این مقام است۔ لیکن باید دانست کہ فرق است در حضور مبتدی  
و حضور منتهی۔ مبتدی چونکہ بہ شرف قنای اللہ متحقق نہ شدہ است و نفس از  
ہنوز باقی است حضور اوصاف نہ شدہ است و منتهی چون جمیع صفات و ہود را  
بہ اصل پیورہ و بہ قنای اللہ مشرف شدہ حضور او در کمال انجلا است لهذا  
آن حضور را حضور خود بخود نامند یعنی حضرت سبحانہ و تعالیٰ خود را خود حاقم است  
چہ سالک درین وقت رخصت بہ صحرائے عدم کشیدہ و منظر تجلیات اسمائی را



صفاتی گشتہ معشوق ہر گاہ می خواہد بیابان او بی خواست متجلی می شود شکر این قسم  
 لغت عظمی بجا آوردن ضروری است لکن شکر تو لایزال و دائمی و اسلام.  
 مکتوب ہفتاد و پنجم۔ در تحقیق بقا و ذکر آنچه سودمند است درین مقام  
 حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ چون سالک این راہ خود را بعد صرف بحق می  
 سازد و از کمالات بندہ لازی ذاتی از نزد خود اورا عطای فرماید و تعبیر از ان  
 ذات مہو بہ بقاے می نمایند بعد ازین حالت اگر خود را موصوفت خواہند یافت  
 بہ آن صفات موصوفت خواہند بود و درین وقت ہر دو حجت فنا و بقا بہ تمام می رسند  
 و مرتبہ ولایت خاصہ حاصل می شود۔ ولایت را دو چیز است فنا و بقا و بقا صفات  
 وجود را از خود نشستی می یابند و در بقا صفات دیگر از ان جناب قدس عطای فرماید  
 بہ بقاے ابدی و سر فرازی سازند لیکن سبحانہ الحمد کہ مناسبست بہ این مقام بہم رسانیدہ  
 اند چنانکہ نوشتہ بودند کہ وجود و صفات را ہمہ از ان جناب می دانند بشرت تقید نمایند  
 کہ بہ حقیقت این مقام برسند و الحال مناسبست وقت ذکر کلمہ لا اله الا الله است  
 بہ حضور تکرار آن نمایند ہر قدر توانند بگویند۔ و اگر عدد معین را مقرر نموده وظیفہ سازند  
 بہتر است تا پنج ہزار ہر روز خوانندہ شود خیلے سودمند خواہد بود کہ تکرار از کلمہ مبارکہ  
 کہ کواہ وجود بشری را زائل می سازد۔

تا بہ جا رو بہ کائنات و بی راہ کے رسی در سراے الا الله

واقعہ کہ مشب دیدہ اند بغایت عالی است از مناسبت تمام خبر می دہد۔ و اسلام۔  
 مکتوب ہفتاد و ششم۔ بہ بادشاہ دین پناہ در تہنیت فتح بعضی بلاد کفار  
 و اخذ جزیرہ از انہما و ذکر فضائل جہاد۔

اما بعد — اھتر بعد از تبلیغ قدیم و خوات ترقی درجات معروض می‌داد  
 که از استماع خبر از لال رانا کہ راس کفرہ فخرہ بہت این دعا گوئی و جمیع مسلمین  
 شاد ہوا نمودہ اند کہ تفصیل آن در دفتر ما نہ گنجد۔ و شک نیست کہ از لال رانا این  
 ہمہ غلبہ و اخذ جزیرہ بہ انواع کھفت و ہدیہ از کمال اغراض دین متین بہت معلوم نیست  
 کہ در ملک ہند از مبداء ظهور اسلام تا این زمان رانا کہ مرکز کفر ہند وستان بود  
 پہنچ یکے از بادشاہان بدین غلبہ حکمرانی کردہ یا شد تا بہ اخذ جزیرہ چہ رسد کہ آن  
 در دیگر ممالک ہند ہم پیش ازین کمتر بہ وقوع آمدہ مثل این فتوح را اگر از مقدسات  
 ظہور امام مہدی موعود شمر دہ شود بعید نیست۔ زبان از شکر این نعمت کشتاہاں  
 جمیع کافہ اہل اسلام شدہ قاصر بہت قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی۔ وَ لَوْ لَا دَفَعُ  
 اللّٰهُ النَّاسَ لِبَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ ذُو فَضْلٍ عَلٰی  
 الْعٰلَمِیْنَ۔ و الحال آنچہ عثمان غریمیت نفرت قرین براسے اغراض دین بہ طرف دکن  
 معطوف ساختہ انداعاظم جہاد است پاک ساختن ساحل اسلام از لوث غبی و کفر  
 از نتائج این سفر بہت و صاف کردن راہ طائفان حرمین الشریفین از لوازم این  
 غم مبارک اثر حق سبحانہ و تعالی بہ فضل و کرم توفیق بہ احسن و بوجہ سرانجام نجات  
 نوح و قت و حال آنکہ درین امر خطیر و ہمہ عظیم کمر بہت را در خدمت پر محبت  
 چیست بربستہ اند۔ و بہ نیت صالحہ این سفر صعب را کہ فی الحقیقہ شمر خیرات و برکات  
 است و وسیلہ ترقی درجات بہ شوق برگزیدہ اند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمودہ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةً دَرَجَةٍ اَعْلَاهَا لِلْجَاهِدِیْنَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ  
 مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔ رواہ البخاری ابو ہریرہ

روایت کردہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ مَوْقِفُ سَاعَةٍ فِي سَبِيلِ  
 اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ كَلِيلَةٍ الْقَدْرُ بِمَكَّةَ عِنْدَ تَجْرِ الْأَسْوَدِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَ  
 ابْنُ حِبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ - قَالَ الْعُلَمَاءُ فَيَكُونُ مَوْقِفُ سَاعَةٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ  
 خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ مِائَةِ أَلْفِ شَهْرٍ لِأَنَّ قِيَامَ كَلِيلَةٍ الْقَدْرُ بِمَكَّةَ بِمِائَةِ أَلْفِ  
 أَلْفِ شَهْرٍ فِي غَيْرِهَا - وَالشَّيْخُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ رَوَايَتُ كَرْدِ سَهْتِ كَرْدِ سَوَل  
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ کہ رَا بَطْنُ كَلِيلَةٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَادِسًا مِنْ  
 دَرَاةِ الْمُسْلِمِينَ كَانَ لَهُ أَجْرٌ مِنْ كَانَ خَلَقَهُ هَمَّتْ صَامٌ وَصَلَّى رَوَاهُ  
 الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ قَالَ الْعُلَمَاءُ - وَهَذَا الْحَدِيثُ ذَلِيلٌ عَلَى أَنَّ  
 اللّٰهُ تَعَالَى يَكْتُبُ لِلْوَالِي مِثْلَ أَعْمَالِ مَنْ عَبْدَ اللّٰهِ (س) فِي مَحَلِّ وَلَايَتِهِ  
 بِمِثَابِنَبَةِ لَهُ وَمَا أَجْزَلُ هَذَا الْفَضْلِ الْعَظِيمِ - افسوس کہ این ددر از کار  
 ازین قسم نعمت خوشگوار بحسب ظاہر محروم است و بہت بعضی عوائل و موانع ازین  
 جہاد فی سبیل اللہ مجبور - لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا - لیکن  
 از دوسے باطن با خود دانند و از راہ دعا و توجہ کہ وظیفہ فقر است ہمد و معاون  
 تصور فرمایند - اگر فقرا سے اہل غرلت سالہا ریا سنت کنند و اربعینات کشند  
 بہ گرد این عمل نہ رسند طاعات و عبادات کہ در ان مقام بہ وقوع آید بہت  
 بر طاعت غرلت زیادہ است - ذکر و تسبیح آن موطن ثواب بگردد و نماز الجماعہ  
 رتبہ علیحدہ و صدقات و نفقات آن محل را در جہ بزرگ و امر اہل آن معرکہ را  
 نتیجہ جدا - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمود طُوًى فِي الْمَيِّتِ الْكَثْرُ فِي الْجِهَادِ  
 فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ لَهُ بِكُلِّ كَلِمَةٍ سَبْعِينَ أَلْفَ مَغْسَنَةٍ  
 س نہ پڑھا جا سکا۔

بِسْتِهَا عَشْرَةَ أَصْعَابٍ مَعَ الَّذِي لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْمَزِيدِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ  
 وَنِزْرَمُودٌ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ صَلَواتُهُ فِي مُسْجِدِي تَعْدِلُ بِعَشْرَةِ أَلْفِ صَلَوةٍ  
 وَصَلَوةٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ تَعْدِلُ بِمِائَةِ أَلْفِ صَلَوةٍ. وَالصَّلَوةُ بِأَرْضِ  
 الرِّبَاطِ بِأَلْفِ أَلْفِ صَلَوةٍ. رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ وَابْرُحِيانُ. وَنِزْرَمُودٌ عَلَيْهِ  
 وَ عَلَى آلِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِنَّ صَلَوةَ رِبَاطٍ تَعْدِلُ خَمْسِمِائَةَ صَلَوةٍ. وَ  
 وَلَفَقَّةُ الدِّيَارِ وَالَّذِي دِهِمُ مِنْهُ أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِمِائَةِ دِيَارٍ مُنْفَقَةٍ  
 فِي غَيْرِهِ. وَنِزْرَمُودٌ عَلَيْهِ وَ عَلَى آلِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. مِنْ أَغَانِ مُجَاهِدٍ أَوْ  
 سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ غَازٍ يَوْمًا فِي عَشْرَةِ أَوْ مِائَةِ رَقَبَةٍ أَظْلَهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ  
 يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَنِزْرَمُودٌ عَلَيْهِ وَ عَلَى آلِهِ الصَّلَاةُ  
 وَالسَّلَامُ مَوْفَقٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يُسْئَلُ فِيهِ سَيْفٌ وَلَا يُطْعَمُ فِيهِ نَجْرٌ  
 وَلَا يُرْحَى فِيهِ لِسْتُهُمْ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّينَ سَنَةً لَا يَقْضَى اللَّهُ فِيهِ طَرَفَةٌ  
 عَيْنٌ رَوَاهُ ابْنُ التَّجَارِ وَنِزْرَمُودٌ عَلَيْهِ وَ عَلَى آلِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَنْ قَرَأَ يَوْمًا  
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لِحَضٍّ يَوْمًا أَوْ سَاعَةٍ تَعَفَّرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَكُتِبَ لَهُ  
 مِنَ الْآخِرِ عَدَدُ عَتَقِ مِائَةِ أَلْفِ رَقَبَةٍ قِيَمَةً كُلُّ رَقَبَةٍ مِائَةُ أَلْفِ دِرْهَمٍ  
 ابْنُ زَنْجَوِيهِ وَشَكَتْ كَرَامَةُ ابْنِ خَدِمَتٍ وَهُمْ كَرَامَةُ ابْنِ تَوْجِهٍ وَارْتَدَّ جِهَادِي سَبِيلِ  
 اللَّهِ اسْتَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ وَالدُّهْمِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 عَنْهُمَا مَرْفُوعًا يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُسَمُّونَ الرِّقَصَةَ يَرْتَضُونَ  
 إِلَّا سَلَامًا فَا قَتَلُوهُمْ قَاتِلُهُمْ مُشْرِكُونَ. وَاسْتَخْرَجَ الدَّارِ قُطْنِي مِنْ عَمْرِو بْنِ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَأْتِي مِنْ بَعْدِي قَوْمٌ لَهُمْ نِزْرَمُودٌ

يَقَالُ لَهُمُ الرَّافِضَةُ فَإِنْ أَدْرَكْتَهُمْ فَأَذْنَبُكُمْ مُشْرِكُونَ - قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِالْعَلَامَةِ فِيهِ قَالَ.....

مکتوب ہفتاد و ہفتم - یہ مغفورہ مرحومہ روشن رائے بیگم در بیان آنکہ ہرزین رافضی علیحدہ ہست و ذکر یکاشقہ مخصوصہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ ورین مقام۔

صحیفہ شریفہ در اسد آفات و رد و بخت آمود فرمود تشریف برون بہ حویلی جدید با واردات و مکاشفات قازہ مبارک باشد آنچه از فیوض برکات آن مکان برکات نشان مرقوم قلم محترم بود باعث لذت معنویہ گردید زائد کہ اللہ سُبْحَانَهُ شَوْقًا وَ ذَوْقًا حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودہ اند کہ ہرزین رافضی علیحدہ ہست و ہر جائے را خاصیت جدا الکل ارض حصۃ و لیساکرہا حصۃ زمینہ مناسبت بقنادار دہ بقوہ ملائمت بہ بقاع ہر خوش بسرے را حرکت دگر ہست

حضرت پیر دستگیر مارضی اللہ تعالیٰ عنہ در بعضی مکاتیب از مکتوبات قدسی آیات رنگاشتہ اند کہ حضرت مجدد الف ثانی در ہنگامے کہ بہ تقریب بہ لاہور تشریف بردہ بودند اول در حویلی شخصے فرود آمدند معارف قنادرا تخاصن شد و بعضی مکاتیب معاملات قنادر ہمان جا بہ قلم محترم درآمد۔ چون آن حویلی کہنہ بود بہ حویلی دیگر کہ در محلہ دیگر بود انتقال فرمودند و پیش از انتقال بر زبان الہام ترجمان آوردند کہ در ان حویلی معارف بقا قانز خواہد گشت و بعد از انتقال



ہیچنان واقع شد و بعضے مکاتیب مشتمل بر معارف بقا ہما بخا حُر گردید و نیز  
 رنگاشہ اند کہ حضرت مجدد الف ثانی برکات والوار خا ہما سے خود و خانہ  
 کہ ہمسایہ بودند بیان می فرمودند و در ہر منزل و قریہ کہ می فرآمدند حقائق آن  
 منازل و قری بر آن حضرت منکشف می گشت حقایق بعضے مومن و حقایق بعضے  
 کافر و قریہ کافرہ را بہ ایمان دعوت می کردند۔ این مکاشفہ از خصائص خاصہ  
 آن حضرت است رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظہور این دارد از غرائب روزگار است  
 سیرات شکر انکشاف این معنی در جناب قدس خداوندی جل سلطانہ بتقدیم  
 رسانید و خواہان فرید بر فرید باشید لکن شکر کرم لازینتکم۔ دو ہزار  
 روپیہ نیاز و ہدایاے متعددہ دیگر بہ واسطہ بی بی حیو و فقیر زاد ہا موافقت فرد  
 علیحدہ خصوص قرآن مجید و رحل کہ ہر دو غیر مکرر تحفہ اند فرستادہ بودند رسید  
 و سبب خوش وقتیا گردید۔ والسلام۔

مکتوب ہفتاد و ہشتم۔ فی ذکر احکام القبور من التسنیم و  
 التسطیح بالخصیص والبناء والکتابۃ علیہا۔

قال فی غایۃ السوچی ویسنم القبور ولا یسطح اے لایر یعوبہ  
 قال موسیٰ بن طلحہ وزید بن ابی حنیب والثوری واللیث ومالك  
 وابن حنبل وابی ہریرۃ رضی اللہ عنہم وقال الشافعیؒ یسطح  
 ومشلہ عن مالک فی الجلاب للجمهور ماروی البخاری فی صحیحہ  
 عن سفیان الثمار انہ رای قبرا لنبی علیہ السلام مصنما و معند  
 البخاری عن النخعی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنم قبرہ

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَأَى قَبْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْتُمْ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ  
 قَالَ رَأَيْتُ قُبُورَ شُهَدَاءِ أَحَدِ مَسْنَمَةٍ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَفِيَّةِ رَأَى أَنَّهُ جَعَلَ  
 قَبْرَ ابْنِ عَبَّاسٍ مَسْنَمًا اخْتَارَ التَّنْسِيمَ أَبُو عَلِيٍّ الطَّبْرِيُّ وَابُو عَلِيٍّ ابْنُ  
 أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَالْعَزَازِيُّ وَالزُّوْجِيُّ وَالشَّوْخِيُّ وَذَكَرَ الْقَاضِي حُسَيْنُ  
 التَّفَاقُهِمِ عَلَيْهِ وَخَالَفُوا الشَّافِعِيَّ دُخْمَةُ اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ فَإِنْ قِيلَ فَقَدْ  
 رَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي الْهَيْسَاجِ الْأَسَدِيُّ وَاسْمُهُ حَيَّانٌ قَالَ قَالَ  
 لِي عَلِيُّ الْأَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي اللَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا  
 ادْعَ قَبْرًا مَشْرِقًا إِلَّا سَوِيَّتَهُ وَلَا تَمْتَلَا أَنْ طَمَسَتْ قِيلَ لَهُ الْمُرَادُ بِهِ هَذِهِ  
 الْمَشْرِفَةُ الْمَبْنِيَّةُ الَّتِي يُطْلَبُ بِهَا الْمَبَاهَاتُ انْتَهَى - وَقَالَ فِي الْبَحْرِ وَاسْمُهُ  
 قَدْرُ شَبِيرٍ وَقِيلَ قَدْرُ أَرْبَعِ أَصَابِعٍ - وَمَا وَرَدَ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثٍ عَلَى رَضَى  
 اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ لَا ادْعَ قَبْرًا مَشْرِقًا إِلَّا سَوِيَّتَهُ فَحَسُولٌ عَلَى مَا زَادَ عَلَى قَدْرِ  
 التَّنْسِيمِ الْمُنْتَهَى - وَقَالَ مُؤَلَّافًا عَلِيُّ الْقَادِي فِي شَرْحِ الْمَشْكُوتَةِ قَالَ الْعُلَمَاءُ  
 لَيْسَتْ بِأَنْ يَرْفَعَ الْقَبْرُ قَدْرَ شَبِيرٍ وَبِكِرَّةٍ فَوْقَ ذَلِكَ وَلَيْسَتْ بِالرَّهْمِ فِي  
 قَدْرِهِ خِلَافَ قِيلَ إِلَى الْأَرْضِ تَغْلِيظًا وَهَذَا أَقْرَبُ إِلَى اللَّفْظِ وَلَفْظُ  
 الْحَدِيثِ مِنَ الْبَنَوِيَّةِ وَقَالَ ابْنُ انْهَامٍ هَذَا الْحَدِيثُ فَحَسُولٌ عَلَى مَا  
 كَانُوا يَفْعَلُونَهُ مِنْ تَعْلِيَةِ الْقُبُورِ بِالْبِنَاءِ الْحَسَنِ الْعَالِيِّ وَلَيْسَ مَرَادُنَا  
 ذَلِكَ فِي تَّنْسِيمِ الْقَبْرِ قُلْ قَدْرَ مَا يَبْدُو مِنَ الْأَرْضِ وَتَمَيَّزَ عَنْهَا وَاللَّهُ سَمِيحٌ  
 أَعْلَمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ مِيبَارُكَ رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ  
 وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ

وَ ان یسئ علیہ قال فی الازھار والنہی عن تجصص القبر للکراہۃ وھو  
 یتبادل التبناء بذالک وتجصص وجہہ والنہی فی التبناء للکراہۃ  
 ان کان فی ملکہ وللحرمة فی المقبرة المسبلة و یجب الہدم و ان کان سجد  
 انتہی کلامہ۔ وایضاً یکرہ تجصص القبر والتبناء علیہ فی حریمہ و  
 خارجہ نعم ان خشى نیش او حفر سبع او ہدم سبل لم یکن التبناء  
 والتجصص مکروہاً بل قد نظر امامت و سيعلم من ہدم ما فی  
 المسبلة حرمة البناء فیہا اذا الامس انہ لا یہدم الا ما حرم وضعہ  
 کذا فی التحفة وایضاً یکرہ الکتابۃ علی القبر لما روى عن النبی صلی  
 اللہ علیہ وسلم انہ نہی عن تجصص القبر وان بنی علیہ وان یکتب  
 علیہ وان یعطأ ولو بنی علیہ ہدم ان کانت القبر مسبلة وان  
 کان القبر ملک فلا کذا فی شیح الوجیز وکذا الو اوصی ان یبنی مسبلة  
 للمسنین ام ینفذ ذالک حرام وان کان فی ملکہ فہو مکروہ کما فی  
 السراج الوھاج وایضاً یحرم البناء علیہ للزینۃ لما رویناہ ویکرہ  
 الاحکام بعد الدفن لان البناء للبقاء والقبر موقع الفناء لا الدفن  
 فی مکان بنی فیہ قبلہ لعدم کونہ قبراً حقیقۃ بدوۃ کذا فی البرہان  
 شیح مواہب الرحمن۔

مکتوب ہفتاد و نہم۔ بہ بی بی عرب غانم مرحومہ در تحریر بر طلب و محبت  
 فقرادید کلام حضرت مجدد الف ثانی و بیان آنکہ طریق مرضی و محبوب درین زمانہ  
 طریق اکابر است۔

والدہ مہربان من۔ پورو دعائیت نامہ گرامی سرور گردید۔ اوسبحانہ  
 ورد طلب خود و محبت دوستان خود روز اقرودن کناد۔ غزیری می فرماید خداوند  
 مرا ازین قوم گردان یا از نظارہ کنان این قوم گردان کہ قوم دیگر را طاقت  
 نہ دارم الحمد للہ کہ این معنی در ہناد آن مشفقہ کائن است و شفقت خاص بقرا  
 معلوم می شود۔ خوش گفت  
 گردستان گردا و گرد کم رسد کوسد گر چہ بوسے ہم نباشد روی ایشان پس  
 از غایت حسن ظن طلب تعلیم این عاصی نموده بودند الا مرفوق الادب دانستہ  
 فرستادہ شد جائے آن بہت کہ این معنی ازین جانب بہ وقوع آید چہ آن جناب  
 نسبت بختیت بہ آن سرور دین و دنیا ست علیہ و علی آلہ من الصلوٰۃ افضلہا  
 من التسلیات اکملہا بہر حال رضامندی ایشان منظور دانستہ این بے ادبی  
 نمودہ شد۔ دیگر بعضی مکاتیب از مکتوبات قدسی آیات حضرت مجدد الف ثانی  
 انتخاب نمودہ شد۔ یقین کہ بمطالعہ خاص خواهد در آورد و اطلاع خواہند بخشید  
 این قسم دقایق این راہ درین اواخر الزمان در کتب دیگر دیدہ نمی شود و اکثر ثقرا  
 این وقت غریب دعوت و شیر خلافت را منظور دانستہ ریاضتہا سے شاقہ اختیار  
 کردہ اند و ہمیں نیت چلہا و خلوتہا می کشیند و جمعے دیگر سماع و رقص را کہ از ممنوعات  
 شرعیہ است دیدن خود کردہ خود ہارا رواج دادہ اند و طریق مرئی و محبوب درین زمانہ  
 طریق اکابر است کہ جامع جمیع طرق است۔ الا این ہمد گواران امور سے را کہ موجب  
 امتیاز بہت نزد عوام کالالعام قصد این لشت دادہ اند و در دستراحوال و اخلاص  
 تبلی کہ خلاصہ احوالات بہت مبالغہ تمام دارند۔ لیکن چہ توان کرد کہ ازین معامکہ

واقع شد نزدیک می فرمایند

بر می نهفته رخ و دیو در کرشمه و ناز لبوخت عقل ز حیرت که این چه بوالعجبی است  
مکتوب مشتمل بر هم به سلطان وقت در فضیلت ذکر و تلاوت و سفارش بعضی  
احبه یا ایها الذین امنوا اذ الیقینم فیه فانیستوا و اذکر واللہ کثیرا  
لعلکم لتتقون۔ و اخرج ابن ابی عاصم عن کعب الاحبار قال ما من شیء  
احب الی اللہ من قرآنہ القرآن و الذکر لولا ذلک ما امر الناس  
بالصلوة و القتال انه قد امر المؤمنین بالذکر عند القتال۔ کثرین  
خبر خواہان به عرض والامی رساند کہ بعضی ادعیه ماثورہ کہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
درین قتال بہ ثبوت پیوستہ مصحوب کمالات دستگاہ میر محمد عارف کہ از دعا گویند

قدیمی است و متوجہ ملازمت معالی ارسال داشته آمدن یقین کہ بمطالعہ خاص خواهند

درآمد و این حقیر سبب محرومی ملازمت خود را برکات سعادت برساند نظر اشارہ  
است قال الشیخ العالم العارف الکامل الشہید فی الحرمین الشریفین الشیخ  
الشعرانی قد سنا اللہ لیسیرہ الا قدس فی کتابہ المسمی باطین او رما  
انعم اللہ تعالیٰ بہ علی محبتی لولایۃ امور المسلمین و مشارکتی لہم فی  
المہموم و الامراض لاسیما السلطان الاعظم وقد مرصت لیسرہ  
مرثین و ضربت علی مفاصل رجلی مرات اخرها فی شہر رمضان سنہ  
احدی و ستین و سبع مائۃ لما سافر لقتال الروافض و ملکنت مرصعا من  
اول رمضان الی اخرہ فلا شفی السلطان شفیت ثم کلامہ حضرت سلا  
برادر دینی میر محمد عارف امیدوار است کہ مورد عنایات و الطاف بادشاہانہ



گردد کائنات شائب نشاء فی عبادۃ اللہ - والسلام  
مکتوب ہشتاد و یکم - بہ ملا محمد امین حافظ آبادی در تحریریں برائے تباط معنوی  
و طلب ترقی و بیان بعضے کمالات بہ طریق اجمال و ذکر احوال بعضے

عابد و مصلیٰ - برادر طریق فضائل کمالات دستگاہ ملا محمد امین ازین  
عاصی دور افتادہ سلام عاقبت انجام در معرض قبول آورده مشتاق دانند از ان  
ہنگام کہ متوجہ آن حدودیہ دعائے سلامتی یاد نہ نموده اند مواعظ بزرگ استغراق مطلق  
حقیقی جل شانہ امر دیگر مبادیہ ہر حال از تباط معنویہ را در از دیاد دارند کہ مدار کار  
بر آن بہت و شب و روز خواہان ترقی بود مین استوی یوما کہ فہو معبئون شنید  
باشند یا مجملہ سعی نمایند کہ از اسم الظاہر عروج نموده بہ سیر اسم الباطن کہ معبرۃ ولایت  
علیہا بہت برسند تا ہر دو بازو سے طیران درست گردد - بعد از ان کجھن فضل خداوند  
عرشانہ از جمیع صفات و شیون برآمده بہ ذات بخت کہ معرا بہت از نسبت اعتبارات  
و وصل عریضے از لوازم آن مقام بہت مستبعد گردند - ع

این کار دولت بہت کنون تا کراد ہند

دیگر سعادت آثار میان شیر محمد بدخول طریقہ علیہ استفاد یافتہ ظاہر البشامعونی  
ہم دارد لوازم ہم پریمیاریا خواہند آورد و توجہات باطنیہ ممد و معاون خواہند  
بود - دیگر از حقیقت الاولات ظاہری و باطنی خویش اطلاع می دادہ باشند کہ بار  
توجہات غائبانہ بہت و بیچ کس داخل طریق شدہ بہت یا نہ اگر شدہ بچہ کیفیت  
بہت مفصلاً خواہند نوشت کہ خاطر نگران بہت - دیگر خدمت حقائق آگاہ حافظ  
محمد شریف درین نوبت امتیاز تمام دریا را ان حاصل کردند و کبشارات خاص مشرف

کفند چنانچه از حقیقت کعبه و حقیقت قرآن مجید و اسرار غلت بهره تمام گرفتند  
بالمجملہ کار ایشان از اکثر یاران گذشت۔ و میان محمد باقر ہم آن قدر ترقی نمودند  
کہ چہ نویسند بالمجملہ کار سنین را درین مدت قلیلہ قطع کرد۔ و السلام۔

**مکتوب ہشتاد و دویم**۔ بہ حقائق آگاہ صوفی سعد اللہ کابلی در بیان  
ترقیات اصحاب فویش و ذکر متوسل شدن حاجی اسد اللہ وزیر آبادی بدان حضرت  
و میر شدن غائبانہ بعضی یاران بہ بشارت عامیہ۔

برادر گرامی حقائق آگاہ صوفی سعد اللہ از حقیقت صلوٰۃ بہرہ وافر  
گرفتہ متوجہ فوق باشند کتابتہاے شہامی رمنہ و در فرستادن بواب توفیق  
می شود معذور خواہند داشت۔ درین روز بآن چہار کس از یاران ابن فقیر  
حقیقت صلوٰۃ فرمودند و بعضی الحاق بحقیقت الحقائق ہم نشان دادند معاملہ  
محبت درین آوان بہ نوع دیگر است۔ امیدواریم کہ آن برادر گرامی از راہ محبت  
بہرہ ازین کمالات برداشتہ باشند ترقیات یاران ابن فقیر از من شش شتہ  
یاران جاہیہاے دیگر حضرت ہا دارند زود تر برسند کہ ما منتظر شمایم کتابتہ کہ  
مصحوب نواجہ غرض ارسال داشتہ بودند بہ مطالعہ درآمد وقت بواب نشن  
کم شدہ۔ انچہ از ملاقات نمودن بہ شام را دہ نوشتہ بودند مبارک بہت بعد از  
استخارہ ملاقات بکنند و بہ پیران شیخ میر نیز ملاقات نمایند و بہ حقائق آگاہ  
حاجی الحرمین الشریفین حاجی محمد صالح سلام فقیر رسانند و یارانے کہ پیش نما  
داخل طریقہ گشتہ اند بہ سلام مخصوص اند۔ حاجی اسد اللہ از خلفاء شیخ آدم  
کہ در وزیر آبادی باشند بہ فقیر متوسل شد و سہ چہار توجہ ازین غامی گرفت

و حیلے محظوظ فرقت۔ یہ انوی خواجہ محمد شریف سلام رسانند و بگویند کہ سلام فقیر  
 بہ شیخ عبد العظیم رسانند و ظاہر سازد کہ حاجی اسد اللہ و زیر آبادی کہ از اعظم خلفاء  
 شیخ آدم است خاصہ پیش فقیر داخل طریقہ علیہ احمدیہ معصومیہ گشت و حیلے محظوظ شد  
 و بہ پیر شیخ آدم کہ شیخ اولیا نام دارد و کتابتے نوشتہ فرستاد کہ من استفادہ کردم  
 شمارا ہم اگر طلب حق باشد آمدہ خدا طلبی نمایند و در خانقاہ شیخ آدم ہم شورے  
 بر خاستہ است حضرت ایشان ہم از توجہ گرفتن ادبیار خوش وقت شدند از مضمون  
 این کتابت مثل خواجہ محمد شریف و خیال بیگ و تیمور بیگ را مطلع خواہند ساخت  
 کہ از ترقیات یاران این مسکین مطلع گردند و در خانقاہ طرفہ شورے بہت بہ میان محمد  
 باقر لاہوری غائبانہ حضرت ایشان بشارات تعقیب صلوٰۃ و مقامے کہ فوق آن است  
 و بحق بہ حقیقت الحقائق نوشتند بعد از رسیدن بہ صحبت بعضی اسرار ہا دیگر فرمودند و السلام  
 مکتوب ہستاد و سلووم نیز بہ مومی ایہ در ذکر دخول بادشاہ دین پناہ  
 برین طریقہ و ہجوم اہل طلب۔

لہ الحمد علی غائبہ۔ کمالات دہنگاہ معارف ہنگاہ صوفی سعد اللہ بہ ائلا  
 مراتب کمال و تکمیل برسند۔ غشی نہ ماند کہ بادشاہ بہ دخول طریقہ علیہ مشرف گشتہ  
 بسیار متاثر گشت بہ صحبت یا حضرت ایشان داشت۔ چون شاہجہان وفات یافت  
 بہ صحبت ضرور متوجہ اکبر آباد گشت۔ دیگر از ہجوم اہل طلب کہ مانند مور و بلخ غلو دارند  
 چہ نویسند کہ از حیطہ نوشتن خارج بہت فقیر در خانہ عبد الرحمان سلطان سکونت  
 دارد از غایت اخلاص بخدمتہ بخانہ خود آورد و بسیار خدمت گاری می نماید  
 حضرت ایشان بعد از چند روز ظاہر متوجہ آن حدود گردند و فقیر در رفتن متردد است

بعض یاران باعث اند کہ شما ہمین جا اقامت نمایند و معالجه مرہن نموده بہ وطن  
بردید ظاہر اماندہ شود اما متعین نیست۔ والسلام۔  
مکتوب ہشتاد و چہارم نیز بہ مشار الیہ در جواب مکتوب او کہ از انکشاف  
حقیقت قرآنی و غیر آن نوشتہ بود۔

حامد و مصلیاء۔ کمالات انکساب ذوالمعارف العالیہ والحالات القویہ  
صوفی سعد الدینیہ جمیع خصائص و کمالات طریقہ احمدیہ معصومیہ بہرہ دریا شد کتابت  
شما با کتابت فصائل پناہ شیخ عبدالباقی رسیدہ مفہامین ہر کدام معلوم گردید  
زادکم اللہ سبحانہ ذوقاً و شوقاً۔ آنچه از انکشاف حقیقت قرآن و غیر آن مندرج  
بود بہ وضوح انجامید۔ حقیقت قرآن پس مقامی است عالی۔ مشار آن وسعت  
بے چونی است کہ بذات غیب متعلق است حق سبحانہ بہرہ ازان کامل روزی گردانا  
ملاحظہ وسعت برادر خود خواہند نمود کہ از لوازم آن حقیقت است چون قاصد  
بررہا بود بہ ضرورت بر چند کلمہ اختصار افتاد و متعاقب انشاء اللہ تعالیٰ  
کتابت حضرت ایشان و جواب کتابت کمالات پناہ شیخ عبدالباقی فرستادہ

خواہد شد۔ والسلام۔  
مکتوب ہشتاد و پنجم۔ در ذکر ملا محمد حسن سیالکوٹی  
باسمہ سبحانہ۔ حامد و مصلیاء۔ سلام و تحیہ ازین عاجز مسکین قبول فرماید  
چون کمالات دستگاہ شیخ محمد حسن سیالکوٹی کہ خود را در اعلا کلمہ حق و ندا  
ساختہ است و امر معروف و نہی منکر شیوہ مرصیہ اوست بہ حجت تبیین بعضی  
امور دینی متوجہ ملازمت است بنا بر آن بہ این چند کلمہ دراز نفسی نمود معاف فرمود۔

و یک مکتوبے از مکاتیب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ مناسب است  
 بہ خدمت گرامی فرستادہ شد بہ مطالعہ شریف خواہند در آمد امید کہ نافع آید۔ والسلام  
**مکتوب ہشتاد و ہشتم**۔ بہ عاشور بیگ در تحریریں بردوام ذکر و  
 نکویش بر ترک آشنائی فقرا۔

برادر طریقت صلاح آثار عاشور بیگ چند ان بذکر قلبی مداومت نماید  
 کہ دل را استغراق تام در مطلوب میسر شود بحدے کہ اگر بہ تکلف یاد ما سوا نماید بہ  
 یادش ننماید۔ این حالت متبر بہ فناے قلب بہت دیگر مدے بہت کہ از شمشایع  
 خبرے نہ رسیدہ بہت از احوال خویش آگاہ می ساختہ باشند کہ سبب توجہات  
 غائبانہ بہت۔ دیگر صحبت حقایق آگاہ صوفی سعد اللہ مفتیم شمر دہ گاہ گاہ می  
 رسیدہ باشند کہ از یاران خاص بہت و بہ ہمیشہ خود خواہند گفت کہ با فقرا  
 آشنائی کردہ یا از قطع نمودن خوب نیست احتمال ضرر غالب بہت۔ والسلام  
**مکتوب ہشتاد و ہفتم**۔ در جواب مکتوب اد کہ اثر متضمن معارف بلند بودہ۔  
 بعد الحمد والصلوٰۃ و تبلیغ الدعوات فی رساند کتابتے کہ از راہ محبت  
 فرستادہ بودند رسیدہ سرست بخش گردید از مدرک شدن حقیقت قرآنی نبیا  
 و انبساط و وسعت بے کیفی آن و اتحاد زیادتی با حقیقت فقر و ولایت محمدی علی  
 صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و زیادتی مناسب بہ انحنی و یافتن معاملہ تفصیل بہرہ  
 یافتن از محبت و یافتن پر تو سے از حقیقت صلوٰۃ بر باطن شاد و ظاہر شدن تقویٰ  
 آن حقیقت قرآنی کہ نوشتہ بودند ہمہ بہ و ضوح پیوست از کریم او تعالیٰ چہ عجیب  
 کہ بندہ را بہ خصائص نعم مخصوص سازد و بجزایا ممتاز گرداند ان ربک واسع



المَغْفِرَةُ مامول از دوستان دعا است۔ والسلام۔

مکتوب ہشتاد و ہشتم۔ بہ شیخ محمد تھانیسری۔ در تعزیت۔

لہ الحمد علی کل حال۔ جناب برادر گرامی میاں شیخ محمد سلام و تحیہ و معروض قبول آرند۔ و درین درد و مصیبت کہ درین کبر سن بہ شمار دہ است شریک خود دانند و از کیفیت روداد مشروحاً اطلاع بخشند و در جمیع امور مدد و معاون خود دانند تاخیر در مراسلات و ابوابہ بیشتر بہ واسطہ عدم اطلاع است بر روزگار آن حدود از راہ غفلت نیست و چگونہ غفلت را گنجایش باشد کہ اتحاد خاص بہ شما باین بہت مع ہذا ادا ہے حقوق کما حقہ متعہریم معذوری داشتہ باشد۔ والسلام۔  
مکتوب ہشتاد و نہم۔ ارسل الی محمد بن سلیمان المکی فی فضل خواجہ الحرم و مدح ہذہ الصریقۃ العلیہ۔

محمد اللہ حق محمدؐ۔ ولضی ولسلم علی رسول وعبدہ وعلی الہ وصحبہ رجوم العدی و نجوم الہدی الکرام الاعلام ما جرت بذكرہ و ذکر ہم جہاد الاقلام فی میادین الاعلام و تہدی سلاما لطف من لقاء الحبيب و اطروفت من منادۃ البلیب الی جناب و اسطۃ عقد الریاسۃ و مطع شمس الفراسۃ ذی المقام الاسم الذی یتقاصر عنہ عوالی الہم و یقدر الباع علی وستی مراتب اعظم الشالیع فی العالم ذکرہ حتی صار اشہر من نار علی علم الحایز من مجر علوم المنقول منها و المعقول لا الی الجواہر و جواہر الائی و الجائر قصبات السبق فی حلیۃ معانی الايام و اللیالی علامۃ العلماء الخ الذی لا ینتری۔

ولكن ليجتاح ساحل الملاذ البهايم جمال الدنيا والدين الشيخ محمد بن سليمان  
 سلمه الله وادام رياض علوم الناضرة بانوار بيان مشرفة للطالبين و  
 بحار معروفه المعروفة من فيض منانه متدفقة للراغبين وبعون قالداعي  
 علي زير انور بطي المسطور المفقور اهتداء السلام عليكم ورحمة الله  
 وبركاته علي الدوام والقيام بوظائف الاخوة القديمه في الادقات  
 الخالية الصافية والازمنة الرايقة الالفة الخيال التي قطعناها في  
 حرمي ميادين الانفساط ونم ليشبع اخرون فضل ولم يكن سببها الا في  
 سهول الوصول حيث كانت الارواح قبل الاشباح جنود مجنده  
 كما في في الاحاديث المرفوعة المعروفة المسندة وهذا النهر والله  
 الحمد من ذلك الحبر وماضونا بعد المسافة بيننا سرأثر كم تسرى  
 اليها تلتقي وباشاع وذاع وشغفت الاسماع ونشط الطبع ودفع عليه  
 الطبايق والاتفاق بين اهل الخلاف والوفاق مما خولتموه من كرام  
 الحلال المرضية ومنتهية من ترويم السير على سنن السيرة السنية  
 السنية المرضية وهذه نعمة كبرى وغاية قصوى وعاجل بشرى  
 وثناء الاخيار عنوان صحيفة المرء من يوم القيمة كما ورد في الاخبار  
 فيحسن نشرها يستحب حرقها سترها مع صيغة الاعلام بالحب في الله  
 المأمور بذكره وتضليل لشهيرة ومجادراتكم بجوار ذلك الحرم الامين  
 وانتظامكم في سلسلة الثمين المتين وذلك هو الفوز المبين بالقيام  
 بادابه والتزام زكوة لصابه محط لاهيات ومنتهى البرغبات و

مهيطة التزلات والبركات فمن ثمة لم تنزل الافتدة الى الوتر  
عليه ظل له بعد فهل مشاقه ملناحة ولم ترح الادواح الى رواح  
مراحه تادين الى المولى سبحانه اكلت الغراغشة والابتهان في بلوغ  
نماية المارب والامال من الدوام على التزام الطريقة السنية  
التقشيدية الاحمدية التي اساس عمادها ومركزها مودها متا<sup>لعة</sup>  
الكتاب والسنة ومجانبة البدعة ولو كانت في الجملة مستحبة كما  
يجلسمه من سير سير السلف الصالح وافترق اثارهم من اهل العناية  
فهي اقرب طرق السيادة الصوفية المرضية ارباب المراتب العلية  
على جنيل عدوها وجليل مدرها مسلما ونهاية واليق اهل الزمان  
والسبب بانباء الاوان لا نفراوها لمزيد اختصاص وكما لاختصاص  
من اندراج النهاية في البداية وهي في حلقة ذلك البرهان غاية  
الغاية وقد صم الخبر المروي وهو في التنويه يكفي خيرا لذكر الحق و  
كذلك الاجتماع في ذلك الحرم الميمون الامن على احسن حال وانعم  
بال ثم مهما كانت حاجة تعرض الى سلطان زماننا ملك بلادنا ما  
يتعلق بخدمة الحرم الحرام وجيرانه الكرام فلا بد وان تشرفونا  
بالاعلام بذلك والنبية على ما هنالك لتشتت بخدمة وتنظيم  
في سلك خدمته هذا وقد رقمنا صحيفة تعرض على مولانا الشوليف  
عماد حرم الله تعالى المنيف الموريت دوما للاتصال بمجابهة وطلبا  
للتوصل الى خطابه وكتابه فيكون جوابه وجوابكم تفضلا حال

او ثواب الدلالة على الحيد محصلا و تقربوه منا السلام ورحمة الله وبركاته  
والمكانة كما قيل لبعض المشاهدة وبلوغ السلام من التلاق والسلام  
عليكم ورحمة الله وبركاته وعلى من حل بالنادى واقام بذلك الوادى  
وصلى الله على سيدنا محمد وآله واصحابه وسلم اولاً وآخره.

**مکتوب نودوم**۔ بہ حقایق آگاہ شیخ بایزید سہارنپوری در تحریریں بر زیارت  
روضہ ہائے باسمہ سبحانہ حقایق و معارف آگاہ ازین مشتاق دیدار سلام و تحیہ در  
معرف قبول آرند مدتشہ کہ بتقریب زیارت روضہ ہائے متبرکہ سیری باین دیار نہ کشید  
اند۔ ع انتظار از حد گذشت اجاب را۔

اما ارتباطاے معنویہ مقصنی آن است کہ گاہ گاہے محبان را بہ ملاقات فائز  
البرکات خوش وقت می ساخته باشند۔

مایدان مقصد اعلیٰ تو انیم رسید ہم مگر لطف شما پیش ہند گاہے چند  
صحیفہ شریفہ رسیدہ لذات روحانی بخشید۔ والسلام۔

**مکتوب نودویکم**۔ نیز بہ مشارالیه در بیان آنکہ مدار بر باطن بہت۔  
باسمہ سبحانہ حقایق و معارف آگاہا۔ بہ وصول ملاطفہ گرامی منہج و مسرور  
گردید۔ خاطر بجانب شما ہمیشہ نگران می باشد اگرچہ در نظام ہر در بعضی احیاناً نسیان  
واقع شدہ باشد لیکن مدار بر باطن بہت خوش گفت۔

مادرون را بتکریم و قال را مادرون را بتکریم و حال را  
فقیر زاد ہا سلام می رسانند و خدا را بہ کمال برسند۔ والسلام

مکتوب نود و دویم نیز بموی الیہ در بیان خلاصہ سلوک حضرت مجدد الف ثانی  
الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى. اللہ سبحانہ و تعالیٰ از جمع  
مراتب ظلال و اصول گذرانیدہ بہ وصول حضرت احدیت مجرورہ کہ منترہ است از  
شیون و اعتبارات مشرف و مستعد سازاد و بجزمت من مازاغ بصوہ و ماہیاتی  
علیہ و علی آثار الصلوٰۃ و التسلیات العلیٰ۔ این کمال از کمالات مرتبہ نبوت علی مصداق  
السلام نامی است و از ولایات ثلثہ صغری و ولایت کبری و ولایت علیا باشد برتر  
واقع شدہ است چہ ولایت صغری تعلق بہ ظلال اسما و صفات دارد ولایت کبری  
و ولایت علیا ہر دو بہ اصول اسما و صفات متعلق اند و فوق آنها نیست مگر کمالات  
نبوت کہ در ان ہا بطور ذات بخت بہت علی اندوام۔ این بہت بیان خلاصہ سلوک  
حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مکتوب شریف رسیدہ بافت خوش  
وقتی گردید۔ ع اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی۔

قبلہ گاہی حضرت میا نجیورا از صعب در گلو بہم رسیدہ بود لہذا سبحانہ الحمد

و المنة کہ بعافیت مبدل شد۔ والسلام۔

مکتوب نود و سیوہم نیز بہ مشار الیہ در فضیلت ارتباط معنویہ۔

لہ الحمد۔ عرفان پناہا۔ عجب چیزے بہت اشتیاق طرفین بحد کمال و بحسب  
صورت اتفاق نمی افتد لعل اللہ یجودک بعد ذلک امرا۔ و ازین ہم عجب تر  
آنکہ کتابت یکے بہ دیگرے نمی رسد۔ کتابتہاے شما خوب تو اتر می رسند ہر چند فقیر مقرر  
است در ارسال جواب لیکن با وجود آن بارہا جواب نوشتہ ارسال داشتہ بسبب عدم  
وصول تاچہ باشد فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمة از آمدن لاہور در کتابت نوشتہ شد



ویشمانہ رسید الخیر فیما صنع اللہ سبحانہ امانہ سبحانہ الحمد کہ ارتباط معنویہ روز

افزون است و هو المطلب الاقصى والغایہ است. خوش گفت

آسودہ شبہ باید خوش متیایے تابا تو حکایت کنم از ہر بابے

السلام علیکم وعلیٰ من لدیکم۔

مکتوب لود و چہارم۔ نیز بمشار الیہ در بیان آنکہ جلال و جمال را مساوی باید

یافت بلکہ از جلال بیشتر راضی باید شد۔

الحمد لله و سلام علی عباده الذین اصطفیٰ کتابتہ کہ آن فضائل مآب

کمال انتساب بہ این حق و دلشان ارسال داشتہ بودند در حین اوقات رسیدہ

سبب خوش وقتی گردید لہ سبحانہ الحمد کہ دوستان خدا جل بشانہ این دور از کار را

لکھے بخاطر خود را دمی دهند و بچند کلمہ بارشاد می فرمایند۔ لیکن استماع واقع کہ درین

روز با از بعضی مقتدیان نسبت بخاندان شہابہ وقوع آمدہ است موجب بی حلاوتی

گشتہ۔ اما چون فعل جہل مطلق است و ہر چہ از ان ظرف برسد ہر چند بظاہر تلخ نماید

فی الحقیقت عین خوبی و بیہودہ است۔ عاشقان صادق جلال و جمال را مساوی

می یابند بلکہ از جلال بیشتر راضی و خوش وقت اند۔ خوش گفت

من از تودے نہ پیچم گرم بیازاری کہ خوش بود ز عزیزان غسل خواری

جعلنا اللہ سبحانہ وایاکم من المحبین الصادقین والسلام

مکتوب لود و پنجم۔ نیز بمشار الیہ در فضیلت قرب معنوی۔

باسمہ سبحانہ بخند و نصلی و تسلیم سلام بہ سلامت انجام بہ جناب آن برادر

گرامی معارف آگاہی در معرض قبول افتد صلافت شریفہ اکثر می رسند و بہ سبب

عدم علم بہ مترودین آن حدود در بواہا توقف واقع می شود۔ می داشتہ باشند کہ خصوصیت شما نہ از ان قبیل است کہ موقوف بر سمیات ظاہر باشد ارتباط و قرب معنویہ بمشیت سبحانہ روز افزون است اظہار اشتیاق ملاقات نموده بودند این چاہ را نیز مشتاق دانند و حدیث و انا الیہم لاشد شوقا بر خوانند الامور مرہوقہ باوقاۃہا نوی شیخ بہار الدین و محمد کاظم سلام خوانند۔ والسلام۔

مکتوب نود و ششم۔ بہ خواجہ محمد شریف بخاری در جواب مکتوب اور۔  
باسمہ سبحانہ۔ کمالات و شگاہی خواجہ بیرنگ بہ استقامت باشند مکتوب شما رسید و واقعہ عالی کہ شب برات دیدہ بودند بمطالعہ درآمد و بسبب لذات معنویہ گردید حق سبحانہ و تعالیٰ ہمیشہ بہ جمعیت و عافیت دارد۔ والسلام۔

مکتوب نود و ہفتم۔ نیز بہ مشار الیہ در فضائل محبت فقرا و خدمت ایشان و میان آنکہ برابر محبت پیچ بشارت نیست

حامدا و مصلیٰ حقائق آگاہ برا در گرامی خواجہ محمد شریف بحجج کمالات کہ خاصہ حضرت مجدد الف ثانی است بہرہ مند گردند۔ بختی کہ نصیب وقت شماست خیلے عزیز دانند و طلب زیادتی نمایند۔ ہر کہ از جهان آباد می آید می آید آن قدر از شما اظہار رضا مندی می نماید کہ از نوشتن خارج است خصوصاً حاجی یوسف و ملا ابوالحسن آن قدر مملو احسان و اشفاق شما اند کہ چہ نویسند خوش وقتی فقرا باعث ترقیات دارین است۔ آن را امر سہل نہ دانند حق سبحانہ و تعالیٰ عنایت است کہ در حق شما کردہ است و شمار از جمیع یاران امتیاز داده برابر محبت شما پیچ بشارت نیست۔ والسلام۔

مکتوب لود و هشتم - نیز بہ مشار الیہ در فضیلت ارتباط معنوی .  
 لا الحمد - کمالات دستگاہی برادر گرامی خواجہ محمد شریف ہمارہ بہ استقامت  
 باشند ذکر خیر شما اکثر غائبانہ می شود و سبب امیدواریم مے گردد . و مکاتیب  
 گرامی بہ تعاقب یک دیگر برسند و گاہے در جواب کوتاہی می شود و معذور می باشد  
 باشند . عمدہ کار ارتباط معنوی است . بحمد اللہ سبحانہ آن روز افزون است . درین  
 روز ہا نیازے کہ برائے فقیر حضرت والدہ ماجدہ فرستادہ بودند رسید فائقہ  
 خواندہ شد تقبل اللہ سبحانہ منکم . والسلام .  
 مکتوب لود و نہم - نیز بہ مشار الیہ در ذکر ترقیات یاران خویش و ششم  
 از خدمات و اخلاص میرزا دہا .

لا الحمد - برادر دینی خواجہ محمد شریف بہ استقامت باشند کتابتے کہ  
 فرستادہ بودند رسید لہ سبحانہ الحمد کہ روز گاہ خواجہ عبداللہ صورت پذیرفت  
 دیگر یاران این فقیر ترقیات عالی نمودہ اند - چنانچہ ہفت کس بہ حقیقت صلوٰۃ  
 مشرف گشتہ اند و چہار کس بہ حقیقت الحقائق استعادہ دارند لہیران شیخ میرحوم  
 آنچہ حق خدمت بود بجا آورده اند - چنانچہ در بازار ہا پیادہ در رکاب فقری رفتہ اند  
 پنج شش روپیہ از جانب خود بہ بعضی مردم روزینہ گردندی خواہند کہ روزنہ منوہ  
 را از میر نو تازہ سازند قریب دہ ہزار روپیہ خرج خواہد شد . والسلام .

مکتوب صدم - نیز بہ معنی الیہ در جواب وقایع روشن کہ نوشتہ بود .  
 حامداً و معیلاً . جناب حقایق آگاہ خواجہ محمد شریف سلام و تحیہ قبول نمایند  
 کتابتے کہ بدست میرسید علی فرستادہ بودند رسید و کتابتے کہ بحضرت ایشان

فرستاده بودند رسانیده شد نسبت خواجہ عبداللہ مبارک بہت در وقت خوش  
از آن حضرت فائزہ خواہد گرفت۔ انشاء اللہ تعالیٰ چند وقایع روشن کہ در مکتوب  
حضرت جوہر قوم بود بغایت روشن بہت و امیدوار بخش متعاقب بہ دستخودان ہوا  
حاصل نموده فرستادہ خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ۔ والسلام۔

**مکتوب صد و یکم**۔ نیز بمشار الیہ در بیان فضل محبت۔

حامد و منسلک۔ سجاہت دستگاہ خواجہ محمد شریف کمال جذبہ و سلوک متحقق  
گشت بہ معارفی کہ فرق این در کمال اند و از دلالت صغریٰ حریت دارند داخل ولایت  
کبریٰ اند عروج نمایند محبت شما امید بہت کہ دقیقہ از دقائق را فرو نہ گذارد فاق المرء  
مع من احب۔ حامل مکتوب شیخ ابوالحسن کہ در خدمت فقیر بودہ بہت مرلے نعیمی  
مطلبہا متوجہ آن حدود بہت۔ امیدوار شفقت و مہربانی شما است۔

**مکتوب صد و دویم**۔ نیز بمشار الیہ در فضل محبت اہل اللہ و مایہا سب ذالک  
لہ الحمد۔ امیدوار یکم کہ معاملہ باطنی آن برادر گرامی روز بروز آفاقاً در  
ترقی باشد۔ محبتی کہ حق تعالیٰ القیب شما گردانیدہ بہت باعث غبطہ بہت امیدوار  
باشند فاق المرء مع من احب بشارت بہت دور افتادگان را صحیفہ شریفہ  
را عین باقی رسانید و نیاز نامہ کہ حضرت ایشان مرسل بودہ بتقر مبارک  
گذشت بدستخط خاص جواب قلمی فرمودہ اند لیلۃ سبحانہ! محمد حضرت ایشان با صغفہ  
کہ رودادہ بود و تا دیر ماندہ درین روز ہا روز بروز بہ تخفیف بہت چنانچہ آنحضرت  
عجل کردہ اند و بیرون می آیند۔ دیگر نوشتہ بودند کہ بر خوردار خواجہ عبداللہ را  
داخل طریقہ سازند لیلۃ سبحانہ! الحمد کہ در سلک مریدان مسلک گشت۔ حامل رقمہ

صلاح آثار صوفی سعد اللہ از یاران مخصوص است و تا چند گاہ در محبت بسر بردہ است  
و کسب بعضی کمالات نیز کردہ است۔ چون جزوے قرص بر ذمہ خود دارد اگر تکلیف  
نیباشد جزوے امداد بہ مشار الیہ نمایند کہ موجب امر عظیم است۔ والسلام۔  
**مکتوب صد و سی و سوم**۔ نیز بہ مشار الیہ در میان آنکہ محبت جاذب جمیع کمالات  
است و تحریر بر صحبت و ذکر بعضی اجوبہ۔

الحمد۔ برادر گرامی حقایق آگاہ خواجہ محمد شریف امید است کہ از غایت  
محبت بہرہ از جمیع کمالات حاصل نمایند بلکہ بحکم المروء مع من احب بہ بشارات  
عظیمہ سر بلند شدہ اند نہایتش ظہور بعضی مقامات تعلق بہ حضور دارد۔ اگر یکبارہ  
بہ محبت رسیدہ باز گردند چہ بلا زیبا است۔ غائبانہ فقیر قصد دارد کہ از حضرت ایشان  
بشارت عظیم بکسر موقوف بہ وقت است۔ انشاء اللہ تعالیٰ وقت خوش یافتہ  
التماس نمودہ خواہد شد و فقیر ہم متوجہ خواہد بود و حقایق آگاہ میان شیخ پیر خیل  
اقتدار رضا مندی از شما نمودہ بودند۔ این سبب فرحت تام گردیدہ چنانچہ در حق  
بعضی یاران خدمتگار رہا و نوازیم دوستیہا نمودہ اند در حق مشار الیہ بیش از پیش  
متوقع است و جناب کمالات دستگاہ میران سید السرائیل ہم آنجا تشریف دارند  
اگر گاہ ملاقات بہ ایشان می شدہ باشد بسیار خوب است بالجملہ این دو عزیز  
سلام یاران مخصوص اند۔ والسلام علیکم۔

**مکتوب صد و چہارم**۔ نیز بہ موی الیہ در فضل محبت و ارتباط معنوی۔ وما  
یناسب ذلک۔

الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفی۔ اللہ سبحانہ آن برادر گرامی را



بہ مراتب کمال تکمیل موصوف دارد مکتوب مرغوب کہ از کمال اخلاص و محبت  
ارسال داشته بودند رسیدہ خوش وقت ساخت۔ می باید کہ ہمہ رین منوال از احوال  
ظاہر و باطن خوش می نوشتہ باشند کہ سبب توجہات غائبانہ است۔ چون محبت شما  
باقرا قوی است باعث امیدواری عظیم است شروع مع من احب حدیث نبوی  
است علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام رابطہ معنوی ہر چند استوار بود از کمالات باطنی  
بزرگان زیادہ از مقصور نصیب وقت باشد۔ خوش گفت

پیش نکشد نفس را جز ظل پیر سایہ آن نفس کش راست گیر  
از حضرت حق سبحانہ از یاد این نسبت واسطہ خواہند کہ مدار کار برین است۔ والسلام  
مکتوب صد و پنجم۔ نیزہ مشار الیہ در غزالی اہلیہ او۔

باسمہ سبحانہ۔ مکتوب محبت اسلوب آن برادر گرامی رسید و خبر از حال  
والدہ فرزندان شما سبب گرانی خاطر گردید و تا صفت و تالم روداد رحمہما اللہ سبحانہ  
رحمتہ واسعہ فاتحہ مغفرت در حق آن مرحومہ خواندہ شد و توجہ غائبانہ کردہ آمد  
ان رَبَّكَ وَاسِعُ الْغَفْرِۃِ آن مغفورہ از معتقدات خاص حضرت ایشان قدس  
سرہ بودہ امیدواریم اے کثیرہ دربارہ آن مغفورہ متوقع است در روز منور  
جائے موجود بودہ لیکن در مسئلہ خالی از اشکال نیست اختیار دارند۔ والسلام  
مکتوب صد و ششم۔ نیزہ مشار الیہ در بیان آنکہ عنایت کہ متمثل محبت  
شود کتابت از اعطای نسبت بہت۔

حامداً ومصلياً ومسلماً۔ انواع عنایات حضرت خداوندی جلست عظمتہ  
شامل حال آن برادر دینی باد بالنبی العربی وآلہ الامجاد علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام

کتابت شریف شمار سیدہ سبب خوش وقتی گردید۔ آپ نے از وقایع نوشتہ بودند بہ و نوح انجامید و باعث مسرت معنویہ گردید۔ می باید کہ ہمیں منوال از احوال ظاہر و باطن می نوشتہ باشند واقعہ کہ اول کتابت مندرج بود لغایت مبارک است و امید بخش است۔ عنایتی کہ تمثیل بہ خلعت شود کفایت است از آنکہ نسبت خاصہ خویش عطا نموده باشند و قیل دیگر ہمہ خوب در روشن بودند۔ چون حضرت ایشان را چند روز است کہ ضعف بدنی عارض شدہ است بنابران در خدمت عالی گذرانیدہ نہ شدہ است۔ انشاء اللہ تعالیٰ وقتے کہ صحت کامل رود بہ حضور ایشان عرضہ شد کہ شما گذرانیدہ خواہد شد۔ والسلام۔

**مکتوب صد و ہفتم۔** نیز بہ مشار الیہ در ذکر توجہ غائبانہ کہ از حضرت ایشان در حق او بہ وقوع آمدہ و تحریریں بروعدانی التوجہ بودن و اشارہ ترقیات یاران خویش۔

الحمد۔ حقایق آگاہ نجابت دستگاہ خواجہ محمد شریف این فقیر را بظاہر و باطن متوجہ خویش دانند و از دعوات غائبانہ غافل نہ شمرند شب جمعہ گذشتہ در حضرت روضہ مقدسہ بہجت شما از حضرت ایشان دربارہ توجہ گرفته شد۔ امید کہ آثار آن ظاہر گردد۔ گاہ بہ جانب شما غائبانہ نظر کردہ می شود شما را بانود خصوصیت خاصہ می نمود و بعضی کمالات بلند در حق شما متوہم می گردند کہ قبلہ توجہ وعدانی است و پراگندہ نہ گشتہ۔ امید است کہ کار سنین بہ ساعات منفعتی گردد۔ چنانچہ بعضی یاران کہ بہ فقر می نشستند حضرت ایشان فرمودند کہ کار سنین آہنادر ساعات میسر شد۔ سعادت آثار ملاحظہ فرمایید۔ بہ فناء قلب رسانیدہ است

و در اخلاص و فدویت بے نظیر امید کہ در حق مشائرا لیه تو بہایت خاصہ دریغ

نہ دارید۔ والسلام۔  
مکتوب صد و ہشتادم۔ بہ خان سعادت نشان مختتم خان در بیان آنکہ قول  
حضرت علی لو کشف الغطاء ما ازدت یقیناً و امثال آن ہنگام عروج است  
و در وقت نزول عارف محتاج بہ دلائل می گردد۔ و بیان آنکہ ہرہ وافر از مقام  
اثبات موقوف بر تمامیت معاملہ نفی ہست۔ و مجموع معاملہ نفی و اثبات بے قران  
ولایت محمدی و ولایت ابراہیمی صورت نمی بندد۔

نجرہ و نصلی و نسلم۔ مرحمت نامہ آن برادر ہریان کہ مشتمل بر دو فقرہ شفقت  
و لطافت بود در سید متضمن اتصالات و ذرات بودہ در تحت بر ذریعہ افروغ  
اسے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

متذکر کہ ہر بن منوال این قسم اذواق و مواہید کہ تہا سے ارباب کشف و شہود ہست  
محبان و خواہان را خوش وقت می ساختہ باشند و افکم فی العالم مثل القلب  
و الروح فی الجسد فی صلاح حکم العالم۔ نوشتہ بودند کہ بعضی اوقات  
حالتارومی دہند کہ بے اختیار التدریق قول حضرت علی مرتضیٰ اکرم اللہ وجہہ کہ  
لو کشف الغطاء ما ازدت یقیناً می شود۔ ومع ہذا فقدان بعد وقت ہست  
و کما جس ببالک او خطر فی خیالک قالہ سبحانہ و راع ذلک کمرکن  
این حالت ہست۔ بغایت صیل و بس بلند ہست و اصرار آن اقل قلیل۔ لیکن  
این ہست کہ این معاملہ ہنگام عروج ہست فقط و وقت نزول عارف محتاج بدلائل  
ویراہین می گردد و در رنگ عوام اذاثر بہ موثر پی می برد و از دال بہ مدلول می گراید

گرویم مخرج این سبب حد شود

کریمه ریت ارنی کفیت تخیی الموی. گویا نشان حال آن مقام است و با وجود  
این دارد طلب و رار الورا رمودن و این مشهور داخل هواسا متن و تحت لا آوردن  
از بلندی استعداد و علو است مشعر است قطوبی من جمع بینهما باید دانست  
که هر حلقه نفی حضرت خلیل الرحمن است علی نبینا و علی الصلوٰۃ و السلام هیچ ذره  
از ذرات شرک نه گذاشت که مسدود بگذازد نه ساخت. کریمه و ما کان من  
المشور کین مؤید این معنی است. و تا تمام معامله نفی را قطع ننماید و از مقام خلعت  
حفظ و افر نه گیرد از مقام اثبات که خاصه حضرت پیغمبر است علیه من الصلوٰۃ افضلها  
و من التسلیات اکملها بهره حاصل نه کند. از اینجا است که تجلی ذات به تخیل صفات  
و شیون مخصوص به ولایت او علیه الصلوٰۃ و السلام گشت. و دیگران را به تبعیت  
و در امت تزلزل ازان ارزانی فرمودند و او علیه الصلوٰۃ و السلام در دنیا برویت  
بهری مشرف گشت و دیگران را موعود به آخرت شد و غیره از ایقان که مکره ریت  
است لایب نه شدنی که بعضی محققان صوفیه منع رویت قلبی نموده اند برویت  
بهری خود چه رسد سبحان الله بعضی از متصوف به ظهور شدیدها قائل رویت بهری  
درین دار فانی شده و مخالف کتاب سنت و سیر صالحین اختیار کردند ضلوا  
فاصلوا صناعوا فاصناعوا بر سر اصل سخن رویم و گویم که مجموع معامله نفی و اثبات  
بے اقتران ولایت محمدی و ولایت ابراهیمی علی نبینا و علی الصلوٰۃ و السلام صحت  
نه پذیرد و کمالات مقام خلعت که تعلق به محیط دائره دارد به مرکز دائره که حال  
مقام محبوبیت است جمع نه شود بوی از مقام اثبات به مشام جان نه رسد.

و اجتماع این دو بحر محیطی تقریباً شیخ کامل ممکن الحصول نه، با لحد طول صحبت  
در سوخ تام هر دو در کار اند الحمد للہ کہ رسوخ و قدویت تام دران برادر  
بجناب حضرت پیر دستگیر مفهوم می شود۔ والسلام  
مکتوب صد و نهم۔ به سید نور محمد بنگالی در بشارت معیت و تصفیہ عناصر  
و اشارتے بہ ہیئت وحدانی۔

باسمہ سبحانہ۔ حامداً و مصلیاً۔ اما بعد میران سید نور محمد معلوم نمایند کہ  
دیروز در مجلس سلوک در حق شما بسیار امیدوار شدیم معیت خاص با خود یافته  
شد و چنان متخیل گشت کہ معاملہ کہ تعلق بہ عالم خلق داشتہ یعنی تصفیہ و تنقیہ  
عناصر اربعہ متوط بودہ مقصونی شدہ باشد و الغیب عند اللہ سبحانہ الحال امیدوار  
معاملہ کہ بہ ہیئت وحدانی تعلق دارد باشند و فقیر را بجانب خود متوجہ شناسند  
و بہ دعای سلامتی خاتمہ مہد و معاون شوند۔ والسلام۔

مکتوب صد و دہم۔ نیز بہ مشار الیہ در بشارت مناسبت بہ لطیفہ اخفی  
و لطیفہ نفاک و در دید قصور اعمال۔

الحمد۔ اما بعد۔ سیادت پناہ برادر گرامی میران سید نور محمد معلوم نمایند  
کہ این فقیر از احوال شما غافل نیست و خواہان ترقیات شما می باشد۔ قبل ازین بچند  
گاہ مناسبت شما بہ لطیفہ اخفی کہ علی ترین لطائف عالم امر است دریافتہ بود الحمد للہ  
علی ذلک و اسرارناز کہیلے این لطیفہ از نوشتن و گفتن خارج است ولایت محمد  
علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام تعلق بہ این لطیفہ دارد و زیر قدم آنحضرت است علیہ  
الصلوٰۃ والسلام۔ چنانچہ شرح و بسط آن در مکتوبات قدسی آیات مندیج از انجا



تشفی نمایند و امروز در حلقہ صبح مناسبت شبانہ لطیفہ خاک متوہم شد و این لطیفہ  
 راس در پیش لطافت عالم خلق است و معاملہ کہ بہ او مربوط است فوق جمیع لطافت  
 عالم امر و خلق است کما حقق فی المکتوبات القدسیہ فلیراجع ہذا ک۔  
 ہر چند این دور از کار را بر دید و یافت خود مطلقاً اعتماد نیست لیکن تطریر  
 استقامت احوال و صدق طلب کہ نقدر روزگار شما است حصول این معنی بجای  
 استبعاد نیست خطوبی لکم و بشری و معاملہ کہ فوق جزو ارضی است بہ ہیئت  
 و هدائی الشانی مربوط است و تفصیل آن در مکتوب بیان طریق جدید در مکتوبات  
 قدسی آیات حضرت محمد و اہل ثانی مبین است پیش فرزند ارشدی محمد اعظم  
 آن مکتوب تکرار نمایند و بکنہ آن برسند و السلام اولاً و آخراً۔

**مکتوب صد و یازدہم۔** بہ خواجہ محمد شریف بخاری در جواب مکتوب او۔

باسمہ سبحانہ۔ مکتوب محبت اسلوب آن برادر گرامی رسیدہ خوش وقت  
 ساخت۔ از الوار و برکات روز عرفہ کہ نوشتہ بودند معلوم شد و سبب لذات معنویہ  
 گردید بہ ہمین آئین احوال را نویسان باشند کہ سبب توجہات غائبانہ است و السلام۔  
**مکتوب صد و دو از ہم۔** تیرہ مشار الیہ در بیان فضائل محبت اخلاص۔  
 بسم اللہ و السلام علی رسول اللہ۔ اما بعد دو مکتوب محبت شمار رسیدند  
 یکے را فرادیدگ رسانید و تموہ بن نیز رسید جزا کم اللہ سبحانہ خیرا۔ محبت و  
 اخلاص کہ در ہنار شما از قدیم متکون است اظہر من الشمس بہت لہذا امتیاز خاص است  
 شمارا فطوبی لکم امیدواریم عظیم ہم در عقبی و ہم در دنیا در حق شما متوقع است  
 اگر فضائل و کمالات این محبت کما حقہ بنویسد در دفتر با گنجائی نثار دین سخن کو تاہ باید و السلام

مکتوب صد و نیر دہم۔ نیزہ مشار الیہ در فضائل محبت اہل اللہ۔  
 باسمہ سبحانہ۔ برادر قدیم بہ ترقیات دارین سر بلند باشند کہ ام سعادت  
 برابر آن تواند بود کہ کسی تمام عمر خود را در محبت بزرگان صرف کردہ باشد درین  
 محبت شمارا امتیاز تمام است و امیدواریم ہائے عظیمہ در حق شما متوقع است فضائل  
 و کمالات این محبت در دفتر ہانگنجد۔ لہذا عنان قلم را ازان بازداشتہ۔ والسلام۔  
 مکتوب صد و چہار دہم۔ نیزہ مشار الیہ در جواب مکتوب کہ از وقایع  
 اعلیٰ نوشتہ بود۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً جناب نجابت دستگاہ برادر گرامی خواجہ محمد شریف  
 ازین احقر سلام غایت انجام مطالعہ نمایند احوال این فقرا مقرون بخیر است المسؤل  
 منہ سبحانہ سلامتکم و عافیتکم و استقامتکم کتابتہ کہ معصوب فرہاد بیگ مرسل  
 بود رسید باید کہ ہمیرین منوال احوال را نویسایان باشند کہ سبب توجہات غائبانہ است  
 و آنچه از وقایع روشن مندرج بود مطالعہ آن سبب امیدواریم ہائے عظیمہ گردیدہ دیگر  
 سابقاً معصوب سعادت اشار خالی بیگ یک عرصہ متبرک کہ بہ استعمال حضرت الشیخ  
 زائدہ بود بہ محبت شافریستادہ بودیم معلوم نہ شد رسیدہ باشند یا نہ و ظاہر این است  
 کہ نہ رسیدہ است و گرنہ شکرانہ این قسم نعمت بجای آوردند و عجب است کہ ہیچ اشعار  
 ننمودہ اند البتہ مظلوم خواہند ساخت۔ والسلام۔

مکتوب صد و پانزدہم۔ نیزہ مشار الیہ در بیان آنکہ عروج عناصر اربعہ  
 کمالات نبوت تعلق دارد و معاملہ ہیئت و حدائی منوط بحقیقت کعبہ ربانی است۔  
 لہ محمد برادر گرامی خواجہ محمد شریف عناصر اربعہ را بہ تفصیل شریف نموده از

کمالات ہیئت و عدائی استیسااط و خط و افراخذ نمایند. عروج عناصر را بعد بہ کمالات  
نبوت تعلق دارد و معاملہ ہیئت و عدائی منوط بہ حقیقت کعبہ ربانی است و از گذشت  
آن حقیقت قرآنی است۔ پس از دوسے حقیقت صلوة است یثمد سبحانہ الحمد کہ جمع  
از یاران فقیرہ و مہول این حقایق ثلثہ امتیاز دارند۔ امید کہ آن عزیز تیر بہ این  
خواص استسعاد یابند۔ حقایق اسکاہ میان فہور اللہ و فتائل ماب میان عطاء اللہ  
می رسند۔ صحبت ایشان را مفتقم خواہند شمرد۔ باقی حقایق را از میان فہور اللہ ربانی  
معلوم خواہند کرد۔ والسلام۔

مکتوب عدد و شانزدہم۔ نیز بہ مشارالہ در بیان فتا و بقا بہ طریق اجمال  
الحمد للہ و سلام علی عیادہ ان ذین الصطفی۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ آن برادر گرامی  
را بہ خنایات و واردات خاصہ ممتاز دانستہ مشربے از فناے نفس کرامت فرماید۔  
فناے نفس وقتہ میسر گردد کہ سالک وجود و تالیع آن را از خود نفی نماید و این دید  
غالب آید بحدسے کہ خود را مہر و دم محض خالق از ہمہ صفات مثل جمادے جس و حرکت  
یابد۔ این زمان اچکہ دروسے از وجود و صفات دیگر کہ از دوسے امانت بود ہمہ  
روسے بزوال می آرد و وجود و صفات دیگر راجع بہ اصل خود کہ اسمے بہت از اسماء  
الہی جل شانہ و مبداء و ثبوت بہت می گردد و فنا و اتم حاصل روزگار اومی شود۔  
و بعد از ان صفاتے ازین زائل شدہ بود غرضیت ذاتی لقیب وقت او بود یعنی بہت  
الہی جل شانہ از کمال کہ صفات وجود از ان طرف بہ سالک عظامی فرمایند و  
بہ آن بقا می بخشند و سالک متخلی بہ اخلاق اللہ می گردد این بہت بیان فتا و بقا  
کہ کمال مربوط بہ آن بہت۔ نوش گشت

ہیچکس راتانہ گرد داد فنا      نیست زہ در بارگاہ کبریا  
دیگرے می فرماید

از ست حجاب تو لیتین است      شرط ہمہ رہروان ہمین است  
می بین و مگوئے مذہب این است      می باش و مباحش شکل این است

دیگر کتابتے کہ فرستادہ بودند رسید خوش وقت ساخت آنچه از واقعات و  
واردات مرقوم بود بہ وضوح انجامید کتابت شمارا بجنس در خدمت حضرت قطب  
الاقطاب حضرت الشیخ گذرانیدیم پسند فرمودند کہ جواب آہنار اما خواہم نوشت  
از مکتوب شریف آنحضرت جواب آن را خواہند فہمید۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہفتم۔ ارسل الی شریف مکة المعظمة فی فضل  
الحرم الشريف۔

الحمد لله رفع اعلام الملة الغراء بنصب الائمة الاعلام و  
المحكم بحكام الشريعة الزهرا مآلعتہ وھن من الاحكام وجعل البيت  
الحرام مثابة للناس وامنا و وعد لمن وفاه حقوق المثوبة الحسنی و  
الصلوة والسلام علی ائمة الاولیاء و عماد الالاء و علی الہ المنوین فہم  
فی التزیل فی قولہ غر من قائل قل لا اسئلكم علیہ اجرا الا المودة فی  
القربی و علی المشہود لفضلہم فی الاولیٰ كالعقبنی و کلا وعد اللہ الحسنى  
و تبلیغ سلاما بشیخ الخواطر و یسبح فی ریاضہ الناطرة النواظر فتعطف  
من فنون افنان ازھارہ و یجئ من عیون اعیان النوارہ متخوفا باسنى  
التحیات العظام مخوفا بازا کی الاجلال والاكرام الی حضرت مستقر

الغرض منبع الكرم ومطلع الجود ومرتع عوالي اليهم حيث السنة المحمدية  
مادة الرواق والطريقة الاحمدية عاقدة النطاق ذى القدر والمعلی  
والمجد الواقرا لا علی المغفور بيطال جوده العظیم کل نادر واد والمغفور  
بنوال فضله الجسیم الحاضر والباوقلم یزالها معان علیهم وغادیان و  
والبحان الیهم مولانا المتقی عن البیان اذ هو برهان ولا یقام الدلیل سه  
اسامیا لم تردہ معرفته وانما الذرة ذکرناها

السید السند المنیف یامی جوزہ بلد اللہ الحرمہ المکرم الوریف  
ابو السعادات واخو البرکات ..... سلمہ اللہ تعالی ولا زالت ربوع  
الاسلام بعواطف لطفہ عامرة المعاهد وجموع الضلال بعواطف قہر  
دامرة المشاہد ومعالم الہدی ببیانہ وبناتہ واضحة المقاصد  
ودواعی القتی لبشہب رجومہ طامة الموارد ولا یرج علم علمہ مرفوعا  
ابداً ونباء مجدہ العالی العباد منصوباً یحفض الاعد اما افتدھا دور  
بمنارہ وغشی غاش دارہ وعشی غاش انی تارہ تحریر سطور المسطر  
لاھدنا السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ علی الدوام والتلذذ بذکر  
لجین اخلاقکم الکرام المشہورة بین الخاص والعام والنشوت بمخاطبتکم  
ومکاتبتکم ومواصلتکم علی ما یمحب ویرضی ومخاللتکم مع طلب الوقت  
علی احوالکم الفارة واخبارکم السارة جعلها اللہ کما تحب علی ما یمحب و  
یرضی لا سیما وقد اتمتم میزان المعدلة بذلک الجہی المنیف والنختم  
رکائب الانصاف بالوادى المشرقی وتمتم البلاد الملاد والعباد التحیلا



بالمصالح كما هو شان السلف الصالح ادام الله عمارة حصونه الحصينة  
 بوجودكم وحرس اقلية المنيفة بعصر جنودكم وجمعنا على احسن حال  
 واتم مسرة وبانعم بال دائم مبرة انه على ما يشاء قد يروى بالاجابة  
 حدى وجدير والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته وصلى الله على سيدنا  
 محمد وآله واصحابه اجمعين -

مکتوب صد و پیر دهم - به معارف آگاد شیخ محمد باقر لاهوری در بیان  
 آنکه زوال علم حصولی عبارت از فناى قلب است و زوال علم حضوری معبر بقا  
 نفس و مایه ناسب ذلک -

حق سبحانه و تعالی از رقیبت ماسوا مجرد کند - زوال علم حصولی عبارت  
 از فناى قلب است چون عنایت حضرت ازلی واجب العطا یا در رسد و بالآخر  
 از مقام قلب عروج واقع شود زوال علم حضوری که بذات این کس متعلق است و  
 معبر به قلبی نفس است حاصل روزگار خواهد گردید - و بود و صفات تابع او  
 به اصل خود که مبداء یقین او است ربوع خواهد نمود و عین غیبی تجلی صفات است و چون  
 حضرت ذات تجلی فرمایند آن عدم که حقیقت انسان است و در تجلی صفات فنا  
 شده بود این زمان رو یا خفا خواهد آمد و در غایت و نشانی از عارف نخواهد بود  
 این کار دولت است کنون تا کرا دهند و اسلام -

مکتوب صد و نوزدهم - نیز به شیخ مذکور در بیان آنکه بهره از مطلوب حقیقی  
 غیر از جهل و غر نیست و این جهل و غر عین ادراک و معرفت است - و بیان آنکه  
 حصول اسلام حقیقی منوط بر زوال عین و اثر است - و در تحریص بر محبت صوفیه علیه

وعلق حصول حقیقت اخلاص بران و ذکر حرارت نہ گامہ اہل طلب و بیان شمر  
خصائص حضرت ایشان بر سبیل اجمال۔

مصلحت دیدن آنست کہ یاران ہمکامہ بگذرانند و سر طرہ بازی گیرند  
فصائل مآب کمالات الکتاب میان محمد باقر بموجب حدیث نبوی  
علیٰ مصدرہ الصلوٰۃ والسلام لن یؤمن احدکم حتی یقال انہ لجنون۔  
از جمیع تعلقات شتی کہ مانع وصول مطلوب حقیقی اند فارغ البال گشتہ و قطع ہمراہی  
نمودہ دیوانہ وار بظاہر و باطن متوجہ و گرفتار مطلبی باشند کہ هیچ چیز اذان بدست  
نیاید و غیر از عجز و جہل خالص روزگار نہ گردد غلام ادراک و نکارت دران متوطن  
نفس ادراک و عین معرفت بہت کما قال الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
البحر عن ددا لا ادراک۔ پیہ غیر از استہلاک و ضعیف جلال اذان حضرت غراہمہ  
نفسیہ نیست۔ خوش گفت۔

از حضرت ذات بہرہ استہلاک بہت استہلاکے کہ از تصور پاک بہت  
آن فرقیست نامش ادراک بسیط آنجا چہ محل دانش ادراک بہت  
جمع کہ برکت صحبت حضرت قبلہ گاہی مشرف اند و بقدر اکل استعداد دارند  
بر دوام بہ این استہلاک و ضعیف جلال موصوف اند و نامے و نشانی نہ خود نہ گذارند  
و عین و اثر را از خود برباد دادہ متوجہ فوق اند و تا بہمال این الفطاع متحقق نہ گردد  
از اسلام حقیقی بے بہرہ بہت ہر چند صورت اسلام را علمای ظواہر دوست نمودہ اند  
و علم و عمل را بدرجہ کمال رسانیدہ۔ اما از حقیقت اخلاص کہ کالروح بہت مراعمال  
را دلے تحقق بہ آن علم و عمل را از حیر اعتبار ساقط شمرہ مشام جان شان نہ رسید بہت

پس خدمت صوفیہ و التزام صحبت شان از ضروریات دین بہت مخصوص این نوع  
اجتماع و صحبت لشد فی اللہ کہ امروز در حضرت سرہند میر بہت بعد از ہزار سال  
بہ وجود آمدہ و اسرار و معارف کتاب و سنت را کہ در خیر القرون جلوہ داشت اند  
بہر لوطراوت بخشیدہ طالبان کہ از اطراف و جوانب چون مور و بلخ می ریزند و بہرہا  
از ان معارف می برند۔ جمعے بہ کمالات و ولایت تلمذ کہ ولایت صغری و ولایت کبری  
و ولایت علیا باشد متحقق اند و طالبان بہ کمالات نبوت مشرت و گروہی بہ حقیقت کعبہ  
ربانی و حقیقت قرآن مجید و حقیقت نماز مستسعد و احادی باشد کہ ازین کمالات  
ترقی فرمودہ بہ مقاماتے کہ .... فوق این کمالات اند و افاضتہ انعام در انجاے  
بہ فضل و احسان بہت و علم و عمل را در ان مدخل نیست رسیدہ باشند و بعد از  
گذشت این مقام مقامے بہت پس عالی ترقی در ان مقام بہ محبت صرف متعلق بہت  
تفضل و احسان دیگر بہت و محبت و عشق دیگر۔ اسرار محبت ذاتیہ در بناموید بہت  
و معارف غلت ازین چشمہ بوش زودہ بہت و دقائق محبوبیت ذاتی کہ شیب خاتم نبوت  
است علیہ الصلوٰۃ والسلام ازین مقام اتباع فرمودہ بہت حاصل جماعہ کہ ملزم طریقہ  
احمدیہ معصومیہ اند۔

گر شنود قصہ این بوستان مکہ شود طائف ہندوستان  
اے خاطر اکثر بجانب شما متعلق بہت و خواہان کمال و تکمیل شما با لجلہ نگرانی خاص نسبت  
شما واقع بہت۔ فیر گاہ گاہے در وقت خاص بیا در حضرت میا بنحو شمارانیز می دہند  
و ملا محمد امین نسبیہ از استہلاک و اضمحلال یافتہ بہت و از حضور خود بخود بہرہ برداشتہ  
امید بہت کہ بہاں آن متحقق گردد و اسلام نسبیہ کہ در استمال حضرت قبلہ کونین

درآمدہ فرستادہ شد خواہند گرفت و مترصد ثمرات و نتائج آن باشند۔ بجانب  
قدوة العلماء مولانا ابوالقاسم سلام و تحیہ فی رسانند در خدمت حضرت حافظ جیو سلام  
و ہدایاے کہ محبوب حاجی کمال مرسل بود رسید تقبل اللہ سبحانہ منکم۔  
مکتوب صد و لستہم۔ تیرہ شیخ مذکور در سفارش درویشی۔

حامداً و مصلیاً۔ کمالات و لایات ثلاثہ زمینائے عروج کمالات نبوت و  
رسالت و محبت و خلعت و محبوبیت گشتہ لفیپ وقت باد۔ مخدوم اصلاح آثار  
محمد صادق کہ مدتے در خانقاہ لیسر برد و بعضے خدمات شالیستہ بجا آورد برنج از  
ضروریات این طریق نیز کسب نمود چون پختہ کارے متوجہ آن حدود بہشت مشتاق  
بلازمت بہت توقع کہ اشتقاق کریمانہ در حق دے مرغی دارند۔ والسلام۔

مکتوب صد و لستہم و یکم۔ تیرہ شیخ مذکور و بیان آنکہ مراتب قرب  
متفاوت اند۔ قریب بہت کہ بہ ظلال اسماء و صفات منوط بہت و قریب بہت کہ مربوط  
بہ اصول آہنا بہت و آن نیز برد و قسم بہت قریب بہت کہ ناشی از کمالات نبوت بہت  
داین فوق جمیع مراتب قرب بہت و در تحریریں بر صحبت حضرت الشیخان۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ حضرت و اہلب العظایا آن مجموعہ فضائل صوری و  
معنوی را در مراتب قرب خویش ترقیات بے اندازہ کرامت فرماید۔ مراتب قرب  
متفاوت اند قریب بہت کہ بظلال اسماء و صفات متعلق بہت و مبر بہت بہ ولایت  
صغری۔ و قریب کہ وابستہ بہ اصول صفات بہت برد و قسم بہت قسمی کہ ملحوظ دران  
غیر از صفات امر دیگر نیست۔ و از مرتبہ حضرت ذات غیب ہویت کہ منتہائے مقاصد  
ہست بوسے بہ مشاہد جان درین مقام نمی رسد۔ این قرب سہمی بولایت کبری بہت

کہ ولایت انبیاء است علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات۔ قسم دیگر ہر چند مثبت بہ اصول حق است لیکن ذات غرضانہ در پردہ صفات بر عارف متجلی می گردد و نشانے ازان بے نشان ہویدا می شود اما از ذات مجرد بے نصیب است بغیر ازین ولایت بہ ولایت علیا کردہ اند کہ ولایت ملا را علی است علی نبینا و علیہم التحیات والبرکات و چون بفضل خداوندی جل شانہ اسیر از مراتب اصول بلند تر واقع شود از جمیع مراتب اصول در رنگ مراتب ظلال ترقی نماید و اصل قریب ذات غریب ہانہ ثوابہ گشت۔ و اصول عریانی حاصل روزگار اومی گردد و این قرب ناشی از کمالات مرتبہ نبوت است تا کلام صاحب دولت باشد کہ جمیع این کمالات مشرف و مستعد گردد و زبان حال ادب این ابیات گویا شود۔

ہم از در باز گردے باد نوروز کہ من یوے گل خود دارم امروز  
مدہ پیش شب از سر دم اکنون کہ من باموش خود شادم اکنون  
گر اول می رود از گریہ آہم کنون خوش می برد در جادہ خواہم

این خلاصہ سلوک است کہ حضرت مجدد الف ثانی م بہ حصول آن ممتازند و من بعد پنا  
مایدق صفاتہ و ما کتمہ اخطی لدیہ و اجمال امروز این معارف از ہند و  
حضرت سرہند بیک التفات حضرت پیر دستگیر سلمہ اللہ حاصل است فعینکم بصحبہ  
ثم علیکم بصحبہ

دادیم تراز گنج مقصود و نشان گرما نرسیدیم و تو شاید پرسی  
مکتوب صد و نسبت و دویم۔ نیز بہ شیخ مذکور در ذکر حافظ محمد شریف مرحوم  
و تحریریں بر احوال صحبت حضرت ایشان۔



لہذا سبحانہ الحمد کہ خدمت حقایق آگاہ حافظ محمد شریف درین سفر از راہ  
 معنی کہ بہ حضرت ایشان دارند بہرہ از کمالات مرتبہ نبوت بہ طریق تبعیت یافتند  
 و بہ این سعادت عظمی کہ منتہای از کمال اولیا است مشرف شدند و بود شریف ایشان  
 مقنن شمرده کسب سعادات نمایند و حافظ حیو نیلے اظهار اخلاص شامی نمودند از  
 حضرت حق سبحانہ ثبات و استقامت طلب نمایند بحسب با این طائفہ علیہ از اجل  
 نعم خداوندی است جل شانہ انعم مع من احب لبشارتے بہت دور افتادگان  
 را۔ فغانی باب طاعت این ہم بعضی فوائد حاصل نمودند و متوجہ فوق اند سعادت  
 آثار اگر یکبارہ خود را بہ حضرت سرزنش رسانند و پدیدار فالقن الانوار حضرت قبلہ  
 گاہی مشرف گردند۔ چہ قیمتی است عظمی۔ ذکر خیر شما در خدمت آنحضرت فقیر بسیار  
 نموده بہت۔ با بخدمت مہربانی خاص و حق شما مفہوم کردہ می شود اما اگر بہ صحبت برسید  
 و منظور نظر خاص گردید و از درجہ تابعی بد درجہ صحابی ترقی فرمایند نور علی نور بات شہ  
 اے دل بکوے دوست گذارے بھی کنی اسباب جمع داری و کارے بھی کنی  
 والسلام علیکم و علی سائرین اتبع الہدی و التزم متابعت المصطفی علیہ و علی آلہ  
 من السلوٰت افضلہا و من التسلیات اکملہا۔  
 مکاتیب صمد و سعادت و سعادت ہم۔ نیز بہ شیخ مذکور در تفصیل سیر اجمالی بر  
 تفصیلی و جواب آنچه از وسعت قلب و یافتن اعضاے خود را غین اعضاے  
 آن حضرت نوشته بود۔

حامداً و مصلياً۔ مکاتیب گرامی بتعاقب یکدیگر رسیدہ خوش وقت مآخذند  
 زادکم اللہ ذوقاً و شوقاً۔ نوشته بودند کہ دائرہ اصول معلوم خوب شدہ۔ شاید

مثل ظلال اتفاق علم شان نیفتد۔ بدانند کہ میراجمالی نزد اکابر این طریق خلیه معتبر  
 است۔ اجمال بہ حضرت ذات غر شانہ مناسب است و تفصیل بہ اسما و صفات پس  
 ہر کہ سلوکش از ابتدا بہ اجمال قرار گرفت طوبی الہ و بشری دائرہ ظلال بہ این بحث  
 کہ شما قطع نموده آید خال خالی را مگر بہ این دولت مشرف سازند امید کہ از مرتبہ  
 اصول عبور نموده بذات بحت واصل گردند و اصل در رنگ ظل در راہ یگذارند و  
 انچه از تمکین قلب و وسعت آن مندرج بود بہ وضوح انجام میدنیک مبارک است  
 قلب را آن قدر وسعت بهم می رسد کہ اگر زمین و حیوات را در زاویہ آن بینند از  
 فراخی آن هیچ محسوس نہ کنند۔ امید کہ معلوم شمائیر شود این دید مجرب استعداد تام  
 است۔ و انچه در بعضی اوقات اعضاے خود را عین اعضاے فقیری یا بند بجات  
 عالی است و از مناسبت تام مشعر صاحب این حالت تحمل کہ بہ اندک صحبت جمیع  
 کمالات را جذب نماید۔ دیگر خاطر اکثر بہ جانب شمائگران می باشد از کیفیات اولیات  
 مشرود حاطا اطلاع می بخشیدہ باشند کہ سبب توہیات غائبانہ است و فقیر را از توجہ  
 غائبانہ غافل ندانند و اسلام۔ خدمت اعلم العلماء والد شریف شما سلام فقیرانہ  
 قبول نمایند۔ ذکر خیر ایشان را در خدمت حضرت نموده فاتحہ گرفته شد۔

مکتوب صد ولایت و چہارم۔ نیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ سیرا ہم  
 العلیم منوط بہ ولایت علیا است و از لوازم آن تصفیہ عناصر ثلاثہ است و تصفیہ  
 عنہر خاک کہ یکمالات نبوت متعلق بہ است۔

حضرت حق سبحانہ از جمیع مراتب اصول ترقی ارزانی فرمودہ و اصول بند  
 بحت کہ معراست از جمیع نسبت و اعتبارات کرامت فرماید صحافت گرامی

متعاقب یک دیگر می رسند و از فرستادن جواب تقصیری رود معذور خواهند شد  
والعذ عند کرام الناس مقبول. و آنچه از میر اسماعیل العظیم نوشته بودید مبارک است  
این میر مشعر به ولایت علیا است. و از لوازم این مقام تصفیة عناصر ثلثه است بواسطه  
عنصر خاک که تزکیه آن در کمالات نبوت متحقق است. تصفیة عناصر ثلثه در خود ملاحظه  
نخواهند نمود. ایضا درین مقام ذات ملحوظ است در پرده صفت خصوصیات این  
مقام را در خود مطالعه نمایند و بحکم المروء مع من احب معنی خاص شمارا بخود  
می فهمد. امید است که ازین راه به جمیع کمالات مستسعد گردید. چون ایام رمضان  
است جواب حضرت ایشان میسر نشد. بعضی واردات که در کتابت اخیر مندرج  
بود از قنای لطائف و انکشاف عالم مثال و غیر آن و آنچه از احوال مستر شدن  
م قوم بود به وضوح انجامید قاصد مستعجل بود بنا بران تسریعت نوشته شد.

مکتوب صد و نسبت و پنجم - نیز به شیخ مذکور در تحریریں براتوال ایمان  
غیب بیان آنکه نسبت حضرت ایشان فوق آفاق و انفس است و نسبت سائر فرق  
در آفاق است و تنبیه بر عدم غلط اول باثباتی.

بسم الله الرحمن الرحیم. در مدارج قرب متری باشند و کتابت شما یک دیگر  
بتعاقب رسیدند. عرض داشت که خدمت حضرت قبله گاهی کرده بودند به نظر اشرف  
در آمد چون قاصد مستعجل بود جوابش بر وقت دیگر موقوف ماند انشاء الله درین نزدیکی  
خواهد رسید آنچه از مرگزشت احوال نگاشته اید نیک و مبارک است بهت بهت بلند دارند  
و هر چه مشهود و مکشوف گردد آن را تحت لا داخل ساخته ایمان بالغیب حاصل نمایند  
ایمان غیب یا الفیض عوام است یا الفیض انحصار خواص متوسطان به مشهود و مشاهده

ملتز اند۔ سعی نمایند کہ دائرہ نفی بہ اثبات رسد و از مقام اثبات خط وافر  
تقدیر وقت گردد۔ از حصول نسبتہا و انکشاف احوال کہ قلمی بود بہ و خروج انجا مید  
بسیار عالی است۔ لیکن باید قبلہ توجہ پراگندہ نہ گردد۔ دیگر بدانند کہ نسبت خاصہ  
حضرت ایشان از ہر دو نسبت فوق است و بیچ کدام از ہذا مساوی ندارد و مباد  
آن را بہ این نسبت خلط سازند ہر چند از شما این معنی بعید است اما خبر کردن لازم است  
حضرت در وقت مطالعہ مکتوب شما نیز اشارت نمودند کہ نسبت درین سفر نصیب  
شما شدہ است فوق آن نسبتہا است زیرا کہ حصول آن را از احوال مشائخ نہ فہمید  
چہ کمال مشائخ طریق چہ نقشبندیہ و چہ قادریہ منحصر در دائرہ انفس است و خارج آن  
قدیم گاہی ندارد۔ و شروع نسبت حضرت مجدد الف ثانی تعلق بہ ماوراء انفس و  
آفاق دارد غ۔ قیاس کن ز گلستان من بہار مرا۔

این سیر بہ اقرابت تعلق دارد۔ ملا حظہ این معنی نمایند نمود۔ احوال بعضی  
یاران کہ در کتابت مندرج بود بضرع عالی رسانیدہ کہ حسین فرمودند۔ شجر ہا کہ  
طلب داشتہ بودند نقل آن ظاہر ایشان شما خواهد بود حاجت نیست۔  
مکتوب صدر و نسبت ششم۔ نیز شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از احوالات  
بلند نوشتہ بود اشارہ بہ حصول آنہا۔

الحمد۔ برادر طریق میان محمد باقر فقیر سیف الدین را مشتاق ملاقات  
نوش تصور نمودہ سلام عاقبت انجام مطالعہ نمایند۔ صحیفہ شریفہ کہ متضمن اذواق  
و اشتیاق بودہ۔ عبد الواحد کمار و اہتمام نمر کہ انگوری و سیب ہی رسانیدند  
و محبت و معیت کہ بہ شما می فہمدا مورے کہ نوشتہ اید حصول آن در حق شما مستبعد نیست

بلکہ حکم المروع مع من احب توان گفت کہ واقع و حاصل کتابت شمایہ نظر مبارک حضرت قیوم وقت مدظلہ العالی در آمد مہربانی فرمودہ بدستخط خاص جوازش مع بشارت و اشارات قلبی فرمودند و سابقاً در جواب مکاتیب سابقہ کتابتہ مفصل فرستادہ شدہ ہست بحتمل کہ رسیدہ یا نشد۔ معاملہ تفضل را چون سرانجام دہند امیدوار باشند کہ اصنافہ کمالات از راہ محبت قائلین گردد۔ و تشخیص این معاملات کہ احق تعلق بہ محبت دارد بہر کیفیت یکان باری متوجہ این حدود گردند و اسلام۔ چون فقیر درین ایام خون کم کردہ بود بہ عبید الواحد کمار زیادہ از یک مرتبہ شستن میر نہ شد۔ یک تسبیح یہ شہا فرستادہ شد قبول نمایند۔ کتابت را ہم بہ لکھنؤ ثمتہ است سہ وقت کمال ہنوز نہ شد۔ و اسلام۔

مکتوب سرد و طبیعت ہفتہ ہم۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب ادک متضمن احوالات بلند بودہ۔

الحمد للہ اولاد آخر۔ صحیفہ شریفہ برادر گرمی کمالات انتساب میان محمد باقر کہ متضمن احوالات بلند و معاملات از جہت بود رسید بسبب مسرت بے اندازہ گردید کتابت کہ بہ حضرت ایشان مرسول بودہ بنظر مبارک آنحضرت در آمد وقت خواندن آن آثار انبساط و سرور بر دست مبارک ہویدا گردید بلکہ از زبان مبارک فرمودند کہ نتیجہ فوق ہم گشت قبل من قبل بلاعلیہ بالفعل وقت مساعدت ندارد کہ فقیر جواب مفصل بولسید۔ از حضرت ایشان تواند جواب حاصل نمود متعاقب بہ مشیت سبحانہ مقصدی جواب خواہد گشت۔ دیگر سفر شاہ جہان آباد غالب می نماید کہ درین چند روز معین شود انتظار جواب آن طرف بہت ظاہر در دوستہ روز غلب از



آن حدود درسد۔ خاطر فقیر خیلے خواہاں ہے کہ مثل شما درین سفر رفیق باشد باید کہ  
 بزودی بہ بلدہ لاہور رسیدہ و از جانب این مسکین در خدمت والد بزرگوار التماس نمود  
 متوجہ این حدود گردند۔ متعاقب آنچہ کیفیت رویداد خواهد نوشت۔  
**مکتوب صد و سیست و ہشتم** نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از انکشاف  
 معاملہ خلعت دہربانی سید الکونین علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام نوشتہ بود۔ و بیان آنکہ  
 محبوبیت و محبت تعلق بہ مرکز دارد و خلعت ناشی از محیط آن مرکز است۔  
 الحمد للہ و آخراً۔ برادر گرامی فضائل و کمالات دستگاہ میان محمد باقر این  
 عاصی را مشتاق لقاے بہجت افزای خولش بقدر فرمایند صحیفہ شریفہ کہ درین وقت  
 مرسل بود با صحیفہ کہ مصحوب میان نجم الدین سلطان پوری فرستادہ بودند رسیدہ  
 خوش وقت ساختند۔ آنچہ از انکشاف معاملہ عظیمہ خلعت مندرج بود نیک و مبارک  
 است حق سبحانہ بہرہ تام ازین مقام عنایت فرماید در مکتوب آخر از شفقت دہربانی  
 سید المرسلین علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات نوشتہ بودند سعادت عظمیٰ است  
 امید است کہ از کمالات محیط و مرکز حظ وافر نصیب گردد و محبت و محبوبیت تعلق بہ مرکز  
 دارند و خلعت ناشی از محیط مرکز است محبت و خصوصیت کہ نصیب وقت شماست در حق  
 شما حصول نسب مذکورہ مستور نیست بلکہ واقع دیگر رفتن شاہ جهان آباد مقرر شدہ  
 است۔ بادشاہ کتابتے دیگر بہ اخلاص تمام با خوجی راہ در طلب بہ آن حضرت فرستادہ  
 است۔ اگر تواند درین سفر رفاقت نمودن خود بخایت مستحسن می نماید بے اختیار دل  
 می خواهد کہ شما در سفر ہمراہ باشند۔ اگر آمدن میسر گشت فہما والا بدعاے خیر یار نمایند  
 ثانیاً آنکہ چون حضرت ایشان را اذامر دزد در پای مبارک در دے حادث گشتہ۔

بجہت حصول جواب التماس نموده شد بلکہ رفتن شاہ جهان آباد بالفعل تا چند روز  
موقوف می نماید۔

مکتوب صد و سیست و نہم۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ مشتمل  
بر مہربانی حضرت سید الکونین علیہ الصلوٰۃ والسلام بود۔

لہ الحمد۔ امید کہ بہرہ از حقیقت الحقایق بردارند۔ در کتابت اخیر اینچہ  
از مہربانی حضرت سید الکونین علیہ علی آذہ من الصلوٰۃ افضلہا ومن التسلیمات  
اکملہا در بارہ خود کہ مشاہدہ نموده اند بحتمل این اشفاق و الطاف از راہ حقیقت  
او علیہ الصلوٰۃ والسلام یا شدہ

حشتم دارم کہ دہد اشک مرا حسن قبول آن کہ در ساختہ بہت قطرہ بارانی را  
مکتوب صد و سی اہم۔ نیز بہ شیخ مذکور در بیان ترقی یاران خویش و ذکر بشار  
حقیقت صلوٰۃ بہ مشار الیہ۔

مجد عارف و نعمت اللہ درویش و عبد الواحد کبار کتابتہا را مع ہدایا  
مرسولہ رسانیدند جواب تفصیلی ارسال خواہد داشت انشاء اللہ تعالیٰ بعد از  
عید قربان ظاہراً بہت شان محورت پذیرد۔ درین روز ہا کار بار صحبت نبوی  
دیگر بہت و کثرت از دحام ہم نیست۔ بسہ کس از اصحاب این فقیر حضرت ایشان  
بشارت حقیقت صلوٰۃ فرمودند این از جملہ لوازم بہت۔ دیر روز بعد از نماز عصر  
بے خواست تہجہ بجانب شما پیدا شد در باطن شما حقیقت مذکور بحال لطافت  
و وسعت متخیل شد۔ والقیب عند اللہ سبحانہ۔

مکتوب صدوسی و یکم: تیرہ شیخ مذکور در بشارتِ معبودیت صرف و  
الحاق بحقیقت الحقائق و حصول بہرہ از ذات مہوہوب و در تحریریں بر استقامت  
و از دیاد رابطہ معنویہ۔

لا الحمد للہ سبحانہ الحمد کہ آپچہ این عاصی از روی ظن و تخمین خود معصوب میا  
عطا اللہ نوشتہ ارسال داشتہ بود حضرت قبلہ دارین از کمال بندہ نوازی نیز نگار  
فرمودند از اقتدای صلوة کہ مقام معبودیت صرف است ایضا نصیب در حق شما نشان  
دادہ و از الحاق بہ حقیقت الحقائق و حصول بہرہ از ذات مہوہوب کہ از راہ عارف قیوم  
است ہم اشارت نمودہ جائے کہ نوشتہ اند کہ با وجود بعضی ازین معاملات مشہود  
می گردید۔ تخریج بہ حصول این دو امر جلیل القدر پیش این نسکین کردن ہر چند از لفظ  
آن عبارت معلوم است شکر خداوندی غر شانہ بجا آرند و در از دیاد استقامت بجا  
کشند فان الاستقامۃ فوق الکرامۃ۔ این سہ چہار بشارت کہ غائبانہ در حق شما  
فرمودہ اند یاران دیگر را اگر در سالہا قلیلہ از انہا بدست افتد ہم ہزار مغتئم می دانند  
و در حق شما چون محض از راہ محبت کہ بہ اکابر این سلسلہ رحمانیہ متعلق است۔  
بہ حصول انجامیدہ۔ پس لازم کہ در از دیاد رابطہ معنوی سعی بلیغ مرعی دارند تا از جمیع  
بتایا این مقامات بہرہ ور گردند۔ بعضی از لوازمات کہ بہ الحاق حقیقت الحقائق متعلق  
اند در خاطر بود کہ بنویسد۔ اما چون در دستہا فقیر خارش کہ عادت قدیمی است عود نمود  
نخواست نوشت بنابر ضرورت این چند کلمہ نامر لوط نوشتہ آمد۔ اما این قدر بدانند  
کہ اگر درین روز ہا میرے بہ این حدود نمایند بغایت بر محل بہت شاید تا بعدی رسات  
فرست نہ دہند آن زمان تدارک بچہ چین خواہند کرد۔

مکتوب صدوسی و دوم - نیز به شیخ مذکور در جواب مکاتیب او که از محبوبیت  
مناسبت به حرف میم نوشته بود.

صالح گرامی که به تعاقب یک دیگر ترسیل بود رسیده خوش وقت ساختند  
آنچه از معاملات باطن مرقوم بود به وضوح انجا امید - امید که معنی محبوبیت بر وجه کمال  
نهور نماید و اسرارے که تعلق به آن مقام دارند مفصلاً جلوه فرمایند از قریب مجیب  
رابطه معنوی شما قوی افتاده است و قیقه از دقایق را فرد نخواهند گذاشت - نوشته  
بودند که مناسبست حرف میم را که از مقطعات است به محبت تقصیری کند بلی تمجین است  
چنانچه رباعی حضرت ایشان مرقوم به آن ناطق است.

مکتوب صدوسی و سیوم - نیز به شیخ مذکور در جواب مکتوب او که از محبوبیت ذاتیه  
و حصول تعینات تلمثه و یافتن مناسبست به حرف میم به غیبت و مرادیت نوشته بود  
الحمد لله و سلام علی عباده الذین اصطفی بصحیفه شریفه برادر طریق فضل  
آب میان محمد باقر که متقمن از ذوق و اشتاق خالصه بود صلاح آثار رحیم داد رسانیده  
خوش وقت ساخت. آنچه از حصول محبت محبوبیت ذاتیه و بهره یافتن از محبوبیت صریح  
که تعلق با خفی دارد نگارش یافته بود فرحت بر فرحت افزود - غ

با کرمیان کارها دشوار نیست

چه عجب اگر ادبخانه از کمالی فضل و احسان خویش بنده را به بعضی امور خاصه  
نواز دو محرم بارگاه سازد - در حق شما حصول این قسم امور مستبعد نیست بلکه واقع  
اما مثل من عاصی را چه نسبت که ازین ماجر گفت و گو نماید مالالتراپ در باب الادب  
آن قدر در بحر غصیان فرو رفته است که از شرم و خسارت که لغت وقت دارد چه اظهار

نماید که چہ قسم ندامت و حشر حاصل روزگار بہت امام مع ذلک حضرت قبلہ گاہی بعضے  
امر ارغام منہ یا دے در میان می آرند

لحل دُحمة دینی حین یقسمہا قاتی علی جیب العصیان فی النعم  
از حصول تعینات ثلاثہ و مناسبت بہ ہم مقطعہ بحبیۃ بلکہ فہم کردن مرادیت  
کہ مندرج بود بہ وضوح انجامید ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو  
الفضل العظیم معاملہ محبوبیت صرت کہ تعلق با خفی دارد و کذا لک مناسبت چون  
المیہ مقطعہ بہ محبت وقتے کہ بہ قوت نور نماید کہ از شائبہ شک میرا باشد در غرض  
بخدمت حضرت ایشان خودا ہند نوشت جواب کتاب ہماے شما بدستخط خاص مرقوم شد  
محبوب رحیم داد مرسل داشتہ امید کہ بہ سلامت برسد۔

مکتوب صدوسی و چہارم تیرہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از معاملہ  
مقطعات نوشتہ بود۔

لہ الحمد۔ برادر طریق میان محمد باقر مودہ بعد از خیر از انکشاف حروف مقطفہ  
می نویسند امیدوار باشند فان المروع من احب در کتابت اخیر از معاملہ  
طائر مقطعہ مرقوم نموده بودند مبارک بخدمت حضرت ایشان ہم عرضداشت نمایند  
لیکن حصول جواب این قسم امر لازم الاستتار بہ حضور محال غفلت است ازین قدر  
ہست کہ عوالین شما در حضور یاران بہ سمع مبارک می شود و آثار نبیانت بر ہر  
مبارک ہویدامی گردد و بہ خوش وقتی استماع می فرمایند ازین راہ ما امیداری شوم  
دیگر اگر طلقہ یاران اہل عسکر منعقدی شود و صحبت گرم ہست در آمدن خود استعجال  
نمایند و الا لا۔ ملاصنیاء الدین صاحب شاہزادہ دوبار آمدہ است یا نہ۔



کالاخان افغان سرگرم است یا نه . دیگر چه قسم آمد و رفت دارند مشروحاً معلوم سازند  
دیگر فقیر را ہم شوق بر لاہور درین روز ہا پیدا شدہ مصححت ثما چسیت . حامل رقمہ  
حقانی آگاہ ماموسی جوان صاحب احوال بہت مشتاق ملاقات شامی رسد باید کہ  
از ملاقات زیادہ از سابق محفوظ شود . والسلام

مکتوب صدوسی و پنجم نیز بہ شیخ مذکور در میان آنکہ نزول بعد صرت امر عظیم  
است و صاحب این نزول مناسبت تام بہ ارشاد دارد . و آنچه در مکتوبات واقع  
است کہ گاہ باشد کلمت جوار نافع آمد اشارہ بہین نزول بہت و بخواب آنچه  
از مقطعات و محبوبیت نوشتہ بود .

برادر گرامی میان محمد باقر پیش ازین نزول لطائف عشرہ نوشتہ بودند . اما  
از نزول بعد صرت بے فراخ اصنافت گاہ اشارے نہ کردہ اند . باید کہ ملاحظہ  
نمودہ قلمی نمایند . عدم صرت مقابل وجود صرت بہت علامت وصول بود و صرت  
تحقق شدن نزول مذکور بہت چہ مقرر است کہ ہر قدر بلند تر و دہان قدر پایان تر  
فرود آید اشارہ این عروج و نزول در مکتوبات جلد ثالث واقع شدہ جملے کہ فرمود  
اند کہ گاہ باشد کہ درین دقیقہ ظلمات جوار نافع آید و کفر و فسق ہمسایہ آمد و فرماید  
بالجملہ فرود آمدن بہ نقطہ عدم و تحقق شدن بہ ظلمت صرت معاملہ عظیم بہت چنانچہ از حضرت  
مجدد العت ثانی نقل کردہ اند کہ در غسل خانہ بادشاہ تشریف فرمودہ بودند از ظلمت  
جوار آن مجلس نزول را کہ متوقع بودند بہ بھول انجامید و آن نزول عبارت از نقطہ  
عدم صرت بودہ صاحب این نزول را مناسبت تام بہ مقام ارشاد و تکمیل است  
و کتابت درین روز ہا رسید از انکشاف حروف مقطوعہ و معاملہ محبوبیت صرت

نگاشته بودند به وضوح انجامید۔ اللہم زد۔ حضرت ایشان ہم چند کلمہ در جواب  
عرائض شاقی فرمودہ اند و حق بوار بہ این اسرار عالی دربارہ شما ثابت نمودہ امید  
است کہ دخول میر شود این قدر را ہم کہ نوشتہ اند امر عظیم است و دو کلمہ در رقعہ شما  
بہ دستخط خاص بہ حافظ محمود شریف خطیب بزرگاشته شدہ بہ عمل درآوردہ اطلاع  
بخشید برادر رحیم دادخان افغان بہ میر محمد ابراہیم نوشتہ شدہ است ظاہر متعلق  
خود سازد و آئینہ در مشار الیہ بحق صفات یافتہ اند مطابق واقع است حضرت ایشان  
فرمودند۔ والسلام۔ حاجی محمد شریف کہ مدارج شما است سلام می رساند و خالق اکا  
شیخ عیسیٰ بعضے فوائد اخذ نمودہ می رسد بہ شما ملاقی خواهد شد۔

مکتوب صدوی و ششم نیز بہ شیخ مذکور در تحریریں بر صحت۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ لا الحمد اولاد آنو ابراہیم در طریقت بہ بہت تشخص  
کردن امر تحمل میر این حدود لازم دانند۔ مبادا بہ ہون قدر قناعت نمودہ تکاپ  
بدند کہ منافی طلب است۔ امروز بحقیل این قسم امور و تشخص این نوع محال  
بہ سہولت میر است فردا تا چہ رود ہد۔ هلك المستوفون شنیدہ باشند خوش گفت  
لے دل یکوے دوست گذارے نمی کنی اسباب جمع داری و کارے نمی کنی  
دائرہ بشارت ملاحظت درین روز ہا و سعتے پیدا کردہ ظاہر بہ بعضے یاران شرف  
برسد۔ بالجلہ مانند سابق از ضیق برآمدہ درین طور دقت اگر برسند محمل کہ معنی  
تحمل بعین برسد۔ والسلام۔

مکتوب صدوی و ہفتم نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از آب خوردن  
تالیع و متبوع از یک حتمہ نوشتہ بود۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نہ الحمد صحیفہ جناب کمالات دستگاہ کہ بہ  
امرار و معارف عالیہ مشحون بودہ رسیدہ سبب مہربت بے اندازہ گردید۔  
نہ وقت تو خوش گذشتا خوش کردی

آنچه نوشته بودید کہ خوردن تالین و متبور از یک چشمہ متمثل می شود بغایت عالی  
است تامل بلوغ درین باب در کار است۔ ارتقاء توہم کلی از آثار آن است و در  
معاملہ اول ملاحظہ فرمائید از آن بداموردیگر مقید شوند تحقیقت سرگرمی رفقا را نیک  
معلوم نمایند کہ کدام یک مرگرم بہت کتابت شمایہ ترم مبارک رسانیدیم بہ خوش  
دقتی استماع نمودند۔

مکتوب صدوی و ہشتم۔ نیزہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از نزول  
بے کیف و معارف دیگر نوشته بود و تصدیق نمودن حضرت ایشان آراء تحریر  
بر ترویج طریقہ علیہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ معلوم شریف باشد کہ صحیفہ شما باصالحات سلام  
گرام درین انتظار رسیدہ خوش وقت ساختہ کتابت شما سبب غبطہ جمیع عظیم  
گردید کہ نوشتن آن مناسب نیست بحمد اللہ سبحانہ کہ خاطر عاظم حضرت ایشان در  
کمال انبساط ماند۔ چنانچہ بہ دست خاص چند کلمہ تصدیق امور مسطورہ نگارش  
فرمودہ اند۔ آن را البشایر عظیم دانند کہ تسکین فتنہ کہ از راه بعضی یاران برخاستہ  
بود گویا ہمین مکتوب مسکن آن شدہ پس با برہم صوت حضور بہت۔ آنچہ از دوازد  
بنمیدہ مرقوم بودہ بہ وضوح انجامیدہ معاملہ نزول بے کیف پس عالی است لیکن  
از تعب امر از تشاہات امیدوار باشند۔ اگر فوق العین جی اثرے ظاہر شود

اطلاع بخشند و احوال یاران را نیز نولسیان باشند۔ بالجلد در ارسال عرائض تکامل  
 نہ ورزند کہ سبب توهمات غائبانہ می گردد۔ و مطلب فقیر در فرستادن شما ترویج  
 طریقہ احمدیہ معصومیہ است۔ چہ کنم از بس کہ غیرت در نهاد این عامی ممکن بہت خوش  
 نمی آید کہ با وجود شیخ مادیگرے بروے زمین دم فقیری زند۔ اما چہ توان کرد کہ جمیع  
 آرزوہا میسر نیست فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمة امید دارم کہ این نسبت  
 کما حقہ ظہور نماید سلف در ترویج دین متین چہ مذلت ہا کہ نہ کشیدہ اند۔ باید کہ  
 ازین دل تنگ نہ شوند فاصبر صبر اجمیل۔ نفس قاطع است۔  
 مکتوب صدوسی و نہم نیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ سماع کہ در کلام شفاہا  
 واقع شود مخصوص بحاسہ سمع نیست و بیان آنکہ نسبت خاصہ احمدیہ ناسخ جمیع نسبتہا  
 است و در تحریریں بر ترویج کج آن۔

حامداً و مصلیاً۔ اسے غریزہ درین چند روز ظہور اسرار مشافہہ متخیل گشتہ خلی  
 مغلوب خود ساختہ چنان معلوم شد کہ این قسم سماع مخصوص بہ حاسہ سمع نیست بلکہ  
 بہ کلیت واقع می شود۔ دین باب اگر تامل نمایند۔ شاید اگر چیزے ظاہر شود در علینہ  
 بخدمت حضرت ثبت کنید۔ فقیر از بس کہ خواہان کمال و تکمیل شماست نمی خواہد کہ  
 دقیقہ از دقائق فرود گذاشت گردد۔ خصوصیت خاص بخود نصیب شما می داند۔ اما  
 از بہت بطور معاملہ ارشاد خاطر در یاد است امید کہ نورانیت ارشاد و ہدایت  
 شما محاط علیہ گردد فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمة شاید بتدریج ظہور فرماید  
 از بس کہ نسبت خاصہ طریق احمدی غرابت دارد مردم ازان غافل اند ہمیشہ غیرت  
 دامن گیر است این ناسخ نسبتہاے از منہ سابقہ است چنانکہ ظہور محمدی صلی اللہ

علیہ وسلم نافع جمیع ادیان گشت کذا ہذا پس معاملہ این نسبت واجب کہ اظہار  
حق نمایند و کمرہمت را چست بر بندند و بے پروائی و بے دماغی را یک سودا رند  
ہر کہ عاشق شد اگرچہ نازنین عالم است تازکی زبیدہ آن را بارمی باید کشید  
مکتوب صد و چہلم - نیز یہ شیخ مذکور در بیان آنکہ معاملہ ملاحظت از سائر انواع  
محبوبیت مستثنی است و بیان آنکہ ابتداء معاملہ محبوبیت از یاد این آن حضرت شد  
و ما یناسب ذلک .

بسم اللہ الرحمن الرحیم - لا الحمد مستغرق اسرار مقطعات متثبت سلسلہ  
علیہ حمایہ بدانند کہ سیر در غلبات اسرار ملاحظت نظریہ شما افتاد بجلعت فاخرہ  
و زمین خاص مشاہدہ گردید معاملہ ملاحظت از سائر انواع محبوبیت مستثنی است  
کہ مخصوص بہ حضرت رسالت است علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و التسلیمات درین روز یاد  
کس از اصحاب این تقریر محبوبیت مشرف گشتہ اند - ابتداء معاملہ محبوبیت از یاد  
این ضعیف گشتہ - و کس دیگر اصحاب این عالمی بآید استعادیافتند و دائرہ یقین  
حی خیل و سعادت پیدا کردہ جماعت یابین دولت ممتاز اند حاجی الحرمین الشریفین حاجی  
محمد شریف کہ غائبانہ مخلص شماست عنایت نامہ حضرت ایشان کہ بہ اتفاق درلم  
محرّم درآمدہ بہ بادشاہی آرد چون نقاد صوفیہ بہت سواری فرستادہ طلب  
نمودہ صحبت دارند -

مکتوب صد و چہل و یکم - نیز یہ شیخ مذکور در ذکر مفتوح شدن معاملہ  
فوق یقین حی و بیان برخے از ترقیات اصحاب خویش و رسیدن معاملہ ارشاد  
در کمال علو و بلون مدار این طریقہ بر انعکاس و تحریف بر آداب و ذکر شہزادان



و بیان بعضی عنایات کہ در شب عرس حضرت مجدد الف ثانی ظاهر شده و ذکر آن  
خاص حضرت عروۃ الوثقی و ما یناسب ذلک .

نحمدہ و نصلیٰ . کمترین ملزمان طریق احمدی معصومی محمد سیف الدین یہ برادر  
ارشد فضائل و کمالات و سنگاہ میاں محمد باقر بعد از سلام غافیت انجام می رسا  
کہ احوال فقرائے این حدود مستوجب خدمت المسئول منہ سبحانہ سلا متکم  
و استقامتکم و ترقی درجاتکم درین روزہا عجائب کار و بار است و اسرار عالیہ  
بمنصہ ظهور آردہ . معاملہ کہ فوق تعین حسی است و تا حال مسدود بود و انقار یافتہ  
امید است کہ برادر گرامی در رنگ سائر کمالات درین معاملہ تیر سابق باشند  
و احوال طالبان این جانی کہ از اطراف و اکناف عالم جمع شدہ اند روز بروز ترقی  
است چنانچہ چندے از یاران فقیر بہ ولایت احمدیہ مستعد یافتہ است و جماعت بہ  
لحوق حقیقت الحقائق کہ کنایت از تعین حسی است مشرف گشتہ بہ کمالات مرکز آن  
تعین مباحی و مفتخرند و طائفہ بہ وصول حقیقت صلوٰۃ و حقیقت قرآن مجید و حقیقت کعبہ  
ربانی شادمان و خورسند اند با لجلہ معاملہ ارشاد در کمال غلو بہت کار و بار سنین بہ  
ساعات قرار یافتہ است و حضرت ایشان بہ یاران فقیر بغایت مهربانند خوش گفت  
یک لحظہ عنایت تو اسے بندہ نواز بہتر ز ہزار سال تسبیح و نماز  
چون فیوض و برکات این طریقہ علیہ و البستہ بہ الوکاس و اصطبار غایت ناچار  
این قسم امور عانی در مدت قلیلہ بہ حصول می پیوند و بخلاف سلاسل دیگر کہ سلوک  
و تسلیم شان اعتباری است بہ الوکاس و اصطبار غایت کار سے نہ دارند . لهذا  
فتاویٰ شیخ از لوازم ضروریہ این سلسلہ علیہ آمدہ و رعایت آداب شیخ طریقت تسلیم

والقیاد بااد از شرائط و فرائض گشته چنانچه حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ  
 در مکتوب آداب المریدین بہ قلم محترم در آورده اند کہ ہما مکن در جلے نہ ایستد کہ  
 سایہ او بر جامہ یا بر سایہ او افتد و بر مصلای او پائند و بہ طر و بہ خاصہ او  
 استعمال نہ کند و در حضور او آب نخورد و طعام تناول نہ نماید و بہ کسی سخن نہ گوید  
 بلکہ متوجہ احدے نہ گردد و در غیبت نیز در جلے کہ اوست پا دراز نہ کند بزاق  
 دہن بہ آن جانب نہ اندازد۔ نقل کردہ اند از سلطان این وقت کہ وزیرش  
 پیش او استادہ بود۔ اتفاقاً درین اثنا آن وزیر التفاتے بہ جانب جامہ خود  
 کردہ بند آنرا بدست خود راست می ساخت۔ درین حال نظر سلطان بر آن وزیر  
 افتاد و دید کہ بہ غیر او متوجہ بدست بزبان عتاب گفت کہ این را ہضم نمی توانم کرد  
 کہ تو وزیر من باشی و در حضور من بہ بند جامہ التفات نہائی۔ باید اندیشید ہر گاہ  
 وسائل دنیاے دنیہ را آداب دقیقہ در کار است و وسائل وصول اللہ را بہ  
 وجہ اتم خواہد بود یا جملہ الطریق کلمہ ادب مثل مشہور است بیج بے ادب بخدا  
 نہ رسد تم کلامہ الشریف و چون شمارا در مکتوبات و معارف آن حضرت رضی  
 اللہ عنہ مہارت تمام است آچہ از ضروریات این راہ است بہ طالبان صلاح  
 رہنمائی نمودہ یا شد۔ در عرض حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ افادہ  
 عام بودہ و طرفہ عنایات و برکات ازان حضرت بہ بعضی فقر اظاہر گشتہ در آن شب  
 حضرت میا بخوبی فقیر فرمودند کہ خلعت کمل از جانب آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہایت  
 شد و کذا لک شب عرض حضرت رسالت پتہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہور الازہر حقیقت  
 آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام والطف و عنایات از آنجناب متعالی دہویدالودہ

حقایق آگاہ میان حسام الدین ملتانی پہلوئے فقیر بودہ بجمالی مبارک شرف  
گشتہ ظاہر ساخت کہ از جناب سروری علیہ السلام دو خلعت عنایت شدیکے یہ حضرت  
ایشان دیکے تہ۔ دیگر از امور عجیب آنکہ در بلدہ کابل غریبے حضرت ایشان  
بجواب دید و آن حضرت اور انیمہ تیر کے عنایت فرمودند۔ چون یہ اوقات آمدہ آن  
نیمہ در بیداری پیش خود یافتہ این ہمہ از جذب محبت است ہر گاہ معاملات باطنیہ  
از راہ محبت و رابطہ منجذب گردند بہ امور ظاہر خود چہ رسد و آنچه نوشتہ بودند کہ  
در بارہ بادشاہ دین پناہ توجہ غائبانہ از حضرت ایشان التماس خواہند نمود فقیر  
بیاد آنحضرت دادہ۔ آن حضرت را درین باب آوردہ است۔ امید است کہ بندگان  
حضرت مورد جذبات قویہ گردند و این فقیر نیز بہ دعا و توجہ غائبانہ مقید است و  
اکثر اوقات درین خدمت صرف است و رابطہ معنوی را نسبت بہ ایشان دارد۔  
**مکتوب صد و چیل و دویم نیز بہ شیخ مذکور در شرح احوال بادشاہ دین**  
**پناہ دشاہزادہ محمد اعظم و ذکر ترویج طریقہ علیہ۔**

ماداً و مصلیاً و مسلماً۔

آسودہ شبے باید و خوش ہمتاے تابا تو حکایت کنم از ہر بابے  
برادر غریب ارشاد پناہی میان محمد باقر سلام عافیت انجام در معرضِ بول  
آوند۔ سرگذشت این جائے تعلق بہ مشافہہ دارد و مجلاً آنکہ بادشاہ دین پناہ شب  
شنبہ کہ شب سوم این ماہ باشد بہ منزل فقر آمدہ از قسم الطعمہ بے تکلف از آنچه  
حاضر بود تناول فرمودند و صحبت طولانی گشت۔ و مجلس سکوت نیز در میان آمد  
معاملہ بقا را بہ وضوح تام می فرمایند کہ مدرک می گردد و مبداء یقین خود را صفت علم

یافتہ وسعت در لطیفہ را خفی و مناسبیت بآن و از حقوق صفات بہ اصل از مدتے ظاہر  
می سازند۔ شاہزادہ سلطان محمد عظیم بہ ترغیب و دلالت بادشاہ بدخول طریقہ علیہ  
مستعد گشتہ و احوالش بغایت بلند بہت از ذکر لطائف و ذکر سلطانی و وسعتے در قلب  
نشان می دہد بادشاہ اظہار شکر این معنی می نماید و از احوال شاہزادہ خبر گیران بہت  
بالجملہ ترویج طریقہ علیہ امید بہت کہ موافق خواہش مخلصان بطور آید چون این سلسلہ  
آن برادر بہت اجر عظیم بہ شما عاید بہت۔ سیادت مآب میران سید فیض اللہ از خبر نیات  
این حقایق اطلاع تام دارد تفصیل را بہر اسباب احوال کہ کردہ بہ اختصار اتفاق افتادہ  
و چندبار ذکر خبر شما بادشاہ دین پناہ نمودہ روزے فرمودند کہ بہ شیخ محمد باقر عجیب  
سکرے دارد و انتقلے در صحبت او متحقق بہت۔ کتابت شمارا بہ شوق تمام مطالعہ  
نمودند و گفتند کہ بہر صحبت بسیار ترغیب نمودہ اند فقیر بر اسے جواب بجد بہت وعدہ  
کردہ اند امید بہت کہ عنقریب بحصول انجامدہ از احوال والدہ شما و میان محمد عاقل و  
مولوی میان ابوالقاسم بجنور بادشاہ مذکور شد پرسید کہ والدہ شیخ ہم شغل گرفتہ  
گفتم آری خیلے طلب دارند و آرزو سے رسیدن بہ مرہند ہم بسیار دارند بجناب و رقاب  
درین باب خیلے جنبید شرح این در کتابتہا و میران سید فیض اللہ بہت فقیر از محبت  
و دل سوزی مشارالہ خیلے مخطوط بہت۔

مکتوب صد و ہیل و سیوم۔ نیز بہ شیخ مذکور در ذکر عنایات حضرت الشاہ  
کہ در حق وے بہ وقوع آمدہ و اشارہ بہ تقدیر نمودن آنحضرت احوالات مرقومہ۔  
برادر طریق جامع کمالات احمدی میان محمد باقر ازین درویش دل رش  
محمد سیف الدین سلام و تحیہ در معرض قبول آوردہ زیادہ از حد مشتاق صحبت خویش

دانتند۔ دیر وز کہ روز شنبہ بود داخل الارشاد حضرت مرہند گشتہ بہ سعادت قد مبوسی  
 حضرت جیو استسعاد یافت لبتہ سبحانہ کہ لشدت یہ سابق خیلہ در مرض آنحضرت  
 تخفیفی راہ یافتہ بحسب حصول جواب عرائض مکرر عرض نموده شد فرمودند کہ پیش از  
 خود قوت تحریر نبوده۔ اما درین روز ہا کہ رو بہ قوت بہت بعد از چند روزیہ مشیبت  
 سبحانہ ملیر خواہد گشت دیگر عرائض شہاہر وقت کہ در خدمت حضرت ایشان می  
 رسید حضرت ایشان در مجموع اصحاب تعریف استعداد و سرعت میر شہارالسیار می فرمودند  
 خصوص امروز فقیر یک کتابت شمارا بہ آواز بلند در مجمع یاران حضور آن حضرت خواند  
 بہ بعضی یاران رو آورده عنایت ہا در حق شہا نمودند۔ بلکہ آنچہ نوشتہ اند گوئیالصدق  
 نمودند صلاح آثار حافظ محمد شفیع بہ کمال طلب در سیر شاہ جہان آباد ہمراہ بود  
 چندان فرصت نہ شدہ کہ صحبت ہاے کثیرہ با او داشتہ شود۔ بحسب شہامی رسد  
 توجہات بلغیہ را در حق او مرغی دارند و آن را سبب خوش وقتی ما دانند و اسلام  
 مبلغ ہفت روپیہ مصحوب حافظ مذکور فرستاد مصحف واضح خواہان مصحح ہدیہ  
 نموده بہ فرستند۔

مکتوب صد و چہل و چہارم۔ نیز بہ شیخ مذکور در ظاہر شدن شان  
 و تجلیل او۔ لہ الحمد  
 رواق منظر چشم من آستانہ لست کرم نماؤ فرود آی کہ خانہ خانہ لست  
 لمحہ بجانب شہا توجہ غائبانہ نموده شد طرفہ شانے و تجلیل ظاہر شد امید بہت کہ  
 دشت و صحراے آن حدود بہ وجود شریف منور گردد۔

مکتوب صد و چیل و پنجم - نیز یہ شیخ مذکور در تعمیر واقعہ عالی کہ نوشتہ بود  
اشارہ بہ حصول النوار حقیقت الف و ذکر بشارت ملاحت۔

بعد از تحریر کتابت شیخ عیسیٰ ملتانی رسید و مکاتیب شمار نمایند آنچه  
نوشتہ اید کہ چند مرتبہ در سینه خود صند و قیہ منور یافتہ کہ گویا مخزن اسرار و  
معارف است حقیقت آن کما یذنی معلوم نہ شد بغایت عالی امید است کہ آن  
صند و قیہ مطلوبہ اسرار و تشاہبات و مقطعات باشد و ما ذلک علی اللہ بعزیز  
نوشتہ بودند کہ روزے مطالعہ مکتوبات جلد ثانی کہ مشتمل بر رباعی حضرت ایشا  
مرفوم است می کردند از النوار حقیقت الف بر یاطن تاخت بہین قسم این فقیر  
را ہم گاہ گاہ متخیل گشتہ است امیدوار باشند فان المرء مع من احب۔ و  
آنچه از غلبہ نسبت ملاحت با خلعت مرصع بجاہر غریبہ در نیز ہا سے عواقبت مندرج  
بود عیالہ گردید بہرہ ملاحت در حق شاہزاد علم این فقیر خود متحقق است اما از قسم حرفت مد  
یقین حکم نمی توان کرد۔

مکتوب صد و چیل و ششم - نیز یہ شیخ مذکور در ظهور نمودن حقیقت حضرت  
جبریلؑ و یافتن اتحاد الحاق بہ آن حقیقت علیہ۔

النوار اشاد و ہدایت بہ اندازہ قریب کمال شامل حال خاص و عام یاد  
صالحات گرامی بتعاقب یک دیگر رسیدند اگر تاخیرے در ارسال ابوبہ بہ وقوع آمد  
باشد عفو خواہند فرمود العذ عند کرام الناس مقبول فقیر را مشافہ شتی  
پیش می آیند فرصت کمتر دست می دہد کما لا یخفی علی جنابکم ایضا لیکن از  
راہ ارتباط معنوی یکے از خیر خواہان خویش دانند  
عہ نہیں پڑھا ہا سکا



بایدون را ننگریم و قال را ... بایدون را ننگریم و حال را  
 دیگر از طور نمودن حقیقت حیرل علی ابنینا و علیہ السلام و الحاق و اتحادیان  
 به شما معلوم نموده بود الا آن ہم گاہ گاہ جلوه می فرمایند چون معامله جدید و غیر مکرر  
 است اگر به آن جناب ہم ظاهر شود اطلاع خواهند بخشید که موجب ازدیاد طمانیت  
 است قال تعالی سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ. دیگر آنچه از لواحق جدیدہ رود بد  
 نویسان باشند۔ والسلام۔  
 مکتوب صد و چهل و ہفتم۔ نیز بہ شیخ مذکور در نظام رشدن کتاب مشون بہ خصائص  
 کہ در آخرت بہ آن حضرت عطا فرمودہ اند و یافتن آن حضرت بہ حقیقت خود حائل و  
 عاجز در جمیع حقایق۔

برادر گرامی میان محمد باقر این ضعیف را مشتاق لقائے خویش دانند۔  
 سوائے کہ بعد از متوجہ شدن شما بہ آن حدود متخیل این مسکین در آمدہ اظہار الشکر  
 می نویسید بگوشت نشوند۔ روزے این فقیر بہ ذکر لسانی مشغول بود ناگاہ گونہ غیبی  
 رو نمود۔ می بیند کہ یک کتابے مغنی خوش خطی کہ چیز ہای بسیار در آنجا نوشته  
 اند بمن عنایت شد۔ چون از میانہ یک جارا کشادم ابتدای صوفیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 بنظر در آمدہ چنان معلوم گردانیدند کہ این کتاب مشون بہت بخصائص کہ در آخرت  
 بتو عطا فرمودہ اند و بعد ازان چون بہ افاقت آدم متوجہم شد کہ این عطیات  
 کہ در ان کتاب مندرج است شبیہ بہ آن اجازت نامہ بہت کہ حضرت مجدد الف  
 ثانی را در خواب از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم عنایت شدہ بود در جلد  
 ثالث مندرج بہت مطالعہ خواهند نمود۔ دیگر آن کہ حقیقت خود را بر رخ یافت

میان مرتبہ و خوب و عالم امکان و چنان متخیل شد کہ این حقیقت مائل و عاجز است  
در جمیع حقائق و الغیب عند اللہ سبحانہ آنچه شمار از بعضی معاملات فیری گفتید و نوشته  
را بد مقوی این است۔ والسلام۔

مکتوب عدد و چهل و ہشتم۔ نیز بہ شیخ مذکور در بیان بعضی اسرار و معارف  
خاصہ و یافتن مناسبت بہ صفت رحمت و شرح احوال بادشاہ دین پناہ۔

حامداً و مصلياً۔ ازین گرفتار ظاہر و باطن بجناب آن ارشاد پناہی سلام  
سلامت انجام برسد و حائلف شریفہ بتعاقب یک دیگر می رسند و این عاصی را بہ  
سبب از وہام فرصت جواب نوشتن کمتر دست می دہد معذوری داشتہ باشند کہ ہم  
اللہ سبحانہ درین روز ہا بہ طفیل حضرت پیر و ستگیر طرفہ اسرار و معارف جلوہ می دہند  
و مناسبت تام بہ صفت رحمت با خودی نمود امیدوار است کہ لقیہ از حقیقت ہا  
بمشتیہ جستی کہ اختصاص بہ حضرت مجدد الف ثانی دارد لقیہ وافر حاصل بدو کار گردد  
بمشتیہ سبحانہ متعاقب تفصیل بعضی معارف تازہ خواہند نوشتن بالفعل فرصت  
مساعدت آن ندارد۔ دیگر بادشاہ دین پناہ بحقوق شما معترف اند و بہ خوش وقتی  
مذکور شامی نمایند و اظهار اخلاص می کنند چنانچہ سہ تولہ عطر اطہاراً للحمیۃ بجناب شما  
ہدیہ فرستادہ اند مصحوب رحیم داد افغان فرستادہ شد لہذا سبحانہ الحمد کہ معاملہ  
باطنی ایشان در ترقی بہت معاملہ فتنار خوب می فہمند و از وسعت لطیفہ خیل  
می فرمایند۔ درین سفر آثار صدق طلب در ایشان متجلی است چنانچہ خیل راہ پیا خود  
بہ صحت سکوت می رسند و مدتی نشینند لطفیل اللہ سبحانہ زمین حکامی و بر خلق  
کہ بند نموده بودند ببادشاہ ظاہر ساختہ خلاص کنانیدہ شد و حکم شد کہ چون از

حضرت میرزا محمد معاف شدہ از جمع ممالک محروسہ واکذارند۔  
مکتوب صد و چیل و نهم۔ بہ حقائق آگاہ حاجی محمد یوسف کو لابی در جواب مکتوب  
او کہ از الوار لیلۃ القدر نوشتہ بود۔

الحمد۔ مکتوب مرغوب رسیدہ لذات معنویہ بخشیدہ نمود الوار و برکات لیلۃ القدر  
و هنوز در اول شب کہ در مشاہدہ در آمدہ از اعظم عنایات سبحانی است انعم زد  
فتد۔ والسلام۔

مکتوب صد و پنجاہم۔ نیز بہ مشائر الیہ در ذکر واقعہ عالی کہ شب بخت و مفت  
رمضان دیدہ۔

الحمد۔ برادر دینی حاجی محمد یوسف سلام خوانند واقعہ عالی کہ شب بخت و مفت  
بنظر آمدہ است مرقوم نمودہ بودند بمطالعہ در آمد و لذات معنویہ بخشیدہ از برتری آن  
این معنی مستبعد نیست بشکر این نعمت عظمی بجا آرند۔ والسلام  
مکتوب صد و پنجاہ و یکم۔ نیز بہ مومنی الیہ در جواب مکتوب او کہ از ظاہر شدن  
مقام قاب قوسین نوشتہ بود۔

معارف آگاہ۔ آنچه از سوارخ جدیدہ کہ در نشرہ متبرکہ رود داده بود قلمی نمودہ  
بودند بمطالعہ آن سبب لذات معنویہ گردید خصوص ظاہر شدن مقام قاب قوسین و  
ادنی و یافتن مناسبت خود بہ آن مقام عالی شان چه عجیب و بلاد من من کاس  
الکرام نصیب بہمین استین آنچه رود ہذا از خود و از یاران خود می نوشتہ باشند کہ  
سبب توجہات غائبانہ است۔ والسلام۔

— ❦ —

مکتوب صد و پنجاه و دوم۔ نیز بجائی مذکور در تحریریں بر طلب حق جل شانہ۔

بامہ سبحانہ۔ اما بعد۔ حاجی الحرمین الشریفین حاجی محمد یوسف سلام خوانند  
کتابت آن برادر مرہ بعد از خیر رسید و بر حقیقت سرگزشت اطلاع حاصل شد چون  
سلطان جو بطور و رغبت خود شخصت نموده اند بدارالارشاد بیایند و چیزے در  
طلب مطلب حقیقی باز بسر برند۔ ہر چند نشانے از ان بے نشان پیدا نیست بارے  
در شریک غم بھران باشند۔ خوش گفت

رسنال طیل اگر یا منت بریاری است کہ مادد غاش زاریم و کارمازار است  
مکتوب صد و پنجاه و سی و سوم۔ نیز بمشارالہ در غفوزات کہ ازوے بطور  
آمدہ بود در تحریریں بر خدمت مخدوم زادہا و سائر اہل بیت

اما بعد۔ برادر گرامی حاجی محمد یوسف خاطر را من جمیع الویوہ جمع دارند۔  
وزلات و تقصیرات از محبان صادق معفو است علی الخصوص از مثل شتائی این قدر  
ہم کہ بہ وجود آید خالی از حکمت نہ خواهد بود فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ بشیر  
در حق شفاعت اہل بیت و فرزندان موثر افتاد۔ باید کہ من بعد در خدمت خود  
و کلان فقیر زادہا و والدات بیش از بیش مرگرم بوند و آن را سبب ترقیات عظیمہ  
شمارند قل لا استدکم علیہ اجر الا المودۃ فی القربی۔ والسلام

مکتوب صد و پنجاه و چہارم۔ بہ خواجہ عبداللہ کولابی در جواب مکتوب۔

لا الحمد۔ اما بعد۔ کمالات دستگاہ خواجہ عبداللہ بہ استقامت باشند  
ظہر حضرت و اعطاء خلعت خاصہ محبوبیت کہ نوشتہ اند بہ و ضووح انجامید۔  
اوسبحانہ پر توے ازین مقام عالی نصیب وقت کداع با کریم کار ہاد شوار نیست۔ والسلام

مکتوب صد و پنجاه و نهم۔ بی بی عرب خانم مرحومہ در بیان آنکہ لطائف  
خمسہ عالم امر اسرار الہی اند و ہر کدام آہنا زیر قدم نبی ہست از انبیاء اولوالعزم  
علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات۔

مشفقہ مہربان من بعضی معارف عالی بتحریر آورده می شود بگوشت ہوش  
استماع نمایند لطافت خمسہ عالم امر قلب روح و سر دخی داخلی کہ مواضع ہر کدام  
آہنا در صدر الشان مقرر ہست خزانہ اسرار الہی اند غر شانہ و منظر تجلیات ذاتی  
وصفاتی و افعالی۔ دین ہر کدام آہنا زیر قدم نبی ہست از انبیاء اولوالعزم علی نبینا  
و علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات چنانچہ قلب زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام روح  
زیر قدم حضرت ابراہیم و حضرت نوح ہست علیہما السلام و سر زیر قدم حضرت موسیٰ  
علیہ السلام و دخی زیر قدم حضرت عیسیٰ ہست علیہ السلام داخلی زیر قدم حضرت خاتم الانبیا  
سید المرسلین علیہ و علی اخوانہ من الصلوٰۃ افضلہا و من التسلیمات اکملہا و ہو  
این انبیاء را در سائر انبیاء علیہم السلام شان خاص ہست انتساب بن لطائف  
بدین بزرگواران مقرر گشت تا کہ ام صاحب دولت بود کہ بہ علوم و اسرار این بچگانہ  
عالم امر ممتاز گردد و این کار دولت ہست کنون تا کہ او ہند۔ والسلام۔

مکتوب صد و پنجاه و ششم۔ ارسل الی محمد و م آدم التتوی  
فی جواب مکاتیبہ المشتملہ علی ترویج الطریقہ۔

باسمہ سبحانہ۔ محمد و منا السلام علیکم المستول منہ سبحانہ  
سلامتکم و استقامتکم و بعد فان المکاتیب من جنایکم المشتملہ علی  
ترویج ہذہ الطریقہ العلیہ کثیرا ما یصل و بسبب بعد المسافہ

تَفِیْحٌ مِّنْ تَقْصِیْرِ وَقَاخِرٌ فِیْ اِسْمَائِ الْاِجْوِبَةِ فَالْمَرْجُوْتِ اخْلَاقُكُمْ اِنْ تَعَزَّوْا  
مَعْرُوعٌ وَالْعَزْدُ عِنْدَ کَرَامِ النَّاسِ مَقْبُولٌ۔ ثُمَّ الْاِخْ الصَّالِحُ السَّالِکُ الطَّرِیْقَةِ  
اَهْلُ اللّٰهِ الشَّیْخُ النَّسِ اَقَامَ فِیْ صَحْبَتِنَا مَدَّةً وَحَصَلَ لَهُ قَرِیْبَاتٌ عَظِیْمَةٌ  
سَمَّاهُمْ حُظَّاءَ فُطُوْبِیْ لَهُ وَالْبَشَوِیْ۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب صمد و پیجاہ و مقفم۔ بہ خان سعادت نشان محشم خان در تحریر  
بر محبت و محبت واسطہ و نکوشش جماعت کہ محبت و محبت واسطہ را مفرمی داشتند  
والاے کہ بران مرتب شود استدراج می انگار و توصیف جماعت کہ محبت و محبت  
واسطہ را عین محبت و محبت حضرت الشان پنداشتہ لوازم ہر دو معین بجا آوردند  
و بر بشارت عالیہ مشرف گشتند در رفع سوء ظن بعض یاران و مایہ مناسب ذالک۔

مقبول فقرائے باب الرحمن ازین ملام و مطعون خلایق سلام عافیت  
انجام در معرض قبول آرند۔ فضائل مآب مولانا محمد امین عنایت نامہ مشتمل بر بشارت  
محبت کہ ثمرہ محبت ذاتیہ است می آرند بمطالعہ آن استسعاد و خواہند یافت۔  
از دیاد محبت بر بعضی یاران نہ محض سببہا دار و سبب اقوی آن رعایت لوازم محبت  
وسیلہ است کہ بہ سفارت آن بہ این دولت عظمیٰ مہذب گشتہ اند چہ محبت و محبت  
بہ آن مقدمہ محبت و محبت بہ آن حضرت است پس ہر چند وجوہ مناسبست بواسطہ  
فیض بیشتر تہرہ در گرد و در بشارت مقامات از ہمہ پیش قدم ہند۔ چون حضرت  
حق سبحانہ شمارا بہ این عاصی محبت خاص کرامت فرمودہ است و شکر آن بجا آورده  
در از دیاد آن کوشند و ثبات و استقامت بدان طلب نمایند تا در بشارت محبت  
آن حضرت از دیگران سابق باشند۔ جماعت درین روز ہا بعد از حصول بشارت پیدا



شدہ اند کہ میان دو معیت تفریق می کنند و لوازم آن را کما مینوی بجای می آرند بلکه  
 محبت و معیت واسطه را مقرومانع وصول بمطلوب دانسته احوالے کہ بہ این معیت  
 مترتب شوند استدراج می دانند یعنی دانند کہ این سوار ادب منبر یکجا می شود بر غم این  
 کوتاہ اندیشیان حضرت الشیخان در میان تسوید ارت شیطانی و عنایات الہی جل ثنا  
 فرق نمی توانند کرد بلکه در ضلالت می اندازند ہذا ہم اللہ سبحانہ سواہ الصراط  
 بہ این اعتقاد این جماعتہ این ہمہ جہت شیطانی باشند گاہے حضرت الشیخان بجمہ  
 فرید استقامت بعضے لضاخ بیار ان می فرمودند مقصود از ان از دیاد استقامت  
 است نہ نفی احوال مطلقا کما قال تعالی خطابا لحبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فَاسْتَقِمْ کَمَا أُمِرْتَ وَ مِّنْ قَابِ مَعَكَ اَمْرٌ بِه استقامت استقبال منافی  
 استقامت حال نیست از کوتاہ اندیشی بہ ظن فاسد خود رسوخ و محبت واسطه را برتن  
 از دیگران فہیدہ اند بلکه این تبری از ولایت واسطه می دانند کبروت کلمۃ تخرج  
 مِّنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ یَقُولُوْنَ اِلَّا کَذِبًا۔ اجتناب از صحبت این قسم جماعتہ از  
 ضرورت بہت قایاک و صحبتہم و ایالک و محالستہم و ایالک و درویتہم  
 صحبت درشتن بہ این جماعتہ مفاسد بسیار دلدادہ ہر گاہ بہ ادنی مسلمانے سوزن  
 مجوز نیست تکلیف کہ عاید بہ اہل حقوق گردد۔ اسے عزیز این فقیر از ایام متغیر من آرزو  
 آن بودم کہ خصائص و مزایای طریق احمدی بر منصفہ تلو را آیند حضرت سبحانہ از کمال  
 فضل خویش متمناے این عہی عطا نمود بعضے امور کہ سربستہ بودند از راہ قیظا ہر  
 شدند۔ ازین سبب امیدوارم کہ در محبت و معیت حضرت الشیخان ممتاز با شتم  
 و چون راہ معیت خاصہ حضرت الشیخان بغایت مشکل بودہ جماعتہ کہ در محبت آن

حضرت بہ فقیر شرکت بہم رسانیدند در معیت خاصہ جایافتند و ہر چند لوازم این معیت را کمائی بنی بجا آوردند در ان معیت قدم راسخ پیدا کردند چنانچہ شاہد عدل بہت بران مدعی معاملہ شما کہ در معیت و بشارت پیش قدمی نموده اید رعایت آداب و خدمت میان محمد باقر کی از اسباب قویہ این ہر دو معیت بہت ہر چند در خدمات ایشان باشند و در معیت ممتاز باشند حدیث فمن احبہم فنجبہ فنجبہ من البغض فنجبہ من البغض ہم یؤید این معنی است۔ آری از شخصے کہ بے استقامتی در شریعت و طریقت ہستند ہجرت نمودن بہ او محض براسے ندامت او مستحسن است بعضی روایات فقہیہ آمدہ است کہ لا باس بان یمہجر اخلا فوق ثلاثہ ایام لذنوب او قلب حتی یتوب۔ اگر محبت ذاتی است بے اختیار لے این حالت پیدا می گردد۔ اما این محبت بہر بے سراجائے نمی دہند۔ بہ زور ہر کسے را بہ این محبت نمی توان آورد و محبت ذاتی را بہ حضرت درست نموده محبت ذاتی واسطہ را مفرانکاشتند و گروہے این محبت را مقدمہ آن محبت دانستہ و راہ اقرب و صول محبت آن حضرت فہیدہ لوازم ہر دو محبت را بجا آوردند۔ لاجرم از ان معیت کہ اختلاف ذاتی بعالم دارد خطا برداشتند طالبہ ادلی از راہ غیر غیظہ این جماعت را بلکہ ملاذ این جماعت را بہ امور ناشائستہ دادند و حکم نمودند کہ بشارت شان از قبیل استدراج بہت ضلوا فاصلوا صاعوا فاصنعوا۔ و از کمال نادانی می گویند کہ محبت متفرد کجھرت ایشان معنی است و ما طالب بشارت نیستیم و حال آنکہ ہلاک بشارت آن دارے بے شک محبت حضرت ایشان معنی بہت امارا و وصول بہ این محبت نادر بہت مگر از راہ جزئی کہ یکے از جزئیات آن کلی بہت فاذا الحق حقیقۃ احد بذالك الجزئی الی ذلک الکلی

اگر این فائدہ در اتحاد و واسطہ نمی بود لفتین کہ داخل مضامین بود و لیس فلیس  
 سین واسطہ بہت کہ اسرار بے چونی را بہ چون می رساند چہ ذات حضرت الیشان  
 نصیب از بے چونی دارد کرایا را سے آن کہ از محبت آن حضرت دم تواند زد و چون  
 این دور از کار خود را در محبت مکان آن در گاہ را رخ دید بہ نیت رواج مضامین  
 طریقہ علیہ راہ نشست و خواست بیاران اعدا نمود۔ اگر این مذموم می بود دیگران  
 بر سے چہ اختیار آن می کردند۔ و حضرت الیشان ہرگز تحسین احوال جلسہ را این حقیر نمی  
 فرمودند بلکہ زجر می نمودند و یار سنے کہ از اتحاد واسطہ بے نصیب اند سالماست کہ  
 در خالقہ افتادہ اند نہ از محبت و محبت خبر سے دارند نہ از احوال و مقامات اثر  
 اتحاد واسطہ کمال مرضی آن حضرت نسبت در آنچه مرضی آن حضرت نباشد بہ طریق ادب  
 مرضی این عالمی نہ خواہد بود زیادہ تا کجا اطناب نماید س

اندکے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم کہ دل آزرده شوی ورنہ سخن بسیار است  
 بر سے دفع سو رطن بعضے یاران این ہمہ تطول نمود۔ والسلام  
 مکتوب صد و پنجاہ و ہشتتم۔ یہ خان سعادت نشان ہشتم خان در تحریر  
 بر طلب دنیا و آخرت و بیان عدم جواز اقتصاد بر طلب آخرت و ذکر اختلاف دران  
 و بیان آنکہ طلب آخرت را مذموم شمر دن نشان مقام ولایت بہت و رجوع و  
 مہبوط بدنیہ و اہل آن ملائم مقام تکمیل و ارشاد۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ  
 قال الامام محمد بن الرازي في تفسير هذه الاية قرآن الذين يدعون  
 الله فریقان احدهما ان يكون دعائهم مقصوداً علی طلب الدنيا والثانی

الذين يجمعون في الدعاين طلب الدنيا وطلب الآخرة وقد كان في التقسيم قسم ثالث وهو من يكون دعائه مقصودا على طلب الآخرة واختلفوا في ان هذا القسم مثلا هو مشروع ام لا فالأكثر على انه غير مشروع وذلك لان الانسان خلق محتاجا ضعيفا لا طاقة له بالام الدنيا ولا بمشاق الآخرة فالاولى له ان يستعذب به من كل شئ ودنيا والآخرة روى الاتصال في تفسيره عن النبي صلى الله عليه وسلم دخل على رجل يعودده وقد انهكه المرض فقال ما كنت تدعو الله قال كنت اقول اللهم ما كنت تعافيني في الآخرة فمجلتي في الدنيا فقال النبي صلى الله عليه وسلم سبحان الله انك لا تطيق ذلك الا قلت ربنا ابتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقناعه اب النار قال فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم له فشفى واعلم انه سبحانه لو سلط الالم على عرق واحد على البدن ادر على منبت شعر واحد ليشوش الانسان فصار محروما بسببه عن طاعة الله وعن الاشتغال بذكر الله فمن الذي يستغنى عن امداد رحمة الله في دنياه فثبت ان الاعتقاد في الدعاء على طلب الآخرة غير جائز ثم كلامه وما جاء في الحديث الصحيح لاحد الاعلى اثنين رجل اتاه الله المكاتب وقام به اثناء الليل والنهار ورجل اعطاه الله المال فهو متصدق به اثناء الليل والنهار مؤيد كلام الرازي - اين تحقيق موافق كمال انبياء است عليهم الصلوة والتسليمات بعد از قرن صحابه حضرت محمد دالت ثانی از را

در امت و تعبت باین کمال مہمہ شدند کما لا یخفی علی المتبع فی کلامہ رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ اولیا کہ بہ قرب ولایت مشرف شدند طلب آخرۃ را مذموم دانستند  
 بطلب دنیا خود چہ رسد۔ دست از دنیا و آخرت شستن نشان حال مقام ولایت  
 است در جوع و ہیوط نمودن بدنی و اہل آن ملائم مقام تکمیل و ارشاد است <sup>بہشتیان</sup> دنیا  
 در دل ما غم دنیا غم معشوق شود بادہ گر خام بود چختہ کند شیشہ ما  
 نمہ ہر کس بہ این مذاق نہ رسد و نزد اکثرے حال اولی تشریف و عزیز بہت و نزد  
 اقل قلیل حال ثانیہ محبوب مرغوب ع۔ گر بگویم شرح این بحد شود۔

این کمال علی وجہ الاتم در حضرت مہدی موعود و ظهور خواهد نمود و نسبت  
 حضرت ما کما حقہ در آخرت بمشیت سبحانہ جلوہ خواهد کرد اللہم ثبتنا علی محبتہم  
 و حبینا عن مخالفتہم بد لہ ظاہر و باطن متنا و مقصد خیر و اہان و ہوا خواہا  
 آن است کہ پرتوے از مقام دران خان عالیشان ظهور نماید و ظاہر و باطن ایشان  
 فرو گیرد۔ ع۔ با کریمان کار ہا دشوار نیست۔

خلعت حقیقت شریعت با زیب و زینت بآن عالیجناب عطا شود و در دنیا  
 و آخرۃ مقبول خواہد و عوام گردند آمین آمین آمین

یار باین آرزوے من چہ خوش بہت تو برین آرزو مرا برسان!  
 خیریت دارین آن مشفق چون بد نظر است و اختصار بریکے از قصور بنا بران سخن  
 طولانی می گردد معذوری داشتہ باشند امید چنان بہت کہ ہر کسے کہ در بشر  
 ممکن الحصول و الوقوع باشد بالیشان موفیق گردد۔ درین آرزو ہا و دعا ہا اختیار از  
 دست رفته بہت دے خواست از ہمیم القلب سر برمی زند قابلیت و استعداد

آن جناب کہ در حضور حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشغول شدہ۔ علاوہ ازیں  
آرزو ہوا امید ہاست بالجملہ

خط خبر و لب لعل و رخ زیاداری آنچه خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری  
زیادہ ازین اطالت موجب ملال خاطر عاطری گردد۔ و اسلام علیکم و علی من ذلکم  
در بارہ حقایق آگاہ ملا ابوالقاسم چہ ناسید کہ مشمول عنایات و انطاف است  
فقر زاد ہا خورد و کلان با جمعہم سلام می رسانند۔ انوی میان عبد اللطیف نیز برادر  
دینی حافظ مقصود علی کہ حلقہ بگوش قدیمی است بعرض سلام جرات می نماید

مکتوب صد و پنجاہ و نہم بہ ملا ابوالقاسم کابلی در دید قصور اعمال و بیان آنکہ  
در حقوق الہی جل شانہ گذشت نمودن جائز نیست و منہ از ظلم و تعدی و عدم تحمل  
ایذا و خلق و بیان آنکہ عتاب اعتراض شیخ را ہیچ بود و داند و از اغماض و گذشت  
اوہر اسان بود و ما یناسب

حامداً و مصلیاً۔ اے عزیز آنچه نوشتہ بودید موافق حال این عاصی بودہ فی الحقیقت  
باین عیوب این دُور از کار مقصود بہت غایۃ عافی الباب چون جمع می نمایند کہ  
باللہ فی اللہ بر صحبت می داریم بتایران گاہ کلمات غضب امیر بزبان آوردہ می  
شود اگر چنین نکنند مبادا داخل زمرہ مہانتان گردد و شیخ کہ موافق مرئی مرید از زندگی  
نماید فردا از عہدہ جواب چگونہ خواهد برآمد۔ اے حق تعالی کہ عاید باین جانب است  
بہ مقتضای مخلوق باخلاق اللہ عفو و صغیر می شاید۔ اما در حقوق الہی عرشا  
و اوامر و منای شرعیہ گذشت نمودن و سکوت و زیدن جائز نیست۔ عزیزے فرمود  
آن روز کہ در میان صوفیان بقارنہ گذرد آن را خیر نہ دانند۔ و بقار صوفیہ عبارت



از کن مکن است علی الخصوص ظلم و تعدی و امضای غصب و عدم تحمل ایذا و خلق از  
 عظم صفات ذمیه است۔ در ویشان را اجتناب ازین قسم امور از اہم مہام است  
 اصل مخاطب جماعہ اند کہ یہ این صفات موصوف اند کہ کسی کہ ازین صفات محفوظ  
 است از بحث خارج است الاعلیٰ مبیل الاحتیاط والمبالغہ چنانچہ گفته اند  
 ہر چیز کہ مطمئنہ گردد ہرگز صفات خود نہ گردد

از شما خود تا حال ازین قسم امور کم ظاہر شدہ و بیشتر ہم امید است کہ جمعیت خاطر  
 مہر گرام کار باشند و بہ استقامت زندگانی نمایند فانہما فوق الکرامۃ طالب  
 صادق را باید کہ در وقت عتاب اعتراض خوش وقت شود و آن را عین بہبود  
 و تربیت داند و از اغماض نمودن و در گذشت کردن ہر اسان باشد و بر تعافل  
 بے پروائی شیخ حمل نماید بالجملہ جلال و جمال را مسادہی انکار و بیلکہ از جلال حظ  
 گیرد و نہ آن کہ فرار نماید و ہذا حال المحب الصادق و لولہا ہوسان از حیطہ اعتبار  
 خارج اند عدم مہم ادنیٰ من وجود ہم۔

مکتوب بعد و ششم۔ نیز بہ مشارالہیہ در ذکر اجر تقریت و تحریر بر تقلید  
 حضرت مجدد الف ثانی در جمیع امور۔

باسمہ سبحانہ۔ ہوالحی الذی لا یموت۔ وما اصابکم من مصیبة

فہما کسبت ایدیکم۔

من از تو بوی نہ بچم گرم بیازاری کہ خوش بود ز غریبان تحمل و خواری  
 مکتوب مرغوب رسید غرار این مصیبت عظیم نمودہ بود ند جزاکم اللہ سبحانہ  
 خیرا۔ فی الحدیث من عزا مصابا فله مثل اجرہ۔ رسیدن شفقت نامہ

خان عالی شان درین طور وقت موجب تسکین خاطر با سے پریشان گشت دیگر خاطر  
برائے این همه کہ پیش آمدہ بغایت نگران می باشد و توجه خاص درین باب معروف  
امید که مقهوری اعدائے وقت لقیب باد بزدی خیر فتح و نصرت بر نگارند۔ دیگر  
در کلی و جزئی و حقیر و فقیر راہ تقلید حضرت مجدد الف ثانی را رضی اللہ تعالیٰ عنہ از  
دست نباید داد۔ و کلیہ کہ الشیطان قرار داده اند بجان و دل قبول باید نمود و بخاطر القاد  
مکتوب صدر و مکتوب و حکیم۔ بہ سلطان وقت در بیان آنچه فتنائے لطیفہ  
از لطائف خمسہ بدان مربوط است و تفصیل مراقبہ و سکوت بر عبادت نافذ و  
ذکر خصائص طریق اجمال و ترجیح ارباب عشرہ بر ارباب غزلہ و بیان آنکہ  
استیلائے حضور در اماکن غفلت مشعر از قوت نسبت است و بیان آنکہ مقصود از سیر  
و سلوک امرے جز شریعت نیست۔ و آنچه از بعض اولیا امورے کہ بظاہر شریعت  
مخالفت اند صادر شدہ محمول بر ابتدا و وسط است و ما یناسب ذلک

نحمدہ و نصلی و نسلم۔ اِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ۔ احقر  
خیر خواہان بعد از تبلیغ سلام و تحیہ معروض می دارد کہ چون سالک بر قدم اول راہ  
کہ عبارت از فتنائے قلب است مشرف می شود اشوع از الوار قدم پیوستہ بر قلب و  
متجلی می باشد۔ اگر آن سالک علم بہ تفصیل احوال دارد کمابہی آن تجلی را کہ کنایہ  
از تجلی فعل اوست سبحانہ درک خواهد نمود۔ و اگر علم اجمالی لقیب وقت اوست  
بہ حضور و التذاذ کہ اثر آن تجلی است مخطوط خواهد بود بعد از ان بہ محض فضل درین  
ہنگام بہ تجلی صفات استسعاد خواهد یافت۔ و سیرۃ او بہ الوار قدس منشرح خواهد  
گردید بعد ازین امر او اندو حال خالی نیست۔ اما بہ عروج و الغرۃ عن الخلق

لأجل الاعراض عن الاغيار أو الهبوط والرجوع إلى الخلق لأجل التكميل  
والارشاد فالاول من اهل الغزلة والخلة والثاني من اصحاب العشرة  
والجلوة. عدم اختلاط وفرار خلق مناسب حال طائفة اولی است وآنمیته بودن  
لأنكم حال طائفة ثانی. حالت طائفة اولی ضعیف است وحالت طائفة ثانی قوی  
لعدم حجابهم عن شهود الحق سبحانه ليشهدوا العالم والاختلاط بهم فلا يقاس  
لحال احدهما على الآخر در آیه کریمه اَوْ مَنْ كَانَ هَيِّئًا فَأَخْبَيْنَهُ وَجَعَلْنَاهُ نُورًا  
يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كُنُيَا اشاره بهر دو فریق است. واین هر دو تجلی که مذکور شدند  
به لطیفه قلب و روح تعلق دارند و معامله لطیفه اخفی مربوط به تجلی ذات است و لطیفه سر  
شئون و اعتبارات مناسب است دارد و لطیفه اخفی به صفات سلبيه تنزیهیه. و اعلا  
لطائف لطیفه اخفی است لكونه تحت قدم بنينا عليه وعلى جميع اخوانه من  
الصلوة افضلها ومن التسليمات اتملها كما ان القلب تحت قدم سيدنا آدم  
عليه الصلوة والسلام والروح تحت قدم سيدنا ابراهيم خليل وسيدنا نوح  
عليهما الصلوة والتسليمات والسر تحت قدم سيدنا موسى عليه الصلوة و  
السلام والحنفي تحت قدم سيدنا عيسى عليه الصلوة والسلام. لبت سبحانه الحمد  
آنحضرت ثلثی قدر استعداد و لو على اسبيل الاجمال والانعكاس حظ فرا گرفته اند چنانچه  
بشارت قلب و لوق صفات به اصل و مناسب است به لطیفه اخفی و قدم محترم حضرت  
الیشان علیه الرحمة والرضوان در آمده و از محسوس شدن قدم آنحضرت علیه الصلوة و  
السلام پیش این احقر اظهار نموده بودند. والینا درین دویمی استیلا حضور در اماکن  
غفلت که از قوت نسبت مشعر است بارهای فرمودند. بالجله این احقر در آنچه لازم تر خوا

است خود را مقصر نہ و التمتہ و خواہان بیش از پیش است بر اسے دو مطلب یکے آن کہ  
حق سبحانہ شمار داخل مقربان خود کرده است۔ و دوم آنکہ در حقوق عباد بعد از وصول  
بدرجہ ولایت انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقی امید نجات می شود کما تبینہ سیدنا  
و مولانا المجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و هذا من اعظم عنایاتہ تعالیٰ  
اگر نظر بہ این مطلب دویمی انداختہ بعد از فراغ از امور مملکت بمراقبہ و سکوت می پرداختہ  
باشند مستحسن بلکہ ضرور است و گنجایشی دارد کہ از عبادات نافلہ آن را تقدیم دہند۔  
و طالب ترقیات باشند و لمحہ بے این فکر سیر نہ برند و ہمت را بران گمارند کہ از صورت  
شرعیہ گذشتہ بہ حقیقت آن برسند و از ولایت ادلیا گذشتہ بہ ولایت انبیا علیہم  
الصلوٰۃ والسلام مستند گردند و فوق این ولایت ولایت ملا را علی است علی نبینا و  
علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات و از گذشتہ آن درجات عروج کمالات نبوت در پیش است  
بعد از ان حقایق ثلاثہ کہ عبارت از حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن مجید و حقیقت صلوٰۃ  
باشد منکشف می گردند و فوق آنها معاملہ غلت و اسرار محبوبیت جلوه می فرمایند و بعضی  
از محبوبان اسرار لازم الاستتار کہ تعلق بہ حروف مقطعات دارند در میان می آرند و صورت  
شرعیہ و حقیقت آن ہم مختلط می شوند و استدلالی کشفی می گردد و اجمالی تفصیلی می شود  
حضرت خواجہ بزرگ می فرمایند کہ مقصود از سیر و سلوک آن است کہ معرفت اجمالی تفصیلی  
گردد و استدلالی کشفی۔ امر دیگر سوائے شریعت نیست و زاید بران نہ فرمودہ اند۔ و آنچه  
از بعضی اولیاء اللہ بعضی امور کہ بظاہر شریعت در جنگ اند صادر شدہ اند کہ مسئلہ  
التوحید الوجودی و غیرہا بر ابتدا و وسط حال فرود باید آرد۔ چہ بعد از وصول بہ حقیقت  
شرعیہ اصلاً مخالفت نیست و ہذا مواہب اللہی ذکر ہا قد اختصہا اللہ

سبحانه بالامام الربانی المجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الحال بیا نم بر  
 عرض حال خود معلوم فرمایند کہ مطلب ہم ما ازین آشنائی کہ بخدمت شماست و دین  
 است یکے خود روا گردانیدن حاجت حاجتمندی کما ورد فضلہ فی الحدیث  
 النبوی علیہ من الصلوٰۃ افضلہا ومن التسلیمات اکملہا و دویم ترویج کتب  
 و تہن اہل بدعت کہ درین آخر الزمان بے معاونت و فی الطت سلاطین محال است حمد اللہ  
 سبحانہ کہ گفتہ ما نامرادان بہ سمع قبول می افتد در حدیث آمدہ من احیا سنتی بعد  
 ما اہیتت فلہ اجر مائۃ شہید اہل غلت اگر تیرہ سال ریاضت و مجاہدہ پیش کشند  
 بہ عشر عشر آن امر بلیل القدر یعنی رسند کمالات دستگاہی برادر طریق ملا محمد جان کہ از  
 نفوس متبرکہ است و سالہا در صحبت گذرانیدہ و مراتب خصائصی کہ حضرت مجدد الف  
 ثانی بہ آن ممتازند از اکثر خطے وافر گرفتہ و مصداق ابن معنی آنکہ ہر گاہ مشارانیہ بہ مقام  
 ازین مقامات می رسید این حقیر چون بر دید و دانتن خود اعتماد نہ داشتہ موی الیہ  
 بہ خدمت حضرت ایشان ہمراہ گرفتہ می برد تا زمانے کہ متوجہ شدہ بشارت حصول  
 مقامے کہ در تحیل فقیر آمدہ بود نمی فرمودند تسکین نمی شد تا آنکہ معاملہ ایشان بہ کمال و  
 تکمیل انجامیدہ تا آنکہ روزے فرمودند کہ لفظ افا کہ خود را بہ آن تعبیری نہایم بر ملازند  
 می افتد و ہذا یدل علی کمال الاتحاد .

مکتوب صد و شصت و دویم . بہ اخوند شاہ مراد در بیان آنکہ ملاقات  
 سلاطین بہ نیت حسنہ محمود است .

حقائق آگاہ اخوی ملا شاہ محمد مراد سلام عافیت انجام در معرض قبول آرند  
 و از یاد خود غافل نہ دانند و بہ دعای طہر الغیب مدد و معاون باشند خصوصیتے کہ شماست

امید که دقیقه از دقائق را فرو نه گذارد و فطویٰ لکم و بشویٰ و جواب مفصل به مشیت سبحانہ  
 متعاقب خواهد نوشت. دیگر انوی میان عبد اللطیف بارہا نوشتند کہ ذکر خیر شما چند مرتبہ  
 پیش بادشاہ دین پناہ در میان آمد و شمارا ازین معنی آگاہ ساختند. عجب کہ شما با این  
 خواہش ملاقات نہ نمودید بہ نیت ارتقاء بدعت و ترویج سنت می توان سلطان دید  
 الحیو فیما صنع اللہ سبحانہ من بعد اگر ایما سے از طرف بادشاہ واقع شود و شوق  
 دیدن شما ظاہر نمایند بلاوقت امتثال نمایند والسلام علیکم وعلیٰ من لدیکم.  
 مکتوب صد و شصت و سو یکم. نیز بہ انوند مذکور در بیان استغناء از فقراء  
 زیباست۔

ارشاد مآبی کمالات دستگاہی انوند ملاشاہ محمد مراد سلام سلامت انجام  
 قبول فرمایند. صحیفہ تشریفہ رسید خوش وقت ساخت بہین منوال یاد و شادی فرمود  
 باشند کہ سبب توجہات غائبانہ است. فضائل پناہ بادشاہ اسلام بارہا شمارا یاد کردہ  
 اند عجب کہ شما اقدام این معنی نہ کردید الحیو فیما صنع اللہ سبحانہ خوب شد از فقراء استغناء  
 زیباست بہ مشیت سبحانہ زیادہ تر خلص شما خواهد شد. فقراء البظاہر و باطن متوجہ خود دانند  
 و مشتاق قلبی بہت اقرانے خویش تصور فرمایند و از احوال ظاہر و باطن خویش اطلاع  
 می دادہ باشند۔ محذوم بختاور خان بہا نوشتہ بود کہ بادشاہ نیاز بخدمت شما فرستادہ  
 مصحوب شیخ عبد الحمید ارسال داشتہ شدہ۔ شنیدہ شد کہ شما قبول آن نہ کردید الفتوح  
 لا یرد کلیہ مشکل عظام است۔ خوش ہرچہ بخاطر شمار سیدہ مبارک است۔ والسلام۔  
 مکتوب صد و شصت و چہارم۔ بہ سلطان وقت در ذکر جامعہ مبتدعہ و  
 تحریر بر تادیب و تنبیہ آنها و مایا سبب دلائل



التماس فقیر آن کہ امورے کہ فقیر ابلاغ آن می نماید حضرت یکسے اظہار  
 این معنی نمی کرده باشند۔ پس بہت کہ در علم ایشان باشد و الا بما فقرے بے بصاحت  
 بنو اہل عظیم مرتب خواہ شد۔ دیروز فقیر بہ نماز جمعہ رفتہ بود جماعت دہل نوازان ہجوم  
 نمودہ خیلے بے حیائی می نمودند و عاجز ساختند بہ ہزار حیل از ہر خود ساقط کردیم۔ نوع  
 علاج فرمایند کہ از شرارت آن جماعت مامون شویم۔ ہر وقت کہ بدون می برائیم انواع  
 ایذا ہا می رسانند۔ یا چندے را بجا ہمراہ نمایند یا بہ فیلا د خان فرمایند کہ چند کس را  
 از آہنہا مجبوس نمایند یا جلا وطن کنند۔ این کلیہ مرکوز خاطر یا شد بعد از برخاستن فقیر این  
 امر را بہر کہ دانند خواهند فرمود۔ اکثر اہل بدع در مقام عداوت شدہ اند و ہمراہ  
 با جمعی از فقر شکستہ می باشند۔ بر آمدن مشکل شد بہت اعانت از جناب ایشان  
 می خواہم۔ شیخ محمد باقر از دست بہین قسم جماعت و متصدیان آنجاے گریختہ از لاہور  
 برآمدہ بہت دبا ز روسے رفتن ندارد و قصد دارد کہ کج نور آمدہ بعضیے امور ابلاغ  
 نماید۔ ہر چہ حکم شود۔ والسلام۔

مکتوب صد و شصت و پنجم۔ ارسل الی سلطان فی ان الاشتغال  
 بامر الرعیۃ من اہم الامور۔

نحمدہ و نصلی المعروض بعد السلام انکم بفضل اللہ سبحانہ  
 فی ہذہ الايام مشغولون باہم الامور وھی امر الرعیۃ والعدالۃ فیہم  
 حمد اللہ ثم الحمد للہ و ہذا کان غایۃ مرادنا من العقاد مجلس السکوت  
 فحصل بکرمہ سبحانہ فالمرجو من مکارم اخلاقکم ان لا تنسوننا من خاطرکم  
 و تخلصونا بمزید فضلکم و عنایتکم فانکم لہا اہل و انک لعلی خلق عظیم  
 و السلام علیکم ورحمۃ اللہ و بركاتہ۔

مکتوب حمد و شصت و ششم به حقایق آگاہ مخدوم آدم تہوی در ذکر اد  
و ذکر یاران اد۔

باسمہ سبحانہ۔ اما بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مخدوم استماع اخبار  
استقامت شمارین طریقہ علیہ و سرگرمی ہنگام طلبہ سبب لذت معنویہ می گردد و از کم  
اللہ سبحانہ ترقی و استقامت۔ بعضی یاران رشید شما کہ ملاقات کردند از مطالعات  
الفلسفہ مخطوط شدیم۔ علی الخصوص شیخ انس و سید فتح محمد و ابوالحسن و تازکی توفیق است  
شیخ عنایت اللہ ملاقات نمود از احوال پسندیدہ او نیز مخطوط شدیم بعین کہ  
بیش از پیش بحال موی الیہ متوجہ خواہند بود۔ دیگر مشوق آمدن بہ این دیار اکثری  
نولیند و ما ہم مشتاق دیدار شما ایم۔ لیکن گذشتن آن مقام و بر ہم زدن معاملہ طلبہ  
مناسب نمی نماید بہ اعتقاد فقیر ما بر آن بقعہ گویا وابستہ بہ وجود شریف است بہر حال  
ہر گاہ ملاقات صوری مقدور است میسر خواہد شد بمشیئت سبحانہ عمدہ کار ارتباط معنوی  
ساست و آن درازی یاد است۔ والسلام۔

مکتوب حمد و شصت و ہفتم۔ بہ خان سعادت نشان محترم خان در ذکر واقعہ  
کہ در باب فتح و نصرت خان مشار الیہ دیدہ اند۔

بعد از تحریر کتابتہا در حلقہ روضہ مجد والفت ثانی رهنی اللہ تعالیٰ عنہ صدقہ  
سرمہر چنانچہ معاجین عمدہ می کنند پیش از انہا بے فقیر حمیدہ اند۔ در آن وقت معلوم  
شد کہ برائے آن مشفق مہیا شدہ۔ از دیدن این واقعہ تمام امید واری در حق ایشان  
پیدا گشتہ خاطر بغایت برائے فتح و نصرت شما متوجہ و نگران است دہان روز باز  
در دین خانہ بنظر در آمد کہ شخص بر سر شما ایستادہ بہ مورجل گس رانی می کند۔ راندن گس  
بہ مورجل

گوئی اشارہ یہ مقوری اعدائے کفرہ فخرہ است فرحت بر فرحت از شاہدہ این دو واقعہ رُودادہ۔ والسلام

مکتوب صد شخصیت و ششم۔ بہ خواجہ محمد شریف بخاری در بیان آنکہ حقیقت فنا و نجات کلی از شرک خفی مربوط بہ ولایت کبریٰ است۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفوا۔ اللہ تعالیٰ از نفس حاضر نامے و نشانی نہ گذارد بنوعی کہ عین و اثر بالکل زائل گردد۔ این زمان فنا ہے اتم حاصل آمدہ و مطمئنہ بہ اسلام حقیقی مشرف شود منتہائے مراتب فنا این مقام عالی است کہ بہ ولایت کبریٰ مربوط است۔ ہر چند در ولایت صغریٰ تجھے از فنا کائن است اما حقیقت آن در بنی صورت می بندد و نجات کلی از شرک خفی درین حال میسر است حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ ازین کمالات شربے ارزانی فرماید اِنَّهُ قَرِيبٌ مُّجِيبٌ۔ محذوم اقبل ازین کتابت بدست سید نور محمد کہ یکے از صوفیان است فرستادہ شدہ است و حضرت ایشان ہم در جواب کتابت شما مکتوبے نگارش فرمود اند پیش مشار الیہ است انشاء اللہ تعالیٰ رسیدہ باشد لعلیک کتابت از شمار رسیدہ بود۔ و شانہا کہ ارسال داشتہ بودند نیز رسیدند۔ والسلام۔

مکتوب صد شخصیت و ہفتم۔ در بیان عنایت الطاف کہ از حضرت ایشان رضی اللہ تعالیٰ عنہ در حق آنحضرت و یاران دیگر بہ وقیع آمدہ و ذکر بعضی تصرفات کہ از ان قبلہ بہ ظہور پیوستہ و بمقدیق حضرت ایشان مقرون گشتہ۔

لہ الحمد اولاً و آخراً۔ چون اظہار نعم منعم حقیقی غرضانہ موجب از یاد است لہذا کمینہ درویشان احمدی اظہاری نماید و تجدید ثنات منتہائے کہ از حضرت شیخ خود بآ

و بیارن دیگر به وقوع آمده بیان می کند مقدمه باید دانست که احوال یاران را بر احوال پُر اختلال خود تقدیم نموده شروع از احوال آنها کرده اند و جماعه که از احوال آنها دریغاند کور خواهد شد سه گرده اند طائفه اند که هم این ضعیف به امر پیر و تنگبر خود به آنها صحبت سکوت داشته و هم به آنحضرت سفارشها نموده بشارت عالی گرفته و گروهی اند از خواص اصحاب حضرت ایشان که در خلوات به احتیاط تمام از احوال آنها این فقر را مستغیا نموده است و بآن حضرت باختیار خود در خوش وقتی آنچه مهربانها فرموده اند یا این کمینه در میان آورده اند و جماعه دیگر اند که بعضی ازان از اهل سپاه اند و بعضی بوضع فقر و نامرادی و بیاجازتها مقید گردیده اند اما آن جماعه که به این مسکین ششست فاسست دارند از انجمن حقایق آگاه مبنی پائیده که دایره ولایت ثلاثه را قطع نموده و باصول بکمال نبوت استعدا یافته و از انجا ترقی نموده به حقیقت کتب ربانی حقایق خاص بهم رسانده بآن مقام عالی فرین گشته متوجه فوق است و ازان جمله سیادت مآب میر شرف الدین حسین که به امر آن حضرت به این ماضی صحبت داشته و تا چند سال با فقر لازم بوده و تمامیت خاص به فقر بهم رسانیده محلاً از احوال ایشان مشار الیه پیش ازین مکرر نوشته شده اما اینجا شرح کرده می نویسند چون میر مشار الیه را شوق شده که به این فقر صحبت دارد و استیذان از جناب آنحضرت نموده لازم این مسکین گردید و پا وجود که موی الیه علم به احوال خود کمتر داشت اما از کثرت شستن علم اجمالی بهم رسانیده تا چند گاه رفیق این ضعیف گشت تا آنکه بشر به ولایت گیری شد و تقید تام به صحبت فقیر نمود و فقیر آنچه مقدور بود تقصیر نه نمود چنانچه در شب و روز مکرر متوجه حالش می شستم تا بجای رسید که دایره اصول و اصول اصول مرتفع نموده بذات بخت واصل گشت و به اصول بر تبه بکمال نبوت مباحی گردید بعد از ان

باز قمریہ عظیم نسبت بہ موی الیہ بہ وقوع آمد تا آنکہ پر توے از ازا حقیقت قرآنی برپاش  
تافت در فتنہ رفته فتنای و بقایے بہ آن مرتبہ حاصل نمود بعد از ان بحقیقت کعبہ ربانی  
تحقق و تزیین پیدا کرد باز حضرت ایشان مہربانیا نمودہ متوجہ حالش گشتند تا آنکہ معاملہ  
میر و نہایت علو رسید بمقام عظیم کہ کنایت از تفصیل باشد مناسبیے پیدا شد و فقیر  
چند بار درین میان صحبت داشت چنانکہ روزی متخیل این محبت گشت کہ افاضہ  
کمالات مشاؤون الیہ بحسن تفصیل است و مشاؤون الیہ نیز ادراک این معنی نمود چون بعرض  
حضرت ایشان رسانیدہ شد از عنایت تفصیل تصدیق این معنی نمودند و بہ وصول بہ آن  
مقام اشارت فرمودند بعد از ان از دقائق و تازکیہاے فتاکہ بحقیقت لایذکر اللہ  
الا اللہ منوط است بہرہ در شد۔ و حضرت ایشان فرمودند کہ خلعتی درین مقام عنایت  
شد۔ بعد از ان در توجہات دیگر عنایات دیگر بسیار نمودند۔ روزی فرمودند کہ بسیار  
ترین ظاہری شود این است احوال میر کہ بہ طریق اجمال نوشتہ۔ و از ان جماعہ است صلاح  
آثار حافظ محسن دہلوی کہ در مدت قلیلہ بہ اکثر خصائص کہ تا حال بہ کمتر کسی فرمودہ باشد  
بدست آورد۔ سابقاً در جائے از اعلاش نوشتہ شدہ است۔ اما چیز ہاے کہ بعد از ان  
محصل آن مباہی گشتہ نوشتہ می شود بعد از حصول فنا و بقا در اندک مدت بولایت  
کبریٰ مبشر شد از انجا بولایت علیا رسید و چون اکثر با فقیر ہمراہ بود توجہات کثیرہ  
کہ متضمن قمریہ عالیہ بودہ نسبت بمشار الیہ بہ وقوع آمد و حضرت ایشان نیز  
مہربانیا تھا نمودند تا آنکہ تصفیہ جزاے ارضی بدر کش گشت و معاملہ کمالات نبوت  
کشفید و درین میان نشست و تہاست بسیار واقع شد۔ چون لسمع عالی حضرت  
ایشان رسید توجہ نمودہ بحصول کمالات نبوت بشارت دادند بعد از ان کارش

بمعراج فوقانی افتاد تا آنکہ بہ وصول حقیقت کعبہ ربانی با خلعت عالی دوران مستعد  
 گردید باز سرش بہ فوق افتاد و کششہای عظیم نموده شد تا بعد از چند گاہ بحقیقت  
 قرآنی ملحق گشت تا اینجا بعضی یاران خاص بادے مشارکت داشتند۔ اما در مادرار  
 این امتیاز تمام پیدا کرد و از مشارکت ماند بالجملہ بعد اللہ واللتی از مقام عظیم  
 ایشان کہ پیشتر کسی بہ آن مبشر نہ گشتہ بود مستعد گردید و آن مقام عبارت از مقام  
 تفصیل بہت و علو ہے این مقام از مکتوبات قدسی آیات معلوم می گردد و این مقام  
 اختصاص بہ انبیاء و اولوالعزم علیہم الصلوٰۃ والسلام دارد و فوق او مقام محبت بہت  
 ترقی در آن مقام بہ علم و عمل نیست افاضہ کمالات بہ تفصیل صرف و البستہ بہت مشار  
 الیہ ازین مقام حظ وافر گرفتہ متوجہ فوق گشت و این عاصی بموجب توجہ و تلمذ حضرت  
 پیر و متکبر خود اکثر بموی انبیہ می نشست تا آنکہ یکمال عنایت خویش بہرہ از مقام محبت  
 در حق شے نشان دادند۔ بعد از دسے از کمالات خاصہ ولایت محمدی علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام مفتخر گشت باز از حقیقت مقام لا بذر الا اللہ و از دقایق فنا کہ بدان  
 مقام مربوط بہت بہرہ وافر گرفت۔ بعد از آن بھن عنایت الہی غر شانہ از حقیقت  
 صلوٰۃ کہ پیش ازین کسی از یاران بہ آن مبشر نہ گشتہ بود مبشر گشت این بہت نسخہ  
 احوالش کہ بہ طریق اجمال نوشتہ آمد۔ والسلام  
 مکتوب صد و ہفتادم۔ در ذکر احوال آگاہ حافظ محمد حسن دہلوی  
 دبیان تہرات کہ از آن حضرت در حق حافظ بہ وقت آمدہ و ذکر مرغت میر مشائریہ  
 و مایاسب ذلک۔

پارہ از احوال حافظ حسن سابق نوشتہ شدہ است آنچہ بعد از آن بہ وصول آن



مباہی گشتہ تفصل نوشتہ می آید چون مشار الیہ را مناسبے خاص بہ فقیر بود اکثر اوقات  
 باہم می نشستیم و حافظ آثار توجہات و تقرفات کہ نسبت بوسے وقوع می آمد اظہار می نمود  
 می گفت کہ در وقت توجہ مرا کشتان کشتان می برند با جملہ چیز ہاے بلند بعد از نشستن  
 ظاہر می گرد تا آنکہ در عشرہ رمضان المبارک چنان وانمود کہ الآن عروج عنہم درک  
 می نمایم چنانچہ سابقاً عروج لطائف خمسہ عالم امری نمودم و چون بہ عرض حضرت الشیخان  
 رسانیدہ شد مقتدی نمودند کہ عنہم در صدر عروج اند و بحصول ولایت علیا اشارہ  
 نمودند ہر چند کہ آداب آن حضرت نیست کہ بکسی تقریر این ولایت نمایند بعد از  
 چند گاہ بہ اولت شست و خامست واقع شد تا آنکہ بچہن فضل الہی جل شانہ معاملہ  
 حافظ بہ جزاے ارضی کشید و حافظ خود تزیید و تصفیہ این لطیفہ را احساس نمود و درین  
 ضمن قسراے عظیم نسبت بہ حافظ بہ وقوع آمد و ایام رخصت نزدیک رسید آنچہ  
 در تخمین و ظن این عالمی آمدہ نمود بحافظ ظاہر نمود چون این مقدمات بعرض عالی رسید  
 بہ وصول کمالات نبوت ہر از انش ساختند معلوم نیست کہ تا حال از یاران عقل و غیر  
 یہ این برعت صاحب این مقام گشتہ باشد اللهم ادرقہ الاستقاعۃ و السلام  
 مکتوب صد و ہفتاد و یکم در بیان آنکہ جماعۃ از اصحاب حضرت ایشان کہ  
 بکمالات ولایت متحقق اند و فریق اند و ذکر علیہ ارشاد و ہدایت آنحضرت  
 طالعہ از اصحاب حضرت قبلہ کوین کہ بکمالات وراثت متحقق اند و ہم  
 فریقین فریق منہم عربوا من مراتب الاصول و قطعوا دائرۃ الولایت  
 الثلاث حتی شرفوا بکمالات النبوة بطریق التبعية و انما من منہم وان  
 لہم مراتب الاصول ولم یختلفوا عنہا اساسا لکنہم بطریق المعیۃ

اللقی حصلت لهم بحضوره الشيخ قد فازوا بملك الكمالات العالمية و  
بعضه از آنها بلند تر از ان مقام رفته اند و یارانی که بمرتبه ولایت رسیده اند  
و به قدا و بقا مشرف اند اکثر من ان بعد و محیطی - و اسلام -  
مکتوب صد و هفتاد و دو و یکم - در ذکر بعضی احوال یاران که حضرت ایشان  
به آن حضرت در میان آورده اند -

در حق محافظت عنایات کثیره نمودند و فرمودند که هر چند بے مناسبی  
در باطنش سرایت کرده بود اما در اندک مدت مرفع گشت و خیلے مناسبی بهم رسانید  
و در ولایت کبری بسیار ترقی نموده - و ملا و سکی را فرمودند که در باطن او نسبت عالی  
مشهود گردید و از حصول قنای نفس بلکه وصول در ولایت کبری اشاره نمودند و تفریق  
غریب و نامرادی او بسیار کردند و سعی بلیغ در حق مشاور الیه به قوع آمد موافق آن سعی  
حضرت قبایله گماهی مهربانی نمودند و به وصول کمالات نبوت سرافرازش ساختند و توجیه  
ذوق هست - و حافظ محسن را بوصول قنای و بقا و دخول در ولایت کبری بستر ساختند  
و فرمودند که سگی یک سال شده که او در صحبت داخل شده است گویا اظهار تعجب  
کردند و از حقوق صفات به اصل در حق میر غریز عنایت نمودند و فرمودند که از حضرت  
محمد و اهل ثانی در اس مشاور الیه خلعت گرفتیم و در صحبت مقید به اعدا و مخصوصه تر  
کردند - در حق شرف الدین افاضه نمودند که راز و انمول به تمام قطع کرد و داخل کمالات  
نبوت گردید و سابق از راه محبت نیز بستر ساختند - و در باره خان بیگ نیز فرمودند  
که بودنش مثل قطعه برمی رود گویا اشاره به قنای نفس است و حصول قنای قلب  
و مقدمات قنای نفس سید محمد علی را نوازش فرمودند و چند بار در حق سید محمد ابراهیم

عنایت خاصہ نمودند۔ روزے فرمودند کہ تجلی خاص در باطن او مشاہد گردید۔ باز روزے از آثار بقا بہرہ در باب مشار الیہ نشان دادند۔ بعد از چند گاہ فرمودند کہ لزوم شدہ است رشتہ از کمالات ولایت کبریٰ تیر رسیدہ باشد تا آنکہ بعد از مدت قلیلہ تفریح بہ دخول ولایت کبریٰ نمودند۔ چون وقت رخصت بمواجہہ روزہ مقدمہ توجہ کردند افاضہ فرمودند کہ رشتہ متخلع بہ خلعت خاصہ دیدم۔ و حافظ محمد شریعت لاہوری را فرمودند کہ از راہ معیت در کم چیزے کوتاہی دارد و از ہمین راہ بہ کمالات نبوت واصل است۔ و در بارہ اخوند ملا حسن سیالکوٹی درین مدت کہ در ایام عرس آمدہ بود بوصول کمالات نبوت اشارہ نمودند۔ و خواجہ محمد صدیق پیشوری درین سفر کہ آمدہ بود شبہ رخصت او فرمودند کہ حضرت محمد دالت ثانی قدس سرہ عنایات عظیمہ نمودند و خلعت خاص مرحمت فرمودند و بوصول بہرہ از کمالات نبوت نیز درین نوبت ہر بلند گردید۔ و در بارہ ملا حامد فرمودند کہ مناسبست بحقیقت کعبہ پیدا کردہ است و بہ طریق الکام از ان حقیقت بہرہ در گشتہ است و بوصول حقیقت قرآن مجید در حق میر شرف الدین حسین نوازش فرمودند۔ چون ایام وداع نظام الدین نزدیک رسید بشارت فنا و رادادہ از حضرت محمد دالت ثانی قدس سرہ دستار بوسہ مرحمت شد و رخصت مقید نیز دادند۔ و تعریف بلندی استعداد حاجی حبیب چند بار نمودند۔ و نصیب از حقیقت کعبہ ربانی در حق و نشان دادند۔ و دعوی سعد اللہ بعد از آمدن جہان آباد نیلے ترقی نمود۔ بعد از اندک مدت بوصول ولایت علیا بشر گردانید۔ و بوصول کمالات نبوت و جامعیت تام در حق صوفی پایندہ عنایت نمودند چنگا چند صحبت با صوفی مذکور باز داشتہ شد تا آنکہ مناسبست بحقیقت کعبہ ربانی مفهوم گردید درین میان شبہ بعد از نماز عشا کہ بسط عظیم رددادہ بود و عنایت خاص جلوہ گر شدہ مجلس سکوت با صوفی مبشر شد و چنان

تخیل گشت که مناسبت مذکورہ دراز دیادست بلکه تحقیقی بہ الزار کعبہ نیز تمخیل شد و صوفی ہم معلوم این معنی کہ در مشاہد کہ بالور عظیم از انوارات کعبہ کہ حقیقت آن فوق حقائق باین زمین آسمانی را مملو ساخت خود را در آن مستغرق دید چون بہ سیمہ حقیر ایشان سانیدم تقدیر نمودند و السلام مکتوب صد و ہفتاد و سیوم۔ بہ مخدوم زادہ عالی قدر شیخ محمد حسین در جواب مکتوب ایشان کہ از مناسبت بہ ولایت محمدی نوشتہ بودند۔

حامداً و مصلیاً۔ فرزندی نور چشمی از مناسبت خود بولایت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام نوشتہ بود از مغالوہ آن خطایافت عبا کریمان کار ہا دشوار نیست بکار خود سرگرم باشند و مشتاق دانند۔ مکتوب صد و ہفتاد و چہارم۔ نیز مخدوم زادہ در تحریر بر تعلیم علوم ظاہری و صحت طالبان حق جان شہید بسم اللہ و السلام علی رسول اللہ اما بعد مکتوب مرغوب مرغوب فرزندی نور چشمی رسیدہ بہ مجلس بخش خاطر ایشان گردید الحمد للہ کہ اوقات بحسب استقامت می گذرد و ترتیبات باطنی نقد وقت است شکر آن بجا آرند و بر تعلیم علوم ظاہری تقید از دست نہ دہند نوشتہ بودند کہ بعضی مردم شوق صحبت سکوت می نمایند ازین چہ بہتر صحبت داشتن بہ طالبان حق سبحانہ از عظیم عبادات است۔ و السلام۔

مکتوب صد و ہفتاد و پنجم۔ نیز بہ مخدوم زادہ در نصیحت۔

باسمہ سبحانہ حامداً و مصلیاً۔ سلام عافیت انجام بدین نور چشم برسد۔ چہ نویسید کہ چہ قدر خاطر بجانب شما نگران می باشد و خواہان استقامت شما است بر خواندن سبق مفید باشند و اوقات را بگذرد فکر معذور دارند۔ کتابت شما کہ از تھا میر ترسیل بود رسید بعد از فراغ درس اوقات را بہ طالبان حق مشغول دارند۔ و السلام

مکتوب صد و ہفتاد و ششم۔ بہ فقیر محمد اعظم در جواب مکتوب این ضعیف

کہ از تعینات ثلثہ و تفرقہ در وصول قدمی و وصول نظری نوشتہ بود۔  
 باسمہ سبحانہ۔ نوحیہ شامیاتی اسکا ہا۔ مکتوب مرغوب کہ مشتمل بر احوال بلند و معارف  
 از جہند بودہ بمطالعہ درآمد و سبب لذات معنویہ گردید این قسم دید اصل و اعتبار تعینات  
 ثلثہ و تفرقہ در میان وصول قدمی و وصول نظری کہ تعلق بہما و را لغین حی دارد از لوازم  
 روزگار است خال خالی را این نوع حدت بصر مگر عطا فرماید با کریمان کار ہا دشوار نیست  
 شکر آن بجا آرند و طالب یادتی بوند این شکوہ تم لا ذینکم لغیر قاطع است و السلام۔  
 مکتوب صد و ہفتاد و ہفتم نیز باین فقیر در بیان آنکہ در غیبت احوال کہ قابل  
 اظہار باشند ظاہر باید نمود باقی را بکجور حوالہ باید کرد و در تحریر نصیحت طالع و مایا سبب الگ  
 باسمہ سبحانہ حامداً و مصلیاً۔ اما بعد سلام عافیت انجام بہ آن فرزند سعادت مند  
 برسد ہموارہ بطاہر و باطن متوجہ احوال شما است حق سبحانہ و تعالیٰ کسب رضیات خود  
 کرامت فرمودہ با خود دارد۔ درین مفارقت نسوری آنچہ از احوال و مقامات تازہ رود و  
 باشد آنچہ قابل اظہار باشند می نوشتہ باشند و باقی را بکجور حوالہ نمایند حق تعالیٰ آن  
 نوحیہ را علم صحیح و کشف صریح عطا فرمودہ است شکر آن بجا آرند و طالب فرید بوند و  
 طالع بیان حق را بتوجہات سرگرم دارند و ذکر قیامت را لصب علین سازند و ہمیشہ بکرن  
 دانند و متصف بوند۔ و السلام۔  
 مکتوب صد و ہفتاد و ہشتم۔ بہ حافظ عبدالرؤف تہوی در اجازت تعلیم طریقہ  
 و ذکر شریط آن۔

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد نمودہ می آید کہ چون فضائل و  
 کمالات دستگاہ جامع خادم ظاہری و باطنی شیخ عبدالرؤف مدارالارشاد حضرت ہر ہند

رسید بزیارت روضہ منورہ استعادیافت و بصیبت خادمین و مجاوران این بقعہ مبارکہ  
چنگاہے بسر بردہ اخذ فیوض و برکات نموده و از مزایا و خواص این طریقہ علیہ خط و افریافت  
و در مدت قلیلہ فوائد کثیرہ نصیب اگشت و محبت شیوخ و استقامت غرا از اطوار و اصناع  
اولاد و ہوید اگشت بنا بر این عاصی دور از کار با وجود عدم لیاقت محض برائے ترویج طریقہ  
احمد معصومیہ امانت بدعت نام غنیہ و احیاء سنت سنہ اجازت تعلیم این طریقہ و مبدیہ بشار الیہ  
داد و شرط الاجازت الاستقامت علی الشریعہ المصطفویہ علی سلام و التحیۃ الثبات علی محمد و آلہ  
و اسلام علی من اتبع الهدی و انا العبد المسکین الضعیف محمد سیف الدین العمری الحنفی الاحمدی  
المصطفیٰ فخر اللہ سبحانہ ذلّوبہ و ستر عیوبہ و العبد المذکور و ان لم یکن ابلا لہذا الامر الخطیر لکن  
قد ورد رب مبلغ ادعی من سامع لغو ذی اللہ من شرور النفسا و من سیئات اعمالنا و لا حول  
ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مکتوب محمد و ہشتاد و نہم بہ عارف اکابر حافظ محمد محسن دہلوی در دید قصور غمال۔  
باسمہ سبحانہ حامدا و معیلا لما بعد ازین عاصی مصر علی العصیان سلام و التحیۃ  
آن برادر عزیز برسد طرفہ چیزے بہت مردم از چنین کس توقعات کثیرہ دارند و بافتقاد خود  
اوراد و خل جو کہ اہل اللہ فی الکارند حال آنکہ زکر نیز بریش خود گرفتار نمی دانم کہ بدوستان  
دیاران چہ نویسیم۔ اگر از حقیقت کساد خود ظاہر سازد طالبان حل بر معنی نفس و دید قصور  
اعمال می نمایند۔ و اگر تسر و اخفا اختیار نموده آید تبلیس و نزدیک نقد وقت اوست  
خوش نصیبت تا بگویم راز ہمہ نصیبت تا بنا لم زار  
غزو ذی اللہ من شرور النفسا و من سیئات اعمالنا۔ و اسلام۔  
مکتوب محمد و ہشتاد و نہم نیز بہ حافظ در تحریریں بر مراعات حقوق خلق



حسب حالے نہ نوشتی و شد ایامے چند محرمے کو کہ فرستم بتو پیغامے چند  
اگرچہ انقطاع و غفلت بہ آن عزیز بیشتر مرغوب است لیکن مراعات حقوق خلق از جملہ ضروریات  
ہست خوش گفت۔

ہر کہ عاشق شد اگرچہ تازین عالم است ناز کی کے راست آید باری باید کشید  
ہر تقدیر با وجود کمال فراغت و آسودگی این گرفتار عالم ظلمانی را بد و کلمہ یادی فرمودہ باشند  
کہ دل نگرانی است خاص بجانب شہادرین آوان بندگان ظالم سبحانی فرمان بدستخط خاص و عطر از  
کمال شفقت مصحوب دیناہی ارسال استند طرفہ الفاظ واضح و شگستری در فرمان مندرج است والسلام  
مکتوب و ہشتاد و یکم بہ میر عبد اللہ در تحریر بر محبت اہل طریق و اجتناب از صحبت مخالف۔  
باسمہ سبحانہ۔ اما بعد برادر گرامی سیادت پناہی از دنیاے دنیہ معرعن بوند و گرفتار  
معاملہ عظیم کہ در پیش قطعای آمدہ باشند امر و زبرد است کہ چشم داری شود آن زمانے  
غیر از حسرت و مذمت چیزے بدست نخواہد آمد خبر شرط است چون نشاء از توفیق در آنچه  
از طلب صادق در ہمارا آن محب لقیتمی مشہود می گردد مجملے بہ طریق رمز و اشارہ نصیحے نمودہ آمد  
معذور خواهند داشت چند گاہ درین قرب جوار لبس بردند لشد کہ یکبار دیوانہ وار بہ  
حضرت دارالارشاد می رسیدند امید چنان بود کہ در اندک قامت خط و اقرارین طریق  
عالی نصیب وقت می شد الخیر فیما صنع اللہ سبحانہ بہر حال بہر جا باشند بہاران طریق و مجاہدان  
این سلسلہ علیہ مشور بوند و از صحبت مخالف طریق مجنب باشند۔ خوش گفت۔  
یا عاشقان لشتین و ہمہ عاشقان گزین دان ہر کہ نسبت عاشق با او مشور قرین  
مکتوب و ہشتاد و دویم۔ بہ فنائیل پناہ ملا نجم الدین سلطان پوری در بیان آن کہ  
حالتے کہ در نوم رد و بدلتایت اصل است و بیان آنکہ معاملہ خلت فوق معاملہ تفصیل است

و خلعت یکے از شعب حب بہت ۔

حامداً و معصیاً۔ اما بعد سلام و تحیہ بہ آن فضائل و کمالات دستگاہ بر سر مکتوب  
مغروب کہ محتوی بر اذواق باطنی بود سبب لذات معنوی گشت حالتی کہ در نوم رود ہد لغایت  
اصل بہت و برا کثر نسبتاً تفوق دارد و دانستہ کہ در بعض اوقات روحی و ہد امید بہت کہ از  
لازم برکات خلعت باشد و ما ذلک علی اللہ بحر فی معاملہ خلعت فوق تفصیل بہت ترقی در آن  
مقام و البستہ محبت بہت چہ خلعت یکے از شعب حب بہت فی الحب ثلث اعتبارات المحبة  
المختصة بالكلام علی بنیاد علیہ الصلوٰۃ والسلام والاعتبار الثانی الخلة المنسوبة الی  
الحلیس علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام والاعتبار الثالث المحبوبة الخاصة بالمحب علیہ  
و علی آلہ من الصلوٰۃ افضلہا و من الخیات کملمہا رزقنا اللہ سبحانہ و ایاکم ایماناً و شوباً

من هذه الكمالات۔ سلام

مکتوب صد ہشتاد و دویم فی فضائل بہ محمد حامد لاہوری لہذا کہ عمدہ این کار طول صحبت بہت  
لہ الحمد اما بعد شوق اللہ صدر کم و ذکی نفسکم ولین جند کم بحرمۃ سین البشر علیہم  
من رزق البصو و علی آلہ من الصلوٰۃ افضلہا و من التسلیمات اکملہا۔ عمدہ این کار طول صحبت بہت  
بزرگان فرمودہ اند فنا فی الشیخ مقدمہ فنا فی اللہ بہت۔ خوش گفتہ

ایچ نکشد نفس را جز ظل پیر سایہ آن نفس کش را سخت گیر

بقیۃ المرام آنکہ حقایق آگاہ شاہ بیگ خیلے غریز الوجود بہت ملاقات مشار الیہ غنیمت شمرند  
فضائل آب محمد سلیم مراتب اخلاص و فدویت شامیش از پیش ظاہر ساخت۔ و السلام۔

مکتوب صد ہشتاد و چہارم بہ خان سعادت محترم خان در بیان اسرار عروج و نزول  
بطریق اجمال و تحقیق انچہ در مکتوبات واقع بہت کہ چون نظر اولی بمظاہر جمیلہ افتد باعث عروج

می گردد و بیان آنکه این کمال راجع بآن کلمه طیبه است که حضرت مجدد الف ثانی بآن مبراند که دنیا  
 ترا حکیم آخرت ادیم مهربا ما ایماے از افشای اسرار نزول که تا حال هر بسته اند و یکتر که در میان  
 آورده باشد از غایت حسن ظن که باین عاصی دارند نموده آمدن از آن بطریق اجمال در میان آورده  
 می شود بگویش پوش مسروع باد هر چند خیالات این دو را کار قابل استماع نیستند بلکه سخن طرد و بد  
 دلی چون شمه مرابره داشت از خاک مزدگر بگذرا نم سر بر افلاک  
 و هو پز معلوم آن مخرج اسرار است آنچه در مکتوبات قدسی آیات مرقوم است که چون نظره اولی  
 بمطالع هر جمیله افتد باعث عروج می گردد اما درین وقت محافظت از نظره ثانیه ضرور و ناگزیر است  
 که الا ولی لك والثانية عليك واقع شده و الايضاد و عند داشت دل مکتوبات جلد اول واقع  
 است علی الخصوص در کسوت نسو بلکه در اجزای آنها آن قدر متقاد این طائفه گشتم که چون  
 عرض نمایم انتی نظریات این کلمات این عاصی انداخته بعضی خیالات در تخمین خود تخیله ساخته و آن  
 این است که چون عروج و نزول در حق عارف متعسر گردد و به علل و صوریه نمی تواند ارفع نمود پس در  
 اگر وقت نظر ثانیه ثالثه باشد و الله تعالی بر خست شرعیه قرین شوند و از خود و بر آیند بر آن حکم  
 نظره اولی خواهد گرفت باعث عروج و درجات بے نهایت خواهد گردید و عذاهو السوفی کثرة الانکحة  
 و اتحاد السوادی الیهل الکمال فی زعمی وهو سبحانه اعلم بحقیقة الحال و مرید دیگر آنکه در همین  
 عسرت تعسر عروج و نزول و هنگام اتمام مسیر سلوک که با استعداد سالک مربوط بوده چون ترقی متعذر  
 گردد درین وقت سالک را بمباشرت اسباب نزول گویا قنایا بعبا غیر تحقیق می شوند بسبب کمال  
 اتحاد فیما بین و راه ترقی که مسدود بوده مفتوح می گردد و استعداد جدید بهم می رساند و موجب قیام  
 بے ندانه می شود و هر چند تشبیه اسباب نزول بیشتر جلوه این معنی بیشتر و چند آنکه اسباب نزول زیاده  
 و جدید همان قدر عروج و نزول بیش از پیش ع گریه می شرح آن بے حد شود۔

این کمال راجع بآن کلمہ طیبہ است کہ حضرت مجدد الف ثانی بآن مبشر اند کہ دنیا ترا حکم آخرت  
 دادیم آرزو کنی این خیر خواہ آن است کہ پرتوہ این کمال در حق آنجناب علی بیجا کمال بمنصہ  
 ظهور آید ع با کریمان کار ہادشوار نصبت . استقامت بر اطوار شرعیہ از لوازم این مقام  
 است و این معنی در حق این عاصی غفاری و مغرب . اما در بارہ شما امید ہا دارد زیادہ برین  
 طاقت اظہار نہ . خوش گفت بہ

فریاد حافظ این ہمہ آخر بہ ہرزہ نصبت ہم قہقہہ غریب و حدیث عجیب بہت  
 مکتوب و مشتاد و ششم بہ سلطان عبدالرحمن در جواب مکتوب او کہ مشتمل بر واقعہ عالی  
 بود و بیان آنکہ قدوم اہل اللہ از نعمتہای عظیمہ است .

باسمہ سبحانہ بجناب آن سلطان با اکرام سلام مشتاقانہ برسد . اظہار اشتیاق  
 ملاقات نمودہ بود و بارہم صد چندان مشتاق دانند واقعہ عالی کہ اندراج یافتہ بود مطاع  
 آن خوش وقت ساخت عذر خواہی کہ از بابت آن عزیز مرقوم بود بہ منوع انجامید از اخلای  
 شما این قسم ششم داشتہ داریم بخاطر امیج عار نیارند کہ صفادر عفاست . دیگر جناب شاد  
 پتہای میان محمد با قربان حدود تشریف می آرند توقع کہ در جمیع امور محمد و معاون ایشان  
 باشند و محبت ایشان را مفتیم دانستہ در تشریف خویش جای اقامت ایشان معین سازند و در  
 حلقہ مشغولی سرگرم باشند و توجہ ہم بگیرند قدوم اہل اللہ را از نعمتہای عظیمہ دانستہ بجان دل  
 خدمت نمایند در روضہ منورہ حصول مطالب شای توجہ نمودہ می آید امید باشد لعل اللہ  
 مجتہد بت بعد ذلک اموا . والسلام .

مکتوب و مشتاد و ششم نیز بہ سلطان در بیان آنکہ استعمال آب کفش حضرت مجدد  
 الف ثانی دافع امراض کثیرہ و شرب کات عظیمہ است و ذکر فیوضہ کہ در شب عرس حضرت

عروۃ الوثقی ظاہر شدہ و بر خے از شوق زیارت حرمین شریفین۔

اما بعد شفاک اللہ سبحانہ شفاء عاجلاً بخاطر فقر البایت نگران می باشد امید کہ بزودی خبر عافیت بر نگارند کہ موجب جمعیت خاطر یا گردد مصحوب عبد المؤمن کہ گفتش حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ برائے آن جناب فرستاده شده در آب طعام قطره ازان می چکانده باشند کہ مقرر بر کات است۔ دیگر ان شب کہ عرض حضرت پیر دستگیر بہت طرفہ فیوض و برکات است و چون واسطۃ انعقاد این مجلس ذات بابر کات است امید کہ حفظ وافر بایشان نصیب گردد۔ دیگر اشارہ کہ در باب اختیار سفر حرمین شریفین واقع شدہ معلوم شد مہربانانین خود کمالی تمنائے و آرزو سے این گرفتار است لیکن خواتین و علائق کلا این مسکن بآن مبتلا است شرح آن نمی توان کرد او سبحانہ قادر است کہ ہمین بہت علیا و شہانین مطلب اقصی و مقصد سنی بحصول انجامد و باین سعادت عظمیٰ مہربند گرداند۔ خوش گفت سے یہ پیام  
مرا کشید و ظنا بچم بہ گردن اندازید  
کشان کشان چو سگاتم بکوسے یار بر تہ  
مکتوب و ہشتاد و ہفتم یکمالات دستگاہ شیخ محمد باقر لاہوری در جواب مکتوب او  
کہ از ارتحال حافظ محمد شریف نوشتہ بود و استدعا رد عواد توجہ نموده۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم حامداً و مدیاً و مسلماً حق سبحانہ و تعالیٰ اے کمال کرم خویش معالہ کہ عینا میر ثلثہ متعلق بہت بالفراہ رسانید باسرار و تازگیہاے کہ یہ غم خفاک منوط است مستعد کناد و سابقاً مکتوب عالی متضمن بشارات مصحوب ملا محمد امین رسول شتہ است ظاہر از سیدہ باشد دیگر محبت و خصوصیت کہ نسبت بشما واقع است بکتر سے خواہد بود و خبر از تخاص و حافظ جو کہ نگاشتنہ بودند بوضوح انجامید انا للہ و انا الیہ راجعون و جو الیشان رحمتہ بود در نوا می۔ در خدمت حضرت ایشان عرض نموده یا صوفیہ عظام ختم قرآن مجید کردہ شد و آن

حضرت ہم شریک بودند امید است کہ برکات آن بالیشان رسیده باشد۔ دیگر سید مرزا کہ بدخول طریقہ علیہ مستعد گشتہ است و جو ان مستعد سے ظاہری گرد و فقیر غیب صحبت شمایہ مشار الیہ بسیار نموده است ظاہر پیش شمار رسد تو جہات خاصہ در بارہ او دفع ندارند۔ السلام۔  
مکتوب صد و ہشتاد و نہم۔ بہ ملا محمد امین حافظ آبادی در فضیلت صحبت۔

احقر درویشان محمد سیف الدین سلام و تحیہ بہ فضائل مآب ملا محمد امین می رساند مکتوب آن عزیز کہ متضمن احوال بلند بودہ رسید و عرضہ کہ در خدمت حضرت قبلہ گاہی مرسل بود بنظر مبارک در آمد چند کلمہ بدستخط خاص جواب کتابت شما کہ متضمن بشارت است نوشتہ آمد الشاء اللہ تعالیٰ خواہد رسید لبتہ سبحانہ الحمد کہ از کمالی محبت غائبانہ ترقیات عالی نصیب شما است و چون از کمالی کرم و عناد توبہ غائبانہ نموده اند اگر باز ہمین التماس را معروض دارند گنجایش دارد۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہشتاد و نہم۔ بہ سلطان عبدالرحمن در فضیلت صحبت فقرا و تسلیہ۔  
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عنایات و الطاف الہی غر شانہ شامل حال باد۔  
احقر ترین طریقہ علیہ احمدیہ معصومیہ محمد سیف الدین سلام و تحیہ بآن اشفاق پناہ می رسا حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ از کمالی کرم خویش از خصایص و فرایا سے طریقہ علیہ احمدیہ استسعاد کرامت فرمودہ استقامت تام بر اوضاع شرعیہ عنایات نماید۔ پسند خاطر عاظر افتادن حقایق آگاہی میان شاہ محمد سبب خوش و قتیہا گردید مطلب عمده از فرستادن شیخ مشار الیہ خیر خواہی آخرت است لبتہ سبحانہ الحمد کہ آثار گرمی صحبت او مبرہن گردید۔ امید است کہ معاملہ دنیا و ترقی آن نیز این قسم نامرادان صورت پذیر گیرد۔  
با کرمیان کار ہا و شوارحیت



دستگیر ہیا ولوازم ہر بانیہا درین مصائب کہ بہ میرا بخیر از ایشان بہ وقوع آمد سبب  
ترفع درجات دارین خواهد بود۔ والسلام۔

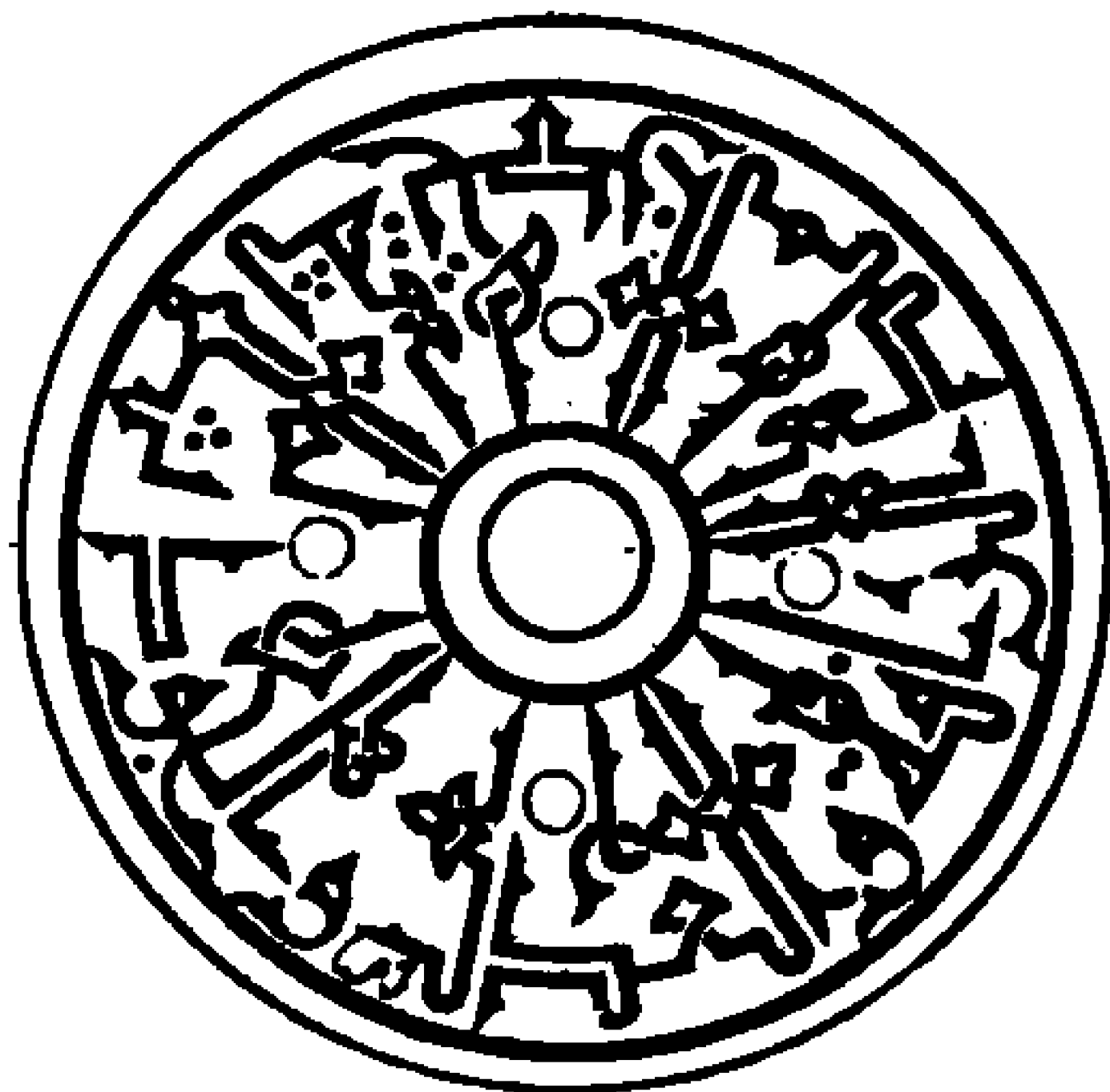
مکتوب عدد ولودم۔ خواجہ محمد شریف بخاری در ذکر مصیبت وصال حضرت ایشان  
لہ الحمد۔ کتابتہا ہے براہر گرامی خواجہ محمد شریف کہ باین جانب فرستادہ بودند  
رسید و در جواب توقف رفت معذرت خواہند داشت۔ درد و غم و ماتم کہ افسوس این  
مہجوران گردیدہ عذری بہت۔ واضح جائے آن داشت کہ دیوانہ وار از ہمہ گسستہ  
سریہ صحرائی زدیم لہا چہ باید کرد۔ نظام از عالم می رفت۔ خوش گفت  
ز فرقت تو نہ مردم چہ لاف مہر زخم کہ خاک بر سر من باد و بر محبت من !

والسلام

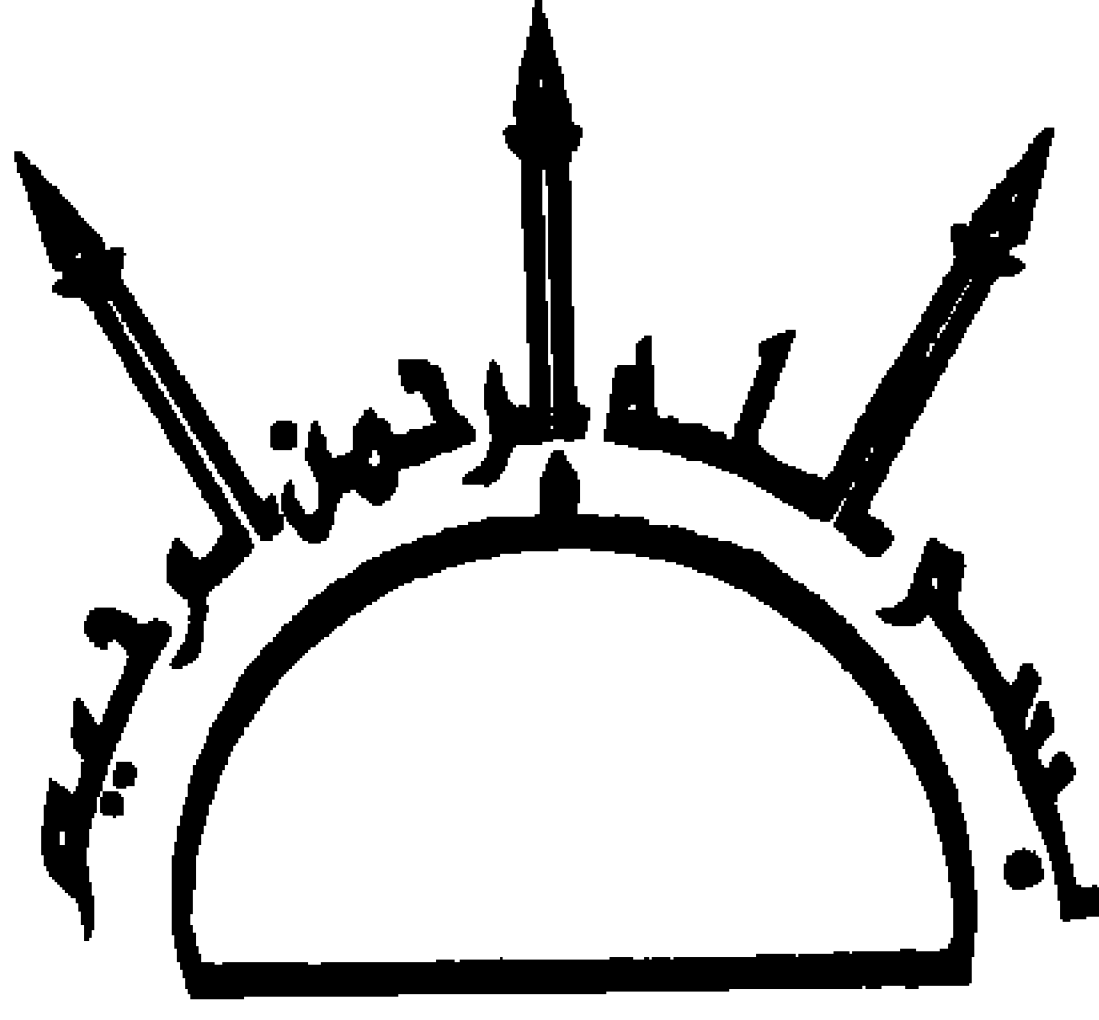
تمام باشد

۲، جمادی الاخری ۱۳۳۸ھ

دکتر خانہ بلغ المقابلہ از کتابچہ کہ در مدرسہ محمدی مدراس بود نقل کردہ



عَنْصَنَ الْمَلِكُ الرَّافِعَةُ وَالْعَدْلُ وَالْجُودُ



# باقیاتِ جہانِ امام ربانی

جلد سوم..... باب دوم





بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

# گلشن وحدت

(مکتوبات شریف، خواجہ عبدالاحد وحدت سرہندی ابن  
خواجہ محمد سعید ابن حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہم)

جمع کردہ: شیخ محمد مراد کشمیری

مرتبہ

مولانا عبداللہ جان فاروقی نقشبندی

نظر ثانی و تقدیم

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

(ایم۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی، پی۔ ایچ۔ ڈی، ڈی لٹ)

از ادب گرچہ دیں باغِ نفس سوختہ شد  
از گلے رخصت یک آہ سحر یافتہ ایم  
(دھرت)

وحدت کے گلستاں کا چمن حسن ہے تیرا  
پھولا ہے نین بیج بہارِ گل و زرگس  
(دلی)

مقصودِ دل ہے اُس کا خیال لے ولی مجھے  
جو مجھ زباں کا ورد محمد مراد ہے  
(دلی)

# گلشن وحش

۱۰۰

مکتوبات حضرت خواجہ عبدالاحد وحدت سرسندی رحمۃ اللہ علیہ  
 (ابن حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ)

جمع کردہ شیخ محمد مراد کشمیری علیہ الرحمہ

مرتبہ

حضرت مولانا عبد اللہ جان فاروقی نقشبندی مدظلہ

بنظر ثانی

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

ایم اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ

صدر شعبہ اردو، سندھ یونیورسٹی، حیدرآباد

۱۳۸۶ھ  
 ۱۹۶۶ء



## بسم اللہ الرحمن الرحیم تہذیب

حضرت خواجہ عبدالاحد وحدت رحمۃ اللہ علیہ (رحمۃ اللہ علیہ) المعروف ”شاہ کل“ کے یہ مکتوبات موسوم بہ ”گلشن وحدت“ ان کے خلیفہ شیخ محمد مراد کشمیری علیہ الرحمہ کے جمع کئے ہوئے ہیں، اسی لئے ان میں سے اکثر و بیشتر انہی کے نام ہیں۔ ان کو مکتوب ۹ میں نقشبندیہ خلافت اور مکتوب ۲۲ میں نقشبندیہ سلوک کی تکمیل کے ساتھ ساتھ قادریہ سلوک کی خلافت کی بھی بشارت دی گئی ہے۔ مکتوب ۱۹ میں شیخ محمد مراد کے بھائی شیخ محمد یوسف کشمیری کو بھی اجازت کی بشارت ہے۔ مکتوب ۲ میں شیخ موصوف کے والد ماجد کا نام شیخ محمد طاہر ملتا ہے۔ شیخ کے فرزند عبدالرشید کے نام مکتوبات ۸۲-۱۱۱-۱۱۲ میں اسی طرح دوسرے فرزند محمد ولی کے نام بھی دو مکتوب ۷۹-۱۰۳ میں۔ مکتوب ۱۱ میں شیخ کے کسی بھائی کے انتقال پر تعزیت ہے۔ مکتوب ۲۵ میں اسرار الفقر، نوافض الروافض اور تصنیف شریف تین کتابوں کے بھیجے جانے کی اطلاع ہے۔ ان میں سے آخری کتاب بھی پہلی دو کتابوں کی طرح حضرت خواجہ عبدالاحد وحدت رحمۃ اللہ علیہ ہی کی ہوگی جس کا ذکر اب کسی جگہ نہیں آتا۔ مکتوب ۱۱ میں حضرت وحدت کے تیسرے صاحبزادے محمد جواد کی شادی کا ذکر ہے اور اسی میں حضرت کی والدہ ماجدہ کی علالت کا حال بھی ہے جن کی وفات کا ذکر مکتوب ۳۹ میں آتا ہے۔ مکتوب ۵۵ میں حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ (رحمۃ اللہ علیہ) ابن حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ کے نام مکتوب ۷۲ میں استفادہ کیا گیا ہے۔ پھر مکتوب ۸ میں ان کے وصال پر اظہار افسوس بھی ہے اور قطعہ تاریخ بھی۔ مکتوب ۶۳ میں حضرت وحدت نے حج کیلئے روانگی کا ذکر کیا ہے اور یہ مکتوب انہوں نے اکبر آباد (اگر) سے بھیجا تھا۔ ۱۱۰۹ھ میں آپ نے حج کیا تھا اور واپسی پر بندرگاہ حج سے مکتوب ۶۵ بھیجا ذکر مکتوبات ۶۶-۷۶ بھی اسی ذیل میں ہیں۔

سیاسی اعتبار سے جن شخصیتوں کا ذکر اہم کہا جاسکتا ہے ان میں سہنرادی زیب النساء بنت اورنگ زیب ہیں جن کے نام مکتوبات ۴۳-۴۴ ہیں۔ یہ مکتوبات حضرت وحدت نے حج (۱۱۰۹ھ) کے بعد لکھے تھے جبکہ سہنرادی کی عمر ۶۱ سال کی ہو چکی تھی۔ شاہ فرخ مسیر (۱۱۳۱ھ) کے نام مکتوب ۱۶ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ باقاعدہ نقشبندیہ سلوک طے کر رہا تھا۔ لیکن اس کے نام صرف یہی ایک مکتوب ہے اور حضرت کا وصال ۱۱۳۶ھ میں ہوا ہے۔ اسلئے ظاہر ہے کہ یاد شاہ کے ابتدائی دور میں یہ مکتوب لکھا گیا ہوگا۔ سیف خاں بن محبت خاں بخشی کے نام مکتوب ۵۰ ہے۔ یہ شاہجہاں اور اورنگ زیب کے عہد میں پہلے کشمیر اور پھر الہ آباد کا صوبہ دار تھا۔ پہلے رند مشرب تھا اور فن موسیقی کا ماہر تھا۔ بلکہ اس فن پر اس نے ایک رسالہ راگ درپن لکھا تھا جس کا اصل ایک ہندی کتاب کا فارسی ترجمہ مع اضافہ تھا۔ وہ شاعر بھی تھا اور ناصر علی سمرندی کو اس سے بڑی محبت تھی جو کہتا ہے۔

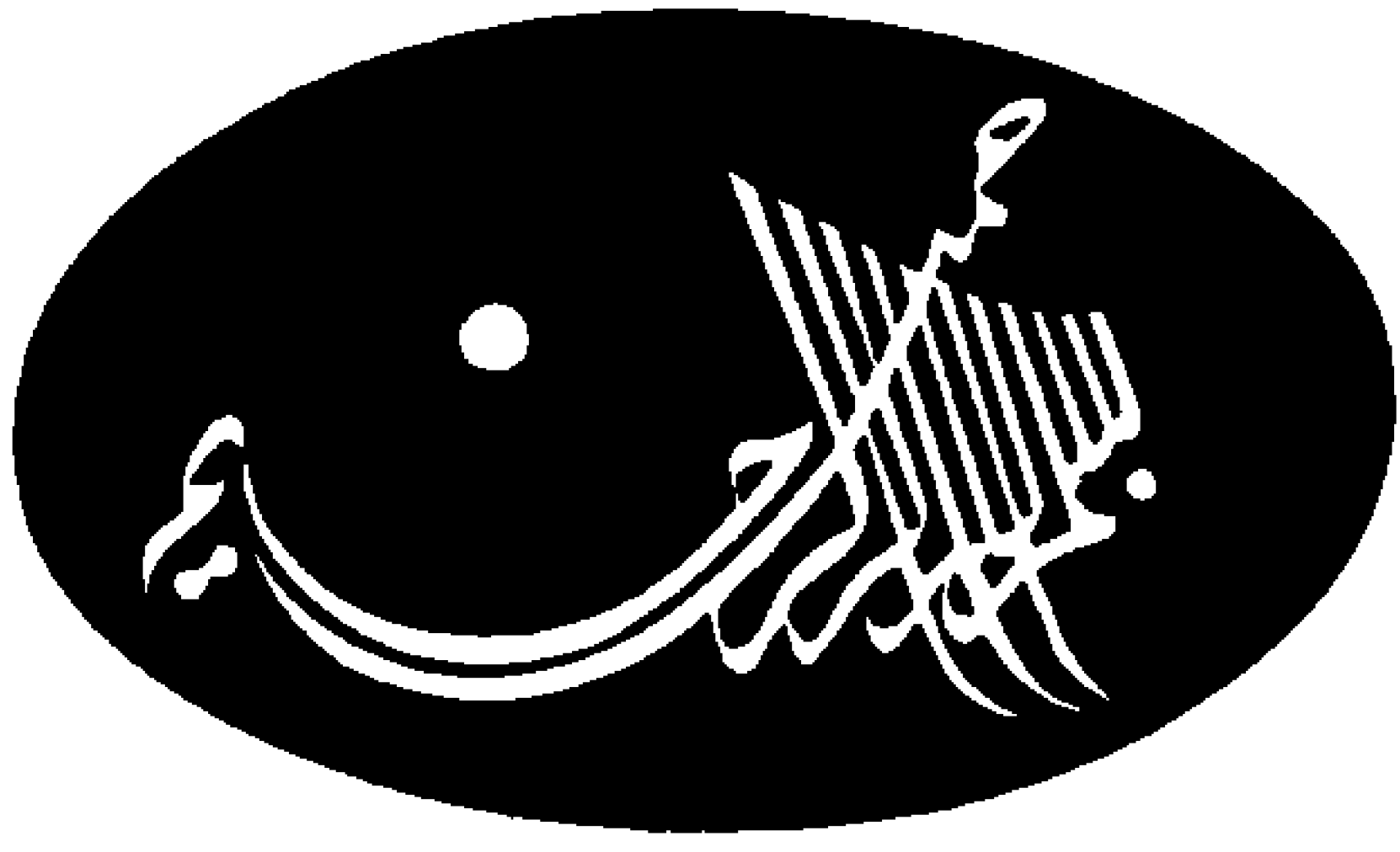
گفت و گوے طوطی از آئینہ می خیزد علی گز نباشد سیف خاں مارا نفس در کار نیست

مولانا عبد اللہ جان صاحب مدظلہ (گرمی حضرت خیل۔ تھانہ۔ ملاکنڈ) کا بڑا کرم ہے کہ انھوں نے یہ مکتوبات نہایت فرمائے اور ان کی تصحیح فرمائی۔ کچھ اشعار اور عبارتیں اس عاجز نے بھی درست کرنے کی کوشش کی ہے۔ مولانا نے موعوف کا خیال ہے کہ تاریخی طور پر کچھ مکتوبات کی ترتیب یوں ہوگی۔

۶۰ کے بعد ۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹۔  
۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹۔

ان مکتوبات کے مطالعہ سے ادبی طور پر بھی بعض نئی معلومات حاصل ہوتی ہیں جنہیں تعلیقات کے ذیل میں (صفحہ ۱۷۴ بعد) ملاحظہ فرمائیں۔

احقر غلام مصطفیٰ خاں



الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى الْآلَاءِ وَالصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى أَنْبِيَائِهِ لَا سِيَّامَا مُحَمَّدٍ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاتَّبَاعِهِ وَالرَّحْمَةُ وَالْمَغْفِرَةُ عَلَى أَوْلِيَائِهِ -

اما بعد یہ مکتوبات حضرت دلیل اللہ خواجہ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف سے  
وہ ۱۳۹۰ھ میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد بزرگوار خازن الرحمتہ خواجہ محمد سعید قدس اللہ سرہ  
سے علوم ظاہری کی تحصیل کے بعد علوم باطنی کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ والد ماجد کی وفات کے  
بعد مزید کمالات اور محفوض نسبت کے حصول کے لیے آپ کے چچا عروۃ الوثقی حضرت  
خواجہ معصوم رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو طلب فرمایا۔ اُس وقت آپ کے دل میں یہ تشویش  
تھی کہ اگر آپ انھیں قبلہ توجہ بنائیں تو ممکن ہے بولنسبت اپنے والد خازن الرحمتہ سے  
اُس میں کوئی فتور واقع نہ ہو جائے۔ اس موقع پر حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے  
آپ کو بتایا کہ حضرت ایشان آپ کو ایک اہم امر کے لیے طلب کرتے ہیں بہتر یہ ہے کہ  
بلا واسطہ ان سے ملیں۔ لہذا اس ایما پر آپ حاضر خدمت ہوئے۔ انھوں نے فرمایا کہ آپ  
کو خازن الرحمتہ سے "نسبت معیت کامل" حاصل ہے۔ میں بطور تفصیل آپ کو دو جہات دوں گا۔  
۱۔ مصنف عمدۃ المقامات چالیس جہات کا ذکر کیا ہے لیکن خود حضرت دہر کے مکتوب سے پتہ چلے گا کہ یہ جہات ہیں۔

ان توجہات سے آپ کی نسبت سابقہ میں کوئی نقصان پیدا نہیں ہوگا۔ بلکہ ان سے آپ کے احوال میں مزید ترقی اور قوت پیدا ہو جائے گی۔

توجہات کا سلسلہ شروع ہوا چنانچہ چوالیس توجہات ہونے کے بعد حضرت عروۃ الثقیٰ قدس اللہ سرہ کا وصال ہوا۔ اس جانکاہ واقعہ کے بعد آپ نے ایک دن روضہ متبرکہ میں عرض کیا کہ توجہات ہو غودہ میں سے چچو توجہات باقی ہیں۔ امید ہے کہ وہ لطف و کرم سے پورے ہو جائیں۔ ارشاد ہوا کہ مزار پر آکر متوجہ بیٹھیں۔ اور خلوت میں حاضر ہوں۔ چنانچہ آپ وقت خلوت میں مزار پر چلے جاتے اور استغاثہ کرتے۔ چھ دن جب توجہات ہو غودہ کے اختتام کا دن تھا، آپ دوات اور قلم اپنے ساتھ لے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت نے اپنے دستخط مبارک سے لکھ دیا کہ ”یو وعدہ عبداللہ سے پچاس توجہات کا کیا گیا تھا ان میں سے چوالیس بحالت حیات دی گئی نہیں۔ باقی چچو توجہات بہ ہیت زندگی دے کر وعدہ پورا کر دیا گیا۔“

آپ نے یہ عبارت تحریر بھائیوں کو دکھلا دی۔ انھوں نے اپنے والد بزرگوار کے دستخط پہچان لیے اور حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس خط کی پشت پر تحریر فرمایا: **هَذَا هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ بَلَىٰ أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا يَمُوتُونَ بَلَّ مُنْقَلُونَ مِنْ دَابِإِی دَابِی۔**

حضرت خواجہ عبداللہ قدس سرہ تمام بھائیوں سے فتاویٰ و معنوی میں ممتاز تھے۔ بلند پایہ شاعر بھی تھے فصاحت و بلاغت، الفاظ کی رنگینی اور نازک خیالی میں آپ کے خاص مہارت حاصل تھی۔ آپ نے اپنے تخلص کو وحدت قرار دیا تھا۔ اس تخلص نے اتنی شہرت پائی کہ نہ تو یادہ آپ کا لقب ہو گیا۔

حضرت وحدت رحمۃ اللہ علیہ دودفعہ حج بیت اللہ اور زیارت روضہ مطہرہ  
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زادھما اللہ فوقاً و تعظیماً سے شرف یاب ہوئے۔  
پہلی بار عجم بزرگوار حضرت خواجہ محمد معصوم قدس اللہ سرہ کی رفاقت میں اور دوسری دفعہ  
حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہمراہی میں تشریف لے گئے تھے۔

جس طرح نسبت قیومیہ حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ سے حضرت  
عودۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم قدس سرہ کو ملی تھی، اسی طرح حضرت عودۃ الوثقی سے خواجہ محمد  
نقشبند ثانی قدس سرہ کو ملی۔ اس منصب کے متعلق آپ کو کچھ بشارات ہوئیں جن سے  
یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا تھا کہ آپ کو بھی اس نسبت سے نوازا جا رہا ہے۔ لہذا آپ نے منصب  
قیومیہ کی تحقیق اور ان بشارات کی تعبیر کے لیے حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ  
علیہ کی خدمت میں مراسلہ بھیجا۔ انھوں نے حضرت عودۃ الوثقی سے اس سرہ کی بشارات  
کا ازالہ دے کر اس طرح جواب دیا :-

”حضرت ایشان قدس اللہ سرہ روزے در مدینہ منورہ فرمودند کہ سرور موجودات  
صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر شدند۔ حضرت مجدد الف ثانی و حضرتین (علیہم الرحمۃ) ہمراہ معلوم  
می شدند۔ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام بجانب حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ  
ملفت شدند و از راہ اکرام پیشانی ایشان را بوسیدند بعد ازاں بعزیزین متوجہ شدند  
و پیشانی ہر دو را نیز بوسہ دادند و جبین من نیز از راہ عنایت بوسہ دادند۔ بعد ازاں بر  
جبین تو تقبیل نمودند

نیز فرمودند کہ خلعت کہ در بر من بود دیدم کہ جدا شد و دیگر خلعت در بر من بسیار  
عالی پوشانیدند و آن خلعت ثالث برائے تو عنایت کردند و ندا در دادند کہ قَسَّ شَدَّ

عَصْدَكَ بِأَخِيكَ (الْمُرَادُ بِهِ لِنَسَبَةِ الْقِيَوْمِيَّةِ)

ہم رونے فرمودند بلکہ شدم در بارہ عبد الاحد ہر بشارت کہ داده ہمہ برحق بہت  
و بشارات دہدہ کہ از در گاہ مانی خواہد بگو کہ دادیم ....

فرمودند کہ چنین معلوم شد کہ این منصب را گویا من و تو ہر دو آمادہ بودیم و ہر دو تور  
و مناسب آن مقام لیکن من بیعت نمودم۔ فقیر واقعہ خود را کہ دیدہ بود بعضی رسانید خورد  
تمام ظاہر نمودند۔ اجمال واقعہ آن کہ در قرب سلطان عالیشان در دست قلم دان گرفتہ استادہ ام  
دین و لا سلطان قلم دان طلب شدہ من در اصلاح قلم متوجہ شدم دیدم کہ مروج دیگر ہم دست  
قلم دان دارد۔ او بر من بیعت گرفت۔ آخر ترا گفتند کہ چون او بیعت نمود تو چند گاہ متظر باش  
(مکتوبات محمد نقشبند ثانی صفحہ دوم صفحہ ۳۱)

حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی قدس سرہ کی وفات کے بعد آپ کے معتقدین منصب  
قیومیت کا انتقال آپ کی طرف منسوب کرتے تھے۔ اس لیے شیخ محمد مراد نے اس کے متعلق آپ سے  
پوچھا۔ آپ نے مندرجہ ذیل جواب دیا۔

”در اثنت کلمات خاصہ حضرت حجۃ اللہ قدس سرہ امریست معنوی۔ ہر یکے از یاران  
بجو منسوب می سازد تا حق بجانب کمیت و دوستان فقیر فقیر را مخصوص می دانند دیگران دیگران را  
و احقر متالی بہت و بیج حکم نمی تواند کرد زیرا کہ خود را اصلاً و قطعاً لایق آن امور عظام نمی داند۔ اگرچہ  
اشارات و بشارات اسجناب عظمو مضمونہ کالفت است برین معنی انما استفہم من نقل  
البشارات والعلم عند اللہ العزیز الحکیم“ (گلشن دہدت ص۔)

سلطان جہانگیر کے آخری عہد سے مغلیہ کے شاہی خاندان کا روحانی رابطہ دارالارشاد  
قائم ہوا سلطان پورنگ زیب شہزادہ کام بخش شاہ فرخ میراد شہزادی زیب النساء بیگم و غیرہ



بیگات کے نام خاص طور سے قابل ذکر ہیں جن کے نام اس مکتوبات میں خطوط لکھے گئے ہیں۔  
حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ کے فیوض سے خاندانِ مخلص اور ان کے بہت سے امراء و  
رؤسا بہرہ مند ہوتے رہے۔

سلطان اورنگ زیب عالمگیرؒ جو اپنے وقت کے ایک بڑے متقی اور کامل حکمران تھے  
انھوں نے خواجہ محمد معصوم قدس اللہ سرہ کی وفات کا قطعہ تاریخ خود اپنے حسن عقیدت سے  
اس طرح تالیف کیا ہے :-

قیومِ ہماں حلیفۃ اللہ	دائندہ راز ہائے مکتوم
در دائرہ وجود تا بود	بودش بکبان مثال معدوم
تاریخ وصال او خرد گفت	"رفت زہان امام معصوم"
	۷۰ ۱۰ ھ

سلطان اورنگ زیب نے اپنے ایک مکتوب میں علامہ عصر حضرت محمد فرخ شاہ  
(حضرت خواجہ عبدالاحد کے بڑے بھائی) کو وہاں کی آب و ہوا کی ناسازگاری بتا کر دار الحکومت  
میں آنے کی دعوت دی ہے :-

"خامد!۔ از جانب این مبتلائے مغرور بشیخ محمد فرخ سلام خیر انجام برسد۔ چون  
آیم ہوائے آنجا را است نئی آید اگر تا اینجا بیایند بدست مشتاق دانند"  
سلطان اورنگ زیبؒ کا ایک مکتوب حقایق آگاہ حضرت شیخ عبید اللہ رحمۃ  
اللہ علیہ کے نام یہ ہے :-

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ خامد!۔ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ! مَا بَعْدُ  
سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَهُوَ مَعَكُمْ إِنَّمَا كُنْتُمْ مَكْتُوبٌ مَرْغُوبٌ بِرَأْسِ رَأْفَادِهِ تَامًا فَا نَدُهُ رَسِيدُ كَمَا نَبَتِ

بِحْشِدِ جَوَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرٌ اِنِّى الدّٰرِىْنِ بِوَدَاعِ كَرِيْمِهِ صَدْرُ قَائِدِهِ اِذَا حِيَارَ الْعُلُوْمَ اَكْثَرَ مُبْطَرِدٍ اَمَدِهِ  
نُوشْتَهٗ فَرَسْتَادُ وَفَقَّنَا اللّٰهُ كَوْنًا قَاكُمُ - اِذَا حَرَكْتَ سَبِيْبَ اَزْدِيَادِ اَزَارِ نِيَا شَدَّ چُوْنِ اِيْنِجَا مُجْمَعِ اَطْبِيَآ اِهْسَتْ  
مِى تُوَانِ اَمَدِ - وَالسَّلَامُ ۝

ایک اور مکتوب عارف باللہ القمہ حضرت خواجہ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ کے نام یہ ہے۔  
هُوَ الْاَحَدُ مِنْ اَنْتُمْ كَمَا هِيَ اَنْتُمْ مِنْ اَنْتُمْ - بَلْ كَمَا هِيَ اَنْتُمْ مِنْ اَنْتُمْ غَرِيزَانِ تَوَانُمْ كَمَا هِيَ اَنْتُمْ مِنْ اَنْتُمْ تَوَقَّعُ كَمَا  
بِدَعَا يَدِيَا شَمِّ ۝

سلطان نے خواجہ عبد الاحد کے ایک مکتوب (شاید سفر فرج کے موقع کا) جواب اس  
طرح دیا ہے:-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ - اَلْوَدَاعُ الْوَدَاعُ وَالسَّلَامُ  
بادشاہ کی طرف سے شہزادہ کام بخش نے حضرت خواجہ عبد الاحد کو جواب دیا ہے:-  
”حقائق اگاہا ادا عانا مہ کہ بخد مت حضور پر نور ارسال داشتہ بودند بواسطت شیخ  
نور الحق از نظر کیمیا اثر گذشت و بطلانہ خاص اقدس اختصا ص یافت مضمون حدیث شریف  
مستحسن افتاد کہ حسن خلق نصیب باد۔ آہنا کہ علم دارند و عمل نیز ازین قسم مقولات می توانند چیزے  
نوشته دانا کہ علم ندارند و علم نیز چہ نویسند۔ بہر حال شکر است باید کہ بدعائے خیریت خاتمہ  
مشغول باشند و قطعہ قرطاس کہ درین ملفوف بہت محلے عطر خاص مقدس محلی است۔ و شیخ  
نور الحق چون التماس رخصت نموده بود مرخص شد۔ وَالسَّلَامُ ۝

بادشاہ وقت محمد فرخ میر کا ایک مکتوب عارف باللہ القمہ خواجہ عبد الاحد کے نام یہ ہے۔  
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ - بَعْدَ سَلَامِ مَدَنِیِّ سَلَامِ مَعْلُوْمِ نَمَیْنِدِ اَسْچِهٖ گَفْتَهٗ بُوْدَنْدِ لَعْلِ مَا هَسَتْ وَ اَزْ فَضْلِ  
رَبَّانِیِّ اَمِیْدِ مِیْ سَہٗ کہ از تَوْجِیْہِ باطنی و ظاہری آن حقایق اگاہ کشود باطنی این نیاز مند را جمل شود۔

زیادہ از حد اشتیاق مند دامت

حضرت وحدت اپنے والد بزرگوار خازنِ رحمت خواجہ محمد معین کے وہ مال کے بعد  
پورے چھپن سال تک اُن کی مسندِ ارشاد پر جانشین رہے۔ بہت سے طالبانِ حق آپ کے  
چشمہ فیض سے سیراب ہو کر مدارجِ عالیہ پر فائز ہوئے۔

آپ کی بہت سی تصانیف ہیں جو معروف و مشہور ہیں۔ لطائفِ مدنیہ، حاشیہ بر بعض اقوال  
تفسیرِ مہیادی، سلسلۃ الجواہر در شرحِ پہل حدیث، خزائن المودہ، منشور اللہ رقی فیض اہل  
السور، صحائف تسعہ، برہانِ حلی، بدایع الشرائع، جناتِ ثمانیہ، جنود اللہ، سبیل الرشاد،  
اسرار الجعہ، رسالہ منع سیابہ، شرح رباعیات حضرت خواجہ بزرگ، شواہد التجید، خیر الکلام  
مناجات کبیر، مناجات صغیر، قصصِ برحق، نشر الطہر، فیض عام، شرح کلمہ تسبیح، شرح کلمہ تہلیل  
شرح کلمات قدسی آیات مکاتیب مجددی۔ اسرار الفقر، پھارچین اور رسالہ در شرح بیت  
مشہور مثنوی معنوی سے۔ علم حق در علمِ ہنوی گم شود۔ این سخن کے بارہ مردم شود۔

حضرت وحدت کا وہ مال بردستہ ۲۷ ذی الحجہ ۱۲۶۵ھ کو ہوا۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا  
اِلَیْہِ رَاجِعُونَ) اس وقت آپ کی عمر ۷۷ سال تھی۔ آپ کو حضرت مجددِ العالی ثانی قدس اللہ  
سرہ کی خانقاہ میں حوض کے قریب صغہ متبرکہ کے جنوب کی طرف دفن کیا گیا۔ آپ کے مرقہ  
اگر پر قبہ بتایا گیا۔

خواجہ محمد اعظم کشمیری نے کتاب شجار الخلد واثار الاشجار آپ کی تاریخ میں طویل تصانیف وراثتی  
لکھے ہیں جن میں سے ایک قطعہ پر اکتفا کی جاتی ہے۔

کرد رحلت قطبِ ارشاد آنکہ بود در رہ حق عارفان را مستند  
از نسیم فیض نشگفتہ گلے بچو او در بارِ وحدت سرسبد

منع اسرار ذات لم یلد  
از عنایات ازل ذاتش معید  
مطلع الوار الشداہتمہ  
باکمال فضل معصوم ابد  
ہادی دین بود شیخ عبدالاحد

۲۶ ۱۱ ۳

آپ کے چار صاحبزادگان تھے جو سب کے سب درجہ کمال تک پہنچے تھے۔  
(۱) حضرت ابو حنیفہ جو آپ کی وفات کے بعد پچیس سال آپ کی خانقاہ کے جانشین رہے۔  
وہ بڑے صاحب کشف تھے۔ تیرہ مکتوبات میں یاران کشمیر کے نام بشارت کشفی پر ان کا ایک  
مکتوب ہے۔ (۲) حضرت محمد تقی کمالات ظاہری اور باطنی سے موصوف تھے۔ اپنے والد ماجد کی  
طرح طبع موزوں رکھتے تھے۔ (۳) حضرت محمد جو ادب جو حرمین الشریفین کے سفر میں اپنے والد  
بزرگوار کے ہمراہ تھے وہاں وفات پا گئے۔ (۴) حضرت نور الحق علوم ظاہری و فیوض باطنی  
سے ممتاز تھے۔

یہ مکتوبات موسوم بہ "گلشن وحدت" آپ کے خلیفہ مجاز شیخ محمد مراد کشمیری نے جمع  
کیے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ انھیں حضرت وحدت کے تمام مکاتیب دستیاب نہیں ہوئے۔ ان  
میں زیادہ تر وہی خطوط ہیں جو انھیں لکھے گئے تھے۔ وہ لوگ جو دور دراز فاصلے پر رہتے تھے  
ان کے خطوط کا ملنا آسان کام نہیں تھا۔ سلطان اورنگ زیب نے جن مکاتیب کے جوابات  
دیے ہیں وہ بھی اس مجموعے میں نہیں ملتے۔ نیز حضرت وحدت کی روانی قلم اور ان کی فہمنا  
کے دائرہ کی توسیع سے پتا چلتا ہے کہ جامع مکتوبات کو تمام خطوط نہیں ملے ہیں۔

۱۔ عمدۃ المقامات میں محمد جو اد کی بجائے محمد مراد لکھا گیا ہے۔ حالانکہ حضرت وحدت نے متعدد  
خطوط میں محمد جو اد کو اپنا فرزند ذکر کیا ہے۔

اس مکتوبات کا قلمو نسخہ فقیر کے جدا مجد حضرت جیو شاہ فضل احمد سرہندی قدس اللہ سرہ کی خانقاہ فضلیہ کے کتب خانہ میں موجود تھا جو مصوف رحمۃ اللہ علیہ سلطنت مغلیہ کے زوال کے عہد میں ۱۱۸۵ھ مطابق ۱۷۷۳ء سرہند شریف سے ہجرت کر کے پشاور میں تشریف لے آئے۔ یہاں کے ہزاروں لوگ اُن کے فیوضاتِ باطنی سے میراب ہوئے۔ اور سلخ ماہ ذی الحجہ ۱۲۳۶ھ کو ۸۴ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ کا مزار وہاں چوک، ناصر خاں محلہ حضرت فضل حق رحمۃ اللہ علیہ میں واقع ہے۔

آپ کا انتساب باطنی حضرت شاہ محمد رسا رحمۃ اللہ سے تھا۔ اُن کا حضرت پیار ما رحمۃ اللہ علیہ سے اور اُن کا حضرت شیخ عبید اللہ نیر حضرت خواجہ نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے تھا۔ پھر اُن کا حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ سے اور اُن کا امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ سے تھا۔

آپ کی اولاد امجاد نے محکموں کے دورِ حکومت کے وقت ۱۲۶۱ھ (مطابق ۱۸۴۶ء) میں پشاور سے ہجرت کی اور مقامِ تنگی میں چند سال کے قیام کے بعد مریدوں کی خواہش سے تھانہ علاقہ سوات (مالکنڈ اترنی) میں آکر آباد ہوئے۔

ایک دن یہ مکتوبات اور دیگر کئی کتابیں اپنے اجداد کرام کے کتب خانہ میں فقیہ کی نظر گزریں۔ دیکھنے سے ان کی اشاعت کا خیال پیدا ہوا، تاکہ بہت سے لوگ اس سے مستفید ہو جائیں۔ میں انوی اعزٰی پر فیسہ واکہ غلام مصطفیٰ انخال کا ممنوبہ احسان ہوں، جنہوں نے ازراہ ایشاء ان کتابوں (سوانح حیات خواجہ امیر سید کلال رحمۃ اللہ علیہ، مکتوبات حجتہ اللہ محمد نقشبند ثانی اور اس مکتوبات خواجہ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ) کی اشاعت کی سعادت حاصل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مالی قربانیوں اور جانی کوششوں کو قبول و بارِ نجات اُخروی کا ذریعہ بناوے !

اس قلمی کمزوریات کا نسخہ ایک ایسے کاتب کا لکھا ہوا تھا جس میں بعض جگہ اطمائی غلطیاں پائی جاتی تھیں۔ تادیبی لحاظ سے تقدیم و تاخیر کا خیال نہیں رکھا گیا تھا۔ اور آیاتِ کریمہ احادیثِ شریفہ اور عربی عبارتوں پر اعراب بھی نہیں تھے چنانچہ اس تاخیر نے حتی المقدور کوشش کی ہے پھر بھی مہو غلطیوں کا احتمال ہے۔ اس لیے اللہ پاک سے معافی کا خواستگار ہوں۔

رَبَّنَا اقْبَلْ مِنَّا اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ۔

ابوالامداد عبداللہ جان (کائن اللہ)

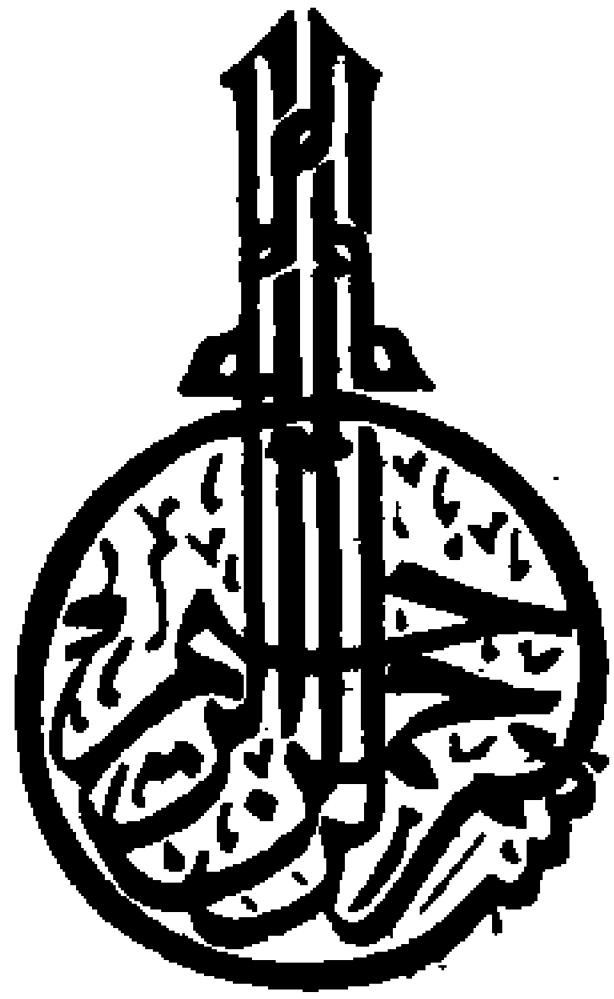
جانشین خاتقاہ فتنلیہ گڑھی حضرت

(ملاکنڈ ایجنسی)

مورخہ ۱۶ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ







الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمُتَوَحِّدِ بِوَحْدَانِيَّتِهِ - وَالْمُنْفَرِدِ بِفِرْدَانِيَّتِهِ - وَبِجَمَالِهِ وَجَلَالِهِ  
الْمُصِيرِ الْخَلْقَ عِبَادَهُ بِأَفْلاَقِهِ - صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ وَحَبِيبِهِ وَعَلَى آلِهِ وَ  
أَصْحَابِهِ

بدان اسعدك الله تعالى بِحَبِيبَتِهِ وَبِمُتَابِعَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. که  
از طالبانِ فضل اله و از سالکانِ راه خدا اظهارِ ماضی من کشفه خوارق و احوالِ عبید از عقلِ معاد است  
و دوا از کارِ صواب. لیکن از آنچه از مرشدِ خود فی حقّه و فی حق غیره معلوم سازند آن را معتبر نشناسند  
دار تشکیک مشککان خود را در شک نیندازند بلکه بچون قولِ نبی خود را دانند کما وردَ السَّيِّئُ  
فِي قَوْمِهِ كَالنَّبِيِّ فِي أُمَّتِهِ - وَكُنْتُ مَا مَوْرًا مِّنْ جَنَابِهِ مَدَّ ظِلَّهُ فِي كُتُبِ الْبَشَارَاتِ  
الَّتِي صَدَرَتْ مِنْهُ مَدَّ ظِلُّهُ فِي حَقِّ الْحُرِّ - وَبِمَقْتَضَاءِ الْوَاقِعَاتِ الَّتِي ظَهَرَتْ  
مِنْهُ فِي حَقِّ الطَّالِبِينَ -

آن مکاتیب که مشتمل بر بشارات و دوز و اسرار و معارف و دقائق غامضه و حقایق  
عالیه بوده است از رشحاتِ قلم و فیوضاتِ فمِ حقایق و معارف آگاه جامع علوم عقلیه و نقلیه  
علوفت بالمشهد قطبی و مرشدی حضرت خواجہ عبدالاحد ابن خازن الرتمه خواجہ محمد حبیب

ابن امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کہ در حق مفسر شد  
انشاء فرمودہ اند اتم العباد محمد را دینی عنہ آتیا نفرما آید و ہر گاہ کہ معارف حضرت ایشان شیخ  
از توحید شہودی بود نیز حضرت ایشان تخلص بہ وحدت داشت۔ لہذا این مکتوبات را بہ کلمتین  
وحدت مہسوم گردانیدہ شد۔

**مکتوب اول** بہ حقایق و معارف آگاہ مخدوم نادہ محمد قرخ شاہ صدور یافت۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ عِنَايَتِ اَمْرِ سَامِي اِبْنِ تَنْمَنِ الْفَارِغِ  
عَنِّيَا ت بُو د بُو ر و د اَن مَ عَز و مَ كَرَم و مِ بَا ي گ ر د ي د سَلَمَتُ كُمْ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ عَلٰى رُؤُوسِ الطَّالِبِيْنَ  
صاحب من خبر میان علی رضا چکان اشتہار یافتہ کہ ہمراہ والدہ خود شدہ بہ تھانسیہ سید فاہل  
خانہ نایز عمراہ آوردہ و با والدہ فاہل مادر اسات پیش گرفتہ خبر معتمد علیہ نسبت بعد تحقیق این  
مقتات انشاء الحزین مکرر معروض خواہند داشت۔ بیابان طریق عنایتہا فرمایند۔  
**مکتوب دوم** بہ ملا عبد الرشید صدور یافت۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ۔ مِنَ الْفَقِيرِ عَبْدِ الْاَحَدِ اِلَى الْاِخِ الصَّالِحِ الْفَارِغِ  
الْكَامِلِ عَبْدِ الرَّشِيدِ اَفْقَهُ اللّٰهُ الصِّدْقُ۔ اَمَّا يَعْدُ فَاَوْرَثْتُ الْكُتُبَةَ بِطَلَبِ  
مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ عَافِيَتِكُمْ وَاسْتِقَامَتِكُمْ وَتَرْقِي دَرَجَاتِكُمْ۔ وَفَرَجًا مِنْ رَحْمَةِ  
اللّٰهِ تَعَالٰى حُسْنَ الْقَبُولِ وَالْاِجَابَةِ وَالْمُسْتَوَلُ الْمَامُولُ مِنْكُمْ اَنْ لَا تَنْسَوْنَا  
مِنْ صَالِحِ دَعْوَاتِكُمْ فِيْ اَفْضَلِ اَوْقَاتِكُمْ يَا خَيْرَ الدُّعَاءِ دُعَاءُ الْاِخِ لِاَخِيهِ  
ظَهَرَ الْغَيْبِ وَاعْلَمُوا اَنَّ الْفَتَى الْقَابِلَ الصَّالِحَ مُحَمَّدَ الْمُرَادِ فَتَحَ لَهُ هَاهُنَا  
اَبْوَابَ الْفَتْوحِ وَتَسَرَّلَهُ التَّرْقِي فِيْ دَرَجَاتِ الْوِلَايَةِ وَالْفَوْزِ بِاَنْوَاعِ الْمُرَادَاتِ  
وَلَمَّا هَدَاتِ وَالْاِلَهَامَاتِ وَالْاِحْسَانَاتِ وَاقَّةً مَعَ هَذَا يَا خُذْ مِنْ عِلْمِ

الظَّاهِرِ اَيْضًا سَبَقًا بَعْدَ سَبَقٍ وَيَتَعَلَّمُ مِنْهُ وَرَقًا بَعْدَ وَرَقٍ وَسَيَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ  
وَالْحَمْدُ عَلَى ذَلِكَ وَعَلَى جَمِيعِ نِعَائِهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ أَهْلِهِ أَصْفَاةُ  
وَأَصْفِيَاءِهِ وَخَبَرِيهِ ثُمَّ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَى جَمِيعٍ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى -  
مكتوب سوم -

حَامِدًا لِلَّهِ وَمُصَلِّيًا عَلَى حَبِيبِ اللَّهِ - اَزْمَقِير حَقِير سَلَامٌ بِانْجَامِ مَطَالَعَةِ نَمَائِدِ  
اَوْصِيَّكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ فَإِنَّهُ مَلَكَ الْأُمُورِ وَيُدْوِنُ خَطُوطَ الْقَادِرِ ثُمَّ الْمَرْجُو  
مِنْ اخْلَاقِكُمْ أَنْ لَا تَنْسُوا مِنَ الدَّعَوَاتِ الصَّالِحَاتِ وَتَحْنُ فِي دُعَائِكُمْ وَالسَّلَامُ  
عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى - بخدمتِ اخوند جو سلام رسانند وجميع احوالی -  
مكتوب چهارم - بجامع مکتوبات محمد مراد در نصیحت و دعوات صدور یافت -

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى - مِنْ عَبْدٍ الْوَاحِدِ  
اسْتَرْهَنَنْتُ إِلَى مُحَمَّدٍ الْمُرَادِ الْكَشْمِيرِيِّ - أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ فِي السِّرِّ  
وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ فِي الرِّضَاءِ وَالْغَضَبِ وَذِكْرِ اللَّهِ عِنْدَ كُلِّ جَرٍ وَشَجَرٍ  
فَإِذَا عَلِمْتَ صَالِحًا فَاحْمَدِ اللَّهَ عَلَى ذَلِكَ وَإِذَا كَسَبْتَ سَيِّئَةً أَعَاذَكَ اللَّهُ  
فَتُبَّ قَرِينًا إِنَّهُ تَعَالَى قَرِيبٌ مُجِيبٌ وَلَا تَنْسَانِي مِنْ دُعَاؤِكَ الصَّالِحَةِ  
كَمَا لَا تُنْسِيكَ رَزَقَكَ اللَّهُ الْإِسْتِقَامَةَ عَلَى الشَّرِيعَةِ وَالطَّرِيقَةِ وَتُرْقَاكَ  
عَلَى مَذَارِجِ الْحَقِيقَةِ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى وَالسَّلَامُ عَلَى وَابِدِكُمْ  
الْأَكْرَمِ وَعَلَى أَخِيكُمْ الْأَصْفَرِ وَسَائِرِهِمْ وَنِيَّا -

مکتوب پنجم - در بیان طلب بادشاہ برائے جواب خالفین طریقہ عالیہ و شیخان آئنا  
بجامع مکتوبات محمد مراد صدور یافت -

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى. أَمَّا بَعْدُ أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى  
 اللَّهِ وَالْإِسْتِقَامَةِ عَلَى الشَّرِيعَةِ وَالطَّرِيقَةِ فَإِنَّ ذَلِكَ مَلَكَ الْأَمْرِ وَبَدْوَاهُ  
 خَوْطُ الْقِتَادِ وَأَعْلَمُوا إِنِّي مَدِدْتُكُمْ وَمُسْتَعِظُ بِدَعْوَاتِكُمْ وَتَرْجُو أَنْ لَا  
 تَنْسُوا فَا مِنْ صَبَاحٍ دَعْوَاتِكُمْ. دیگر استماع یافته باشند که فقیر به تقریب بعضی امور  
 بدار الخلافه رسیده بود و سربزرگ آن نداشت که خلیفه وقت را به بنید لیکن حسب تقدیر  
 اتفاق واقع شد. بلکه تا آنکه خلیفه خود طلب داشت و الطاف بسیار نمود. درین ولا از  
 بر آن پوچندے از حدود طریق احمدیه رسیده نزد خلیفه استغاثه کردند و گفتند که در  
 مکتوبات شیخ احمد سرمندی مقدمات خلافت شرع واقع است و تمام مریدان و خلفای  
 ایشان معتقد آن مقدمات اند. و حالانکه آن مقدمات موجب الحاد و زندقمیت  
 و بعضی مکاتیب علیّه که داخل السرا اند از جمله تشابهات و ماؤلات بر آورده در آورد  
 و افتاد اند چون مقدمات ایله فریب می گفتند و بظاهر خود را رافع مدعات می نمودند  
 مردم اول و بله از بجای رفتند و توحش می نمودند. اما غریزان و بزرگان بعد از تامل  
 رد آنها نمودند چون این گفت و گو بسیار بلند شد و ارباب عدالت و مردمان  
 شورانیدند و ظلّ الی بار با خبرها رسانیدند ظلّ الی به فقیر حکم فرستادند که بجای جواب  
 مقدمات و حل عبارات حیدر شریف خویش در مسجد غلیخانه حاضر شوند. فقیر در جواب نوشت  
 که حاشا و کلا که در کلام جدی رهنی الله عنه میرموسى مخالفت شرع باشد. اگر چه به حسب  
 ظاهری مخالفت هم نماید و دقایق مشایخ عظام را بسا است که مثل ما کونه فہمان درک نمایند  
 و در مذاکره و مطارحه آوردن زیبا نیست. آنچه از کلام بزرگان در فہم ما در آید. فَعَلَى  
 الْمَوْفُوسِ وَالْعَيْنِ وَآخِیَ بَفہِم مَانہ در آید و مخالفت شرع شریف نماید تحقیقت علم آن حوالہ

پہ علم الہی می نمایم و بر موی مخالف شریعت غرا تجویز نمی نمایم۔ پس فقیر از سوال تحقیق  
آن امور و مذاکرہ مجلس ظاہری معاف فرمایند و الحمد للہ کہ ظلّ الہی صاف شدند و ازین  
گفت و گو بالکل در گزشتند۔ بعد از ان بعضے خوانین را بعد از خواہی این طلب پیش فقیر  
فرستادند و فرمودند کہ ما بشما فعوذ باللہ قضیہ نہا شتم و اینجا حکمہ نبود۔ اگر چہ قاضی  
حاضر بود۔ اما برائے حل بعضے مسائل بود۔ چون نیامدند ما ہم بآنہ تکلیف نمی دہیم اگر سوال  
خواہد بود نزد شما نوشتہ خواہیم فرستاد۔ این گفت و گو پیش از شہر رمضان بود و الی یومنا  
ہذا کہ دوم سوال باشد بیچ گفت و گو نہ شدہ و معاندان ہم پارہ پشیمان شدند۔ اگر  
کسے خلاف این روایت کند اعتبار نمایند کہ طریقہ علیہ احمدیہ را غرت من اللہ است  
و لو کونہ المشرکون۔ چند روز فقیر در اینجا ہست انتشار اللہ تعالیٰ۔ بعد از چند روز متوبہ  
دارا لارشاد خواہد شد۔ والسلام۔ بخدمت والد ماجد سلام خیر انجام رسانند و یاران  
طریق و عبد المؤمن را سلام رسانند۔ محمد یوسف بہ دعوات مخصوص ہست

مکتوب ششم۔ بہ ملا محمد مؤمن و ملا محمد ہاشم صدر یافت

عَلَيْكُمْ بِصُحْبَةِ الصُّفَاءِ وَالْفُقَرَاءِ سَيِّدَا مُحَمَّدٍ الْمُرَادِ۔ فَإِنَّهُ يَأْخُذُ مِنْ  
صُحْبَةِ الْفُقَرَاءِ عِظًا وَافِرًا وَيَلْبِقُ بِصُحْبَةِ الطُّلَابِ الشَّاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔ اشعار  
زنگین محمد ہاشم ذوقین ساخت۔ و السلام علی من اتبع الهدی۔  
مکتوب ہفتم۔ بہ شیخ محمد مراد نوشتہ ہست۔

مکرر ناجات محبت اخوی محمد مراد رسید قاصد حال خیلے مستعجل بود۔ بہ تفصیل  
نہا شتم پر داخست مجلا آنکہ سررشتہ طریقت و شریعت را مادام النفس فی النفس از  
دست نہ دہند۔ و مقتضی آثار سلف باشند و این خیر خواہ را غافل از دعوات و توجہات

بل بشارات ندانند۔ اما استقامت آن است کہ بندہ بشارات نباشند کہ این داخل  
 اجر است در دار العمل۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنْ أَجَلَ اللَّهُ  
 لَآئِتِ۔ بشارتے کہ از شیخ شرف الحق نوشتہ اند خیلے بلند است۔ امیدوار باشند تفصیل  
 آن بمشافہ تعلق دارد۔ الہی میسر یاد۔ دیگر نشیدہ شد کہ شما بہر احتیاط قرأت نماز بہ مسجد  
 ادا نمی کنند۔ احتیاط زیادہ یاد۔ اما جماعت ادنیٰ را در مسجد حتی المقدور از دست نہید  
 و اگر بالفرض شہہ قوی مانده باشد منقرض اعادہ کنند۔ هَذَا طَرِيقُنَا وَالسَّلَام۔ بہ  
 والد ماجد سلام خیر انجام رسانند۔ اگر ترجمہ کتاب فواقض الرواۃ میسر شدہ باشد  
 ارسال دارند و غیبیہ سلام می رسانند۔

مکتوب ششم۔ یہ شیخ محمد یوسف صد در یافت۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا أَلَقْنَا مِنَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى سَيِّدِ الْعَرَبِ وَ  
 الْعَجَمِ وَآلِهِ الْأَكْرَمِ۔ اَمَّا بَعْدُ هَذَا الْمُرَامُ اُخْوَانِ كَرَامِ اَدْوَالِ الْحَمْدِ وَالْاِحْتِرَامِ  
 مُحَمَّدِ الشَّيْخِ دَمِيَالِ مُحَمَّدُ دُومِنْ۔ اِذَا احْقَرْنَا لَنَا سَلَامَ خَيْرِ اَنْجَامِ مَطَالَعَهُ نَمَانِد۔ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 الَّذِيْنَ اَنْصَبَتْ يَارَانِ عِظَامِ اَوْقَاتِ غَزِيْرٍ رَاصِرٍ مِمَّ غَزِيْرٍ نَمُوْدَ اَمِيْدٍ اَعْنَابِ  
 اَزَلِيْ بَاشْتِ دَرُوْنِ كِيْ چِنْدِ سَرِّ مَحْبُوْدَ بَعُوْزِ غُظِيْمٍ مَتَّازِ كِرُوْدَ وَالَّذِيْنَ جَاهِدُوا  
 فَيُنَالُوْهُمُ سُبُلَنَا نَقْصَرُ قَاطِعِ اَمْتِ فَاَعْتَبِرُوا اَيُّهَا اَوْجُوْا اِلَى الْاَبْصَارِ  
 وَالسَّلَامُ عَلَيْنَا كُمْ۔ اَخُوِيْ مِيَا نِ مُحَمَّدِ الشَّيْخِ اَشْعَارِ زَيْنِ دَرِيْجِ اَهْتِرَامِ لَيْفِ نَمُوْدَ  
 اِرْسَالِ نَمُوْدَ بُوْدَنَدِ كَرَمِ كِرُوْدَنَدِ وَتَقْصِدِ بَعِيْثِ شِيْدِنَدِ۔ قَابِلِ ذِمِّ مَاطْلَعِ مَحْ پُوْشَانِيْدِ  
 كَرِيْمِ مَطْلَقِ رُوْزِ قِيَامَتِ بِيْتَنَ اَجِيْلِ كَرَمِ سَا زَهْدِ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ الْاَنْاَمِ۔  
 مکتوب ششم۔ شیخ محمد آدم صد در یافت۔



الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى - أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ  
 الرَّحَّ الصَّالِحَ الْفَاضِلَ مُحَمَّدًا الْمُؤَادَّ الْكَشْمِيرِيَّ لَمَّا اخْتَارَ صُحْبَةَ الْفُقَرَاءِ وَلَا زَمَ  
 لِمُرُقَّتِهِمْ وَدَاوَمَ عَلَى أَذْكَارِهِمْ وَأَشْغَالِهِمْ حَتَّى لَاحَ عَذِيهِ الْإِمَامُ الْمُتَعَادِلُ  
 وَالْكَرَامَةُ وَذَلِكَ حَظًّا مِنَ الْقَنَاءِ وَالْبَقَاءِ وَتُتَوَفَّى بِالشَّاهِدَاتِ الْمَكَامِلَاتِ  
 وَالْمَجْلِيَّاتِ وَمَا لَيْدُهُ إِلَّا كَابِرٌ فِي الْمَنَاقِبِ الْكَمَالَاتِ بَلْ وَصَلَ إِلَى مَا  
 اخْتَصَّ بِهِ الْمَشَاحِجُ النَّفْسَانِيَّةُ قَدْ سَمِعْنَا مِنْهُمْ بَلْ وَصَلَ إِلَى مَا  
 اخْتَصَّ بِالسَّادَاتِ الْكِرَامِ الْأَحْمَدِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ وَأَفَاضَ عَلَى  
 الْعَالَمِينَ بَرَكَاتِهِمْ أَجَزَتْ لَهُ بَعْدَ الْإِسْتِغْنَاءِ وَالْإِسْتِغْنَاءِ مِنْ الْمَشَاحِجِ  
 تَعْلِيمُ الطَّرِيقَةِ النَّفْسَانِيَّةِ لِلطَّلَاقِ وَتَسْلِيْلُهُمْ سَبِيلَ الْمَرْشَدِ إِلَى  
 رَبِّ الْأُمُورِ بَابٍ وَذَلِكَ بِشَرْطِ الْإِسْتِقَامَةِ عَلَى الشَّرِيعَةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ لَا  
 يُجَاوِزُهَا بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ وَعَلَى صَدَاقِهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ رَزَقَهُ الْإِسْتِغْنَاءُ  
 وَالرُّشْدَ وَالْبَرَّ - أَنَا الْفَقِيرُ تَحِيَّةُ الْأَحَدِ ابْنُ الشَّيْخِ الْكَامِلِ شَيْخِ  
 مُحَمَّدٍ سَعِيدٍ - يَا الْفَارُوقِ الْخَنَفِيُّ السَّرُّ هُنْدِي قَدْ سَأَلَ اللَّهُ سِرَّهُ  
 الْأَسْتَى - وَالسَّلَامُ - مِنْ أَتْبَعَ الْهُدَى

مکتوب ہم - یہ شیخ محمد مراد در بیان غراپر سی والدہ و بشارات و احوال شیخ محمد یوسف و  
 شکایت بعضی طلباء مراد دریافت -

حَامِدًا لِلَّهِ وَمُصَلِّيًا عَلَى حَبِيبِهِ وَآلِهِ - أَمَّا بَعْدُ - سَلَامٌ خَيْرُ نِجَامٍ حَقَرُ الْأَنَامِ  
 اِنْوَى اِغْرَى حَقَائِقِ الْكَافِي شَيْخِ مُحَمَّدٍ رَادَّوْصَلَهُ اللَّهُ إِلَى آخِرِ الرَّشَاقِ بِمَطَالَعِ نَمَائِدِ اِحوال  
 ابن شکستہ بال یثد المتعال کہ موجب شناسے حضرت ذی الجلال بہت و کثیر و مانتوجہ ایمکم

دُعَاءٌ وَتَفَوُّعًا إِلَى أَنْ جَاءَ نَارِي حَقِّكُمْ بِشَارَاتٍ وَرِشَارَاتٍ وَالْمَرْحُومَاتُ مِنْكُمْ  
 أَنْ لَا تَنْسُوا نَامِنَ دَعْوَاتِكُمْ فِي مُخَاصَّةٍ أَوْ قَاتِكُمْ. مخدوما پیش ازین ہم نوشتہ و اکنون  
 ہم می نویسید کہ از ارتحال والدہ ماجدہ شما خاطر دوستان خون گردید۔ اَمَّا سُنَّةُ اللَّهِ الَّتِي  
 قَدْ خَلَّتْ فِي عِبَادِهِ۔ اکنون از صبر و شکیبائی چارہ نیست و خرامداد و احسان در پادہ آن  
 محتاج طریقہ مرصیہ نہ۔ فقیر ہم در اوقات مَوْجُوۃُ الْاِحْجَابِہِ آن مرحومہ را یاد و شادی نماید  
 و بتوابع ختم کلمہ طیبہ امداد و اعانت می نماید و آثار نیک می فہم و اللہ اعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔  
 احقر در باب شما از قطب الاقطاب حضرت خواجہ حبیبو سلمہ اللہ بشارت خواستہ بود۔ بعد از  
 توجہ فرمودند کہ انوار حقیقت کعبہ ولایت احمدی کہ از عنایات خاصہ آن حضرت مفہوم می شود  
 در باب صلاح آئین شیخ محمد یوسف احقر در بیج توجہ و تہرت نہ نمودہ چنانچہ آثار نیک ظاہر شدہ  
 و کیفیات خاص کہ از لوازم طریقہ انیقہ احمدیہ بہت و رودیافتہ روز رخصت بخدمت قطب  
 الاقطاب برودہ بود۔ بعد از توجہ فرمودند کہ از ولایت کبریٰ خارج مفہوم شد و قطع نظر ازین  
 متنی نسبت او علو عجیب دارد و انوار نسبت و انتشار در آفاق و استعداد او عالی ظاہر  
 گردید و زیر قدم حضرت نوح علیہ السلام مفہوم گردید و زادہ ا۔ قَاوْذَوْ قَا مَ اَکْرِبَ اَکْرِبَ  
 شریف شما خواهد آمد اجازت ہم خواهد داد۔ دیگر بعضی مکاتیب نو جمید و اشیای دیگر  
 نوشتہ آورده بہت بمطالعہ خواهد در آمد عجیب نیست کہ خواجہ حبیبو درین ردی بجنب کثیر شریف  
 می آئند۔ و کجیل کہ احقر ہم رفاقت نماید۔ دو مانع فقیر را پیش آمدہ بہت۔ اگر ازین ہر دو فارغ البال  
 گردید اغلب کہ خواهد غم نمود۔ ایام کہ خدائی محمد جواد بر نزدیک و بعضی لوازم ضروریہ مفقود۔  
 دوم کوفت والدہ ماجدہ سلمہ بہا بہا۔ شما ہم بدعوات ظہر الغیب مدد با شید کہ حق سبحانہ ایشا  
 را صحت بخشد و امر خیر انجام یابد و این سفر بطریق احسن میر آرد کہ احقر مشتاق لقای شماست۔

دیگر تحقیقاً کہ از کشتیر مصوب محمد یوسف رسل شدہ بود ہر ہمہ دل پذیر بود تَقَبَّلَ اللہُ مِنْکُمْ از والدہ معنویہ خود مع سائر فقیر زادہا سلام خیر انجام مطالعہ نمایند ع از ہر چہ می رود سخن دوست نوشتن تربیت

مسموع شدہ باشد کہ راہونی از ما شکست و بدیگران پیوست حَسْبُنَا اللہُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ آنچه معقول این دور از کار شدہ آن است کہ اَخْطَا الطَّرِيقَ وَصَلَّ عَنِ السَّبِيلِ وَاللہُ اعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْأُمُورِ كُلِّهَا. وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی. جناب قطب لاقطاب سلمہ ربہ سلام رسانیدہ اند۔ بخد مت کمالات پناہی اخوند جیو سلام خیر انجام موصول باد بہ اہل ارادت وودت سلام برسانند محبت آثار ملا عبد المؤمن سلام خوانند قَاتِلُوا اللہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّ الْأَمْرَ لَشَدِيدٌ مِنْ اَنْ يَّتَصَوَّرَ وَالسَّاعَةُ اَمْرٌ مِنْ اَنْ يَّتَخَوَّرَ اَرَفْتِ الْاَرْفَةَ۔ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللہِ كَاشِفَةٌ۔

مکتوب یازدہم۔ در بیان احوال و بشارات باحق محمد محمد مراد صد دریافت۔

ازین مسکین محمد مراد سلام خیر انجام مطالعہ نمایند۔ درین ایام بعضی عنایت الہی در باب خود مشاہدہ نمودہ کہ در ایام سابق گوئیاعشر عشر آن حاصل روزگار نمودہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ از جملہ عنایات مذکورہ بشارات سابقیت است کہ منطوق کریمہ السَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ الْآیَات است دہم بشارات آن قبولیت خاص کہ مقبول آن مقبول حق باشد و مردود آن مردود حق بود دہم بشارات مغفرت خاص یعنی دخول در بہشت بے حساب بے عذاب مَعَ الْغَنِّ مِنَ الْاَتْبَاعِ اَوْ زِيَادَةً مِثْرًا مِثْرًا وَالْاَصْحَابُ الْاَحْبَابُ اللہُ دَاخِلُونَ فِي الْبَشَارَةِ وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللہِ سُبْحَانَهُ۔ در باب توفیق آثار عبد الرحمن مہربانی نمایند فضائل پناہ اخوند جیو سلام

دوالد ماجد شام قوم شده شاید که نه رسیده الحال نیز می نویسید که شما خدا آگاه و والد شما واقع راه را احتیاج نصیحت نیست. اما این قدر می نویسید که هر چند مصیبت بزرگ تراجر عظیم تر. و در وقت توجیه بر هیچ مرحوم را منفرج یافته شد و مدد می نمودند. و الغیب لله سبحانه. به والد ماجد و برادر سلام رسانند اللهم اجعل فی بیتهم الامن والامان والایمان ووسع فی ارزاقهم. واعمارهم. آمین. به سایر اهل طریقه سلام رسانند محمد یوسف به دعا مخصوص است.

مکتوب سبت نهم. در بیان علو بشارت و دعوات به مؤلف صد دریافت.   
 الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى. ازین مسکین محمد مراد و فقه الله بعد از اشتیاق معلوم نماید که خاطر همواره متعلق اخبار فرخنده آثار شامی باشد و خواهان ترقیات شامی بود. از ارسال نامجات دریغ نه دارند و به دعوات لهر الغیب محمد این خاکسار باشند. بعضی بشارت از عالم غیب در باب این مسکین ظاهر شده از جمله سرار لازم الاستتار است. اَلْمَنَّةُ لِلَّهِ عَلَى ذَلِكِ الْبَشَارَةُ مَشَافَةٌ نَكُوْزُ وَابْدُ شَد.

مکتوب بی ام. به کینه در و لیثان مؤلف صد دریافت در بیان طلب گاری فقیر.   
 مِنَ الْفَقِيرِ عَبْدٍ الْاَحَدِ اِلَى الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ الْمُرَادِ. اَمَّا بَعْدُ. سلام خیر انجام بدان برادر گرامی موصول باد. اتوال شکسته بال موجب تنای جمیل مطلق است. وَالْمُسْتَوَّلُ مِنْهُ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَعَافِيَتُكُمْ وَاسْتِقَامَتُكُمْ. محذوما اگر اذن والد میر آید میر سید سنا مغتنم شانند. اگر چه رابطه معنوی فیما بین قوی است نزدیک دور اینجا کاملاً مساوی است اما صحبت صحبت است وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ. لا محمد یوسف سلام خیر انجام مطالعه نمایند فضائل دستگاه اخوند جیور اسلام رسانند.

مکتوب سی و یکم۔ بہ احقر مؤلف محمد مراد صدور یافتہ در بیان ولایت اللہ خوش غفر اللہ لہا۔  
 حامد اللہ ازین فقیر انوی شیخ محمد مراد سلام خیر انجام مطالعہ نمایند بکسر و بلیغ  
 کہ بعد از رسیدن محمد یوسف نوشتہ بودند وصول یافت و بر کیفیتہا سے آن جے اطلاع داد۔  
 زَاذَکَ اللّٰهُ ضِیَاءٌ وَ نُوْرٌ اَوْ رُشْدٌ اَظْہَرُ اَوْ بَاطِنًا۔ مخدوما قاصد مجل بود روز  
 روز جمع بنابران بہ زواید نہ پرداخت اگر تو است حق جل و علی مطابق آید بہ تفصیل بعضی مقدمات  
 حقایق خوابد پرداخت۔ و در باب عصمت سرشت والدہ ماجدہ غفر اللہ لہا کہ ازین دار ولایت  
 نموده اند ما فقرار را بخردن ساختہ بہ دعوات و استغفار مہم باشند۔ و اسلام محمد یوسف و  
 سایر اہل طریقہ سرایم خوانند و اشعار رنگین و دلبر محمد ہاشم ذوقین سارست بجزاء اللہ خیراً  
 وَ رِزْقَہُ اللّٰهُ الْبَرَّکَات۔ از سایر فرزندان و برادران سلام خیر انجام مطالعہ فرمایند۔  
 مکتوب سی و دوم۔ در بیان اخبار میر پور بٹ در استحکام رابطہ معنوی و طلب انوی شیخ محمد یوسف  
 بہ احقر مؤلف صدور یافت۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ السَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ مَعْلُوْمٌ مَعَادَتِ مَنِہ  
 نشاتین شیخ محمد مراد باد کہ احوال خیر اندیش موجب ہزاران محامد الہی ہست فَاَلَمْ سَتَوْا مِنْ  
 حَقْرَہٗ قَدْ سَمِعَ عَافِیَتَکُمْ وَ اسْتِقَامَتَکُمْ وَ تَرَقّٰی دَرَجَاتَکُمْ۔ مخدوما چند گاہ ہست  
 کہ نوشتہ شریف بہ فقرار نہ رسید و مدتے ہست کہ رقیمہ فقرار ہم بہ آن برادر عزیز نہ رسیدہ باشد  
 بسیاری راہ و کمی واردین عذر خواہ ہست۔ رسوم ظاہر نزد اہل باطن چندان اعتبار نہ دارد  
 همان رابطہ قلبی کہ خارج تکلف و تصنع ہست قیمت دارد۔ اگر آن معنی بر جا ہست بیچ غم نیست  
 و اگر عیاذ باللہ عتہ در نسبت معنوی نور رفت فَاِذَا لَا یَنْتَفِعُ الْکُتُبُ وَالرِّسَالُ بِکُمْ  
 اللہ رابطہ باطنی و مجاہدت معنوی فیما بین محکم ہست فَاِذَا لَا یَنْفَعُ النَّوْءُ اِلَّا التَّكَلُّفَاتِ نَعَمْ

قَدْ يَنْفَعُ مِثْلُ هَذِهِ الْأُمُورِ لِأَرْيَابِ الذَّوْقِ وَالْحُضُورِ وَغَايَتُهُ الْإِضَاحُ حَسَنَةً  
 أَحْسَنَ اللَّهُ الْيَتَا وَالْيَتَامَىٰ - دیگر معلوم شریف باد کہ احقر مع اخوی الاکبر شیخ سعد الدین مع  
 بشارت غیبی بہ ملک پورب رسیدہ ہست۔ این جاصوبہ دارخان ذی شان اند گاہ گاہ صحبت  
 ہم واقع می شود۔ بعضے خدمات فقراء بجا آوردند و فقہ اللہ۔ ہمیشہ زادہ خان مذکور نیز محمد نجیب  
 بہ احقر نسبت ارادت و اخلاص بدرجہ دارند کہ فوق کمتر باشد۔ آن قدر خدمات فقراء نموده  
 کہ در نوشتن نہ گنجید۔ شما ہم بہ ایشان آشنا باشید و بہ دعا و خیر مسد و معادین ایشان باشید  
 والسلام۔ بخدمت فضائل پناہ افخند جیو سلام رسانند۔ اخوی محمد یوسف سلام خوانند از  
 الوضیفہ سلام خوانند۔ از محمد جواد نیز۔ اگر محمد یوسف برسند خیلے برجا ہست۔  
 مکتوب سی و سوم۔ بہ احقر محمد مراد در بیان غرم سیر کابل صدور یافت۔

اخوی اگر می حقان آگاہی شیخ محمد مراد سلام خیر انجام مطالعہ فرمایند۔ بہ عامل قیمہ  
 محمد ہاشم باید کہ توجہ شافی نمایند تا بحتی خود برسد۔ و غرم سیر کابل بہ همان حال ہست۔ اما غرہ  
 شہر ربیع الثانی برائے کوچ مقرر نموده بشد۔ و استخارہ ہاہم راہ دادند۔ اغلب کہ سیر واقع شود  
 و کتب کہ موقوف شود۔ والسلام علیکم۔ شیخ محمد یوسف طالب سلام خیر انجام خوانند۔ شیخ  
 عبدالمؤمن۔ و شیخ محمد ہاشم و سایر اہل طریق سلام خوانند۔

مکتوب سی و چہارم۔ بہ مکینہ محمد مراد در بیان طلب برائے سیر کابل بر فاقہ قطب عالم صدور یافت۔  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ - اَمَّا بَعْدُ - ازین حقیر  
 تمام تقصیر سلام مودت انجام بہ اخوی اغری فضائل بآبی شیخ محمد مراد موصول باد۔ مخدوما امروز  
 شنبہ پانزدہم شہر ربیع الثانی ہست داخل سرای اورنگ آباد کہ دو مترے از لاہور بجانب  
 سرہند ہست فرود آمدیم و دوسہ مقام نموده روانہ دارالملک کابل می شویم انشاء اللہ سبحانہ



را سرگرم شغل باطن و استقامت ظاہر دارند۔ در حین نوشتن نظر بر باطن شما افتاد حضور خاص  
مفہوم گردید۔ و معنی دیگر کہ مناسب مناصب خدمت باطنی آن دیار بہت متوہم شد۔ چون دفع  
تر گردد انشاء اللہ مرقوم نموده آید۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتَّبَعَ الْهُدٰی۔ شیخ محمد یوسف  
باشما در نظر کشفی مشایب بسیار ظاہری شود وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ مشار الیہ جمیع اہل طریق سلام خواہند  
بخدمت فضائل پناہ افروزند حیو سلام خیر انجام رسانند از برادران گرامی و فرزندان فقیر و ملا  
فتح محمد سلام خوانند۔

مکتوب سی و ہفتم۔ بہ حق مرقولف در بیان تحریریں بخدمت پدر و در لشارت استقامت  
و طلب سالہ تالیف حضرت محمد فرخ شاہ قدس سرہ در منع غنا نوشتہ اند۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادَةِ الذِّیْنِ اصْطَفٰی۔ محبوب القلوب شیخ محمد مراد اداۃ  
اللہ بِالْخَيْرِ وَاَوْصَلَهُ كَمَا لَا فَوْقَ الْكَمَالِ در مراتب قرب الہی مترقی باشند۔ صحیفہ مودت وصول  
یافتہ سرور ساخت اَلْمُنَّةُ لِلّٰهِ بِرَجَادَةِ تَرْغِیْتِ و سَجَادَةِ طَرِیْقِ استقامت دارند و از یاد فقر  
بابا غافل نیستند۔ توقع کہ در اوقات مروتۃ الاجابت بہ دعوات ظہر الغیب حمد و معاون  
این خاکسار باشند۔ و احقر را نیز از دعوات و توجہات در باب خویش غافل نہ فہمند۔ و در سعی  
ترقیات خود تصور نمایند زَاوَاكُ اللّٰهِ مِنَ الْكَمَالَاتِ الْاٰخِرَةِ۔ دیگر در باب حاصل  
مکتوب دستگیری تمام فرمایند تا مبلغ او حصول یابد۔ دیگر خدمت والد شریف درین ایام نیز  
بر شما لازم است رضای فقر را نیز درین تصور نموده پیچہ دقیقہ فرو گذاشت نہ نمایند، اَلَا  
مَا لَا بُدَّ مِنْهُ۔ بہ والد باجد خود سلام احقر الانام رسانند۔ و حصول مبلغ حاصل رقمہ توقہ  
تمام نمایند۔ بہ محبت آئین شیخ محمد یوسف سلام برسد و بہ سایر اہل طریقہ سلام رسانند۔ شیخ  
خلیل الرحمن سلام می رسانند۔ و فرمودہ اند کہ رسالہ بابت حُرْمَتِ غِنَا تصنیف برادر مہولوی

اگر توانید فقر را در راه یاد شهر کابل دریابید۔ زیادہ چہ نویسید رَزَقَكُمُ اللّٰهُ التَّقْوٰی وَ  
الْاِسْتِقَامَۃَ وَالنُّصْرَۃَ وَالْوُصُوْلَ اِلٰی اَعْلٰی الدَّرَجٰتِ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتَّبَعَ  
الْهُدٰی۔ اخوند حیو سلام خیر انجام موصول باد۔ انوی شیخ محمد یوسف سلام خوانند و کن اِلٰک  
بِجَمِیْعِ اَهْلِ الطَّرِیْقِ۔

مکتوب سی و نهم۔ بہ احقر محمد مراد صد در یافتہ در بیان وصول بہ شهر کابل از سفر در گذر فرمود۔  
حَمْدُ اللّٰهِ سُبْحَانَہٗ۔ انوی اغزی حقایق آگاہی شیخ محمد مراد سلام خیر انجام مطالعہ  
نمایند۔ مخدوما امروز کہ روز جمعہ ششم ماہ رجب باشد۔ ہم ششم روز ہست کہ داخل شهر کابل  
شدہ ایم۔ و در راہ انتظار کشیدیم۔ اکنون ہم فی الجملہ ہست۔ لیکن در راہ خیلے تصدیع ہماست  
نہی خواہم کہ شمار زیر بار شوید و در راہ ایذا کشید۔ و در وقت رفتن بہ ہندوستان اگر میسر شد  
بہ کشمیر ہم عبوری نمائیم۔ اما چون ضعیفات ہمراہ اندہ حالی از تامل نیست۔ بارے تاچہ شود  
فقیر تا عید رمضان درین ملک ہست۔ بعد از نماز عید انشاء اللہ متوجہ حضرت سرہندی شو  
و السلام علیکم و علی سائر من اتبع الہدی۔ انوی محمد یوسف و سائر یاران سلام خوانند۔  
مکتوب سی و ششم۔ در بیان بشارتِ مداریت و استقامت و تحریر لہشار و مناسبت شیخ  
محمد یوسف بہ شیخ خود در امور باطن و مایٰ نایبہ بہ مؤلف صدور یافت۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ السَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اَصْطَفٰ۔ اما بعد۔ مدّے می گذر  
کہ از ان یار سعادت آثار نامہ مفصل نہ رسید۔ و مشتاقان را مسرت تازہ نہ رسانیدہ قریب دو  
ماہ ہست کہ یک مکتوب مرغوب رسیدہ بود و بر بعضی اذواق و احوال ایشان اطلاع دادہ۔ الحمد  
لہ و المّٰنہ کہ بر شریعت و طریقت بحقیقت استقامت دارند و از حدوثِ حوادثِ دورانِ انجا  
نہی روند۔ این حقیر از احوال خیر مال شما غافل نیست۔ امیدار ترقیاتِ مثالیستہ باشند و یار الطریق

مکتوب سی و نهم - در بیان رحلت والدہ ماجدہ خواش و ترغیب بخدمت مخدوم زادہ عالی منشبت  
شیخ محمد صبغۃ اللہ سلمہ اللہ کہ بہ کثرت قدم مہینت لزوم فرمودہ بودند یہ مولف احقر صدف ریافتہ  
حَامِدًا لِلّٰہِ وَ مَصَلِّیًّا عَلٰی اَسْعَدِ السَّعَدِ اِے وَ عَلٰی اِلٰہِ التَّقٰی وَ صَحْبِہٖ اٰلِہٖ  
اما بعد سلام خیر انجام احقر الانام بہ نوری تقویٰ شعار محمد مراد زادہ اللہ بہ خیراً موصول باد  
احوال فقرائے باب الرحمانی مجاوران روضہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ موجب ہرانا  
ماید الہی نمت و الْمُسْتَوَّلُ مِنْهُ سُبْحَانَہٗ عَافِیَتُکُمْ وَ تَرْقِی دَرَجَاتِکُمْ - محمد و ما  
نَحْنُ فِی دَعْوَاتِکُمْ وَ فَرَجُوْ مِنْکُمْ اَنْ لَا تَغْفُلُوْا مِنْ دَعْوَاتِنَا اَرْزَقْنَا اللّٰہُ زَایَاکُمْ  
رِضَاءَ الْکَامِلِ الشَّامِلِ اٰمِیْن - دیگر جناب مخدوم زادہ بزرگ شیخ صبغۃ اللہ آنجا تشریف  
می آرند مکرر بخدمت ایشان رسیدہ رضا مندی ایشان حاصل نمایند و سعادت خود دران

دانند۔ ملا محمد یوسف و سائر اہل طریقہ سلام خوانند۔ مخدوم ششم بیع الاول حضرت والدہ ماجدہ بہ دارالبقار حلت نموده اند، اَقَابِلَہُ وَاَقْبَالَہُ رَاجِعُونَ۔ بہ دعا و ختم و استغفار حمد و معاون باشند۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتَّبَعَ الْهُدٰی۔

مکتوب چہلم در طلب حق قرع شیخ محمد یوسف بہ ارالارشاد و ترغیب سلسلہ احمدیہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اما بعد مدتی مدید و غمناک

برآمدہ کہ ازان اگر اکرم صحیفہ شریفہ و رود نیافتہ و مشتاق را بہجت تازہ نہ رسانیدہ مانع جز اشتغال یا شغال مباد۔ اَوْصِیْکُمْ وَالنَّفْسُ الْغَافِلَہُ اَوْ لَا یَتَّقُوْیَ اللّٰہَ وَاِلَّا فِتْقًا بِاَقْبَارِ اَهْلِ اللّٰہِ لَا سِیَّمَا النَّفْسِیَّۃَ الْعِلِیَّۃَ سِیَّمَا الْاَحْمَدِیَّۃَ الْقُدْسِیَّۃَ قَدْ مَنَّ اللّٰہُ اَسْرٰہُمْ التَّرْکِیَّۃَ فَاِنَّہُمْ بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ جَمَعُوا بَیْنَ الطَّرِیْقَۃِ وَالشَّرِیْعَۃِ وَمَرَجَعُوا بِحَادِیِّ الْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ فَلَا یَبْغِیَانِ حَتّٰی خَرَجَتْ کُنُوْزُ اللّٰوِلُوْا وَاَلْمُرْحَانِ مِنْ مَّعَادِنِ الْاَلِیْقَانِ وَالْعَرْقَانِ فَمَنْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَیْنَا بِہَا وَاَطْلَعَنَا عَلٰی خَوَائِصِہَا وَخَبَایَاہَا وَفَرَحَمُ اللّٰہُ عِبْدًا اَقَالَ اَمِیْنًا۔ امین۔ درین موسم توقع آن داند کہ شمایا انوی محمد یوسف بحضرت دارالارشاد خواهد رسید الخیر فی مَاصْنَعِ اللّٰہُ بِالْجَلَا شَتِیاقِ طَلَقَاتِ بَاقِی ماند حق سبحانہ بطریق احسن میسر کناد۔ دیگر معلوم شریف باد کہ غزنی خواجہ نور اللہ نام نواسہ ملا شاہ کشمیری پیش ازین از کمالات مآب شیخ محمد یار مبلغ ہمیشہ صدر و بیہ بطریق قرین گرفتہ بود۔ اکنون سال می گذرد کہ یک عدد ہم ادا نہ نموده۔ و شیخ مذکور برائے استیفاء دین ملازمے را آنجا فرستادہ توقع کہ آن اخ اکرم توجہ نموده آن مبلغ را حاصل کردہ ارسال دارند۔ و اگر چنانچہ درین باب آن عزیز تعنت نمایند از ہر جا کہ دانند زود رسانیدہ کار کنند۔ استماع یافتہ کہ غزنیے سبحانہ را ترغیب دارند کہ بہ بزرگی و کمالات موصوف اند و شاہ محمد قائل نام

دارند۔ و صاحب صوبہ بہالستان حسین ظن بہم رسانیدہ۔ و ہم آن برادر را بہ آن بزرگ معرفت و مودت بہم رسیدہ بہالستان گفتہ و تاکید نمودہ و از حاکم مذکور ساختہ مبلغ حاصل نمایند۔ یا بجلہ توجہ شانی نمایند کہ شیخ مذکور از چند نگاہ نزد احقر تشریف دارند و ہمہ قدیم را جدید ساختہ و رابطہ سابق را مستحکم نمودہ اند۔ و راہ لطف و لطافت را زیادہ از زیادہ در پیش نمودہ **فَاللّٰہُ اَبْرَہٰمَ عَلٰی اَہْلِ الطَّرِیْقَةِ اَعَانَتَهُمُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ**۔ بسا اہل طریقت سلام خیر انجام موصول باد۔ انوی شیخ محمد یوسف سلام خوانند انتظار شما ماند **اَحْسَنَ اَلتَّحِیَّاتِ**۔ سلام فقیر را بخدمت آن عزیز رسانیدہ فاتحہ حسن خاتمہ حاصل نمایند۔ از سائر اولاد و احباب خصوصاً ملا فتح محمد سلام و تحیہ قبول باد۔

**مکتوب چہل و یکم**۔ بہ کمینہ محمد مراد در نوید و انتحیات و خصوصیات احمدیہ صد دریافت۔

**اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ السَّلَامُ عَلٰی عِبَادَةِ الذِّیْنِ اصْطَفٰی**۔ اما بعد صیغہ شریفہ انوی اگر می شیخ محمد مراد ارادہ اللہ بخیر و وصول یافتہ مسرور ساخت۔ و سرگرم دعا و توبہ نمود **اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ** امید بہت کہ بہ جمیع فرایا و خصوصیات خاندان حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشرف خواہید شد۔ خاطر گرامی ازین ممر جمع فرمایند و انوی شیخ محمد یوسف نیز داخل این بشارت علیہ اند **وَسَاوِرُ اصْحَابِنَا یَقْدِرُ اَلْحُبَّ مَعَ مَشِیْخَتِهِمْ**۔ سو غایت رسید قبول باد۔ زیادہ برین طاقت نوشتن کم است **وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ**۔ بخدمت حقایق آگاہی شاہ محمد فاضل جیو سلمہ ربہ سلام خیر انجام رسانند۔ و فاتحہ حسن خاتمہ طلب نمایند۔ اگر صنعت خون کشیدن نمی بود در قیمہ مفصلہ می نوشتم۔

**مکتوب چہل و دوم**۔ در بیان آن کہ علم بہ احوال سلوک ضرورت یانہ و تحقق مداریت و سابقیت مؤلف و در بیان احوال شاہ محمد فاضل و یاران طریقہ بہ احقر مؤلف صد یافت۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ - اما بعد اخوی اغری شیخ  
 محمد مراد از اقل العباد پرسید کہ علم بہ احوال از لوازم سلوک بہت یا بیچ در کار نیست مخدو  
 قول حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ بہ قول ناظر بہت آہنجا کہ فرمودہ کہ مقصود از سیر سلوک  
 آن بہت کہ اجمالی تفصیلی گردد و استدلالی کشفی - و قول شیخ اکبر قدس سرہ بثنائی نہایت قال  
 مِنَّا مِنْ عَلِيمٍ وَمِنَّا مِنْ جَہْلٍ - و آنچه از کلام تمام الہام حضرت مجدد الف ثانی و خلیفہ  
 السعیدین المعصومین منع گشتہ آن بہت کہ علم بہ دو نوع بہت - یکے عبارت از شناختن  
 حق و حقایق غیبیہ ملکوتیہ و جبروتیہ بہت بیاطن - دوم عبارت از شناختن آن شناختن کہ  
 آن را عِلْمُ الْاَعْلَمُ خوانند - و آنچه در کار بہت همان اول بہت - ثانی لازم نیست - گاہ بہ آن  
 نوازند و گاہ اکتفا بر علم بحجت فرمایند اِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ - برین تقدیر بر قولین  
 مذکورین کہ بحسب ظاہر تعارض و تدافع بود من دفع گشت اِنَّ الْمُرَادَ بِالْاَوَّلِ الْعِلْمُ  
 بِالْحَقَائِقِ وَهُوَ الْعِرْفَانُ وَهُوَ الْمَقْصُودُ بِالسَّيْرِ وَالسُّلُوكِ وَبِالثَّانِي عِلْمُ  
 الْعِلْمِ وَلَا يَجِبُ تَحْصِيلُهُ - این جا قاعدہ بیان نہائیم تا سیر این دقیقہ نیک منکشف  
 شود - و انکشاف حقایق مع ثبوت جہل السالک مستبعد نہ نماید - بدانکہ عالم صغیر کہ  
 عبارت از انسان باشد - چنانچہ ظاہر و باطن دارد - بچنین قلب کہ آن را عالم صغیر نامند  
 ہم ظاہر و باطن دارد ثُمَّ اِذَا وَرَدَ الْوَارِدُ فِي بَاطِنِهِ حَصَلَ الْعِلْمُ وَتَحَقَّقَ  
 الْعِرْفَانُ وَتَصِيرُ الْاَجْمَالِي بِالْتَدْرِجِ تَفْصِيلِيًّا - وَالْاَسْتِدْلَالِي كُشْفِيًّا وَاِذَا  
 اسْتَوَىٰ ذَٰلِكَ الْوَارِدُ عَلَىٰ ظَاهِرِ الْقَلْبِ حَصَلَ عِلْمُ الْعِلْمِ وَذَٰلِكَ مِنَ  
 الْمُحْسِنَاتِ لَا مِنَ الشَّرَّائِطِ وَهَٰذَا فَاتَهُ يَنْفَعُكَ فِي حَلِّ كَثِيرٍ مِنَ الشُّبُهَاتِ  
 بعضی اکابر فرمودہ اند کہ علم احوال لازم نیست - اما علم حصول مناصب علیہ مثل طبیت



و غوثیت و فردیت و غیرہا در کار است۔ لیکن اسچہ از زبان حضرات عالی درجات سماع  
یافتہ دلالت بر آن دارد کہ این نسبت بہ قطب ارشاد وقت بہت فقط و مکن کہ صحت  
مناصب دیگر از مداریت و بدلتیت و غیرہا از منصب خود و قرب خود بل اصلاً ولایت  
خود ہم خبر نہ داشتہ باشد۔ و نقلی کہ در نقحات از غوث اعظم قدس سرہ آورده اند  
مؤید این معنی است۔ مخدومادرباب منصب قطبیت خاص آن دیار کہ در حق شما احقر  
از دیری گفتہ گما صَبَقَ الْإِسْثَارَةَ فِي مَكْتُوبَيْنِ السَّابِقَيْنِ۔ و حضرت قطب  
الاقطابی دام ارشادہ نیز درین ولا البشارت تحقق آن فرمودہ اند تردد نہ نمایند و  
بشکر آن بمرئیت باشند کہ ہر چند فقیر بر دید خود اعتماد نہ دارد۔ اما این امر موکد کشف  
صحیح حضرت قطب الاقطابی گشتہ و جاسے شک نہ اندہ الشاء العزیز۔ و ہمچنین در بشارت  
حصول حقیقہ الحقائق و وصول و حقوق بہ مرتبہ سابقیت فَإِنَّ كَلَّا قَنَهَا مَكْتُوفَةٌ  
سَلَّمَ رَبُّهُ وَكَذَلِكَ فِي بَشَارَاتِ الْإِخْ الصَّالِحِ الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ يُوسُفَ مِنْ  
الْوَلَايَاتِ الثَّلَاثِ وَكَمَالَاتِ النُّبُوَّةِ وَحُصُولِ التَّرَقِّي فَوْقَهَا مَعَ شَانِ وَ  
عُلُوِّ الشَّاءِ اللَّهُ الْعَلِيمُ۔ دیگر چند نوبت از احوال شریف سیادت پناہ حقائق اسکا  
شاہ محمد فاضل استفسار نموده اند مخدوم تقوی و استقامت و توکل ایشان دلالت  
بر بزرگی ایشان دارد۔ و ازین قلیل البضاعت احتیاج استکشاف نبود۔ وَاللَّهُ  
مَعَ الْمُتَّقِينَ۔ لیکن چون استفسار شما تکرار یافت مکرراً صفحہ باطن ایشان را تصفیح  
و تفحص نمود۔ چند چیز مفہوم گشت۔ اولاً باطن ایشان را منور و متجلی بکمالات علیہ  
طریقت یافت و فنا و وجود مفہوم شد۔ ثانیاً فناے نفس کہ نزد مشارک اعتبار تمام  
وارد منکشف گردید۔ ثالثاً عنایت حضرت غوث اعظم بلکہ انتساب ظاہری نیز ہویدا

گشت۔ رابعاً این بیت حسب حال ایشان یافته است

گر بدستی که نعل کیستی فارغی که مردی و گزستی

بعضی امور دیگر هم بود اما تا وقت کتابت وفانہ کرد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ دیگر فقیر در دعوات ترقی ایشان است و ہم از خدمت ایشان اُمید وارد عالی حسن خاتمه است دیگر حسب التماس تو چھے بجانب شیخ عبدالصبور رفت مردے بہ ذوق و شوق ظاہری شود و بہ الوار وحدت متجلی و با وجود این بیاطن گرفتار تنزیہ است و شہود وحدت گویا بر ظاہر مقصود است وَالْغَيْبُ يَشُدُّ۔ دلالہ شیخ بہ ذکر و فکر متلذذ ظاہری شود۔ و در محبت مشایخ کرام رسوخ دارد الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ۔ و در باب جمعیت محمد ہاشم میر و ملا عبداللہ المؤمن مشرف دعوات متکررہ نموده آمد امید اجابت است وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔ بہ جمیع یاران

طریق سلام برسانند از دعوات ظہر الغیب اعتراف فارغ نیست اعتراف نیز فارغ نباشند۔ مکتوب پیل و سوم۔ در جواب غریبے کہ طلب اجازت ارشاد نموده یکمینہ مولف صدقاً۔ اَللّٰهُمَّ مَا يَنْبَغُ لَكَ الْحَمْدُ۔ اما بعد سلام خیر انجام لبشوق تمام بہ آن برادر بجان برابر موصول باد۔ احوال شکستہ بال بہ کرم حق سبحانہ خیر مال است والمسئول منہ تعالیٰ سلامتکم و ترقی درجاتکم۔ مخدوما ازان باز کہ بہ آن سمت رو آورده اید براحوال گرامی کما ہی آگاہی نہ بخشیدند۔ آسے پیش ازین چند گاہ مکتوب مرغوب رسیدہ بود و فی الجملہ از کیفیات وارده آگاہی دادہ اند اما بار خاطر منتظر است پس صوفی محمود سلام ایشان خبر عافیت شمارساند ظاہراً مکتوبے کہ مرقوم نموده بودند در راہ گم کرد۔ بالجملہ اَوْصِيْكُمْ بِتَقْوٰی اللّٰهِ وَاقْتِفَاءِ اَثَارِ الْمُسَاحِجِ الْكَرَامِ۔ دیگر اجازت طریقہ نقشبندیہ از خدمت نسب لاقطابی کہ براسے آن بزرگ نموده اند موجب تعجب گردید۔ زیرا کہ اگر براسے

اسم و رسم و شہرت بہت فَبَعِيدٌ مِّنَ الطَّرِيقَةِ بَلْ مِّنَ الشَّرِيعَةِ كَذَا مَرَحَلَةً۔ و اگر بچے  
 حصول کمالات آن طریقہ بہت فَمَنَاطُهُ مُلَازِمَةُ الشَّيْخِ الْكَامِلِ وَصُحْبَتُهُ بَلْ مِّنْ  
 لَا زِمَ الْإِمْرَاءَةِ وَشَرَّاءِطُهَا۔ مخدوم این جانشین ثالث ہم بہت لیکن قلیل الجودی  
 است و آن لبس خرقہ بہت از شیخ کامل۔ بعد دخول طریقہ و کو بوساطۃ المکتوب  
 پس اگر برین شوق رضا مند شوند باید کہ مکتوبی متضمن بر ارادت و طلب دخول در طریقہ علیہ  
 بخدمت قطب لاقطابی ارسال دارند و آنچه لازمہ اتحاد و وداد است احقر ہیچ گونه  
 کمی نہ کند و در حصول توجہات و طلب بشارات از خدمت حضرت خواجہ جیو دریغ  
 نہ دارد۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ سَائِرٍ مِّنَ اتِّبَاعِ الْهَدَايِ وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ  
 الْمُصْطَفَىٰ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ الصَّلَوَاتُ وَالسَّلَامَاتُ الْعُلَى۔ از فقیر زادہا و سائر  
 اہل طریقہ خصوصاً ملا فتح محمد سلام خیر انجام خوانند۔ مخدومادین شہر طاعون کثرت دارد  
 اما تا حال در محلہ حضرات چندان نیست۔ دعائے رفع آن کنند۔ و سلام فقیر بخدمت  
 بخدمت سیادت پناہی رسانند۔ انوی محمد یوسف سلام مشتاقانہ خوانند و در دعا  
 یاشند۔ و از دعائے خود غافل نہ دانند۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب چیل و چہارم۔ در بیان مدح درد و غم بیاد شاہ زادی دختر بادشاہ المگیر صدیافت  
 هُوَ اللَّهُ ثُمَّ اللَّهُ اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ۔ چہ نویسیم و چہ گوئیم و چہ دانائیم  
 اگر از گوئیم نتوانم گفت۔ و اگر از غیر او سخن را نم ہم نار و ناد رہست۔ ہیہات ہیہات  
 از دے محال و از دیگرے وبال در وبال۔ لیکن از دے گفتن اگر چہ ناتمام باشد اولی تر  
 از آنکہ از غیر او بود ہر چند تمام تر باشد۔ در سلک خریدارانش باید بود ہر چند با تار  
 رسیمانی از ہوادارانش باید شد ہر چند در زندانے

چہ عیش بہت بودن گرفتاراد خوش آن مرغ کورہ بدہش برد  
 زہے گرفتاری کہ از آواں جهان گرفتارانتد۔ زہے زندانی کہ گلشن گلشنیا درجہ آن  
 شاخ گل مرغ قفس گشت بمرغان چین تابو صفت گل روے تو کشتودیم نفس  
 چگونہ درپے آن بے قراروبے آرام نباشند کہ قرار دران بے قراری بہت و آرام  
 دران بے آرامی۔ لیکن مَن لَمَّ یَدُ قُ لَمَّ یَدُ یَس ۛ  
 یکے بہ برگ خزان گفت زرد رُو زچہ بگفت تاکہ نہ دانی بہا بہ معذوری  
 لیلی ز زلف مشک بو ہر کس کہ دیدہ موبہ موبہ  
 داند کہ زنجیر از چہ رُو در گردن بخنون بود  
 از غایت قدر شناسی بہ این ترانہ مترجم اندہ

ہر تیرہ شبے کہ با توام اقتدر از ہم از طرف شام کند صبح آغاز  
 با این ہمہ گر عرض دہندم ندیم کوتاہ شبے چنین بصد عمر دراز  
 آمادہ گشتہ ام دگر امشب نظارہ را ایضا پیوند کردہ ام جگر پارہ پارہ را  
 گفتہ ام وی گویم و خواہم گفت کہ اگر نہ درین زندان خانہ متاع درد و الم می بود و مشارق  
 و مغارب آن بہ کوسے نمی ارزید و اگر نہ تخم اشکے درین مزرعہ بدست آمدے ہر اسر سرب  
 بے آبر و و خراب بے رنگ و بو بودے ع ہر کہ بردہ گنج ازین دیرانہ برد۔  
 ازین جا بہت کہ فرمودند کان مرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ائم الفکر و  
 متوہل الحزن ۛ

بس کم گراہن سخن انس نہ دن شود خود جگر چہ بود کہ خارا خون شود  
 ع۔ تو گر شاہوی مصرعے دقت لست۔ دیگر این درد مند خود را ہیج قدر و قیمت نمی ہند

و داخل اعتداد و اعتبار نمی شمرد۔ زیرا کہ اَلْکِبْرِیَاءُ قُرْدِیُّ وَالْعُظْمَةُ اِزَارِی۔  
بر نفی آن گواہی می دهد۔ پس بہ کمند (لطیف) عمیم نہ بمصائد زرد و سیم چنین آوارہ را بدست  
آوردن آخر نہ زیبا ہست۔ و چنین جماعہ خیر خواہ را ازان خود ساختن و در ہوا خواہی و  
دعوات الہی قوآرہ وار مرطوب اللسان دشمن مگر نہ نیکو ہست ۛ

ماسبک و حان حریفان گران عالی نیم ہچو بوسے گل نسیم می کند تسخیر ما  
کَلَامًا شَارَاتٌ وَ بَشَارَاتٌ عَالِی تَبَارُّرُ فِیج الْقَدَرِ احْقَا وَ غَرَّة اللہ تعالی ازان  
روزے کہ رشتہ دعوات ترقیات آنجناب عالی را محکم گرفتہ ہرگز نہ گذاشتہ و نہ خواہد گذاشت  
اما در بند آن مباش کہ نشنید یا شنید۔ و چون درین آیام عابدہ بالو از توفیقات آن  
عالی مرتبہ را بہ این دعا گو ظاہر ساختند چہ مرقوم سازد و چہ بیان خوش وقتی نمودہ آید و مرآت  
دعوات و خیر خواہی را تا کجا ترقی دارد زَادَکُمُ اللہُ سُبْحَانَهُ شَوْقًا وَ ذَوْقًا وَ کَمَالًا  
وَادِبْهُتَّ وَ تَرَقِّیَا فِی الدُّنْیَا وَ الْآخِرَةِ اَمِیْن ۛ

تا بود گفتگو سخنم نا تمام بود نازم بہ خامشی کہ سخن تمام کرد  
مکتوب چیل و پنجم۔ در بیان ترک شہوت خفی و بیان تعین اول بر مذہب جدا مجد خود و ما  
یُنَاسِبُهُ بِمَوْلَفِ مَرَادِ صَدُورِ یَاقَت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔ اما بعد رقیمہ انوی شیخ محمد مراد وصول یافتہ بر مضامین مرکوزۃ الباطن  
مطلع گردانید حق سبحانہ احقر و آن گرامی برادر را در مرضی خویش مستغرق داشتہ از انچہ مانع  
وصول کمال باشد محفوظ دارد۔ مرقوم نمودہ کہ مخدوم زادگی اسے تسلیم کردند اگر اذن باشد  
خواندہ شود۔ مخدومانیت صادقہ بے شائبہ نفسانیت اگر دست دہد چہ مضائقہ ہست و  
اگر نہ اَلْحَمْدُ لِرُکُلِّ اَلْحَمْدُ بِرِ مِنْ طَلَبِ قُبُولِ الْخَلْقِ قَالَ عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ

اتَّقُوا شَهْوَةَ الْخَفِيَّةِ ثُمَّ فَتَرَهُ فَقَالَ الْعَالِمُ يَجِبُ أَنْ يَجْلِسَ فِي حُلَقَاتِهِ  
وَكَذَا الْأَمْرُ فِي أَخْذِ الْجَانِزَةِ فِي طُرُقِ الْمُتَعَبِّدَةِ بَلْ فِي الْأَحْوَالِ الْأُمُورِ  
كُلِّهَا إِنَّمَا لِكُلِّ أَمْرٍ مَتَانَوِي. و بشارتِ دخول در حقیقت الحقایق امریست بس بزرگ  
بر تحقق آن شکر باید کرد. درین نوبت اہقر در بارہ اخوی شیخ محمد یوسف در حصول این  
دولت سعی بلیغ نموده و شربائے قوی بکار برده بحد الشد کہ وصول بہ آن ذرۃ علیا مفہوم  
نمودہ و ترقی دران مقام عالیشان معلوم ساختہ وَالْغَيْبُ لِلَّهِ. مخدوما این مقام غزلۃ  
الاقدام سالکان بہت۔ چہ در جمیع مقامات ظہور این حقیقت بہت چہ در ظلال و چہ در  
مرتبہ اصل و اصل الاصل۔ آنچه حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ بہ آن ممتاز گشتہ اند۔  
و بالآخرۃ منقح و مشخص نمودہ تعین جہتی بہت سابقا سالما موافق قوم تعین علمی را حقیقت  
الحقایق می فرمودند۔ بعد از ان عمر ہا تعین و بودی را حقیقت الحقایق نامیدند۔ بعد از ان  
چون فضل خداوندی در رسید و حقیقت کما یبغی واضح گردید و بہ الامام ہائے موکد و مبشر بہت  
متواتر و بہ اعلام صاحب حقیقت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پرده از روی کار برخاست معلوم  
شد کہ حقیقت الحقایق تعین جہتی بہت و آنچه پیش ازین منکشف شدہ بود در ظلال این مقام بود۔  
بعد از ان حقایق و معاملہ عظام بر آن فرمودند کَمَا یَشْہَدُ بِہِ الْمَکَاتِیْبُ الْعَلِیَّۃُ۔ دیگر  
دربارہ شما حصول این دولت چندان متعجب نیست کہ بکرم اللہ ماورے کہ مشابہ این کما  
اند مبشر و تحقق ہستند مع ہذا ہمت بلند باید داشت وَهَلْ مِنْ مَّزِيدٍ گویان توجہ بہ فوق  
باید گماشت مِنْ اَسْتَوٰی یَوْمَئِذٍ فَہُوَ مَغْبُوْنٌ۔ حدیث معتبر بہت۔ اہقر را در خیر طلبی  
خود لکھو نمودہ ہم بہ دعائے حسن خاتمہ مہد باشند و بہ مکاتیب گرامی یاد و شاد دارند و  
السَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ سلام خیر انجام بہ جناب سیادت مقام سید محمد فاضل رسانند دیگر پوین



کہ مدد ہوا ان را پوشید مصوب شیخ محمد یوسف مرسل گردیدہ شدہ قبول نمایند۔ و شیخ محمد صادق  
خیلے ترقی نمودہ بہ اُمرہ اصل ملحق گشتہ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ دیگر مثال سفید رسید قبول باد۔  
مکتوب چیل و ششم۔ در بیان ترغیب صحبت با اہل طریقہ بہ ملاعنایت اللہ صدور یافت۔  
رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ ابابعد مکتوب تمام مرغوب یا سعادت آثار ملاعنایت اللہ  
وصول یافت و بر مراتب و داد و اتحاد آگاہ ساخت احقر ہم ازلان بار کہ در کثمیر با شما ملاقی  
شدہ فراموش نہ ساختہ و بختہ شہا از خاطر محو و غسی نہ نمودہ من بعد اگر جاذبہ محبت بر آن  
آرد کہ پردہ دوری صوری را دریدہ در پے مطلوب حقیقی دویدہ بر سید نور علی نور۔ و اگر  
بخدمت اخوی شیخ محمد مراد کفایت نہ آید ہم گنجایش دارد و موجب ترقی خواہد بود کہ  
صحبت با اہل طریقہ سیما صاحب کسب اجازت از سنن سنیدہ حضرات عالی درجات  
است۔ بالجملہ دم غفلت بر خود حرام دانستہ در آنچه باعث ترقی باشد از دست نہ دیند  
تا توانی می تراش می تراش تا دم آخر دمے فارغ مباش  
مکتوب چیل و ہفتم۔ در بیان حزن و غم بہ زیب النساء بیکم بادشاہ زادی دختر بادشاہ  
اورنگ زیب صدور یافت۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
اے خدا در و مراد رمان کن در دستان راز بیدان کن  
غریب درین راہ پیچ پیچ شمر ترا ز غم و اندوہ نیست و پیچ متاع بالاترا از سوز و گداز نہ  
متاع کزین رہ گذری برند لب خشک و چشمان ترمی برند  
در حدیث نفیس است کُوْا اَنْ تَحْزَنُوْا وَ مَا یُکْلِیْ فِیْ اُمَّتِہٖ رَحِمَ اللّٰہُ فَاِنَّ اُمَّتَہٗ بِمَا کَانَ  
وَمَنْ اَرَادَ اللّٰہُ خَیْرًا جَعَلَ فِیْ قَلْبِہٖ نَاصِحَةً۔ یعنی اگر غمگینے بالدر آئے البتہ

رحم کند خدا سبحانہ، آن تمام اُمت را بہ سبب نالہ او و کسے را کہ اللہ سبحانہ لطف احسان  
نکند می اندازد در دل وی نوحہ گری (کسے) خوش گفت

مغنی بر و نوحہ گر را بسیار      فلن زخمہ و نیشتر را بسیار

ازین جا است کہ از احوال سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خبر داده اند کہ کان دایم الفکر  
و متواصل الحزن یعنی بود پیگیر صلی اللہ علیہ وسلم دایم در فکر و ہمیشہ در حزن. دران  
مقام پیر بزرگوار این خاکسار نکتہ بلند فرمودند کہ اگر نہ درد دنیا متاع و شراب گواراے  
اَلم می بود بہ جوئے نمی ارزید. روزے این فقیر در روضہ منورہ سرور کائنات صلی اللہ  
علیہ وسلم سر بہ مراقب بود درین ولادرتے از عالم غیب بر زوال افتاد چون بکشاد دم نوشتہ  
بودند لا تقرح ان الله لا يحب الفرحين. و عليك بالحزن فان الله يحب  
كل قلب حزين یعنی خوش وقت مباش زیرا کہ دوست می دارد خدا سبحانہ ہر دل  
اندوگین را۔ بان خود گفتم شعلہ در خرمن دل سخت افتاد۔ من بعد عافیت را کار نیست  
سوداے دیوانگی در سر رخت۔ اکنون ہوشیارے را باز نیست۔ خانہ تا عہدے آباد  
بود۔ الحال ویرانہ می باید شد۔ فرزانگی تا دیرے بود بعد ازین دیوانگی باید نمود۔ عمرے  
در گلگشت لالہ زار عافیت بود این زمان بادیہ پیمائی وادی محبت باید شد

ہمسایہ افسردہ دلان چند توان بود      لے سوختگان حسانہ پروانہ کجا شد  
دیر زبان حال و دہیت گذشت      دلم بودہ بخواب و خورد خورد  
گذشت ہست آنکہ چون افسردہ چند      حرلیف عشق را آغاز مستی ہست  
کنون جانم ملول از کار ہستی ہست  
ازان روز تا امروز درین وادی اندوہ اقامت در زیدہ ام و درین کوچہ سلامت از آن

باز وطن گرفتہ و از صحبت بے غمان و خورسندان ہرسانم ۵  
 بہ بلبلان چین بے غمان نوا سنجید      نواے مرغِ قفس می کتد اسیر مرا  
 آسے در عشق بجز گدازن نیست این سوختن است ساختن نیست۔ درین راہ آرام در  
 بے آرامی است و کام در ناکامی۔ ساز در سوز است و راز در گداز۔ راحت در جرات است  
 و غرت در مذلت۔ آزادی در گرفتاری است و دارستگی در وابستگی۔ این جا غم مایہ  
 سرور است و آنم سرمایہ حضور ۵

غرض از عشق تو ام چاشنی درد غم است      در نہ زیر فلک اسباب تنعم چہ کم است  
 بالجمہ دوست آوارگی ہی تو اید تا توانی خواہش اورا بر خواہش خود مقدم دار و غمان ہوائے  
 خود از دست مگذار۔ بہ یک خانہ دو مہمان نہ گنجد۔ اَنْتَ الْغَامَّةُ عَلٰی شَمْسِكَ  
 دَعُ نَفْسُكَ وَتَعَالَ۔ و اگر نہ توانی بر خود گیر و نام عاشقی را بر خود مپسند۔ ع  
 نازکان را سبغِ عشق حرام است حرام

زیبا گفتہ اند آن کہ گفتہ ۵  
 اگر داری دلے در سینہ تنگ      مجال غم درد فرسنگ فرسنگ  
 صلاے عشق در دہ ورنہ زہار      میر کوے فراغ از دست مگذار  
 پیچ دانی این ہمہ سوز و گداز از تو چہر خواہند و این ہمہ درد مندی و آوارگی از تو  
 چہر اطلبند۔ خواہند کہ ترا بہ تمام از تو بستانند۔ و قبلہ توجہ را از ہر جانب گردانیدہ  
 بہ حضرت خود متوجہ سازند۔ نہ بہ سعادت و کامرانی۔ ع

آن را کہ سلطان خود کشد دانی چہ باشد آبرو  
 مَن قَتَلَهُ فَأَثَرُ دَيْتِهِ۔ اے کم خوج بالانشین۔ اگر خواہی کہ تنعم و کامرانی کنی نفسہ چید

در پے آن بے قرار باش۔ و اگر خواہی کہ قلب تو بکشد و زمانہ چند در بخت استش خوا  
 باش۔ آری جلوه جفا سے یار بے جفا سے اختیار و تماشا سے گلزار بے فراہمیت خار و شوار  
 است۔ حکما رگفتہ اند کہ صحبت مزاج بے تلخی دوا و نوش غسل بے نیش زنبور محال است و در قابلہ  
 تاہم جو حیا سودہ نہ گردی بتہ سنگ ہرگز بہ کف پائے نگارے نہ رسی  
 تا خاک ترا کوزہ نہ سازند کلالان ہرگز بہ لب بادہ گسارے نہ رسی  
 لے غریزہ یلوشاہان یار یافتگان را وقت رخصت بہ خلعات نفیسہ و عطیات شریفہ ممتاز  
 می سازند۔ و بر علو ہمت و سمو قہر دلالت می فرمایند۔ باید تفکر نمود کہ آدمی از حقرت لایست  
 درین خاکدان ناسوت چون اول قدم ہند جز گریہ و زاری چیزے زاد راہ نیاوردہ باشد  
 و جز این گوہر بے بہا متاع دیگر سرمایہ ہمراہ نہ داشتہ بود۔ خوش آن کسے کہ از اول تا آخر  
 ازین وادی پا بردن نہ گزارد و بہر حضور و شادمانی جاودانی سرا فرزند گردد۔ قطعہ  
 یاد داری کہ وقت زادین تو ہمہ خندان بُند و تو گریان  
 آنچنان زی کہ وقت مردین تو ہمہ گریان بُند و تو خندان  
 غریزہ من، مشا در این کار عقل دورانیش را نباید کرد و در راہ دیوانگی تدبیر ظاہری را  
 رفیق نہ باید ساخت۔ خوش گفت س

دل اندر زلف لیلی بند و کار از عشق مجنون کن  
 کہ عاشق را زبان دارد مقالات خرد مندی  
 راہ عقل جداست در راہ عشق و دیوانگی جدا۔ عقل گل و گلزاری خواہد عشق آتش متعلہ بار  
 می خواہد عقل در بند تنگ نام است عشق آوارہ این مقام است۔ شوی س  
 شاد باش لے عشق خوش سودا ما لے طبیب جلد علّہا س ما

اے دُعاے نخوت و ناموسِ ما  
 زین خرد بیگانہ می باید شدن  
 آزمودم عقل دُور اندیش را  
 عقل گوید حبیب و دستار کو  
 عقل ہستی می کند کین در خورست  
 عقل می گوید پریشانی مکن  
 عقل می گوید کہ این آسودگی بہت  
 عشق را گوئی کہ در قرآن گفت  
 رَبِّ اَبْرٰی اَز زَبَانِ عَشْقِ بُود  
 عشق نبو د پیشہ ہر یوالموس

اے تو افلاطون و جالینوسِ ما  
 چنگ درد یوانگی باید زدن  
 بعد ازین دیوانہ سازم خویش را  
 عشق گوید حسانہ خمار کو  
 عشق مستی می کند کین در خورست  
 عشق می خندد کہ نادانی مکن  
 عشق می گوید کہ این آلودگی بہت  
 عشق را در گنج ما اوچی نہفت  
 بِی مَعَ اللّٰہِ اَز بِلّٰی عَشْقِ بُود  
 عشق را ہم عاشقان دانند پس

زیادہ ازین چہ مستمعان را ملال دہد و از حدیش پُر ہول آسودگان را چہ بے آرام سازد  
 در نیابد حال بچتہ پیچ خام پس سخن کوتاہ باید و السلام  
 مکتوب چہل و ششم۔ در بعضی احوال بہ حقایق آگاہ میان محمدجان بتنی عدد دریافت  
 الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ مَدْلَہُمْ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ انوی سعادت اطوار  
 محمدجان شرح احوال خود پر سیدہ بشوق تمام ظاہر ساختہ اند جان برادر این دارد ارکال  
 و دار خراپشیر بہت پیش از اتمام عمل مزد طلبیدن چہ گنجایش دارد۔ روزے کہ معاملہ  
 عمل و تلاش آخر شود محصول معمول عنایات معلوم خواہد شد گما نَطَقَتْ بِہِ السُّنَّةُ  
 الْحَقِّ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ۔ آری گاہ باشد اجر بہ استماع اجرت در عمل میفراید کار سابق نیکوتر  
 کند۔ فقیر در علم باطن گویند کور چشم واقع شدہ بہت۔ بعد ذلک بہ حسب التماس شما توجہات

منوہ آچہ در نظر قاصر در آمد بعد الاستخاره مرقوم می سازد مَرَّيْنَا لَا تُلْجِزُنَا بِهَذَا  
 تَسِيْرًا أَوْ اِخْطَاؤًا۔ بدانند کہ بعد از قطع ولایات ثلثہ مصطلح حضرت مجدد الف ثانی  
 رحمۃ اللہ علیہ در کمالات نبوت ننہادہ آید و روز بروز معاملہ در ترقی بہت امیدوار باشند  
 فی الحال ولایت شما در نظر کشفی موسوی ظاہر شد واللہ تعالیٰ اعلم بِحَقِیْقَةِ الْأُمُورِ  
 الْحَالِ آنکہ تعین اسم مرئی خود ادا سمار پر سیدہ بودند ہم ازین بشارت معلوم گردید زیرا کہ  
 ہر کس ظل اسم است کہ مرئی بنی متبرع آن کس است۔ و ازین جا متبرع عبارت از ان است کہ  
 فیض از جناب قدس از راہ آن بنی بہ آن کس برسد اگر چہ طفیل بنی خود باشد صَلَوَاتُ  
 اللہِ عَلَیْہِمُ أَجْمَعِیْنَ۔ و خلعت پوشانیدن حضرت خازن الرحمۃ و انگشت دادن  
 حضرت مجدد الف ثانی در دہن و عنایات نمودن قطب لاقطابی قدس اللہ تعالیٰ ابراہیم  
 در وقت دُاع در باب شما موجب ترقی گردید زَادَکُمُ اللہُ حَالًا وَ کَمَالَ۔ و فقیر در باب شما  
 ہنوز منتظر کمالات دیگر است کہ نسبت بحال حامل شما کَالسَّمَاءِ مِنَ الْأَمْرِ ہن است چون نسبت  
 محبت بہ ارباب آن کمالات درست نمودہ اند امیدوار حصول آن باشند الْمُرُوْءُ مَعَ مَنْ  
 أَحَبَّ و آچہ از دید قصور نوشتہ اند مبارک است و باعث ترقی نہ جائے بگلہ۔ وَالسَّلَام۔  
 مکتوب چہل نہم۔ در بیان منصب ارشاد در حق طالبہ سید صد دریافت۔

الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ السَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ مدت گذشت کہ از  
 جانب آن سیادت مقام مکتوبی مشتمل بر کیفیات ظاہر و باطن نہ رسیدہ۔ روز تحریر مکتوبی کہ  
 مصحوب بعضی از مستغاثیان نوشتہ بودند بہ مطالعہ در آمد فی الجملہ مخبر بعضی امور بود شوق  
 مکتوب این حقیر نمودہ اند۔ مجدداً غائبانہ در باب شما توجہات بلوغ مبذول می دارد و غفلت  
 را بخود تجویز نمی نماید۔ ع فراغت از تومیسر نمی شود مارا۔



بعضے چیز ہاے بلند در باب شمایہ نظر در آمدہ بہت بعضے ازان مذکور شدہ بود و بعضے دیگر  
 مذکور خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ۔ چنان مفہوم شد کہ شمار اہل منصب ارشاد آن دیار مشرق  
 ساختند و خلعت ہم عنایت کردند۔ و انتشار انوار آفاق را در گرفت۔ تا بعضے ہندو ہشتا  
 انوار آن خدمت بہت نیز بہ نظر در آمدہ بہت لیکن احتیاط از صحبت مفروض و لقمہ شبنم آندو ہا  
 بعضے بالستہ شئی لازم دانند و این ہر سہ کلمہ را سرسری نہ فہمند۔ شکر عظیمہ نمودہ امیر و اہل  
 ترقیات باشند وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ سَبَّحْنَا لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَخْلُقْ شَيْئًا وَّ هُوَ يُزَكِّيهِمْ  
 اِهْنِ۔ اگر توانند خود را درین سیر برسانند۔ امر و جمع برادران گرامی در ماحی دارہ فرود آمدہ  
 و فردا غالباً بجانب بھول پور کوچ نمائیم و بجانب روپری روئیم۔ بالجملہ سیر یک ہفتہ کم و بیش  
 اَلَا مَا شَاءَ اللّٰهُ خواہد شد۔ وَالسَّلَام۔

مکتوب پنجاہم۔ بہ عالی جاہ سیف خان در بیان شوریدہ حالی خویش صد دریافت۔  
 اللّٰہ سہ ہر کہ نہ گویا بتو خاموش بہ ہر چہ نہ یاد تو فراموش بہ  
 آن کہ در فقر گننام بہت و در درویشان بدنام۔ مناجاتیان از دور بارند۔  
 خواباتیان از دور انکار۔ گدایان از دور تنگ اند۔ و شاہان از دور تنگ۔ اہل فقر در  
 کار و حیرانند اہل دولت از صحبت اودامن کشان۔ بالجملہ از شرق تا غرب تیج فرست  
 از خود نمی داند۔ و تیج طریقہ را بخود نسبت نمی تواند لِمَ لَا يَشْفِي رَاعِدَةً يَّابِئَاتٍ  
 باین حد بد طالع را نہایتے باشد امانہ باین نہایت۔ خود را اگر بہ طریقت ستاید دروغ  
 بافتہ باشد۔ و اگر بہ حقیقت و انماید گزافے ساختہ بود ع

بہ حیرتم کہ سرانجام من چہ خواہد بود  
 اما بدو دنارسی و نارسائی اگر جو یا ست اورا جو یا ست و اگر گویا ست از گویا ست

اگر بر دل داغ است و اگر بر سینہ بارغ است از دے بہت۔ دیدہ گریان اوست سینہ  
بریان اوست۔ خانہ ویران کردہ اوست۔ عافیت بر باد دادہ اوست۔ شیدائے اوست  
رسولے اوست۔ زار اوست۔ بیمار اوست۔ حیران اوست۔ پریشان اوست۔ مفتون اوست  
مجنون اوست۔ بالجلہ اگر بہت از دے اوست و اگر نسبت از دے اوست۔ آن کہ چنین حال شوریدہ  
دارد سلام و تحیہ بخدمت سراسر بہجت خان والا شان سلمہ اللہ می رساند و از ہیودہ گوئی غد  
می نماید وَالْعَدُوُّ رُجِعْتُ كَوَامِ النَّاسِ مَقْبُولٌ ظَلَمْتُ مَعْدُودِيَاد۔

مکتوب پنجاہ و یکم۔ در بیان و غط و نصیحت بنام یکے از یاران صدور یافتہ بہت۔  
الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ  
الَّتَقٰی۔ عزیز من نصیحت می کنم بگوش ہوش بشنو۔ خدا سبحانہ حاضر و ناظر بہت و ہر کار و کردار ترا  
مطلع نمیدہ بگو نمیدہ بشنو، نمیدہ بکن، نمیدہ باش، نمیدہ برو۔ بالجلہ امر و زچنان  
کن کہ فردا شرمندہ نہ مانی۔ شبہ چند بے قرار باش تا ابد بیاسائی روزے چند بتراش و  
بخراش تا دائم بہ آرام باشی۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔

مکتوب پنجاہ و دوم۔ در بیان آن کہ واقعات مبشر اند بہ محمد صدیق صدور یافت۔  
الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ مکاتیب مرغوبہ صدیق  
شفیق محمد۔ بتہم رسیدہ اظہار مافی الضمیر مفہوم گردانید۔ واقعاتے کہ مرقوم نمودہ  
بودند بسیار روشن و امید بخش اند۔ شکرانہ بجا آرند و سعی نمایند کہ معنی مبطن در عرصہ ظاہر  
جلو گر شود۔ زیرا کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوشتہ کہ واقعات مبشرات  
استعداد اند۔ یعنی اگر کسی خود را بادشاہ یا قطب دید فی الحقیقت نہ بادشاہ شدہ بہت  
نہ قطب لیکن این قدر معلوم شد کہ این را استعداد بادشاہیت و قطبیت بہت۔ اگر سعی

نماید و مانع مدفوع شود و شرائط موجود گردد و به یاد شاہیت و قطبیت برسد و اگر نہ بہمان  
قدر اکتفا رود بہین دید بروئے حجت شود امید بہت کہ آخر شمار این وقائع ظاہر شود کہ منظور  
نظر حضرت الشان ما بودہ اند۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ و سوم۔ در بیان وعظ و نصیحت بہ سیدے صدور یافت۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سبحان اللہ۔ قطعہ ۷

آفاق روشن و مہ تابان پدید نیست      پر شور عالمی و نم کدان پدید نیست  
از مہر تابہ ذرہ و از قطرہ تا محیط      چون گوے در تردد و چو گان پدید نیست  
ترقیات ظاہر و باطن نصیب و حسیب۔ شرافت مرتبت نجابت منزلت نتیجہ خاندان علی رضا  
سلمہ اللہ تعالیٰ باد۔ احقر فقرا بہ وسیلہ اخلاق کریمہ و حسب سیرت بزرگانہ بچند کلمہ  
مصدقہ اوقات گرامی گشت سخن سنینہ بزرگان آن کہ اگر پسند خاطر عاظر افتد مکافات  
آن بہ الطاف نمودہ آید و اگر نہ صلحائے مار از تبدیل کرم ستاری نمایند۔ چون این ہمہ از راہ  
ہواخواہی و جگر سوزی اظہار می سازد توقع کہ بگوش ہوش اصفا نمودہ لمحہ در تجہ تفکر شناوری  
نمایند تا صدق این مقدمات و ہواخواہی احقر مکونات بر ضمیر منیر منکشف گردد۔  
تو اگر دماغ داری دل من بگیر و بگو کن      بہ زتن بجنندہ باشی گل باغ آشنائی  
ہوہذا۔ سرور کائنات افضل بریات علیہ الصلوٰۃ والسلام چنین فرمودہ اند ہَذَا  
الْمُسَوِّفُونَ۔ یعنی ہلاک گشتند تاخیر کنندگان عمل نیک۔ تو گوئی فردا کنم شاید فردا نیاید  
یا فردا تو فیقت نہ دہند و قوت نہ بخشند پس پشیمان مانی۔ غریزہ من روزے چند بے آرام باش  
تا ابد الا با د بآرام باشی۔

تا توانی می تراش و می خراش      تا دم آخر دے فارغ مباش

آئیے چند احکامات آئن را بخوانی و کیفیت اعراضِ مقربانِ آفریدگار ازین دارِ بے مدار و  
عالی کردنِ ہمت نشاءِ آخرت بر تو روشن گردد۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاذْكُرْ عِبَادَنَا  
اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولٰٓئِیْنَ الَّذِیْنَ وَالَّابْصَارَ اِذَا اَخْلَصْنَاهُمْ بِخَالِصَةٍ  
ذِكْرٰی الدّٰاِیْرِ وَانَّهُمْ عِنْدَ نَاِمِنِ الْمُصْطَفٰیْنَ الْاَخْیَارِ یَا لیت شری آدمی  
بہ ہر خود نیست تا ہر چہ بخوابد بکند و در ہر چہ بیاورد بیاورد۔ مولایے دارد۔ وہ چہ مولا  
جلّ شانہ و غر سلطانہ۔ روزِ محشر کردارِ خود را بوسے نمودنِ ہمت و از حرکات و سکنات  
و افعال و اقوال جواب دادن۔ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَاَنَّکُمْ اِلٰیْنَا  
لَا تُرْجِعُوْنَ ۚ فَتَعَالٰی اللّٰهُ الْمَلِکُ الْحَقُّ ۚ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ  
الْکَرِیْمِ ۚ فکر بر اصل باید نمود تا کہ بر خود در رنگ مادر مہربان باید پیچید و تا چند  
در رنگ طفلان از ہوا ہر نفس یہ یوز و مویز مفتون باید بود۔

تراز کنگرہ عرش می زنند عقیقہ نہانت کہ درین دام کہ چہ فسادہ است  
غریب من پیشینان اگر بسیار بسیار می گردند اندکے اعتبار می داشتند۔ انحال اگر اندکے  
بعل می آرند بسیار بسیار اعتبار می دارند و در می بہ دینار می آرند چہ وقت قلام موج  
بدرع دہواست و تراکم افواج ظلم و اعتلا در رنگ است کہ مبارزان ہنگامہ غلبہ عدو  
دل را اندک تلاش اعتبار بسیار پیدا می کنند۔ و در آواہ امن و امان تردد بسیار را  
چندان قیمت نمی نهند۔ غریب من قرع اکبر کہ اولین و آخرین از ہیبت آن در خوش اند  
و جن و انس و وحوش و طیور از ہول آن در اضطراب انیک در رسیدہ و یوم محشر و نشر و  
رد و قبول جلوریز آمدہ و معاملہ فرقی فی الجنۃ بقبول عنایت و فریق فی السعیر  
یہ رد و شکایت پر تو از اختہ۔ ہان و ہان بیدار باید بشد و دیدہ حقالت بین را کار باید نمود۔

قَالَ عَنْ مَنْ قَائِلٍ كَرِيمِهِ - اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُعْرِضُونَ  
وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ إِنَّ مِنْ لَزَلَةِ السَّاعَةِ شَيْءٌ  
عَظِيمٌ يَوْمَ تَرَوْنها تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ  
حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ  
حیف است از جوانان خردمند و پیران ہوشمند کہ پیہ غفلت از گوش ہوش بر نیارند و پرده  
غور را از بھر بصیرت دور نہ سازند و شاہبازان طرقت در طلبکاری غفلت حقیقت  
پرواز نہ نمایند و از ہر جا کہ نشانی از اے نشان یا بند خداے آن دیار و دیار نشوند انصاف

در جہان دلبرے دما فارغ در قدح جرعه دما ہشیار

آوردہ اند کہ نقاب دارے در محکمہ قضا از اختیار کردن زوج اوزن دیگر شکوہ نمود قاضی  
فرمود منعی نمی رسد (گفت) اگر پردہ حیا بر روی نباشد چہرہ زیبای خود آشکار کنم تا مردم  
بینند کہ ہر کہ چنین زیبا طلعتے داشته باشد دے را می رسد کہ بر روی انبازے آرد؛ صاحب  
دلے حاضر بود لغزہ بزد و ہوش شد چون بہ ہوش آمد استکشاف حال نمودند - فرمود چون  
بجوبہ چنین نکتہ رنگین ظاہر ساخت در میرمن ندا در دادند کہ اگر نہ نقاب حکمت حجاب غفلت  
در میان باشد پردہ جہر دنی از وجہ کریم ذات مقدس خویش را بر افکنم تا مردم عیاناً نبیند و  
الضات دہند کہ ہر کہ چنین مولائی ذوالجلال داشته باشد دے را توجہ بغیر دے نمی سرود نہ  
گنجایش دارد کہ دے آن دیگرے باشد - قَاعْتَبِرُوا يَا أُولِيَ الْأَبْصَارِ فَمَا سَبُّوا قَبْلُ  
أَنْ تَحْسَبُوا وَقَادَّ بُوا قَبْلُ أَنْ تُؤَدَّبُوا - خوش گفت طہارت کن کہ اقامت نزدیک است  
توبہ کن کہ قیامت نزدیک است

بانگ دکر دم اگر در دہ کس است

بس کنم خود زیر کان را این بس است  
وَالسَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى -

مکتوب پنجاب و چهارم۔ در بیان صحبت خاص کہ قطبی مرشدی مدظلہ العالی با عروۃ  
الوثقیٰ داشتہ اند مع ماینا سیدہ بہ مولوی میان ہجاول سرہندی صدویافت۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی۔ وَالصَّلٰوۃُ وَ  
السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْوَسٰی اِمَامِ التَّقٰی وَالتَّقٰی وَصَحْبِهِ بَدْرِ الدُّجٰی۔ اما بعد  
رقیمہ کریمہ مخدومی استاذی سلمہ اللہ مشرف ساخت یرقوم بود کہ آنچہ از جناب امام العارفین  
قطب الاولین حضرت ایشان ما قد سنا اللہ سبحانہ بلسرہ العزیز از جنس بشارات در باب خود  
استماع نموده باشی در منصفہ تحریر بسیار و دوستان ازان معانی آگاہ ساز۔ مخدوم چند کثرت این  
سوال از خدمت شریف بطور آمدہ۔ اما چون نقائص معایب خود را مشاہدہ می نمودم شرم  
می آمد کہ بہ آن بواہر نفیسہ سگ گرگین را قلابہ بند و دوسہا را از سہو و خطا بر آن امام معصوم مطلق  
امام بحق چیزے جرأت نماید۔ اما اطاعت لاہل الحق بر خستہ از عنایات آن جناب عالی  
در حیز تحریری آمد سَمَّا لَآ تَوَاصِلُ نَا اِنْ لِّسِنَا اَوْ اَخْطَا نَا۔ مخدوم در اول ایام انابت  
خَلِیْفَةُ الرَّحْمٰنِ اِنْ مَعْنٰی بہ خاطر خاطر خلجان داشت کہ چون بہ خدمت تمام سعادت انابت  
آری و قبلاً توجہ ایشان را سازی مبادا در نسبتے کہ با خازن الرحمتہ داری فتورے واقع شود  
و در معنی معیت و ضمنیت کہ با ایشان داشتی انخطا طے و بردستے طاری گردد ازان جا ماند  
وازان جبارانہ گردی۔ درین دلار و زے مخدوم عالی مقام محمد نقشبند ظاہر ساختند  
کہ حضرت ایشان ترا بیشتر برائے امر بزرگ طلب می نمایند و بہ من نیز بیان فرمودہ اند۔ اما  
اولی آن بہت کہ خود بے واسطہ از جناب عالی استماع نہائی۔ بعد از شنیدن این نوید بخت  
سامی شتافتیم۔ بعد از ذرہ لازمی دم پروردی و تفقد بسیاری از زبان لامع الاوار گوہر  
فتانند کہ عنقہ احوال ترا مفصل مطالعہ نمودم۔ چنان منکشف شد کہ با حضرت خازن الرحمتہ



نسبت معیت بروجه تمام داری و از جمیع کمالات خاصه و مقامات ایشان نصیب به طریق  
اجمال داری۔ عرض کردم که امیدوار تفصیل۔ اشاره نمودند که آنچه از خدمت خازن الرحمة  
رسید مسلم و مقربا شد و ما از اول به طریق تفصیل سیر خواهیم کنانید۔ و نسبت سابق به حصول  
این نسبت نقصان نه خواهد یافت۔ بلکه قوت و اسباب پیدا خواهد کرد۔ بعد از چند گاه  
این مقدمه شگرت را در غیبت فقیر به نزد مخدوم زاده عالی منزلت محمد خلیل اللہ روشن تر  
بیان فرمودند۔ رنگ از دل و جان این تیرہ روزگار زدودند فَتَحْمَدُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَ  
وَحُسْنَ مَلَأَهُ وَجَدْتُ فَكَذَلِكَ هَذَا وَاسْتَمِعِ الْآنَ مُفَضَّلًا وَاللّٰهُ عَلَى مَا لَقُولُ  
وَكَيْلٌ مخدوم مجلس اول غزہ شہر حجازی الادنیٰ شہرہ یک ہزار و ہفتاد و شمس چون توجہ  
ولایت اثر حضرت ایشان مشرف گشت بعد از مراقبہ و مکاشفہ بہ زیان غیب ترجمان فرمودند  
کہ باطن ترا بسیار فرین یافتہ و خلعت وجود مویہی حقانی متلبس۔ وہمان روز در مجلس  
ثانی آرائش در نیت ہمان خلعت بیان نمودند۔ و در مجلس ثالث بہ تذکرہ نفس و ترقی  
از عالم خلق بعد از قطع تمامی از عالم امر بشارت دادند۔ و در مجلس رابع بہ اتحاد و معیت بعد از  
حقیقت قدسیہ خویش خبر دادند و تصدیق کشف این درویش کہ پیش ازین بر دے این امر  
مردمن داشتہ بود نمودند و فرمودند کہ کم کسے از یاران باین خصوصیت ظاہری شود و بعضی  
کلمات مدحیہ کہ ہر یکے از انہا لاین بجا کہ افتادہ را بہ وجہ شرف می رسانند بر لسان الہام  
بیان رانندند۔ و در مجلس خامس و سادس بہ نوید کمالات نبوت بعد از تمامی دلائل ثلثہ  
مشرف ساختند۔ و در مجلس سابع و ثامن بہ دخول در حقیقت کعبہ معظمہ بہ زیب و زینت تمام  
دہم ترقی ازان بہ فوق بیشتر ساختند و ہنوز ماہ مذکور بہ آخر نہ رسیدہ بود۔ و در مجلس نہم  
و دہم بہ حقوق و وصول بہ حقیقت قرآنی بشارت دادند و تا مجلس پانزدہم بہ قول دران

حقیقت علیہ و ترقیات دران بہ زیب و زینت کذا و کذا معزز ساختند۔ و در مجلس شانزہم بہ نسبت معیت بہ جناب توش و جناب خازن الرحمۃ و ہم جناب حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ بشارت دادند۔ و در مجلس ہفتم ماہ مبارک رمضان سنہ مذکور بہ بشارت دخول در حقیقت صلوٰۃ و اقتدا بہ مرتبہ وجود مفتخر ساختند۔ و در مجلس ہشتم و نوزدہم ہستم بہ ترقیات ثانیہ و حسن و آراش و قرب امام خبر دادند۔ و در مجلس ہسبت و یکم فرمودند کہ کیفیت عظیم شرف ظهور فرمودہ و خلعت فاخرہ بہ کمال علو و نورانیت عنایت شد کہ آفاق را از آن خلعت یا عین آن خلعت در گرفت و در مجلس ہسبت دوم تا ششم بہ ترقیات و وصول بہ مقام عبودیت صرف بہ طریق ذات مہبوب با ظهور بعضی معارف خاصہ آن مقام بشر ساختند۔ و در مجلس ہسبت و ہفتم و ہسبت و ہشتم بہ عروج تا بہ حقیقۃ الحقایق ثم الالطیاق و اللہ حق و بک الحقیقۃ بفوق تامة مشرف ساختند و در مجلس ہسبت و نہم فرمودند کہ خلعت عظیم با زیب و زینت و ترتیب بسیار مہمت شد و معاملہ توحید علو پیدا نمود و گویا حقیقۃ الامر منقلب گشت۔ و در مجلس سی ام فرمودند کہ عنایت بے حد از جناب مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ در باب تو معلوم می شود چنانکہ خود بہ آراش و تزیین تو سرگرم اند و آنچه در باب نزول در نقطہ عدم معروض داشتہ بودی۔ نزول در جوار آن نقطہ معلوم می شود۔ فی الجملہ قیدے در میان ماندہ ہست۔ و در مجلس سی و یکم و دوم بہ ترقیات معارف نادرہ اظہار دادند۔ و در مجلس سی و سوم سنہ ہزار و ہفتاد و ہفت بہ یقین حتی بشر ساختند۔ و از عنایات خاصہ سر در کائنات صلی اللہ علیہ وسلم در باب این احقر خبر دادند و در مجلس سی و چہارم و پنجم بہ بالیدگی و ترقی در مقام مذکور و عنایت شد کہ خلعت خاص ممتاز ساختند و در مجلس سی و ششم بہ وصول تا صفہ مقدسہ صفوۃ اربعہ

انبیا کہ در حقیقت صلوة مقر بہت و عنایت شدن خلعت عالی از آن مقام بالوید پائید  
 سرفراز ساختند۔ و در مجلس سی و ہفتم بشارت نزول در نقطہ عدم مطلق دادند۔ و در مجلس  
 سی و ہشتم بعد از ذکر مقامات و مقامات و در دقائق محبوبیت ذاتی و غیرہ فرمودند کہ در تعین  
 حتی ترقی بسیار نموده۔ و در مجلس سی و نہم بعد از ذکر معارف و اسرار و بشارت و ترقیات  
 بہ کمال ذرہ پردی بر زبان غیب ترجمان آوردند کہ معیت خاص با من پیدا کردہ و معاملہ  
 کہ بہ فرزندان خاص مختص بود همان معاملہ بالو متحقق گشت۔ و در مجلس چہلم بشارت و ترقیات  
 احمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و عنایت شدن لباس محبوبیت بلکہ از بہرہ بان معنی  
 شکر و مکر و معزز ساختند۔ و در مجلس چہل و یکم و دوم و سوم بہ تقریر و تحقیق مقدمتین  
 نزولین و ترقی در ان مقام خیر دادند و در مجلس چہل و چہارم بہ علو نسبت و عطاے خلعت  
 بزرگ کہ محیط عالم باشد بشارت فرمودند و در مجلس چہل و پنجم فرمودند کہ محبوبیت و غنی  
 بہ حدی نظامی شود کہ عین دائرہ باقی نماندہ و نصیب بہرہ از فوق تعین حتی معلوم می  
 شود۔ و صریح کہ مناسب آن مقام است مفہوم گردیدہ عرض نمودم کہ بر ترقی از تعین  
 حتی صوم نذر کردہ بودم اکنون ایفا کنم۔ فرمودند ایفا کن۔ و در مجلس چہل و ہشتم بہ عنایت  
 خلعت عالی و ترقی از تعین حتی کماثر بہ اطلاع بخشیدند و در مجلس چہل و ہفتم بعد از ذکر معارف  
 بسنیہ و بشارت معیت در مقامات علیہ و ترقی در سیر سابق فرمودند کہ سیر تو بمقام بلند رسید  
 فی الحال بدرک نمی گردد کہ تا کہ دیگر ام مقام رسیدہ۔ و در مجلس چہل و نہم بہ حصول  
 مقام صباحت و زینت آن موطن و بہرہ از مقطعات قرآنی بشارت فرمودند۔ و در مجلس  
 پنجاہم کہ آخرین مجالس بہت بعد از توجہ مویہ و نظر ولایت شمر و ذکر ترقی فوق التعینات فرمودند  
 کہ لباس عالی و آرایش نفیس احرر مما تلبسہ النشوان مشہود می گردد۔ لیکن حکم قطعی

یہ محبوبیت ازراہ احتیاط و درہمت اگرچہ لباس لباس محبوبیت بہت و آرایش آرایش ملا  
 هذا مما سمعت في مجالس التوجيه والسكرات دها انا اذ كرك بعض ما سمعت  
 من جنابه العالی فی غیر تلك المجالس من هذا القبيل قبل الانابة وبعدها  
 منہا روزے قریب ارحال خازن الرحمة شیخی ووالدی قدس سرہ فرمودند کہ من در روزہ  
 منورہ بودم درین ولایہ خدمت ایشان التماس نمودم کہ بہ جانب فرزندان نگاہ بکنند  
 وبراے قیام بجال طالبان عقب خویش یکے را از ایشان متعین فرمایند دیدم کہ ہبان  
 غرق نعیم دار نعیم اند کہ ہرگز توجہ بہ جانب دیگر نمی کنند۔ باز گفتم کہ اہتمام بہ این امر ضرور بہت  
 توجہ دین باب مبذول فرمایند۔ درون روزہ مقیم ہوں تو حاضر بودی متوجہ حال توشند  
 و ہرمانی عظیم دربارہ تو نموده دستار شریف بر سر تو نہادند و سر ترا بہ ہر دو دست در  
 کنار کشیدہ بر چین تو بوسہ دادند۔ داین ادل بشارتے بہت کہ اذان جناب عالی  
 بہ ظہور آمدہ۔ منہا روزے فرمودند کہ مراد معاملہ چنان نمودند کہ حضرت خازن الرحمة  
 قدسنا اللہ سبحانہ بسترہ الاقدس بر مسند عالی کہ در کمال نزہت و آرایش بہت شریف  
 دارند و برابر آن مسندے دیگر بہت مثل ذلك کیفیۃ و کمیۃ و حسنًا و جمالا  
 و بر آن مسند ترا نشانند بعد ازان فرمودند کہ مماثلت ہر دو مسند دلالت می کند بر  
 طور نسبت خاصہ اشین در تو۔ منہا روزے فرمودند کہ من در روزہ منورہ بودم  
 و تو نیز ہمراہ بودی دیدم کہ حضرت خازن الرحمة قدس سرہ ترا خلعتے پس عالی عنایت نمود  
 بعد از عطاے آن خلعت آن چنان علو حاصل شد کہ ہر تو بلہ آسمان رسیدہ و این بشارت  
 بہ دستخط مبارک در بیان این حقیر رقم نمودہ اند۔ درہمان ایام در مجالس مختلفہ بہ پنج  
 خلعت نفیسہ دوازہ خازن الرحمة قدسنا اللہ سبحانہ بسترہ الاستی۔ و دوازہ حضرت

مجدد البت ثانی قدس سرہ کیے بہ طریق اجمال بیشتر ساختند۔ باید دانست کہ این بشارات  
سنیہ قبل از انابت کرامت صدور یافته بود۔ و آنچه بعد از انابت ظهور نموده آن را نیز  
در منقہ ظهور آورده می شود۔ از انجمله آن است کہ شب عرس خازن الرحمة قدس سرہ  
التماس عرض فاتحہ کردم قبول نمودند۔ و لمحہ متوجہ شدند۔ چون بیرون روئے تشریف  
آوردند بجانب این فقر نگاہ کردند۔ فرمودند کہ طرفہ زینت و آرایش مشب بر تو ظاہر  
می شد۔ و عجب آنے و شائے و حسن و جمالے بر تو ہویا بودہ۔ بالجملہ بہ چنین خلعت بلند  
فلک فرسایے کہ متلیس بودی کمتر یاد هست کہ مثل آن بہ نظر در آمدہ باشد۔ از انجمله آن  
است کہ شبے در ہفتم شہر ذی قعدہ سنہ یک ہزار و ہفتاد و ہفت در خدمت ہر امیر سعادت  
حاضر آدم۔ ناگاہ بر آن مدارجہائے خلیفۃ الرحمان واردے ظهور نمودہ بس بزرگ و  
طفیل آن منظر اتم برین مسکین نیز بر تو انداخت۔ چنانچہ این مسکین نیز اذان معنی و کوئی  
انجملہ آگاہی یافتہ لیکن نہ می فهمید کہ این امر جلیل القدر چیست و مہبط این بر عظیم اولاً  
بالذات ایشان کیست و چون این مقدمہ بہ عرض عالی رسانید استکشاف مرا این معما  
نمودہ فرمودند کہ بر ما نسبت عظیم القدر ظهور نمودہ بود و ترا نیز بہرہ و نصیبہ اذان مفہوم می شد  
بعد ازان بہ انبساط و ابتشاش تمام این مصرع بر زبان گوہر افشان راندند۔ ع  
گردستان گرد کہ مے کم رسد بچے رسد

آنوالا مر مخدوم مہربان صاحب الکمال والتکمیل والحر فان خواجہ محمد عبید اللہ  
از تعین آن نسبت جلیل الشان فرمودند کہ آن طلوع نسبت قومیت بود کہ احیاناً از لطف  
بطون ظهور نمودہ جلوہ گر می شود۔ عرض نمودند کہ بہرہ اذان رسیدن بہ کسے بچہ معنی بود کہ  
شرکت بر نمی تابد۔ فرمودند کہ این بہرہ و شرکت در رنگ آن است کہ سلاطین را در امور

مملکت احوال و انصار باشند و بیچ تقصیر و نقص در سلطنت از آنها راه نیاید۔ بعد استماع این مقدمہ آن مخدوم عالی مقدار بہ والدہ ماجدہ این مسکین تہنیت و ترحیب گفتند و شکر و سپاس الہی دلالت نمودند۔ از آنجملہ آن بہت کہ روزے مطالعہ نقائص و معائب خود نمودہ بعرض اشرف رسانیدم کہ حضرت سلامت راہ ترقی برین عاصی کشادہ است یا نہ۔ فرمودند کہ یک چیز سے دیگر ہم ماندہ است عرض نمودہ کہ ہنوز قطرہ از عمان بہت باز بر زبان گوہر نشان آوردند کہ بیشتر چہ چیز ماندہ است۔ از آنجملہ آن بہت کہ شبے بعضے نوافل را بوسیلہ آن عالی جناب بہ حضرت خازن الرحمۃ قدس سرہما گزرا نیدہ بودم کہ ایشان حاضر شدند بہ لباس عجیب و زینت غریب و تو نیز بہ ہمان کیفیت لباس و کمیت بلافاقت ظاہر شدی و ایشان بہ شفقت تمام سرور سے ترابوسہ دادند و رضا مندی بے حد ظاہر نمودند۔ از آنجملہ آن بہت کہ روزے بہ کمال دستگیری این ذرہ را از خاک برداشتہ باوج رفعت رسانیدند و فرمودند کہ ترا بمقامے بشر ساختہ ایم کہ تا حال ہیچ کس را از یاران بہ آن نہ رسیدہ و مَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ۔ از آنجملہ آن بہت کہ روزے یک مسکین معروض نمود کہ تلقین و ارشاد طالبان دسترشدان در باب فقیر مرہنی است یا غیر مرہنی است۔ بعد ادا استعارہ و توبہ موجب بروردے مبارک بہ جانب این احقر نمودہ مکرر فرمودند کہ ارشاد مرہنی معلوم می شود و اَلْعِلْمُ عِشَّةُ اللَّهِ سُبْحَانَهُ انتہی۔ و اذان جملہ آن بہت کہ روزے بہ عرض عالی رسانیدم کہ نوافل سلی و ہناری کہ بہ خدمت حضرت گزرا نیدم لہ متوجہ شدہ فرمودند کہ اجر و ثواب و برکات آن نوافل بہ این جانب دارد می شد بعد اذان ہمان برکت بہ جانب تو متوجہ می شد اما بہ آن دشان دیگر۔ اذان جملہ آن بہت کہ روزے کتاب حصین حصین برائے صحت مرہنی ایشان بطریق ختم خواندہ بودم و متوجہ شدہ فرمودند کہ الوارو



برکاتِ عظیم ظاہری شود و گردِ برگِ خود حصے مرتب و متمثل می یابیم لہذا الحمد کہ اذانِ مرض  
صحت یاقند۔ و اذانِ جملہ آن است کہ روزے در روضہ منورہ بعضے عباداتِ نافلہ  
بہ وساطت جنابِ عالی بہ جنابِ خازنِ الرحمۃ گذراندم فرمودند کہ عنایاتِ عجیب از  
جنابِ ایشان در بابِ تو معلوم می شد۔ چنان کہ از مرقدِ منور بیرون آمدند و سر دروے  
ترا بوسیدند و تنگ در برگرفتند و سواے این مَرَّة بَعْدُ اخروی از عنایات و بشارت  
و خلعات از حضرتِ مجددِ الف ثانی و از حضرتِ خازنِ الرحمۃ قدس سرہما بیان می فرمودند  
کہ تفصیل آن موجبِ تطویل است۔ و اذانِ جملہ آن است کہ حقانِ آگاہ قدوہ اہل اللہ  
محمدت بنید سلمہ اللہ فرمودند کہ روزے مارا وقتِ خود خوش بود و بعضے دقائق مقامِ ملاحت  
بر من منکشف شد۔ درین و لا مشہود گشت کہ تراہم اذانِ مقامِ بہرہ و حفظِ عنایت نمودند۔  
و قیومیتِ عظیم از بارگاہِ صمدیتِ دربارہ تو مفہوم گشت و خلعتِ عالی و مرصع معلوم گردید  
دہم روزے فرمودند کہ وقتے متوجہ بہ جانبِ قدس بودم پیایے دربارہ تو ندا می رسید کہ  
وے از آن ماست دیز این ندارا از آن حضرتِ جلّتِ عظمتہ دربارہ تو می رسید **مَقْبُولٌ**  
**مَقْبُولٌ مَغْفُورٌ مَغْفُورٌ وَاللّٰهُ مَغْفُورٌ**۔ و در عالمِ مثال امرے متمثل شد کہ اظہار  
و انشاءے آن مشروع نیست کہ داخلِ مشاہدات و اسرار است۔ آخر الامر فقیر بعضے این مقدما  
را بہ عرضِ اشرفِ حضرتِ ایشان رسانیدم بہ استماعِ این کلماتِ بشیاء حیش شدند و فرمودند  
کہ **کَانَ هٰذَا مَكْتُوْبًا**۔ و اذانِ جملہ آن است کہ مخدومِ عالی قدر خواجہ محمد عبید اللہ  
بعرضِ عالی رسانیدند کہ من در روضہ منورہ بودم عنایتِ حضرتِ مجددِ الف ثانی دربارہ  
فلانے یعنی ہذا المسکین مشہودی شد کہ دربارہ احدے مثل آن مشہود نہ شدہ و بیک مجلس  
چند کثرت وے را در برگرفتند و تقبیل نمودند۔ فرمودند بلے برمانیز در بابِ دے از حضرت

ایشان کذا و کذا عنایت معلوم شدہ و ہم آن مخدوم و مخدوم زادہ خدا آگاہ چند بشارت  
 علیہ کہ ہر یک این مسکین را از خاک مذلت با وج غرت بلکہ یہ مقامے کراوج و غرت ہمہ  
 از آنجا در راہ ماندہ می رسائید از آن خلیفہ الہی نقل کردند اگر گنجایش وقت و حال شد  
 در منقہ تہور تحریر خواہد آورد۔ آزان جملہ آن بہت کہ خدمت عالی منقبت شیخ سیف الدین  
 نقل می فرمودند کہ حضرت ایشان ترا بہ شدت مناسبت بہ مقام ارشاد یادی فرمودند  
 و بشارت شالیستہ در باب تو بیان می نمودند۔ مخدوم از عنایات و بشارت آن مرکز  
 دائرہ ولایت کہ درین سہ سال دیدہ و شنیدہ اگر دفتر اطلاعیہ سطرے از آن نہ تواند  
 ظاہر نمود و شکر آن را خود اگر ہزاران ہزار سال ہزاران زبان اظہار کند رشحہ و شمعہ از آن  
 نہ تواند ادا نمود۔ مکاتیب علیہ کہ بنام این مسکین شرف صدور یافتہ مشحون بہ انواع معارف  
 و حقایق از ولایات نبوت و محبت و محبوبیت و عروج و نزول و غیر ذلک مما یتخیر فیہ  
 العقول و الافہام بہ مطالعہ شریف در آمدہ باشد شرفاً و تبرکاً در خاتمہ این مکتوب  
 پیرے از آن حُسْنًا لِّلْخَاتِمَةِ ایراد خواہد نمود۔ امید دارست کہ آن عنایات بشارت  
 آخرین دور افتادہ را دستگیری خواہد کرد و از مکاید نفس و مفاسد این پر تبلیس ہائی خواہد  
 بخشید و حسن نشار کہ بارہا بر لسان حق ترجمان گذشتہ ہم از خامہ عینین محرر گشتہ ظہور نماید  
 مخدوم و حقایق و معارف کہ از غایت نازکی در قید تحریر و تقریر نہ گنج چندان از آن عالی  
 جناب استماع نمودہ کہ گوش ہوش از آن لالی متلالی را بی یو مینا ہذا مملوست و خارق  
 عادات و تقرقات و مکاشفات کہ از آن عرودہ و ثقی و ذرودہ علیا مشاہدہ نمود تا کجا بیاید  
 نماید۔ اگر خواست الہی بہت بر خے تقرقات و کرامات را خود مشاہدہ نمود مرقوم ساختہ  
 بخدمت خواہد فرستاد۔ و آزان جملہ آن بہت کہ در ذکر علوم و معارف علیا این مخلص را

مخاطب می ساختند و تا این حقیر حاضری بود به طرف دیگر متوجه نمی شدند۔ و از آن جملہ آن است کہ اکثر امور را بہ استصواب و استفسار دور از کار بموجب و شاورہ کم فی الامر در منظرہ ظهوری آوردند بارہا مشدہ کہ امرے را از امور بعضی ملازمان حضور در خدمت ہر امر معرفت و لو مقرر نمودہ حضرت ایشان این حقیر را از خانہ و خانقاہ طلب داشتہ ام مذکور بہ لسان الہام ترجمان بیان فرمودند و در راسے فقیر خلافت مقرر قوم صواب نمودہ و مطابق این معروض داشتہ حضرت ایشان ہمچنان کردند و ثمرات و نتائج شالیستہ بطور آمدہ گاہے در باب این مسکین این کلمہ می فرمودند کہ جَاءَ الْعَقْلُ۔ و از آن جملہ آن است کہ گاہے بہ کمال عنایت از احوال بعضی یاران مخصوص خود ازین مخلص پرسیدند کہ فلا نے در نظر تو چہ طور در آمدہ و تا کجا رسیدہ و آنچہ بہ خاطر فاتر رسیدہ عرض نمودہ و مقبول افتادہ و لبسا از احوال مواجید بار یافتگان و محتکفان حرم عالی نزد این زمینہ مجروح ساختہ و از استعداد و ہمت آنها خبر دادہ و در اظہار بعضی از ان تمتع نمودہ در باب بعضی اذن فرمودہ۔ از آن جملہ آن است کہ عشرہ آخر ماہ رمضان فقیر را براسے امامت تراویح معین نمودند و مورد عنایت و بشارات ساختند۔ روزے بہ خدمت سامی معروض داشت کہ حقیقت قرآنی را کہ فوق تعینات است در رنگ دریاے عظیم یافتہ و خود را و اقل قلیل را از اصحاب حضرت ایشان در ان اثنادیدم علی تفاوت الدراجات بہ کمال عنایت فرمودند کہ ما را کجا یافتہ گفتہ فوق آن مقام یافتہ مانا کہ وصول مقام را بہ عبارت کلمہ إِنَّهُ مُحَسُّوسٌ فِي ذَاتِ اللَّهِ تعبیر فرمودند کہ مَادَرَدَ فِي حَقِّ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ و خود را نیز بہ طفیل حضرت ایشان از ان مقام بہرہ در دیدم بلکہ لصف عالی خود را در ان مقام داخل یافتہ۔ مخدوم بہ استماع این مقدمہ شگفتگی تمام ظاہر ساختند و یہ شدند حتی کہ بہ حقایق آگاہ شیخ محمد فضل اللہ کہ

یکے ازان آشنایان بود۔ اذین معنی آگاہ ساختند و فرمودند کہ شمار افلاک بہ چنین امر  
عالی بشارت می دهد و قد حان ان یوفی الوعد ما یزاد المکتوب العالی کہ  
سابقاً ذکر آن شدہ بود۔

مکتوب پنجاہ و پنجم۔ در بیان بعضی حقایق و معارف الہی بہ لسان فارسی و عربی در جواب  
مکتوب حقایق آگاہ میان محمد رضا دہلوی قدس سرہ صد دریافت۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ  
اصْطَفَى - اَمَّا بَعْدُ - گرامی نامہ کہ از راہ شفقت و لطفت مرسول شدہ بود و رد یافت  
بہ مطالعہ آن بہرہ ور گردید بابے بود پُر از دقایق کتبے بود پُر از معارف و حقایق عبارات  
نگینش بے غش بود و اشارات نازنینش دلکش

تکھایش ہمہ ہم رنگ چین کردہ برد فز گل مشق سخن  
جَزَاكُمُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ فَاَرْضَاكُمُ احْسَنَ الرِّضَاءِ مرقوم نموده بودند  
کہ وصول بسعادۂ ہویت ذاتیہ بہر مستطیل صعب الوصول است و الا فالحقُّ سُبْحَانَهُ اقربُ  
رَاقِي الْعَبْدِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ قُلْتُ هَذَا فِي الْوُجُودِ اَمَّا فِي الْوُجُودِ اِنْ فَهُوَ  
سُبْحَانَهُ وَرَاءَ الْوَرَاءِ ثُمَّ وَرَاءَ الْوَرَاءِ

برگ ہر رنگے بسازاے عندلیبے نوا کاین گلے ما بر نتابد ار براکب رنگ  
آہنجا مستدیر در رنگ مستطیل در راہ است و اثبات مانند فی ازا پنجا کوتاہ  
لَا وَهُوَ زَانِ سِرِّ رُزْبِی باز گشتند حبیب و کیسہ سہی  
بنت بکت لاسکم اکم کرمانہ جیون جہانہ <sup>دہرہ</sup> جگہ اکین مکہ ہین زہی ملی ہر سہرمانہ  
خطار فرمودہ

با این همه نزدیکی جانا چه بسے دوری در عین وصا تو گشت این همه مجوری  
مرقوم بود لا یمتہ طریقی موصوف لا مامون ولا مخوف و لکن دونہا  
قلل الجبال و دوکتھن خیوف ثم الطریق الیہ کائن والسعی شتہ ثابت  
والاقدام فیہ واقعة سبحن الذی اسری بعبدہ و ترسیت بدان اینی  
ذاہب الی ربی اشارتے بہت یہاں قل ہذہ سبیلی اذعوا الی اللہ عبار  
از ان بہت ففر و اری اللہ دلالت بر آن و آن دو بہت تازی کہ در ظہور نور مطلوب و  
قصور طالب از ادراک آن مرقوم بود بغایت ذوقین ساخت اللہ در قائلہا و راقبہا  
نعتم کذلک الامر فھو کما قیل انت الخامة علی شمسک دغ نفسک و  
تعال۔ و آنچه در اشعار فارسی بیافت مطلوب و ہم آغوشی محبوب و رموز بود ہر ہر دل سوز  
و سینہ فروز بہت و مبنی از عرفان دوصل عریان بہت ہنیا لکم۔ اما باید دانست کہ این  
ہمہ از گلہائے گلشن تشبیہ بہت و از تشبہ ہائے عالم شکر و مستی و مقام تنزیہ کہ اقرب  
الی حضرت دانست چنین امور را بر تابد ع

آنجا ہمہ آن بہت کہ برتر زیان بہت

در آنجا جز حیرت و نکارت در دست نیست و جز عجز عن درک الحقیقت نقد وقت نہ  
عناق شکار کس نہ شود دام باز چین کا نجا ہمیشہ باد بدست بہت دام را  
ما للتراب و رب الامر باب

تو از خوبی نمی گنجی بہ عالم مرا ہرگز کجا آئی در آغوش

ازینجا بہت کہ خزن و اندودہ ابدی دامگیر بارگاہ آندویاس و حرمان سرمدی خاصہ  
خاصان در گاہ گشت۔ ففی الخبر کان علیہ السلام دائم الحزن متواصل الفکر

دلہا ہمہ آہ گشت و جاہنا ہمہ خون  
تا چسیت حقیقت از پس پردہ بردن  
و آن دہرہ کہ در میان دشواری این راہ تحریر یافتہ خیلے دل نشین است بے تکلف ہمچنین  
است۔ صوبت این طریق بیش ازین است مانا کہ مجر صادق علیہ الصلوٰۃ و السلام اشارت  
باین دشواری نموده آنجا کہ فرمودہ اِنَّ اَمَامَکُمْ عَقَبَةٌ کُوَادًا۔ لیکن

گرموج زند عتایت او  
موران بکنند کار پیلان

فِي الْاَثَارِ اِنَّ اللَّهَ يُفْعَلُ بِالضَّعِيفِ مَا يَتَخَيَّرُ فِي الْقَوِيَّ

عجائب رہ عشق اے رفیق بسیار است  
ز پیش آہوے این دشت شیر نر بر مید  
(دوہرہ) کایح سہ کو جو کجیب سخی دہارو  
سہی کرد ہم کوئل جہان رسا و مکھو  
(ریاضی) روزان تو یوادم و نمی دانستم  
شب بالو غنودم و نمی دانستم  
طن بود مرا کہ جلد من بود منم  
من جلد تو یوادم و نمی دانستم

گہ تم نموده اند نیز خبر از وصال است و از باب غلبہ سکر و حال و اَلَا لَيْسَ عِنْدَ رَبِّكَ  
صَبَاحًا وَّ لَا مَسَاءً اَلَمْ يَلِدْ وَّلَمْ يُولَدْ وَّعنوان صحیفہ اجلال اوست و لَمْ يَكُنْ لَهُ  
كُفُوًا اَحَدٌ دیباچہ توفیق کمال اوست

اے دوست کے شود و شکش خیال من  
کس نہ زدہست این کمان تیر مراد بر برد  
وَمَا قِيلَ لِيْ مِنْ قَلْبِيْ فَقَنْيْتُ كَمَا غَنَى وَكُنَّا حَيْثُ مَا كُنَّا وَاَوْ كَانُوا حَيْثُ مَا كُنَّا فَمِنْ  
ذَلِكَ الْقَبِيلِ وَاَلَا فُلَيْسَ هُنَالِكَ قَالَ وَاَلَا قِيلَ وَاَلَا حَيْثُ وَاَلَا كَانَ وَاَلَا  
اِنْسٌ وَاَلَا بَحَّانَ كَانَ اللَّهُ وَاَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ شَيْءٌ وَاَلَا اِنَّ كَمَا كَانَ۔ گرمیہ  
وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ۔ نقاد جوہر سالک  
است۔ وَاَلَا تَضَرُّوْا بِاللّٰهِ الْاَمْثَالَ وَاَللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ معیار جلیہ



علیہ عارفان نبی بینی کہ پیشوا سے محبان زخم کن تو را بنی برداشت و مرد فقیر محبوبان ندا  
 لیس لک من الامر شئی بشنید ہم بیشتر عنایت و ہم پیشتر مرقوم بود کہ نوشتہ بودند  
 آنچه سخن حق است در گفت نیاید ظاہر ا مراد آن است کہ در گفت نہ آید یہ جہت قصور اہتمام  
 مستمعین از ادراک آن۔ و اگر نہ سخن فقط است عین گفتہ است و اگر نفسہ است قرآن من  
 عیان الاولہ بیان کلا جلی المراد تصور المتکلم کذا امرہ و مراد از سخن حق  
 بیان حقیقت دانست کہ بدہیت از طاقت بشر خارج است و بظن و تخمین در ان جاد مژد  
 سور ادب فان الظن لا یغنی عن الحق شئیاً ہویدا است کہ آنچه در دیک ممکن و  
 تنہای خواہد بود فالواجب غیر المتناہی تعالی شانہ عن ذلک علواً کبیراً۔  
 حضرت خواجہ بزرگ عطر اللہ مضجعہ فرمودہ ہر چہ دیدہ شد و شنیدہ شد ہمہ غیر حق  
 است آن را بہ حقیقت کلمہ لانی باید کردہ

بس بے رنگ است یار دلخواہ لے دل قانع نہ شوی بے رنگ ناگاہ لے دل  
 فالخاص بل انما کان منزهاً عن تعلیق العلم بہ یكون منزهاً عن  
 التکلم عنہ بالاولی لا تدركہ الابصار و هو یدرک الابصار ای  
 بصیر کان من الفکر والوہم والانتظار

چسبان نشان دہم بے نشان بیکتارا گس چہ شرح دہد اشیان عتقارا  
 عزیز من آن را کہ خلعت کلام پوشانیدند و بہ لوزید رانی اصطفیتک علی الناس  
 پر سالیتی و پیکلامی معزز ساختند ہدای یضیق صدیری ولا یطلق لیساً  
 بر آورد۔ آن را کہ جوامع الکلم عنایت کردند و بتاج و معراج سابقیت و خاتمیت کرم  
 ساختند ندای لا اخصی ثناء علیک در داد و سبحن اللہ رب العرش

عَمَّا يَصِفُونَ - شہودی سے

حلوے تو از پر گیس دور  
خود گفت و ز گفت خود بر آشت  
واہنا کہ پدید یا نہفتند  
بر مورچہ زد عیساری قبل

لے از تو گمان خلق بس دور  
ہر کس کہ ز کھنہ تو سخن گفت  
اسے بر تر از ان ہمہ کہ گفتند  
توحید تو ہر کہ ماند در قیل

أَمَّا قَوْلُكُمْ فَمَا مِنْ عَيَانٍ إِلَّا لَهُ بَيَانٌ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى الرَّحْمَنُ عِلْمُ  
الْقُرْآنِ نَعَمْ لَكِنْ مَا كَانَ عَالِيًا مِنَ الْعَيَانِ كَانَ خَالِيًا مِنَ الْبَيَانِ وَلَا  
يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا قَالَ بَعْضُ الْمُحَقِّقِينَ فِي قَوْلِهِمْ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ طَالَ  
لِسَانُهُ ذَلِكَ مِنْ مَرْتَبَةِ الصِّفَاتِ وَالشَّيُونَ وَالْإِعْتِبَارَاتِ وَأَمَّا  
قَوْلُكُمْ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ كُلَّ لِسَانِهِ فَمِنْ مَرْتَبَةِ الذَّاتِ الْمَعْرَاتِ عَنِ  
الْإِضَافَاتِ وَالْإِعْتِبَارَاتِ فَإِنَّهُ فَجْهٌ الْكَيْفِ مُطْلَقًا قُلْتُ فَمِنْ  
الْأَوَّلِ قَوْلُهُ تَعَالَى الرَّحْمَنُ عِلْمُ الْقُرْآنِ - فَإِنَّ الْقُرْآنَ صِفَةً مِنَ  
الصِّفَاتِ وَلِذَا صَدَرَ الْكِرْمِيَّةُ بِاسْمِ الصِّفَةِ دُونَ اسْمِ الذَّاتِ  
وَمِنْ الثَّانِي قَوْلُهُ سُبْحَانَهُ فَأَدْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَدْحَى حَيْثُ رَبُّهُمْ  
الْمَوْحِي بِهِ وَأَضَافَ الْعَبْدَ إِلَى هُويَّةِ الذَّاتِ وَكَانَتْهُ الْمَكُونُ فِي  
قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَهْبِئُوا مَا أَبْهَمَ اللَّهُ أَيْ لَا تَبْحَثُوا عَنِ الذَّاتِ  
تَعَالَى فَإِنَّكُمْ لَنْ تَسْتَطِيعُوا كَشْفَ الْغُطَاءِ عَنْ وَجْهِ الْكَبِيرِ يَا إِلَهَ  
دُرِّ قَائِلٍ

چون بہ عشق آیم خجل با شمع از ان

ہر چہ گویم عشق را شرح و بیان

دیگر عیان را چہ بیان۔ نکتہ چون نماز مقرب ترین اعمال است و مورد تجلیات و مشاہدات  
حدیث نفیس الصلوة مخرج المؤمنین۔ و خیر معتبر اقرب ما یكون العبد من  
الرب فی السجدة شاہد عدل برین مدعا است۔ بسیار است کہ سالک را درین ادا  
آن توہم ہم آغوشی مطلوب بے حجاب و ہم دوشی محبوب بے نقاب پیدا شود و در منظر و  
ظاہر و صورت و حقیقت از فرط تعشق و تعطش تفریق نہ نماید۔ بنا بران در جمیع ارکان آن حکم  
یہ تکبیر نمودند و تسبیح مرۃ بعد از مرۃ فرمودند ائی ما خطر من الوصال یبارک  
فا علم ان الله اکبر من ذلک و هو سبحانه منزہ عن خیالک۔ حافظ شیراز  
از توہم وصول سالک کہ در ورود تجلیات و مشاہدات ناشی می شود و فی الحقیقت نہ آن

چنان است درین بیت خبر داده

عکس روئے تو چو در آئینہ جام اقتاد عارف از خندہ مے در طبع خام اقتاد  
یعنی وصول عارف کہ محل نشاط محبت است کہ سبب ذہول نقوش ماسواہ است مورد تجلی  
ذات کہ وجہ کنایت ازان است گردد و کیفیت باطن از اول صد چندان ترقی نماید و شفق  
تمام و فرخندگی مالا کلام دران ظهور فرماید ناچار عارف در طبع وصال و وصول بہ اصل بہ پردہ  
ظلال افتد نہ داند کہ التجلی ائی تجلی کان لا یخلو عن شائبۃ الظلۃ فان ظهور  
الشئ فی المرتبۃ الثانیۃ والثالثۃ

خلق را روئے کے نماید و در کدام آئینہ در آید و

ذات قیل فاذا لا یملک الوصول الی الذات اصلاً وقد نقل عن کبار  
المشائخ الوصول الیہ قال بعضهم

دائب من نیست جز تجلی ذات ذات بر من زد است راہ صفا

وَقَالَ غَيْرُهُ

حقاً کہ سیدہ ایم بے ساخت از آسم و ہفت گذشتہ با ذات  
وَأَقْوَالُ الْمُشَافِعِ فِي هَذَا كَثِيرَةٌ جِدًّا حَيْثُ لَا يَكَادُ يَنْكُرُ مَنْطُوقَهَا قُلْنَا نَحْنُ  
لَا نَكْفُرُ الْوُصُولَ إِلَى الذَّاتِ مُطْلَقًا بَلْ إِنَّمَا نَمْنَعُ الْوُصُولَ إِلَى كُنْهِ الذَّاتِ وَ  
ذَلِكَ كَيْفِيَّتِهِ بِطَرِيقِ الْخُصُولِ - وَأَمَّا الْوُصُولُ بِلَا كَيْفٍ وَبِغَيْرِ ادْرَاكِ وَفَهْمٍ  
بَلْ وَاقِعٌ وَلَهُ أَمَارَاتٌ وَبَرَاهِينٌ كَمَا تَقَرَّرُ أَرْبَابُهَا - اذ ان جملہ آن بہت کثرت لانی

اہدی باد بود این وصول دامن گیری باشد و اندوہ و حزن دائمی باد بود این دولت  
ہرگز مفارقت نمی نماید و ذَلِكَ الْأَمْرَيْنِ أَحَدُهُمَا فَضْلَانُ التَّلَوُّنِ وَالتَّلَذُّذِ  
الَّذِي كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ فِي التَّجَلِّيَاتِ الصِّفَاتِيَّةِ وَقَدْ يَأْتِي الْبَاطِنُ بِهِ بَلِيًّا  
وَالثَّانِي عَدَمُ اخْطَاةِ السَّائِلِ ذَلِكَ الْمَقَامَ بِوُسْعَةِ الذَّاتِ مَعَ كَمَالِ  
تَعْطُّشِهِ وَتَشَوُّقِهِ لِأَنَّهُ وَإِنْ كَانَ الْبَسْطُ لَبِيسُطٍ وَلَكِنَّهُ أَوْسَعُ وَبَسِيعٌ وَكُلُّ  
ذَلِكَ بِلَا كَيْفٍ - درین مقام عارف حکم مستقی دارد کہ ابدالآباد ازان میر نہ گردد و نہ  
آن مقام را اگران پدید آید و نہ آن را غایت و نہ این را نہایت نہ آن را انجام و نہ این  
را سرانجام ع بمیرد تشنہ مستقی و دریا همچنان باقی — شیخ عطار فرماید

نمی بینی کہ شاہے چون پیمبر نہ دیدہ فقر گل تو رخ کم بر

یعنی رسول بہ مرتبہ کہ فوق بر آن متصور نہ باشد و در خزانہ جبروت جوہرے کہ توان احتیاج  
بدان برہاتی نہ ماند محال بہت و فَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عِلْمُهُمْ - اگر گویند آن را کہ نہ دانند  
و نہ شناسند چگونہ طلبند - و چون در پیے آن جگر کباب دیدہ پُر آب کردند گوئیم دانش  
و شناختن شرط طلب نیست - آوازہ شاہد حسن حریف عشق را بے قرار و بے آرام می سازد

و گفتگوئے جمال محبوب سوداے محب را در جوش و خروش می آرد چنین گلها درین وادی بسیار  
می شکند و چنین نیز نگهبان درین راه چندان می تراود و این از دیوانگیهاست عشق بازان و این  
از شگفتیهاست جان گذاران است و در عشق چنین بود البقیها باشد مولوی عبدالحق عظیمی می فرماید  
نه تنها عشق از دیدار خیزد بسا کین دولت از گفتار خیزد

آرے مقتضای ادب این است دلالت کیریائی معشوق چنین است

این عشق ز عاشقان عجب نیست معشوق شناسی از ادب نیست

ثُمَّ لِيَعْلَمَنَّ أَنَّ الذَّاتَ تَعَالَى كَمَا لَا يُعْبَرُ بِعِبَارَةٍ وَلَا يُشَارُ بِإِشَارَةٍ كَذَلِكَ  
الْوُصُولُ إِلَيْهِ لَا يُعْبَرُ بِعِبَارَةٍ وَلَا يُشَارُ بِإِشَارَةٍ مِثْلُ الْمَثُورَةِ الْخُرُوجِيَّةِ  
مِنْ جِهَاتٍ وَلَا تُشْتَغَلُ بِكَيْفِيَّتِهَا ع بِاللَّوَدِ الْإِنْ هُمْ لَا يَدْرُونَ

اگر گویند پس فرق در مبتدی و منتهی چیست چه هر دو در سوز و دلدادگی و هر دو طالب این راز  
و نیاز - لکن فارق فریقین یافت مقصود است پس در هر دو مفقود است و اگر خزان داند و در  
است خود در هر دو گروه است - گویم مستدیر نایافت حقیقی است و منتهی را صدی - گریه متبه  
از راه حجاب است و گریه منتهی از مشاهده غفلت و کبریا - او هنوز در پرده سبعین الف حجاب  
است این در ششسان الزوار قدم بے تاب - او بار هستی از دوش نینداخته این بار غفلت او  
بر داشته - او از لباس مانی و منی نذر آورده این بخلعت و بود موهوب مکرّم آورده - او از خیال  
و ظلال نه دارسته - این از ظل و سئل در گذشته - او پاس از آفاق و انفس نکشیده این از  
همه آن بالا رسیده آئین بکاء المبرید من بکاء الشیخ بالمجمله در پی که جان جهان  
جملے باید کند از اسم در رسم و از نام و نشان دارسته قبله توجه تنزیه مطلق و غیب صرف باید نمود  
إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ مَعَارِفَ إِلَهُيهِمْ ع آن لقمه که در دهان نه گنجد ظلم.

وَقَعَتِ الْكَلَامُ أَنَّ الْمَقْصُودَ هُوَ الْوُصُولُ لَا الْحُصُولُ وَالْمَطْلُوبُ هُوَ الْقُرْبُ  
لَا الْإِدْرَاكُ — دہرہ

تا تو بخانوہ کا اور مارک لاکے جانو جاتی جاتی جہان کے تہاں نہ کاوہہ تھا تو  
گرفتم ناید این غنقا بد اتم تنید نہاے دیش را غلام  
کے را گر چہ برگ این سفر نیست بہ از سوداے او چیز در گفست

وَلَتَحْتَمِ الْمَكْتُوبُ بِكَلَامِ الْمُجِدِّ ذَا لِفِ ثَانِي قَدْ سَنَا اللَّهُ سُجَّاتَهُ لِسِرِّهِ  
الْأَسْتِ. قَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ الْإِمَّاكَانَ مِرَاةً  
لِلْوُجُوبِ وَصَيَّرَ الْعَدَمَ مُظْهِرًا لِلْوُجُودِ وَالْوُجُوبِ وَإِنْ كَانَ صِفَتِي كَمَا لِي  
لَهُ سُجَّاتُهُ فَهُوَ تَعَالَى وَرَأَاهُمَا بَلْ وَرَاءَ جَمِيعِ الْأَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَوَرَاءَ  
جَمِيعِ الشُّيُونِ وَالْإِعْتِبَارَاتِ وَوَرَاءَ الظُّهُورِ وَالْبُطُونِ وَوَرَاءَ الْبُرُوزِ وَالْكَمُورِ  
وَوَرَاءَ التَّجَلِّيَّاتِ وَالظُّهُورَاتِ وَوَرَاءَ الْمَشَاهِدَاتِ وَالْمُكَاشَفَاتِ وَوَرَاءَ  
مَحْسُوسٍ وَمَعْقُولٍ فَهُوَ سُجَّاتُهُ وَرَاءَ الْوَرَاءِ ثُمَّ وَرَاءَ الْوَرَاءِ

چکیم با تو از مرے نشانہ کہ با غنقا بود ہم آشیانہ

ز غنقا ہست نامے پیش مردم ز مرغ من بود آن نام ہم گم

فَلَا يَصِلُ حَمْدُ حَامِدٍ إِلَى جَنَابِ قُدْسِ ذَاتِهِ بَلْ مُنْزَعٌ عَنْ جَمِيعِ الْحَامِدِ  
دُونَ سِرِّ نَاتِ عَزَّتِهِ فَهُوَ الَّذِي أَثْنَى عَلَيْهِ نَفْسُهُ وَحَمْدُ ذَاتِهِ بِذَاتِهِ  
فَهُوَ سُجَّاتُهُ الْحَامِدُ وَالْمُحَمِّدُ وَمَا سِوَاهُ عَاجِزٌ عَنْ ادِّعَاءِ الْحَمْدِ الْمَقْصُودِ -

انتہی کلام القدسی۔ مہیات قلم یو قلمون در کف اندیشہ گداخت۔ ع

زنگ آخ شد و نیزنگ ز تصویر نہ شد



عرفان پناہ، اطالت مفاوضہ از راہ معارضہ و معاوضہ نیست بلکہ از راہ نیم خامی و  
 تنگ جوشی است معاف فرمایند اَلْعُدُّ رُعِنْدَ بَکْرَامِ النَّاسِ مَقْبُولٌ وَالسَّلَامُ عَلٰی  
 مَنْ اَتْبَعَ الْهُدٰی وَالتَّزَمَ مُتَابِعَةَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْهِ وَاَلٰی الْصَّلٰوةِ وَ  
 التَّسْلِيْمَاتِ الْعُلٰی۔

مکتوب پنجاہ و ششم۔ در بیان گرفتاری چون به بیچون به ترنیک خیر باد شاہ مدد دیا  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۛ

هر که نه گویا بتو خاموش به هر چه نه یاد تو فراموش به  
 حیران است چه نگار دو چه املا نماید اگر حرفی گوید از دگوید تواند گفت و بخر لاٹ گرفت  
 نخواهد رفت۔ ع۔ اگر را با مگر تزویج کردند۔

از آنها بچه آید کاشکے نام۔ پس با این تارسانی سخن از بارگاه کبریائی نارسائی  
 است و با وجود آن ظاهر و باطن کلمات پاکان بر زبان آوردن دوکان آرائی است شکم  
 از لقمه پر از شبهه و دل حرص اندوز حرف شبلی و جنید و سمری از خیره سری است۔ و اگر از غیر او  
 سخن گوید حیف وقت و حیف مقال۔ وقت غریز که نفیس ترین متاع است در پی  
 خیس ترین اشیاء صرف نمودن نازیبا است و بواہر گران قیمت را به جود و مویزد در رنگ  
 طفلان باختن نه رعنا است۔ حدیث نفیس مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ شَمَّ يَذْكُرْ غَيْرَهُ سَامِعَهُ  
 افزوده باشد۔ بعد ازین نه گفتن را راه است نه مردوزن را یارا۔ بشنوبش نو هر چند نه

شایان اویم اما آخر از آن اویم هر چند نه محرم اما از طائفه آن حریم نه  
 گرچه در سیری نه شایان توام این قدر پس کز گدایان توام  
 گرچه پیشیت کم پیام من برند این قدر پس کز تو نام من برند

چہ ازہا اگر تو انم گفت اما از دیگرے تو انم شنفت۔ اگر چہ پاو نہ ہمرازم اما بادگیرے پیردازم  
 اگر چہ او نہ از آن من باشد۔ اما من نہ از آن دیگرے باشم۔ ہر چند او در پے من بود حاشا  
 کہ من پے دیگرے باشم ع بر من بسے بگزیدہ تو بر تو کسے نہ گزیدہ من  
 این مشت خاک از دیار دوست خار گلزار دوست فدای دوست گدای دوست  
 مجنون دوست مفتون دوست مشیدلے دوست رسولے دوست دل دادہ دوست بجاک  
 افتادہ دوست غمناک دوست سینہ چاک دوست گل پذیردہ دوست شمع افسردہ دوست  
 دیدہ پر آب از دست جگر کباب از دست۔ اگر چہ بہت از دست اگر نصبت از دست اگر  
 خار بہت از آن دوست اگر گل بہت از بہستان دوست۔ با این کج محی از دگو یا ست ر  
 با چنین تارسی و نارسائی اگر بویا ست اورا بویا ست۔ مثنوی

ہیں بس گر چہ من کا سد قہم کہ در سلک خریدار نش باشم  
 بلے آن را کہ چشم دورین بہت دلے باد راغ حسرت ہم نشین بہت  
 بغیر از دست آراے نہ دارد یہ خود قطعاً سرا بخاے نہ دارد

این داغ بہ از ہزار بارغ و ایارغ بہت داین سوز و گداز بہتر از نعمت و ناز بہت۔ اَمَّا  
 مَنْ لَمْ يَذُقْ لَمْ يَذُقْ ع لذت این مے شناسی بخدا تمانہ چشی۔ دُرَّ قَائِلِهِ  
 یکے بہ برگ خزان گفت زرد و زہرہ بگفت تاکہ نہ دانی بہ سار معذوری  
 وَ لَنُخَيِّمَنَّ الْمَكْتُوبَ بِالْمُنَاجَاتِ

خداوند از خم سینہ نشان بموسے از جنون دل پریشان  
 بہ شور انداختہ دیوانہ چند بہ خرمن سوختہ پروانہ چند  
 بہ آہ بے کسان و تالہ شب بہ صبح صادق و بانگ یارب

کہ این گم کردہ را راہ بنامے  
 مسِ قلم ز عشقت کییا گن  
 ز سوداے سرش افسرِ عطا کن  
 سر این ذرہ را از مہر بر ساز  
 دلش را نغمہ ساز عشق گردان  
 دو چشم از نحتِ دل گوہر نشان کن  
 چو پروانہ درین دیرم گردان  
 دے خواہم ز عشقت حیرت انگیز  
 توئی کز آئینہ صورت نمائی  
 تو گنجانی درونِ غنی صدر زنگ  
 کہ آرد جز تو اے نقاشِ رنگ  
 مکتوبِ پنجاہ و ہفتم۔ جوابِ مکاتیبِ حقایقِ آگاہِ خدمتِ مہاجرِ رضا دہلوی قدس سرہ العزیز  
 صد دریافت۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَوْجَدَنَا فَوَجَدْنَا هُ. وَأَخْرَجَنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى  
 النُّورِ فَعَرَفْنَا هُ. أَرْسَلَ إِلَيْنَا بُشِيرًا وَنَذِيرًا فَتَبِعْنَا هُ. أَنْزَلَ إِلَيْنَا كِتَابًا مَبِينًا  
 فَتَلَوْنَا هُ. فَجَعَلَ لَنَا بَهَاءً وَجْهًا هُ. وَعَزَّزَ لَنَا بِنَوَالِهِ وَوَصَالِهِ. قَهَرَ عَلَى قُلُلِ  
 وَجُودِنَا فَجَعَلَهَا دَكَاةً كَا. ظَهَرَ عَلَى مَعَالِمِ قِيُودِنَا فَمَا أَبْقَى. صَنَاعَتَنَا وَلَا أَقْرَأَ  
 أَرْبَاعَ عَظَمَتِهِ فَتَحَيَّرْنَا زَمَانًا سَقَيْنَا حُسْرَتَهُ فَتَمَلَّأْنَا بِهَا عِيَانًا. رَأَيْنَا بِعَيْنِنَا  
 الْمَكْشَفَةَ فَعَشَقْنَا. شَاهَدْنَا بِبَصَرِنَا عَاشَةَ فَشَغَفْنَا وَعَرَجْنَا مِنْ عِشَانِ

إِلَى حَضْرَةٍ ذَاتِهِ وَعَامِلٍ مَعْنَا بِمَا يَحْرَى لِكَيْلَا لَقِيَهُ وَكَلِمَاتِهِ ثُمَّ بِمَا لَا يُعْبَرُ  
بِعِبَارَةٍ وَلَا يُشَارُ بِإِشَارَةٍ وَمِنْ بَعْدِ هَذَا يَدْرُقُ صِفَاتُهُ وَكَلِمَاتُهُ أَخْطَى  
لَدَيْهِ وَأَجْبَلُ هَذَا. وَأَمَّا الْعَطَشُ فَبَاقٍ. مَا لَمْ تَلْتَقِ السَّاقُ بِالسَّاقِ  
وَيَتِمُّ الْمِثْقَالُ. وَيَنْتَهِي الْمَسَاقُ فَيَوْمِئِذٍ يَنْعَدِمُ الْفِرَاقُ وَعَلَى ذَلِكَ شَدُّ  
الْوَثَاقِ إِنَّا يَا مَوْلَانَا لَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ عَلَى مَقُولِنَا إِلَيْكُمْ وَعَلَى جَمِيعِ صَبْغِنَا  
بِوَسِيلَتِكُمْ عِبَادَ اللَّهِ. أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ طَالَ عِنَا الرَّقِيقَتَيْنِ وَتَعَزَّزْنَا بِحَقَائِقِهِمَا  
وَمَعَارِفِهِمَا وَتَشَرَّفْنَا بِإِشَارَاتِهِمَا وَبِإِشَارَاتِهِمَا أَكْرَمْتُمُونَا أَكْرَمَكُمْ اللَّهُ عَزَّزْتُمُونَا  
عَزَّزَكُمْ اللَّهُ وَنَحْنُ وَإِنْ كُنَّا فِي الْبَاطِنِ مَعَكُمْ وَلَكِنَّ الظَّاهِرَ يَتَمَتَّى ظَاهِرَكُمْ

ہر چند کہ هست یار پیوستہ بدل در دید بیدین آرزوی دگرست

وَالْمَرْجُو مِنْ مَّكَارِمِكُمُ الْعَلِيَّةِ أَنْ تَنْ تَزَالُوهُ فِي وَعَائِنَا وَإِمْدَادِنَا وَشَفَاعَتِنَا  
فَإِنَّا نَزَلَكُمْ فِي عِنَايَتِهِ وَكَرَامَتِهِ مِنْهُ سُبْحَانَهُ وَفِي قُرْبِ مَكَانَتِهِ لَدَيْهِ تَعَالَى  
شَانُهُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ اتَّقَى وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى. اخوی شیخ محمد خلیل اللہ  
بخدمت گرامی تذکر خواہند نمود انشاء اللہ العزیز فالمرجو اتوجهکم فیہ شاہ بدالاسلام  
مع المستورات الصالحات فی حفظ اللہ سبحانہ وَاَمَّا ابْنُ الطَّافِ فَقَدْ زَالَ  
بِعِزِّهِ سَلَامٌ مَصْدَعٌ اَنْدَوَامِیدُ دَارِ دَعَوَاتِ نَهْرِ الْغَيْبِ اَنْدَ دِیْگَرِ سَالِ خَیْرِ الْکَلَامِ کہ احقر الانام  
بہ تسوید آن موفق شدہ اخوی اغوی بہ خدمت گرامی خواہند رسانید بمطالعہ سی مشرف فرمائید  
مکتوب پنجاہ و ششم۔ در بیان بشارات عالیہ بہ حقان آگاہ میان عبدالرحیم برادر  
میان محمد رضا دہلوی قدس سرہما صدور یافت۔

سُبْحَانَ مَنْ وَجَدْنَا أَقْرَبَ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ۔ وَابْصُرْنَا بِهٖ وَجُودَنَا

اَبَدَ مِنْ كُلِّ بَعِيدٍ - شَاهِدًا نَا فَعَشَقْنَا - عَرَفْنَا فَشَغَفْنَا - تَحَلَّى لَنَا فَحَوَّنَا -  
 قَدَّيْ لَنَا فَعَلَوْنَا - عَمَّجَ بَنَا فَاَمَاتَنَا - وَافَنَّا فَاثَمَ اَفْزَلْنَا فَاَحْيَانَا فَاَبْقَانَا -  
 ثُمَّ اَكْرَمَنَا بِالمُرَاقَبَةِ وَالمُشَاهَدَةِ وَعَزَّزَنَا بِالمُكَاشَفَةِ وَالمُعَايِنَةِ بِشَرَانَا  
 بِالمُحَبُّوبِيَّةِ وَالمُرَادِيَّةِ وَالعُرْفَانِ - وَالسَّالِقِيَّةِ وَالرَّابِغِيَّةِ وَالعُفْرَانِ  
 وَالرَّضْوَانِ - وَشَرَفَهُمَا بِمَا لَا سَمِيعَتُ اُذُنٌ وَلَا مَرَاتُ عَيْنٌ وَلَا خَطَرُ عَلَى  
 قَلْبٍ ثُمَّ وَثَمَ - مَكْتُوبٍ كَرَامِي مُشْتَمِلٍ الوَارِعِ عَنَايَاتِ وَالتَّغَاتِ وَتَضَمَّنِ اسرار وحقائق  
 ذات وصفات بود نیازمند بجان مشتاق را معرّض ساخت بر آتش اشتیاق کہ بر قوم شد  
 بود نازہ آرزوے دریافت تمام یافت آن جناب لایت تاب را دامان زن گردید  
 و بحر موج تشوق و تعشق را در جوش آورد - احقر نیز در اوقات مخصوصہ چہ در روضہ منورہ  
 مجدّد الف ثانی قدس سرہ و چہ در المذہب تبرکہ دیگرہ دعلی ظہر الغیب الیشان و اللسان  
 است - و ترقیات درجات الیشان خواہان س

یا دیگر ما بہت آدمیم ما ازان قصہ برون خود کے شنیدم  
 وَجَدْتُكُمْ خَائِبِينَ فِي بَحَارِ الْوَلَايَةِ الْخَاصَّةِ وَمُتَحِقِّينَ بِالْكَمَالَاتِ الطَّرِيقَةِ  
 الْعَلِيَّةِ النَّفْسِيَّةِ مُحَقِّقِينَ بِالْكَمَالَاتِ السِّلْسِلَةِ الْعَلِيَّةِ الْقَادِرِيَّةِ فَكُنَّا  
 لَكِنَّهُ دُونَ ذَلِكَ قَلْبٌ يَبْعُضُ الْوَابِرِ الطَّرِيقَةِ الْعَالِيَةِ الْاَحْمَدِيَّةِ اَيْضًا هَذَا  
 وَالْعِلْمُ لِيَذِي الْعَلِيمِ تَعَالَى ثُمَّ اِنِّي اسْتَغْفِرُ اللهَ سُبْحَانَهُ عَلَى جَمِيعِ مَا قُلْتُ  
 وَصَنَعْتُ وَاشْهَدُكُمْ عَلَى ذَلِكَ وَلَمْ تَزَلْ نَزْجُوا مِنْ دَعْوَاكُمْ فِي اَوْقَاتِكُمْ  
 وَارَاكُمْ اَجْرِي لِيذَلِكَ - وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ - فَيَزَادُهَا دِلَالَةً مُحَمَّدٌ خَيْرُ النَّبِيَّانِ  
 مِي رَسَانِد -

مکتوب پنجاب و نهم۔ در بیان منع انکار اولیاء و مواخذہ بر ظاہر کلام ایشان و اثبات قطبیت حجتہ اللہ حضرت خواجہ محمد تقی ثانی مدظلہ العالی و در تردید محمد شریف راہبونی بہ غلام مصطفیٰ صدوریافت۔

لِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ  
اما بعد صلاح و فلاح آئین شیخ غلام مصطفیٰ نقل نمود کہ ملا شریف راہبونی بر مکاشفہ کہ مردم از تور وایت دارند کہ مقبول او مقبول ماست و مردود او مردود ماست بحث دارد و منطوق آن را انکاری ننماید۔ مخدوما غم نیست زیرا کہ اگر این مکاشفہ صادقہ است از نفی او منتفی نمی شود و از اثبات محو او محو اثبات نمی گردد۔ ع چراغ مقبلان ہرگز نمیرود۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ يُرِيدُ أَنْ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ  
و اگر بالفرض کاذب بہت احتیاج تردید و تکذیب کسے نیست اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ مِنْهُوَقًا  
غریز من این دارد اہل عمل بہت کار باید کرد و از رد و قبول شریف و ضعیف نباید اندیشید  
حقیقت معاملہ فردا جلوہ گر خواہد گشت۔ صدق و کذب ہر یک نزد اوست چنانہ ہویدا خواہد گرد  
قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَىٰ شَاكِلَتِهِ ۚ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا۔ المنة لله  
کہ لحاظ نظر ماسوی او نیست مخطوب خاطر ماعدلے او نہ کار با اوست اسرار با اوست۔

مطلوب اوست محبوب اوست قطعہ

كَتَبْتُ لَكَ خُلُقًا وَحَيَاتٍ مَرِيْرَةً  
لَيْتَ اَلَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ عَامِرٌ  
لَيْتَكَ تَرْضٰى وَالْاَنَا مُغْضَابٌ  
وَبَيْنِي وَبَيْنَ الْعَالَمِيْنَ خَرَابٌ

معلوم نیست کہ وجہ تکذیب او از امور ثلاثہ کدام یک بہت۔ انکار اصل الہامات و کرامات اہل اللہ بہت یا ثبوت چنین امر عالی نسبت باین عاصی یا ثبوت این مکاشفہ



بعینہا درباب کسے اگر اول بہت پس قابل آن قابل جواب نیست کہ مخالف اہل سنت  
 است و موافق اہل اعتزال او در ایام صحبت فقر از عقائد اہل بدعت تبری تمام ظاہر  
 می نمود و آثار صدق ہم مفهوم می گشت معلوم نیست کہ باز چہ گل شکفتہ و کدام خار در پائے  
 او غلیدہ۔ و اگر ثانی بہت می تواند چہ این حقیر بہ چندین این معائب نقائص متصف بہت  
 پس ثبوت چنان امر بہ چنین بے قدر محل تردد بود۔ لیکن اگر براہ حسن ظن می رفت و نظر بر  
 رحمت بے علت می کرد و مسلمانی را از وعید و قری الذین کذبوا علی اللہ و جوہلہم  
 مُسَوِّدَةً خالف می دانست اغلب کہ تا بسر حد انکار نمی افتاد و پادروادی مخالفت  
 نمی نہاد اے عزیز این قدر باید اندیشید کہ اگر این امر من اللہ بہت پس فی الحقیقت این  
 معارضہ دوست سبحانہ فَبُؤْشَکْ بَلْ لَا یَشَکْ أَنْ یَکُونَ صَاحِبُ الْمَعَارِضَةِ  
 مُؤَبَّرٌ بِالْمُقَدِّمَةِ الثَّانِیَةِ مِنَ الْمُكَاشَفَةِ

ای زردہ بر بے خیران ذوالفقار بر تن خود می زنی ہان ہوش دار  
 و اگر من اللہ نیست پس لا اقل از غیبت نمی گذرد و ہی اشد من الزنا فالخذر علی  
 کل التقدرین فختتم مع التصوف ترک المراء روزے این درویش در منزل  
 خویش با دوستے صحبت داشت اتفاقاً بیرون منزل شخصی شکوہ عزیزے نمود بگوش این  
 درویش خواند بہ آن بہ ابرو اشارہ کردم کہ بشنویہ می گوید۔ آخر الامر در عالم باطن چنان  
 نمودند کہ گویا ہر دو دست من بہ خون رنگین بہت۔ گفتم این چہ حال بہت گفتند کہ این  
 خون آن عزیز بہت کہ غیبت آن کردہ۔ گفتم بیش ازین نیست کہ بہ ابروے بے استماع  
 قولے کہ شخصی می گفت کردہ بودم۔ گفتند آن حرف غیبت مسلمانے بود تو بہ استماع آن  
 دلالت نمودی۔ آخر الامر تہتم نمود از ان عزیز استعفا نمودم۔ غرض از ایراد این نقل آن است

کہ تابدانی کہ یک اشارہ ابرو درین باب چون مثر چنین منعی باشد قیاس باید کرد کہ فوض  
 درین باب مثر چہ چیز باشد اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا  
 و اگر ثالث است ہم ممنوع است زیرا کہ چون اهل الہام ثابت شد مثر چہ بر آن متفرع بود  
 نیز ثابت باشد اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مُحَالِفًا لِلنُّصُوصِ الْقَطْعِيَّةِ وَلَيْسَ قَلْبُشَ وَ  
 اِنْ اِدَّعَيْتُمْ ذَلِكَ فَعَلَيْكُمْ الْاِيْزَادُ وَعَلَيْنَا الْجَوَابُ۔ اگر گویند الہام مثر قطع نیست  
 پس یہ موجب آن حکم بر مغیبات نتوان کرد فَاِنَّ الْحُكْمَ عَلَى الْغَيْبِ مُنْتَوِعٌ در جواب آن  
 اولاً بطریق منع گویم اَنْیَ لَا اسْتَلِمَ اَنَّهُ لَيْسَ بِمُثْمِرٍ لِلْقَطْعِ کَمَا قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ  
 ثانیاً بطریق معارضہ گویم کہ خَلْفًا عَنْ سَلَفٍ مِنْ هَذِهِ الْمُطَابَقَةِ الْعَلِيَّةِ  
 از راہ الہام و فراست حکم نموده آمدند و بموجب آن ہموارہ عمل فرمودہ و صَاحِبِ  
 هَذِهِ الْمَعْنَى فِيمَا بَيْنَهُمْ كَالْخَبَرِ الْمُتَوَاتِرِ فِي الْاَقَامِ مَسِيرَةٍ عَلَى الْاَعْلَامِ  
 لَا يُتَكْرَرُ اِلَّا عِنْدَ جَاهِلٍ مِنَ الْعَوَامِ وَلَنْذُكْرُ هَهُنَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا  
 مُنَاسِبًا لِلْمَقَامِ بِسلسلہ خواجہا حضرت خواجہ عبدالحق عجد دانی قدس سرہ فرمودہ  
 کہ بر افعال اہل الشک و انکار منماے کہ منکر ایشان ہرگز رستگاری نیابد۔ شیخ الاسلام فرمود  
 کہ خداوند ہر کرا بر اندازی با مادر اندازی۔ شیخ فرید الدین عطار قدس سرہ فرمودہ سہ

شیخ زنجبانی دینی خاص حق	بادیع گو برودہ در عالم سبق
گفت ہر کو گفتہ این قوم را	بشنود از غیر و جی جان فرا
نور ایمان محو گردد از دلش	خود نباشد غیر ذلت حاصلش
زانکہ تصدیق کمال ادلیار	واجب آمد بر ہمہ خلق ای کیا

مولوی فرماید کہ سہ

منکر این قوم این دم در نظر شد مثل سرنگون اندر سقر  
 حضرت خواجہ نقشبند قدس الشہرہ فرماید کہ بیار گاہ صمدیت عرض کردم کہ ہر چہ  
 من گویم و خواہم آن شود۔ بعد از رد و بدل خطاب شد کہ ہر چہ تو خواہی بچنان شود۔  
 حضرت مجدد الف ثانی فرمودند (یعنی الشہدۃ) الہی حیثیت این کہ بہ اولیائے خود کردی  
 کہ باطن ایشان زلال خضریت ہر کہ قطرہ از ان چشید حیات ابدی یافت۔ و ظاہر ایشان  
 سیم قاتل ہر کہ بہ آن نگرسیست بہ موت ابدی گرفتار آمد۔ ایضا فرمودہ اما شخصے کہ منکر آن  
 بزرگ بہت یا آن بزرگ ازو دربار بہت ہر چند بہ ذکر الہی تعالیٰ و تقدس مشغول بہت اما  
 از حقیقت و ہدایت محروم بہت همان انکار او سید راہ اومی گردد حقیقت ہدایت ازو  
 مفقود بہت صورت رشد بہت صورت بے معنی قلیل النفع بہت و جماعہ کہ اخلاص و  
 محبت بہ آن غریزہ دارند ہر چند از توجہ مذکورہ و ذکر الہی تعالیٰ شانہ خالی باشند تیر  
 ایشان را بواسطہ مجر و محبت نور رشد و ہدایت می رشد۔ ایضا فرمودہ کہ این دور  
 افتادہ را از خاک مذلت برداشتند و این تدا در برابر او در دادند کہ عَفَوْتُ لَكَ  
 وَلَمْ يَنْ تَوْسَلْ بِكَ يَوْمَ اسِطَّةٍ اَوْ يَغْيُرَ وَاَسِطَّةٍ اِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ و بہ تکرار  
 این معنی نواختند بہ حدی کہ گنجایش ریب نماند۔ ایضا فرمودہ سعادت خود در قبول پیر  
 باید دانست و شقاوت خود در رد او و غَوُّوْا بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ رَضَا عَنْ سُبْحَانَہٗ را  
 در پس پردہ رضای پیر داشتہ اند تا مرید خود را در مراہی پیر گم نہ سازد بہ رضیات حق  
 سبحانہ نہ رسد۔ آفت مرید در آزار پیر بہت ہر ذلتی کہ بعد از ان باشد تدارک آن ممکن  
 بہت۔ اما آزار پیر را بیچ تدارک نہ توان نمود۔ آزار پیر پنج شقاوت بہت مرید را۔ عِلَاوًا  
 بِاللّٰهِ سُبْحَانَہٗ مِنْ ذٰلِكَ۔ خلل در معتقدات اسلامیہ و فتور در احکام شرعیہ از نتائج

و ثمرات آن است از احوال و مواجید که بباطن تعلق دارد و خود چه گوید اثری از احوال  
اگر با وجود آزار پیر باقی مانده از استدراج باید شمرد که آخر به خرابی خواهد کشید و غیر از  
ضرر نفعی نه خواهد داد و **السَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی** - زبده عارفان میر محمد نعمان  
سرور انس و جان را علیه الصلوة والسلام اَلَا تَحْمٰنُ وَاَلَا كَمٰلَانِ در واقع دیده که به  
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خطاب می فرمایند که یا ابابکر فرزندی میان محمد نعمان را بگو که  
هر که مقبول شیخ احمد است مقبول ماست - هر که مقبول ماست مقبول خداست و هر که مردود  
شیخ احمد است مردود ماست و هر که مردود ماست مردود خداست - بعد از آن باز فرمودند  
که مقبول تو مردود تو نیز همین حکم دارد **فَمَا هُوَ جَوَابُكُمْ فِيْ حَقِّ هٰذَا فَهَوَ جَوَابُنَا**  
**وَمَا نَقَلَ عَنِ الْمُتَكِرِّاتِ هٰذَا الْحُكْمُ مَخْصُوصٌ بِالْاَنْبِيَاءِ فَغَيْرُ مُرْضٰی وُ مَرْدُوْدٌ**  
**الْحَدِيْثُ بِالصَّحِيْحِ اَنَّهُ قَالَ اِذَا اَعْضَبْتُ يَلًا لَا فَقَدْ اَعْضَبْتُ رَبَّكَ وَ بِاِ**  
**الْحَدِيْثِ الْقُدْسِيِّ مَنْ عَادَىْ بِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اَذْنَبْتُ بِالْحَرْبِ مَا نَاكَ اِذَا رَدُّ قَبُولِ**  
**كُفْرٍ وَّ اِسْلَامٍ نَهِيْدُهُ يَاشَدُّ وَ هٰذَا مِنْ قَصُوْرِ الْفَهْمِ وَ اِنَّهُ مِنْ عَدَمِ الْمُمَارَسَةِ**  
**يَكْتُبُ هٰذِهِ الطَّائِفَةُ الْعَلِيَّةُ ثَابِتًا بِطَرِيقِ مَلِكٍ كُوَيْمٍ كَهْمٍ بِرَغِيْبٍ نَمُوْدُنَ بِطَرِيقِ**  
**قَطْعٍ مَمْنُوْعٍ اِسْتِ اِلَّا مِنْ حَيْثُ الظَّنُّ مِثْلُ الْاَحْكَامِ الْفِقْهِيَّةِ فَاِنْ حِلْمَهَا**  
**ظَنِّيَّةٌ وَّ الْفَقْهَ وَّ يَحْكُمُوْنَ بِاِجْتِهَادِهِمْ حَرَامًا وَّ حَلَالًا مِنْ غَيْرِ تَكْرُرٍ وَّ**  
**اِلَّا لَهَا اَوَّلٰی مِنْ اِلَّا جِهَادٍ عَلٰی مَا حَقَّقَهُ الْمُجِدِّ دُرَرَضٰی اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا كُوَيْمٍ**  
**كِهْضَرْتِ مُجِدِّدٍ دُرَرَضٰی كِهْضَرْتِ مُجِدِّدٍ كِهْضَرْتِ مُجِدِّدٍ كِهْضَرْتِ مُجِدِّدٍ كِهْضَرْتِ مُجِدِّدٍ**  
**دِيْكَرِ مَنْعِ رِيْبِ شَكِّ مِيْ نَمٰیْنِدُ وَ جِهَ تَطْبِیْقِ حَسَبِ كُوَيْمٍ كِهْضَرْتِ مُجِدِّدٍ كِهْضَرْتِ مُجِدِّدٍ**  
**زِيْرَا كِهْشَكِّ دُرَرَضٰی الطَّرْفِيْنَ هَسْتُ وَّلَمْفَرُوضُ هَسْتُ هَسْتُ هَسْتُ وَّلَا يَنْتَافِيْهِ**

اِحْتِمَالُ الْخَطَا وَرَأْنُ تَمَّ يَكُنْ وَاقِعًا وَلَمَّا غَيْرُ هَذَا الْجَوَابُ جَوَابٌ حَسَنٌ  
 اَعْرَضْنَا عَنْ اِيْرَادِهِ لِقَصُوْرٍ فِيْهِمُ الْعَوَامُ۔ اسے عزیز اگر منکر این قول خازن  
 الرحمة را کہ در بارہ این آوارہ وارد شدہ و او ترجمہ نمود کہ نُوْدِیْتُ فِي حَقِّهِ اَنَّهُ  
 ضَمِنَ لَكَ كَمَا كُنْتَ اَنْتَ لَا يَمْلِكُ فِرَاشُ نَحْيٍ سَاخَتْ شَايْدَ اَزَا سَتَبْعَادُ  
 اِنْ اَمْرٍ بَازِي مَانَد۔ و اگر مکتوب حضرت قطب الاقطابے را کہ بنام این گمنام شریف مدد  
 یافتہ و حسن اختتام آن بہ این کلمہ مبشرہ واقع شدہ کہ احقر شمارا از خاصان می شمردہ  
 و قرب شمارا بیش از بیش می فہمد بنظر افضاف مطالعہ می نمود۔ اغلب کہ در قبول آن توقف  
 نمی ورزید۔ دیگر استماع یافتہ کہ در باب قطب الربانی امام الزمانی شیخ محمد نقشبند ثانی سلمہ اللہ  
 نیز سخنان ناملاکم می گوید و بر خصائص و کمالات ایشان رنگ انکار ظاہری نماید۔ اِنَّا  
 لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَيْہِ رَاْجِعُوْنَ س

ترسم آن قوم کہ بر درویشان می خندند در سرکار خرابات کنند ایمان را  
 مناقب و کمالات آن جناب در رنگ آفتاب عالم تاب ساطع دلائل است از انکار  
 منکران مستتر نہ گردد و از کوری خفاش نشان جمال با کمالش نقصان نہ پذیرد ع  
 نورشید نہ مجرم ار کسے بینا نیست

در بزرگی این صاحب دولت بسند مہمت مکاتیب علیہ حضرت قطب الاقطابی کہ  
 بنام ایشان صد در یافتہ مِنْهَا الْمَكْتُوبُ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اَصْطَفٰی چہ نوسید کہ از مطالعہ  
 رقعہ شریف کہ مشتمل بر الہامات عجیبہ و تکریمات سنیہ کہ بہ آن ممتاز و سر بلند شدہ اند  
 چہ قدر خوش وقت و سر بلند گردید و آنچه از اسرار خلقت و محبت و تحقق بہ آن کہ از

لوازم الاستتار بہت بہ اجمال مرقوم نموده بودند و مشاہدہ الوار و برکات این شہر مبارک و معائنہ نمودن فتح آسمانہا و ابواب جنان بہ وضوح پیوست این امور است کہ دیدہ عقل و پای فکر در درک آن خیرہ و در راہ است جز بہ الوار الہی تأیید است نامتناہی بہ آن نہ توان پے برد احتیاج بہ تصدیق این حقیر نہ دارد و مع ذلک تصدیق در تصدیق است۔ واقعہ کہ دیدہ اند و تعبیر آن خواستہ محتاج بہ تعبیر نیست از کمال مناسبت معنوی خبری دید تا بجای رسیدہ است کہ بہ اتحاد کشید و شرکت در معاملات پیدا شدہ و بہمت تاکید برویا کفایت نامودہ الہام بہ این معنی فرمودہ والسلام۔ اسے غریبہ نمی دانم کہ این انکار او از کدام راہ است از راہ حسد است وَلَا عِلَاجَ لَهُ فَإِنَّهُ مِنْ خُبْتِ الْبَاطِنِ وَلَا يَنْفَعُهُ مِرَاءُ الظَّاهِرِ وَ لَيَقْرَعَنَّ عَلَيْهِ قَوْلُهُ تَعَالَى أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ فَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا۔ وَقَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْخَطْبُ يَا اِزْرَاهُ علو و بزرگی آن مقامات رفعت و عظمت آن کمالات است پس انکار آن غایت بے استبعاد است و تحقیر بہت مرقوم مطلق را حق سبحانہ ازان بزرگ تر بہت کہ از قدرت او چیزی بے برتر رود مَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا فیمن روح القدس ارباز مدد فرماید دیگران ہم بکنند آنچہ مسیحا می کرد یا از راہ آنکہ آن بزرگ را قابل این ہمہ کمالات علیہ نمی دانند بلکہ شرط کمالات باطن حشمت و شوکت ظاہری انکارند فہذا الْخُشْيُ مِنَ الْاَوَّلِ لِأَنَّهُ مُشَافَهَةٌ لِقَوْلِ فِرْعَوْنَ حَيْثُ قَالَ فَلَوْلَا اُنْقِیَ عَلَیْہِ اسْوَرَةٌ اَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلٰئِکَةُ



مُقَرَّرَيْنِ وَقَوْلُ قُرَيْشٍ حِينَ قَالُوا لِسَيِّدِ الرَّسُولِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ  
 سَلَامُهُ لَوْلَا قُرْلُ هَذَا الْقُرْآنُ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْقُرَيْتَيْنِ عَظِيمٍ - وَ  
 قَالَ تَعَالَى فِي رَدِّهِمْ أَهْمُ يُقَسِّمُونَ رَحْمَةَ رَبِّكَ نَحْنُ تَسْمِنَا بَيْنَهُمْ  
 مَعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ أَوْ  
 يَقُولُ الْمُنْكَرُ إِنَّهُ لَيْسَ ذُو كَرَامَاتٍ ظَاهِرَةٌ وَهُوَ بَاطِلٌ لِأَنَّهُ يُنْقَلُ  
 مِنْهُ الثَّقَاتُ خَوَارِقًا كَثِيرَةً وَكَرَّمَاتٍ عَظِيمَةٍ وَأَنَا رَأَيْتُ مِنْهُ أُمُورًا  
 بِحَيْثُ خَابَرْتُهُ لِلْعَادَةِ وَرُبَّمَا أَخْبَرَنَا بِأُمُورٍ قَبْلَ وَقُوعِهَا وَوَقَعَ كَمَا  
 أَخْبَرُوا وَلَوْ سَلَّمَ ظُهُورُ عَدَمِ الشَّيْءِ مِنْهَا لَا نَقْدِحُ فِي كَمَالِهِ أَصْلًا لِأَنَّ  
 أَهْلَ الْحَقِّ عَلَى عَدَمِ شَوْطِ الْكَرَامَةِ لِلْوَلِيِّ أَوْ يَقُولُ الْمُنْكَرُ لَوْلَا كَانَ هَذَا  
 الرَّجُلُ كَمَا يُقَالُ لَا نَكْشِفُ أَمْرَهُ عَلَى جَمِيعِ أَهْلِ زَمَانِهِ وَهُوَ أَيْضًا  
 بَاطِلٌ لِأَنَّهُ لَا يَشْتَرِطُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ فَمَا ظَنُّكَ بِالْوَلِيِّ عَلَى أَنَا أَنْ  
 نَقُولَ أَمْرَهُ مَا اخْتَفَى عَلَى أَصْحَابِ الْكُشْفِ الصَّحِيحِ وَالْفِرَاسَةِ  
 الْمُسْتَقِيمَةِ أَلَمْ تَرَ أَنَّ جَمْعَهُورَ الْأَحْمَدِيَّةِ اعْتَرَفُوا بِكَمَالِهِ وَجَلَالَةِ  
 قَدْرِهِ وَفَارُوزَ الْبُصْحَبَةِ الشَّرِيفَةِ وَاتَّزَوْا عَلَى مَشِيخَتِهِمْ مُلَازِمَةَ الْعَبَةِ  
 وَرَبِّسِ الْأَحْمَدِيَّةِ الْعَلِيَّةِ الشَّيْخُ مُحَمَّدٌ يَحْيَى سَلَّمَ اللَّهُ بِشَيْءٍ عَلَيْهِ  
 وَلِصِدْقِهِ فِي مَعَارِفِهِ وَبُرْسِلُ أَوْلَادِهِ إِلَيْهِ لِلْإِسْتِزَادِ وَشِخْنَا  
 الْكَامِلِ الْمَكْمَلِ الشَّيْخُ مُحَمَّدٌ قَرِخُ بَعْظُمِهِ كَثِيرًا وَيَقُولُ إِنَّهُ أَمِيرُ  
 الْقَافِلَةِ الْإِلَهِيَّةِ وَلَا يَضُرُّهُ عَدَمُ إِدْرَاكِ سَائِرِ النَّاسِ مُعَامَلَتَهُ  
 تَعَالَى الْمُجِدِّدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَيْفَ يُدْرِكُ أَهْلُ الْوِلَايَةِ الْمُعَامَلَاتِ

الَّتِي تُسَاءَلُ مِنْ كَمَالَاتِ النُّبُوَّةِ وَاقْتَبَسَتْ مِنْ أَنْوَاعِ الرِّسَالَةِ فَضْلًا  
 عَنْ سَائِرِ النَّاسِ. أَوْ يَقُولُ الْمُنْكَرُ أَوْ كَانَ مِثْلُ هَذَا الْكَمَالَاتِ ثَابِتَةً  
 لَهُ لَمْ يَتَوَصَّلْ أَحَدٌ أَهْلُ الطَّلَبِ إِلَى غَيْرِهِ وَلَمْ يَشُدَّ الرِّجَالُ إِلَى مَنْ  
 سِوَاهُ مِنَ الْمَشَاجِخِ ضَرُورَةً أَنَّ إِرْشَادَهُ أَتَمَّ وَفَيْضُهُ أَعَمُّ فَهَذَا  
 لَيْسَ بِشَيْءٍ إِلَّا أَنَّ هَذَا قَدْ مَعْرِفَتِهِ وَاشْتِهَارِهِ فِي الْعَالَمِ كَمَا هُوَ  
 وَأَمَّا مَوْصُولُ الْفَيْضِ فَلَا يَتَوَقَّفُ عَلَى ذَلِكَ وَتَعَرُّفُهُ مَا ذَكَرَهُ الْمُجِدِّدُ  
 رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْمُبْدَعِ وَالْمَعَادِ عَلَى أَفَّا لَقَوْلُ أَخَذَ الطَّرِيقَةَ الْعَلِيَّةَ  
 وَطَلَبَ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِنْ أَهْلِ الرُّهْنِ وَالْخَوَاصِّ  
 الشُّرَافِ وَالرُّومِ وَالسُّلَمِ وَمَا دَرَأَهُ الْأَنْهَارُ لَوْ كَثِيرَةٌ لَا تُحْصَى عِلْدَانُهُمْ  
 وَقَدْرَةُ أَهْلِ اللَّهِ مَحْدُومِي شَيْخِ عَبْدِ اللَّهِ نَزْدُونَهُ كَمَا نَسَى يَادُورَمُ كَمَا حَضَرَتْ خَازِنُ  
 الرَّحْمَةِ وَطَلَبَ لِقَاطِبَانِي قَدَسَ سِرِّهَا وَرَنُكَ قِرَانِ السُّعُودِ دَرِكِي مَا مَوْجُودُ بُوْدُنْ  
 وَدَرِ نَوَاجِي شَهْرِ مَرْدَسِ خُودِ رَايَةِ شَيْخِي فَرَا مَنُودَهُ بُوْدُ هَرْدِ حَضَرَتْ بِهَ الْفَاقِ اَزْ لَقْصَانِ اَوْ  
 خَبَرِي دَادَنْدَ مَعَ ذَلِكَ هَزَارَانِ مَرْدَمِ عَوَامِ اَزْ پُيْ شَهْرَتِ تَرْكِ اِسْتِقْبَالِ اِيْنِ قَبْلَتَيْنِ  
 مَنُودَهُ بِهَ اَنْ جَانِبِ رُومِي اَوْرَدَنْدَ اِلَى اَنْ يَلْغُ الْكِتَابُ اَجَلَهُ فَعَلِمْنَا اَنْ  
 كَثْرَةُ الْمُرِيدِينَ لَا تَدُلُّ عَلَى كَمَالِ الشَّيْخِ وَلَا قِلَّتُهُمْ عَلَى نَقْصِهِ اَصْلًا  
 اِيْ غَزِيْرِهِرْ حِينْدِ اَزْ مَوْجُودِ وَتَا مَلِكَا مَنُودَمِ اَنْ بَزْدْ رَا هِرْ كَزْ مَشْتَاقِ خُودِ نَمَائِي وَ مَسْنَدِ  
 اَرَائِي دَسِرْ سِرْگَرْمِي دَرْدَسِ نِيَا فَنَمِ دَرِ رَنُكَ حَضَرَتْ مَجْدِ دَرِضِي الشُّدْعَنَةِ بِهَ اِيْنِ مَقُولِهِ لَبْرِزِ  
 اِهْسَتْ كَمَا رَا بِرَا سَ پِيْرِي وَ مَرِيْدَتِي نِيَا فَرِيْدَه اَنْدَا وَاِلَايْتِ مِنْ كَارِ وَاِبَارِ دِيْگَرِ اِهْسَتْ  
 دَرِ اِيْنِ هَمْنِ هِرْ كَرَا مَنَاسِبَتِ بُوْدِ اَخْذِ فَيْضِ مَنُودِ هِرْ كَرَا مَنَاسِبَتِ نَهْ بُوْدِ مَحْرُومِ مَانْدِ اِنْكَارِ

کہ اگر این بزرگ را سرو بزرگ مشیخت می بود کما حقہ بہ این معنی می پرداخت ، بیج  
 مریدے در پیش شیخ دیگر رجوع نمی آورد و بیج طلبے صادق قبلہ توجہ دیگرے را  
 نمی ساخت بلکہ از کثرت اہل ارادت در خانہ و خانقاہ یک قدم جاغالی کسے نمی یاف  
 اگر آن سرو گل چہرہ شود رفتے چمن آرا  
 نہر شاخے ہزاران قمری شہباز بر خیزد  
 شود از خون لہلہ دست گلچین دامن صفا  
 بغیرم صید گر آن شوخ تیر انداز بر خیزد  
 چو غنچہ چاک گرد گل رخاں خلعت خوبی  
 اگر آن سرو بالا با قباے ناز بر خیزد  
 بیا در وادی وحدت قدم نہ از سیر بہت  
 کہ ہر مرغے ازین جا عاقبت شہباز بر خیزد

وَقُولُوا لِمَن كَرِهْتُمْ إِنَّهُ يَنْقُلُ مِنْهُ أَسْرَارًا عَظِيمَةً فِي غَايَةِ الْكَثْرَةِ وَ  
 التَّوْفِيرِ إِنَّ مِثْلَهَا لَمْ يَنْقُلْ مِنْ آلِ كَابِرٍ إِلَّا بِطَرِيقِ التَّدْرِجِ قُلْتُ  
 هَذَا أَيْضًا بَاطِلٌ إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ وَعَظِيمَتُهُ أَوْسَعُ مِنْهُ  
 وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ - وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ  
 الْعَظِيمِ - قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَأَقْلَا عَنْ رَبِّهِ تَعَالَى يَا عِبَادِي  
 أَنْ تَوْأَنُكُمْ وَتَخَوُّكُمْ وَتَشْكُرُكُمْ وَتَجْتَنِبُكُمْ كَانُوا عَلَى أَثْقَى قَلْبِ رَجُلٍ  
 وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مِلْكِ شَيْئًا يَا عِبَادِي تَوْأَنٌ أَوْ لَكُمْ وَتَخَوُّكُمْ  
 وَتَشْكُرُكُمْ وَتَجْتَنِبُكُمْ عَلَى أَثْقَى قَلْبِ رَجُلٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مِلْكِ  
 شَيْئًا يَا عِبَادِي تَوْأَنٌ أَوْ لَكُمْ وَتَخَوُّكُمْ وَتَشْكُرُكُمْ وَتَجْتَنِبُكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ  
 وَاحِدٍ فَمَا سَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ الشَّيْءِ مَسْئَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا  
 عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْخَيْطُ إِذَا دَخَلَ الْبَحْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ - ياد دارم  
 کہ حضرت خازن الرحمۃ قدس اللہ سرہ قبل از ارتحال خود بیک روز فرمودند و فرمودند

مرا میدانے بزرگ کہ از عرصہ زمین اوسح فی نمود ظاہر ساختند دیدم کہ آن تمام عرصہ  
 خیمہاے عالی لقب کردند چنانچہ جاسے خالی الا ماشاء اللہ یہ نظر نمی در آمد  
 و ہزاران ہزار برینیت و آراستہ موجودند گفتم این جماعہ کیانند گفتند این عساکر  
 کہ می بینی ہر ہمہ واقعہ نگاران عبادت تو بودند اینک صلوٰۃ اینک زکوٰۃ نولیان  
 اینک سیام نولیان اینک فلان اینک فلان گفتم سبحان اللہ عبادت من معلوم  
 است این ہمہ مردم چہ چیزی نوشتند گفتند ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من  
 یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ اَوْ یَقُولُ الْمُنْکِرُ مَا یَتَّقُہُ کَثِیْرًا  
 مِّمَّا تَقُولُ مِنَ الْمَعَارِفِ وَالْاَسْتِوَارِ فَلَعَلَّ بَعْضُ ذٰلِکَ لَشَأْنٍ مِنْ مَّرْتَبَةِ  
 الْخِیَالِ وَاِنْ کَانَ بَعْضُهَا سَجِیْمًا لٰکِنْ نَظَرْتُہُ بِشَبَہٍ فِی الْکُلِّ قُلْتُ  
 هٰذَا اَيْضًا بَاطِلٌ لِاَنَّهُ لَمَّا ثَبِتَ جَلَالُہُ قَدَرُہُ وِعُلُوُّ دَرَجَہِ فِی الْوَرَعِ  
 وَالتَّقْوٰی وَشِیْخَہُ الْقُطْبِ الرَّبَّانِیِّ وَصَدَقَہُ وَاشْتٰی عَلَیْہِ کَمَا ذَکَرْتُ وَکَمَا  
 مَعَذَّرْتُہُ اَنْدَفَعَ ذٰلِکَ الْاِحْتِمَالُ لِاَنَّ مِثْلَ هٰذَا الْعَارِضِ مِثْرَہُ عَنْ  
 مَرْتَبَةِ الْخِیَالِ کَمَا ذَکَرْتُ الْمُجِدِّدُ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وَبَعِیْدٌ مِّنَ الْاَنْصَافِ  
 کُلِّ الْبَعْدِ فَمٰی لَا یَذَرُکَ کَرَمَہُ الْاِحْتِمَالِ قُصُورِ الْفہِمِ اَوْ اَمْرٍ اٰخَرَ  
 قَالَ اللہُ تَعَالٰی شَکَایَہُ عَنِ الْکُفَّارِ وَاِذْ لَمْ یَہْتَدِ دَآئِبُہِ فَسَیَقُولُوْنَ  
 هٰذَا اَرَاٰکَ قَدِیْمٌ۔ اِی غریز قطع نظر از کمالات مذکور این بزرگ را صادق القول  
 می دانند یا نہ۔ اگر نمی دانند قَائِلِیْنَ الْمَفْرُوعِیْنَ الطَّرِیْقِیْنَ الْخَلَّةُ مِنْ وَرَعِہِ  
 وَتَقْوٰیہِ وَتَصَدِّیْقِ شِیْخِہِ تَحْرِیْرًا اَوْ تَقْرِیْرًا وَثَبَاطًا عَلَیْہِ عَلٰی رُؤُسِ  
 الْاَشْہَادِ غَیْرَ مَرَّةٍ حَتّٰی کَادَ هٰذَا الْاَمْرُ اَنْ یَّکُوْنَ مُتَوَاتِرًا فِیْ اَصْحَابِہِ

بارغ مرا چه حاجت سرو صنوبر هست  
 شمشاد سایه پرور من از کبریا هست  
 فَالْحَذَرُ كُلُّهُ الْحَذَرُ مِنْ أَنْكَارِهِ فَإِنَّهُ يُورِثُ الْحِرْمَانَ الْأَبَدِيَّ عَلَى  
 مَا سَبَقَ مِنْ كَلَامِ الْمُجِدِّدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هـ  
 تو آسان بیندار انکار ما  
 گران هست بسیار آزار ما

گویند منصب قیومیت فرع ثبوت اصالت است و ثبوت اصالت محل تردد است زیرا که آن مخالف منطوق عبارت مکتوب حضرت قطب الاقطابی است که در باب ایمات تحریر یافته است و آن این است که بیش از دو کس معلوم نیست که به این کرامت ممتاز باشند گوئیم که منطوق این عبارت قلت ایباب این معنی است نه حقیقت عدد کما هو الظاهر فَلَائِكَ عَلَى النَّفْيِ وَآيَةُ أَنْ لَقَطِ سَبَّارُكَ نَقْلَ كُنْدٍ كَفَى مَا عَدَايَ خَوْذَ فَرَمُودِهِ اَنْد بَعْدَ تَقْدِيرِ ثُبُوتِ نَقْلِ هَسْ آن قبل از ظهور این امر در باب دیگر باید کرد فَصَارَ مَنْشُورًا كَمَا قَالَ حَلُّ الْمَعَاصِرِ فِي مَكَايَيْبِ الْمُجِدِّ دَرَاحِي اللَّهِ عَنْهُ وَنَاهِيكَ قُدْوَةً فِي هَذَا الْأَمْرِ اثْبَاتٌ شَيْخُهُ الْفَطِيْبُ الرَّقَابِيُّ هَذِهِ الْمُعْتَى لِنَفْسِهِ الشَّرِيفَةِ مَعَ أَنَّ الْمُجِدِّ دَرَاحِي اللَّهِ عَنْهُ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ غَيْرِ نَفْسِهِ الْكُرْمِيَّةِ لِأَنَّ زِيَادَةَ لِنَفْسِهِ مَقْبُولَةٌ وَمُوَيَّدَانِ مَعْنَى وَسَنَدِ ابْنِ مَدِّي هِيَ آيَةُ حَقَائِقِ أَكْوَاشِ شَيْخِ مُحَمَّدٍ بِالْمَوْرِي

نقل می کنند که چون من بعرض عالی حضرت ایشان رسانیدم که فقیر بعضی اعضائے خود را  
 به این دولت یعنی طینت اصالت مشرف می یابم فرمودند که می تواند و تنقیح آن بر وقت  
 دیگر موقوف داشتند. غفران پناه محذومی شیخ عبید اللہ نزد جماعت که احقر یکے از آنها بود  
 نقل نمودند که حضرت قطب الاقطابی قدس سره ترمین فرمودند که آن اصرار لازم الاستتار  
 که از زبان درفشان مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ استماع یافته بود و ما هرگز آن را  
 بر زبان نیاورده بودیم و هیچ یکے را از آن محرم نه ساخته بعد از چندین سال همان اصرار  
 از زبان محمد نقشبند شنیدیم. و آن خلعت ارشاد که ما را از مجدد رضی اللہ عنہ رسیده بود  
 از ما به محمد نقشبند رسید. و این معنی را آن صاحب دولت در مکاتیب علیہ خود با چندین  
 شواهد بنیات و چندان معارف و اصرار از خلعت و محبوبیت و است مطلق ایراد نموده اند  
 اِنْ شِئْتَ تَفْصِّلْهَا فَعَلَيْكَ بِهَا وَ تَحْنُ نُورٌ دُفِی کِبَا بِنَا عَکُوْ بِا مُوْجِزًا  
 مِنْهَا قَمِيًّا لِلْقَائِدَةِ وَ تَحْسِيْنًا لِلْخَاتِمَةِ. اگر گویند که از جمله ملهات آن بزرگ شادت  
 طینت اصالت است مرچیدی را از اصحاب خود و آن امر سیت بزرگ موجب مساوات  
 است به ارباب آن دولت و فریت بر غیر ایشان از حضرات و هُوَ خِلَافُ الْمُعْتَقَدِ  
 گویم کبری منوع است زیرا که اصالت با وجود آنکه متعلق است عالی و کمالی است متعالی. ارباب بن مقام  
 فی الحقیقت انبیاء کرام اند علیهم الصلوٰۃ و التسلیمات و طفیل آن بزرگواران  
 هر گرا به این دولت سرفراز و ممتاز سازند لیکن موجب فضل است نه فضیلت پس  
 می تواند که در حضرت رفیع الدرجات آن قدر مناقب فضائل باشد که در آن ارباب  
 اصالت نه باشد پس بعضی از آن عدیل اصالت بود و بعضی از آن که آن حضرت  
 به آن مقامات ممتاز اند و بی شرکت به آن کمالات متحقق اند موجب فریت و زیادتی



برآنها مثل الخلفاء الراشدين بعنوان الله تعالى عليهم. وقد حَقَّقْنَا هَذَا فِي غَيْرِ  
 هَذَا الْمَوْضِعِ حَالِ كَلَامِ آيِ شَدَّكَ غَرِيزَانِ مَذْكُورِ رَابِعِ حَضَرَاتِ اَنْدَرِينِ رَهْگَزَرِ اصْلًا  
 فَرِيتِ لَازِمِ نِيَايِدِ۔ اے عزیز بر تو فصلِ اِطْلَانِ مَایَمِ تا اِنِ شِمِہِ بَشَرِ اَشْرَافِ مَاجِہِ مَتَلَا شِیْ گَرْدُو  
 بَعْدِ اَزَانِ یَمِیْجِ کَوْنِہِ دَرِیْنِ بَابِ تَرْدُو تَمَانِدِ۔ بِدَانِ دَاگَاہِ یَا شِیْ کَہِ اِنِ حَقِیرِ اَزَانِ سِرِ رُشَنِ  
 تَمِیرِ حِلِ اِیْنِ شِمِہِ تَوَاسِطِہِ یُوْومِ ذَمُوْندِ کَہِ اَسْأَلْتُ بِرِسْمِہِ نَوْعِ اَمِتِ دِہْرِ یَکِ رَا اَزَانِ  
 اَنْوَاعِ ثَلَاثَہِ اَحْکَامِ دَاثِرِ اَعْلَیْہِہِ اَمِتِ۔ قِسْمِ اَوَّلِ اَنْ اَمِتِ کَہِ اَنْبِیَا رَ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ اَنْ مِمَّا اَزَانِدِ  
 دِیْکَرِے رَا دَرِ اَنْ مَدْخَلِ نَمِیْتِ وَ مِنْ اَحْکَامِ الشَّرْعِ وَ عَدَمِ حَیْلُولِہِ اَحَدِ بَیْنِ  
 صَا حِبِہِ وَ بَیْنِ ذَاتِ الْوَاجِبِ تَعَالٰی۔ ثَانِیْ اَنْ اَمِتِ کَہِ یَقِیْمِ طَیْنِیْتِ یَکِ اَزِ اِنِ  
 بَرِگَزِیْدِ اَنْ صَا حِبِ نَمِیْتِ رَا مَشْرُفِ سَا زَنْدِ۔ لَعْنِ عَضْوِے اَزِ اَعْضَاے اَنْ سَعَادَتِ  
 اَزِیْ رَا بَہِ اَنْ یَقِیْمِ نَعِیْمِ مَتَصَوِّرِ سَا زَنْدِ وَ مِنْ اَحْکَامِہِ وَ صُوْلُہِ اِلِیْ مَقَامِ النَّبِیِّ اَلِیْ  
 شَرَفِ یَفْضَلِ طَیْنِہِ الطَّیْنِیَّةِ وَ عَدَمِ تَوَسُّطِ اَحَدِ بَیْنِہِ وَ بَیْنِ حَضَرَاتِ  
 الذَّاتِ بِالْاٰخِرَةِ۔ ثَالِثِ اَنْ اَمِتِ بِہِ لَوْسِ وَ بَہْرِہِ اَزِ طَیْنِیْتِ یَکِ اَزِ اَنْ حَضَرَاتِ  
 عَلَیْہِمُ السَّلَامُ سَعَادَتِ مَنْدِے رَا مَشْرُفِ سَا زَنْدِ وَ عَضْوِے رَا اَزِ اَعْضَاے اَنْ  
 بَرِگَزِیْدِہِ حَقِّ بَہِ اَنْ لَوْنِ مَمْتَرِجِ نَمَا یَنْدِ وَ مِنْ کَوَازِمِہِ اَلْوُصُوْلُ اِلِیْ مَرَاتِبِ ذٰلِکِ  
 النَّبِیِّ وَ یُرْجِیْ رَفْعِ التَّوَسُّطِ مِنْ بَیْنِہِ وَ بَیْنِ ذَاتِ الْوَاجِبِ تَعَالٰی لَشَوْطِ  
 اِلِیْ سَقَامَہِ وَ کِمَالِ مَتَابَعَةِ صَا حِبِ اَشْرَافِہِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ وَ  
 الْحِجْمَہُ۔ وَ اَعْلَمُ اَنَّ الْفَرْقَ الَّذِیْ ثَبَتَ بَیْنِ الْفِرْقَةِ الْاُولٰی وَ الثَّانِیَةِ  
 کَذٰلِکِ الْفَرْقُ بَیْنِ الثَّانِیَةِ وَ الثَّلَاثِیَةِ اِلَّا اَنْ یُشَاءَ رَبِّیْ شَیْئًا مِثْلَ الْفِرْقَةِ  
 الْاُولٰی اَوَّلًا وَ الْفِرْقَةِ الثَّانِیَةِ ثَانِیًا مِثْلَ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ حَظُّہُمْ عِیْنُ

الْكَافُورُ يُفَجِّرُوهَا تَفْجِيرًا - أَوْ مِثْلُ الْفِرْقَةِ الثَّالِثَةِ مِثْلُ الَّذِينَ لَصِيْبُهُمْ  
 مِنْ كَائِبٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا - قَالَ عَمْرٌو مِنْ قَابِلٍ كَرِيْمًا - بعد از آن فرمودند که  
 بودن تفاوت در مراتب اصالت از لسان گوهر نشان حضرت ایشان در طریق حسین  
 الشریعین استماع یافته بود پس اگر با چندے را از اصحاب خود به قسم اخیر بیشتر ساخته باشیم  
 چه بجائے تردد باشد و کدام مظنہ مساوات با حضرت عالی درجات بود و یا این همه  
 حق سبحانہ قادر است کہ پس ماندگان را با پیش روان ہم عثمان فرماید و لاحقان را به طفیل  
 سابقان از سابقان گرداند وَمَا ذَلِكُ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ - اے عزیز امت امت محمدی  
 است و ملت ملت مصطفوی است اینجا از ظهور حق چنین غائب چه عجیب در اینجا از ظهور  
 چنین کواکب کدام تعجب - پیر انصار قدس الشمرہ فرمودہ -

صد ہزاران پیغمبری مست در ہر گوشہ دیت ای ربی گوشہ دیدار جویان آمدہ  
 قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَالْحَيَّةُ عَلَمَاءُ اُمَّتِي كَاَنْبِيَاءِ بَنِي اِسْرَائِيْلَ  
 گویند اصالت امر سیت پس عالی ارباب آن باید کہ اہل ریاضات شاد و مجاہد باشند  
 باشند - گویم کہ جواب ہمان کلمہ حضرت خواجہ بزرگ است قَدْ سَمِعَ اللَّهُ سَوْرَةً كَرَامًا فَضْلًا  
 جان برادر اگر ریاضات و مجاہدات سبب چنین امور خطامی بود یا نیست کہ مستقدین اولی  
 والنسب می بودند بآن از خاندان احمدیہ و سلسلہ حمانیہ و نحن نرى اجماعهم مع  
 حُصُولِ الْكَمَالِ الْخَاصَّةِ وَالْبَشَارَاتِ الْمُخْتَصَّةِ بِهَذِهِ السَّلْسِلَةِ الْعَلِيَّةِ  
 فِي تَرْوَةٍ وَعَمِّي بَلْ فِيْ اَمَارَةٍ وَتَوَلِيَةٍ وَلَا يَذْكُرُ عَلَيْهِمْ مَعَ اَنَّهُ يَذْكُرُنِيْ حَقِّهِمْ  
 اُمُورًا قَاتِلَةً لِلْاَصَالَةِ اَنَّ اَدْلِيَّائِيْ تَحْتَ قَبَائِيْ لَا يَعْرِفُهُمْ غَيْرِيْ - الْحَمْدُ  
 لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللَّهُ لَقَدْ جَاءَتْ

رَسُولُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ. قَالَ خَازِنُ الرَّحْمَةِ وَالْقُطْبُ الرَّبَّانِيُّ قَدْ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ  
هَذِهِ الْأُمُورِ مُوَهَّبَةً صُورَةً لَيْسَ فِي حُصُولِهَا سَبَبٌ مِنَ الْأَعْمَالِ وَالْأَفْعَالِ  
وَلَيْسَ فِي ثَبُوتِهَا مَدٌّ خَلَا لِلْكَسْبِ وَالتَّعَمُّلِ فِي أَيِّ حَالٍ بَلْ هِيَ عِنَايَةٌ  
أَنْزَلِيَّةٌ خَصَّهَا اللَّهُ فِي عِلْمِهِ مِنْ تَشَاءٍ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا لَيْسَ لَهُمْ قَوْلٌ  
تَعَالَى تَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ تَشَاءُ إِنْ يَرِيتُكَ عَلِيمٌ وَحَكِيمٌ. اگر گویند آن بزرگوار  
نخستین رابر مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ تفصیل می دهد و این خلاص متقدم سلسله رحمت  
است گویم این نقل موضوع و مفتری است زیرا که این احقر از ایشان استکشاف این معنی  
نموده فرمودند معاذ الله مَا أَتَاكَ هَذَا وَهُوَ كَمَا قَالَ الْمُعَانِدُونَ فِي  
حَقِّ الْمُجِدِّ قَدْ سَمِعْتُ سِرَّهُ أَتَى كَيْفُضِلُ نَفْسُهُ عَلَى الصِّدِّيقِ الْأَكْبَرِ رَضِيَ  
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عِيَاذًا بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ وَلَيْسَ هَذَا أَوَّلُ قَارِئٍ وَسِرِّهِ كَثُرَتْ  
فِي الْأَسْلَامِ. اسے عزیز بہ مجرّد قول تمام و غماز جرات نمودن براہل اللہ بلکہ برادنامے  
مسلمانے از مسلمانے دور بہت و طعن و طرد و خواہی بلکہ عوام الناس بہ نجس گفتہ اہل عناد از  
طریقہ صلاح و تقویٰ بعید چہ بلا شد طریقہ حضرات عالی درجات تا حال مجنونہ شدہ بہت  
و کلمات بیروا خلاق ایشان ہنوز پڑ مردہ نہ گردیدہ۔ این ہمہ زاع و زعن درین گلزار  
اسرار از کدام راہ در آمدہ و این ہمہ خار و خاشاک درین حدیقہ انیقہ چگونہ پیدا گردیدہ۔  
عزیز من ہر گام بہر پاداشتن و معایب اہل حقوق در رنگ حقانیت و معارف مذکور ساختن  
از شریعت بہت یا از طریقت یا از مروت۔ بزرگان فرمودہ اند کہ اگر کلمہ موہمہ از زبان  
یکے ازین طائفہ سر بر زدہ باشد حتی المقدور تاویل آن باید کہ بشید و بر معانی معروف  
حمل نباید نمود نہ آن کہ آن رابر معنی غیر واقع فرود آورده اہلہاں چند را در شورش آرند۔

و نسبتبان ایشان را به زعم فاسد و ظن کاسد از اہل جہالت و غفلت شمرند۔ اے عزیز  
اگر این گفتگو بہ رعایت طریقہ بہت پس آداب حقوق نیز از ان جملہ بہت و اگر بہر شرعیت بہت  
پس طریقتی ہمان بہت کہ حق سبحانہ بہ آن دلالت فرمودہ قَالَ عِزُّ مِنْ قَائِلٍ كَرِيْمًا  
اُدْعُ اِلٰی سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي رَحِي  
اَحْسَنُ۔ عجائب کار سے بہت ذلتے کہ از بزرگان سابق بہ وقوع آمدہ ہر چند کہ امر غلط  
شرعیت بہت در تاویل آن کو کوشش می نمایند و حسن ظن را در باب آنها لازم و واجب می  
شمارند و اگر در مآخض فیہ ایتہام ذلتے در طریقت از تقوہ عوام کالانعام فرو گرفتہ باشند  
آن را مکمل مجلس می سازند۔ در اہ حسن ظن را مسدود ساختہ حصائد السنہ را مطلق ایتہان  
می نمایند۔ قَالَ لَوَ اِنِّي اُرَدُّعُ مِنْ يَوْمٍ مُحَمَّدٍ رَا نَاجِي دَانِدُ و کالمے را بہ سبب تمت  
غلات طریقت غیر ناجی شناسند۔ این چہ القاصات بہت۔ ع

بسوخت عقل ز حیرت کہ این چہ بواجبی بہت

غیر من اگر وقوع چنین امر را بہ ایشان علی فرض الحال منسوب نہایم پیش از خطائے کشفی  
کہ در رنگ خطائے اجتہادی معفو بہت نیست نہ توان کرد۔ و این ہمہ کمالات را بہ سبب  
ذلتے بر یاد نہ توان داد۔ نبی مبنی کہ حضرت امیر کرم اللہ وجہہ بر حضرت ذی النورین خود را  
رضی اللہ عنہ تفضیل می دادند وَهُوَ خَلِيفَةُ جَمْعِهِ وَالْاُمَّةِ بَلْ كَافَّةِ اَهْلِ السُّنَّةِ  
وَالْجَمَاعَةِ لَيَعْتَدِرُونَ مِنْهُ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ الْكَرِيمُ۔ اَنَّ ذَٰلِكَ مُؤَدِّيْ اِحْبَابِهِ وَ  
فَلَا يَلَامُ عَلَيْهِ وَكَفَيْتْ يَلَامٌ وَهُوَ يُعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِبْنُ عَمِّ خَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ  
وَهُوَ الَّذِي قَالَ اِنِّي لَا اَعْلَمُ بِطُرُقِ السَّمَاءِ مِنْ اَحَدِكُمْ بِطُرُقِ الْاَرْضِ فَالْحَذَرُ  
كُلُّ الْحَذَرِ مِنْ هَذِهِ الْجَوَاثِمِ فِي حَقِّ الْاَكَابِرِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

اے عزیز! حقیر از سرگزشتِ خودی نولید بہ گوش ہوش استماع باید نمود۔ چون این تمہ  
 کمالات آن بزرگ بر السنہ نام از خواص و عوام مذکور شد بعضی آن را قدیق و بعضی  
 تکذیب نمودند و این درویش دل ریش درین معاملہ تا تل دانی و توجہ شافی بکار برد۔ یہاں  
 روشن بہ مطلوب یافت و آن استادِ طریقت را بہ حقیقت صادق الاقوال کامل الاحوال شناسا  
 ادلاً ظاہر آن بزرگ را بہ احتیاط تمام ملاحظہ نمود کلیتِ شریعتِ غرّ متجلی دید و در اقوال و  
 احوال و اوضاع و اطوار ادا مہرے مخالف صاحبِ شریعت علیہ و علی آری الصلوٰۃ و  
 التحیۃ نیافت و در خلوت و جلوت و سفر و حضر بجز حرّتِ صدق و صفا و زہد و تہلّل و انقطاع  
 از ماسوا بر صفو روزگار ادا ہویدا نہ نمود و بغیر از حکمت و موعظہ حسنہ و تحریریں بر سنتِ سنّیہ  
 داعی از بدعت دنیائے دنیہ و دلالت بر علو ہمت و خلوص طوہت مشاہدہ نیفتاد۔  
 ثانیاً احوالِ باطن آن جناب را بہ میزانِ شرع شریعت بسنجیدم۔ ہیچ یکے را مخالفِ لغویں  
 قطعہ خارج اہل حق نیافتم۔ آری علو آن معارف و بزرگی آن اسرار از ان قبیل  
 ظاہر شد کہ دیدہ عقلِ ظاہرین از ادراکِ آن عاجز می شد و باصرہ و ہم و خیال از تصور  
 آن خیرہ نیرہ می گشت جز بہ نورِ باطن و فراستِ معنوی درک نہ توان کرد۔ کما دَقَّ فی  
 مَکْتُوبِ الْقُطْبِ الرَّبَّانِیِّ بِالْجملۃِ آن بزرگ را مصداق قولِ سلطانِ ابوسعیدِ اواخر  
 یافتیم کہ فرمودہ سخنِ طریقت کسے را شاید گفتن کہ اگر ظاہر اورا بر اہل زمین عرض کنی ہیچ  
 یکے از اہل علم انکار نہ کند۔ و اگر باطن اورا بر اہل آسمان عرض کنی ہیچ یکے انگشتِ عیب  
 برو نہ ہند۔ قُلْتُ فی نَفْسِہِ ہٰذِہِ اُمُورٌ مُّمَکِّنَةٌ اَخْرَجَتْہَا رَجُلٌ صَاحِبٌ فی غَايَةِ  
 الصَّلَاحِ وَرَعَ فی غَايَةِ الْوَرَعِ هُوَ الَّذِی اَتَتْہِ عَلَیْہِ شِیْخَةُ الْقُطْبِ الرَّبَّانِیِّ  
 کَتَبًا بِحَقَائِقِ عَالِیَہِ وَمَعَارِفِ مُتَعَالِیَہِ وَتَحَقُّقِہٖ بِأَسْرَارِ الْخَلْقِ وَالْمَحَبَّةِ

وَالْمَنَاصِبُ الْعَظِيمَةُ هُوَ كَتَبَ هُوَ قَدْ مَسَّ مَرَّةً فِي جَوَابِهِ مَرَّةً بَعْدَ أُخْرَى مَا  
يُصَدِّقُ كُلَّ ذَلِكَ كَمَا سَبَقَ بَعْضُهُ فَيَمَاسِبُ فَلَا مَحَالَّ لِلْإِنْكَارِ أَصْلًا فَإِنَّ  
الْإِنْكَارَ بَعْدَ ذَلِكَ يَجُوزُ إِلَى الْإِنْكَارِ شَيْخِ الْقُطُبِ الرَّقَابِيِّ وَإِنْكَارُهُ إِلَى  
إِنْكَارِ الْمُجِدِّدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَلَوْ بِالْحِجَلَةِ چُونِ بَعْدَازِ تَحْقِيقِ وَتَفَتُّشِ بَسَارِ  
جَلَالَتِ قَدْرِ آنِ بزرگوار مثلِ رَایِ الْعَيْنِ گَرْدِیدِ وَ قُطْبِیَّتِ وَ قِیَومِیَّتِ آنِ جَنَابِ اَدَّهْ  
لَیْسَ عَلَی وَجْهِ الْأَرْضِ مِثْلُهُ بِه ثَبُوتِ پیوسته صحبتِ تَمَامِ سَعَادَتِ آنِ عَالِیِ مُنْقَبِتِ  
رَا اِختیار نمودم

دل رُبا کیم سخت رعنای بود وحدت در نه ما      دل به هر شوخ نمی دادیم جانے دشتیم  
بحمد الله سبحانه که در زمانِ قلیل فوائد کبیر حاصلِ روزگار این خاکسار گردید و بِمَا لَا  
عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا أَدْنٰی سَمِعَتْ بِه بُرُود

گر بگویم شرح این بے حد شود      دفترم هفتادین کاغذ شود

تنبیه - بزرگانِ طریقت را باید که چون یکے از منتسیان آنها یا از طریقِ ادب بیرون  
گذارد و زبانِ طعن بر اهلِ الله دراز نماید زجوش نمایند و از ادب دلالت به تسلیم و  
انقیاد اربابِ طریقت فرمایند و غرغری و ذلّ ذلیل را در بابِ شریف و وضع مانع نشاند  
قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَمِنْ هَلَاكَ الْبَیِّنُ مِنْ قَبْلِهِمْ اِنَّهُمْ كَانُوا اِذَا  
سَوَّقَ فِيهِمُ الشَّرِیْفُ تَرَکُوهُ وَاِذَا سَوَّقَ فِيهِمُ الضَّعِیْفُ اَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ  
رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَ مُسْلِمٌ حضرت قطب الاقطاب در بابِ تَوَاجُّهِ شَرِیْفِ که مرشد خود  
اعنی مولانا محمد صدیق لیشادری را نارضا مند ساخته اراده آستانه نویسی نموده بود مرقوم  
فرمودند از پیر که قطع می کنید بکه می پیوندد مگر از خدا جل و علی قطع می خواهید بخاطر



109.

رفیق من بود۔ در نظامیہ بغداد بہ عبادت مشغول بودم و زیارت صالحان می کردم و  
 بدان وقت در بغداد غریب بودی گفتند کہ وے غوث بہت دی گفتند کہ ہر وقت  
 می خواہد پیدا می شود و ہر گاہ می خواہد بہمان می شود پس من و ابن سقا و شیخ عبدالقادر  
 و وے ہنوز جوان بود بہ زیارت غوث ختم ابن سقا دماہ وقت از وے مسئلہ خواہم  
 پرسید کہ جواب آن نداد۔ و من گفتم از وے مسئلہ خواہم پرسید بہنیم کہ چہ می گوید۔  
 شیخ عبدالقادر گفت کہ معاذ اللہ کہ از وے چہ پرسیم من پیش وے می روم و انتظار  
 بہرکات دے می برم۔ چون بر وے در آمدیم وے را بر جابے خود نہ دیدیم۔ یک  
 ساعت بودیم دیدیم کہ بر جابے خود نشسته۔ پس از ہر ششم بر ابن سقا نگرست گفت  
 وے بتو ابن سقا از من مسئلہ خواہی پرسید کہ جواب آن ندانم آن مسئلہ این است  
 و جواب آن این۔ ہر آئینہ می بینم کہ آتش کفر بر تو زبانہ می زند۔ بعد از آن بمن نگرست  
 و گشت اے عبداللہ از من مسئلہ می پرسی دی بینی کہ چہ می گویم۔ آن مسئلہ این بہت  
 و جواب آن این۔ ہر آئینہ کہ فرو گیرد ترا دنیا تا بدو گوش کہ با من بی ادبی کردی۔ بعد  
 از آن بہ شیخ عبدالقادر نگرست و وے را بخود نزدیک نشاند و گرامی داشت و  
 گفت اے عبدالقادر خداے در سون خداے را خوشنود ساختی از ادبے کہ نگاہ داشتی  
 گویا کہی بہنیم ترا در بغداد کہ بہ منبر بر آمدہ می گوئی قَدِّمِیْ هٰذِہٖ عَلٰی رَقِیْبَةٍ کُلِّیْ وَبِیْ  
 اللہ۔ می بینم کہ اولیاے وقت ترا ہمہ گردنہاے خود را سپت کردہ اند اطال و اکرام  
 ترا۔ پس در بہان ساعت غائب شد۔ بعد از آن وے را ہرگز نہ دیدیم۔ و ہر چہ نسبت  
 شیخ عبدالقادر گفت واقع شد۔ و ابن سقا بہ تحصیل علوم اشتغال بلوغ نمود۔ بر اقربان  
 خود فائق شد۔ ملک وے را بر سالت بہ ملک روم فرستاد۔ ملک روم علمائے سغری را

بادے بہ مناظر و فرمود ہمہ را الزام و افحام کرد در نظر ملک بزرگ نمود۔ ملک دخترے  
 بود خوب بے بے بے مہتون ش۔ دے را از ملک خواستگاری کرد۔ گفت بہ شرط آن کہ  
 نصرائی تنوی اجابت کرد و دختر لوے داد۔ پس ابن سقا کلام غوث را یاد کرد و است  
 کہ آنچہ بے رسید سب دے رسید۔ و اما من چون بہ دشت رسیدم لوزالدین شہید  
 را بر تو لیت اکراہ کرد و دنیا بہ من دے نہاد و سختی کہ غوث در حق من گفتہ بود در  
 شد۔ انتہی۔ وَالْمَكْتُوبُ الْمُؤْمَرُ هَذَا۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُعْطٰی لَا مَالِغَ لِمَا  
 اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطٰی لِمَا مَنَعْتَ۔ شبے تخری فقیر را ہمہ ساخت کہ قدم تو برگردن  
 جمع ادلیا است۔ چون ابن مہنی را بہ عرض یہ دستگیر رسانید متوجہ گشتہ فرمودند کہ آن  
 خلعت ارشاد و تکمیل کہ از حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ بہ غیر رسیدہ بود اورا  
 تو پوشانیدند و فرمود ترا با خود مثال ردغین یا فتم۔ بعد ازان فقیر معروفن داشت کہ  
 خلعت کہ از حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بہ حضرت رسیدہ است خلعت قیومیت  
 است کہ مدار شام و معاملہ تکمیل و ارشاد منوط بہ آن است۔ ابن خلعت کہ بہ ابن احقر  
 عنایت شدہ است همان است یا غیر آن۔ فرمودند کہ همان است۔ بعد ازاں حال آن حضرت  
 فقیر آثار و علامات آن معاملہ نیز در خود احساس نمود۔ روز دوم از قصہ ارتحال بعد از نماز عصر  
 عنایات خاص از حضرت و اہم العظیات جلت آلاء کہ بیرون از حیطہ بیان است مشاہدہ  
 نمود و معاملہ تطہیت را بعد آب تاب بعد طہل و فقیر در خود یافت وَالْغَيْبُ عِنْدَ اللّٰهِ  
 سُبْحَانَهُ۔ اِنْتَهٰی کَلَامُہُ الْقُدْسِی۔ شیخ روز بہان بقلی قدس اللہ سرہ فرمودہ ے

آنچہ ندیدست و وحیتم جہان  
 در گل مارنگ نمودست آن  
 و آنچہ کہ نشنید و گوش زمین  
 خیزد بیا در گل ما آن بہین

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ  
الْعَالَمِينَ۔ (تمت الرقیہ)

مکتوب شہتہم۔ در بیان بشارت قرب حق و رضامندی و تعالیٰ بمؤلف شیخ محمد مراد  
تحریر یافت۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى۔ اَمَّا بَعْدُ۔ برادر گرامی صاحب  
الکمان والرشاد شیخ محمد مراد در مراتب قرب متری با شن احوال فقرائے باب اللہ موجب  
محامد الہیہ است و الْمُسْتَوَّلُ مِنْ جَنَابِ قُدْسِهِ قَوَائِمَاتِ دَرْجَاتِکُمْ تَفْصِيلِ احوال  
خود اکثر مذکور و مسطور گردیدہ احتیاج تکرار نیست مجملًا در حین توجہ رضامندی و قرب خالص  
و عنایت مخصوص در بارہ شما مفہوم می شود۔ ع فراغت از تومیسر نمی شود مارا۔

وَالسَّلَامُ عَلَى اَسْعَدِ الْاَنَامِ وَاِلَيْهِ الْکِرَام۔ از فقیر زادہا سلام خیر انجام مطالعہ نمایند۔  
محمد نور الحق در عسکر بہت۔ شاید درین نزدیکی برسد۔ قرب سلطان در گلو افتاد۔ منجر بخیر باد  
مخدوم زادہ شما یکمال برسد۔ انوی محمد یوسف سلام خیر انجام خوانند۔ برادران کرام شان  
نیز و سائر اہل طریق دعوات خوانند۔

مکتوب شہتہ و یکم۔ در بیان بشارت کشفی در احوال یاران کشمیر و احقر مؤلف بحر  
سطور صد دریافت

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى۔ اَمَّا بَعْدُ در حق یاران  
چنین مکتوب خاطر گردیدہ است۔ شیخ محمد مراد او مدار دیار خود بہت و یکمالات خاصہ حضرت  
مجدد الف ثانی قدس سرہ ممتاز بہت و بہ معاملہ کہ فوق حقایق ثلاثہ بہ طریق صمیمیت مشر  
و از اسرار صباحت و ملاحت بہرہ در اطراف و اکناف از نور او مملو بہت۔ شیخ محمد یوسف

۱۔ بہ ولایتِ ثلاثہ و کمالاتِ عالیات و حقایقِ ثلاثہ مشہور بہت و از ولایتِ محمدیہ علیہ السلام  
 بهره مند و رُو بہ فوق دارد۔ محمد ولی او بہ طریقِ تبعیتِ بآلِ بدویش در ولایات و کمالات  
 شرکت دارد اما مقامِ ادنی الحال در ولایتِ کبریٰ قربِ علیا بہت درین دلا دخول و لا  
 علیا متوہم گردید۔ و رُو بہ ترقی بہت۔ و عبد الرزاق او کثیر المناصب بہت بامر شدہ خود بہت  
 و در قطع دو اثر ولایتِ کبریٰ بہت بلکہ از علیا ترقی یافتہ بلکہ دخل فیہا انشاء اللہ۔  
 عبد الغفور ولایتِ صغریٰ اکثر دائرہ قطع نموده۔ ابوالفتح کذلک و رُو بہ فوق دارد و قربِ کبریٰ  
 رسیدہ۔ عبد الصبور او ولایتِ صغریٰ بہ قنائے نفس قدم رسیدہ۔ محمد ہاشم بہ سلوک اجمال  
 مشہور و بند کر بلند زادہ اللہ حضوراً۔ محمد صالح ولایتِ صغریٰ فی الجملہ منازل آن قطع نموده  
 محمد شریف جوار ولایتِ صغریٰ امید دارد دخول آن بہت قبل دخل۔ سید اسماعیل کہ از غیر  
 یاران طریقہ بہت آگاہی و صفائی باطن و حصولِ منافع ذکر دارد۔ حافظ احمد غیر از یاران  
 طریقہ قطع منازل سلوک بر طریقہ متقدمین مجتہدین و بہرہ از ولایتِ اولیا یافتہ و حصولِ  
 حضور مشہور شدہ۔ شیخ عبد الرشید انشاء اللہ سبحانہ بہ کمالاتِ محققہ احمدیہ مشہور خواہد شد۔  
 بلکہ شدہ۔ ایضاً محمد عظم ملکہ ذکر۔ عبد السلام کذلک۔ عبد الشکور کذلک قربِ قنائے قلب۔  
 خواجہ سودہ بزاز کذلک۔ عبد اللطیف کذلک۔ محمد اشرف در ترقی بہت۔ صادق شیخ در لذت  
 ذکر۔ محسن کذلک۔ عبد العزیز قربِ قنائے نفس۔ عبد اللطیف کذلک۔ احمد شیخ قنائے قلب۔  
 وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْاَنَامِ۔

مکتوبِ شصت و دوم۔ بہ احترامِ مولف صدور یافت۔

اَحَدًا اَلْمِنَّةُ لِلّٰہِ اَبَدًا۔ اما بعد تحیہ و سلام مشتاقانہ بہ آن عزیز یگانہ معنی افوی  
 شیخ محمد مراد نادہ اللہ کمالاً و اکمالاً موصول بآداب احوال شکستہ بال موجبِ محابہ الہی است۔

وَالْمُسْتَوَّلُ مِنْ جَنَابِ الْقُدُّوسِ سَلَامَتَكُمْ وَإِسْتِقَامَتَكُمْ. چند گاه هست که اذان  
برادر گرامی اخبار و آثار نہ رسیده انتظار دامن گیر هست. اولی آنکہ ہم سلسلہ جنبان باشند  
کہ اطمینان بخش احیہ هست. زیادہ احسان ربانی باد. فرزند ان عزیز و سائر اہل طریق سلام  
خیر انجام خوانند. الجمعہ ۹ جمادی اُخریٰ. اذان زمان کہ برخوردار کمالات آثار عینی شیخ عبد الرشید  
مترقبہ آن سمت شدہ خبرے و خطے اذان جانب نہ رسیده و این موجب قلق خاطر است۔  
وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْاَقَامِ۔ از فقیر زادہ اشتیاق دعوت آمیز خوانند۔

مکتوب شصت و سوم۔ در بعضی احوال بہ کمینہ درویشان محمد مراد صمد دریافت۔  
الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى مَا اَنْعَمَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّهِ الْاَكْرَمِ وَعَلٰى اٰلِهِ  
الْاَعْظَمِ۔ مَا بَعْدُ۔ مکاتیب شریفہ برادر گرامی خداوند معارف سامی شیخ محمد مراد  
رَزَقَهُ اللّٰهُ اَعْلٰی الرَّشَادِ وِصُولِ يَاقْتَهْ كُلِّ بِلَامِنِ اَرْزُورِخِيتِ زَادَكُمْ اللّٰهُ كَمَالًا  
وَ اَكْمَالًا وَرَشْدًا وَ اَرْشَادًا سَابِقًا دَرِیَابِ احوال یاران آن عزیزانچہ بخاطر شکستہ  
آمدہ بود مرقوم ساختہ بود معلوم شدہ باشد۔ و احقر از توجہات و دعوات غائبانہ در  
بارہ آن محبوب القلوبی غافل نیست و معاملہ رشید و ارشاد شما در نظر ناقص منقش گردیدہ  
است۔ الہی مہمات کمالات علیہ و خرائن ہم پور مفاہن باد۔ راضی خان گاہ گاہ بہ طریق  
ندرت ملاقات می کنند و ہر مہری صحبت داشتہ می روند۔ ہر کسے مصلحت خویش نکوی داند۔  
وَالسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَعَلٰی سَائِرِ مَنْ اَتَّبَعَ اَنْهَدٰی وَ اَلْتَزِمُ مُتَابِعَةَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی  
اٰلِہِ الصَّلٰوٰتِ وَ السَّلَامٰتِ اَعْلٰی۔ اخوی بر خود دای شیخ ولی اللہ سلام خیر انجام خوانند۔  
برائے وجہ نیست رسیدن شما مناسب بہ نظری در آید اَمَّا بَعْدُ استقرار پادشہ در  
موضع زیادہ عنایت الہی باد۔ فرزند ہم پور رشید سلام و تحیہ خوانند و مشتاقانند و در



دعواتِ خویش شناسند سابقاً رسید اشیائے مرقوم نموده بودند لَقَبَلَّ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ  
مِنْكُمْ اَخُوّی محمد یوسف و سایر یارانِ طریقِ سلام خوانند .  
مکتوبِ شخصیتِ چهارم - در ترغیبِ رفاقتِ مفرحین الشریفین از کبر آباد به احقر  
العباد صدور یافته -

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰی - اما بعد - تحیة و سلام اقل  
الانام به خوی اکرمی شیخ محمد مراد رزقه اللہ الرشاد موصول باد کیفیات و واردات این حدو  
موجب سپاس بے قیاس الہی بہت ہوا رہ ترقیات درجات آن برادر گرامی مطلوب است -  
مکتوب شریف کہ خبر بر استقامت بر شریعت طریقت بود لذات معنوی از زانی داد اللہ الحمد  
عَلٰی ذٰلِكَ احقر از دعای ظہر الغیب آن اغرا غافل نیست و متوقع آثار می باشد بلکہ مشاہد می  
نماید زَادَکُمُ اللّٰهُ دیگر مفهوم خاطر عاظر باد کہ احقر تا امروز کہ شنبہ ہم رنج الاول باشد  
در مستقر الخلافت کبر آباد اقامت دارد و غم آن دارد کہ در ماہ آیندہ از اینجا بہ بندر سورت  
متوجہ گردد و هو اللّٰهُ مُبَشِّرٌ لِّکُلِّ عَسِیْرٍ - اگر درین سفر رفاقت شما میری آمد چه نعمتے بود  
عجبت انوی محمد یوسف ہم بسیار مغتنم بود اما کُلُّ شَیْءٍ عَمْدٌ اَوْ یَمْقَدَارٌ - وَالسَّلَامُ عَلٰی  
سَيِّدِ الْاَنَامِ - مخدوم زاد ہا ہر ہمہ کمال برسند - یارانِ طریقہ سلام خیر انجام خوانند - مخدوم  
چون مفرد و در از بہت امداد عا بر ذمہ محبت لازم گیرند و فقیر زادہ مرقوم را بہ ختم و دعای  
منفرت یاد دارند - از ملا فتح محمد سلام خیر انجام مطالعہ نمایند از میان قریب الدعوات خوانند  
مکتوب شخصیت پنجم - در بیان احوال سفر حج از بندر مخ بہ احقر محرر صدور یافته است -  
اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ - اما بعد انوی اکرمی شیخ محمد مراد احسن اللّٰهُ اِلَیْہِ فِی  
الْمُبْدِئِ وَالْمَعَادِ - از احقر العباد تحفہ التحیة و السلام قبول نمایند بحسب التقدير مسکین مع

قیام تا بہ بندر تھا کہ آن طرف دریائے اتر بہت بعد از مضمی موہم حج بعد از تفرقہ تمام رسید  
 و ناچار در آن دیار انتظار موسم کشیدہ نشست امید از حضرت کریم آن بہت کہ در سال حال  
 کہ نہ بعد از یک ہزار و یک صد از ہجرت معلی باشد بل اسی حج مشرف شدہ باز بہ وطن مالوف  
 متوجہ شویم۔ تا امر دز کہ بہت محرم الحرام باشد در بندہ فرج اقامت داریم بہ غم آنکہ منتصف  
 الربیع الاول از اینجہ متوجہ آن دیار پر الوار شویم لیسَ اللہ العزیز۔ محمد و ماہر جاہستیم از  
 دعوات ترقیات شما غافل نیستیم۔ از شما نیز ہمی قسم امید داریم و السلام علی سید الانام  
 علیہ و علی آلہ الکرام و صحبہ العظام از احقر زادہ ابو حنیفہ محمد و محمد تقی سلام خوانند۔  
 از سائر یاران سیما ملا فتح محمد تحیات خوانند۔ اخوی شیخ محمد یوسف سلام خیر انجام خوانند۔  
 فرزندان آن اغوی در حفظ الہی باشند۔ سائر اہل طریقہ نیز۔

مکتوب شخصت و ششم۔ در شکر مراجعت از زیارت حرمین الشریفین بہ وطن مالوف خود و

ذکر رقعہ سلطان وقت مع لوازم طلب گاری بہ اتر مولف صدور یافتہ بہت

الحمد للہ۔ اما بعد تحیہ و سلام احقر الانام بہ اخوی اغوی شیخ محمد مراد ارادہ اللہ  
 باحسن الرشاد موصول باد۔ اغر من امت خدایہ را کہ این مسکین بے تمکین را مشمول عنایات  
 ظاہر و باطن فرمودہ بہ زیارت حرمین الشریفین معزز ساختہ بہ اطفال و عیال بخر و خوبی باز بہ بندر  
 مالوف رسانید۔ چون اتر بہ بندر سورت رسید و خواست کہ متوجہ وطن گردد طلب سلطانی و  
 دستخط علی الہی مع لوازم در رسید۔ بعد از آن ناچار بے اختیار بہ اردو رسیدہ شد  
 چنانچہ مورد الطاف و عنایات منعم مجازی بسیار شدہ وی شود مع ذلک دل را یک برود  
 خاص ازین امور بہت بہرہ می خواہد کہ ازین جاز و دیر آید و بہ ارالارشاد برسد و نرجوا  
 مِنْکُمْ اِنَّ دَعَوَاتِ الصَّالِحَةِ فِي الْاَدْوَاتِ الْمَرْجُوَّةِ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَآلِہِ

وَصَحْبِهِ. بَرَّاعَتِ مُحَمَّدٍ دُرِّ مَرِّ مَقْبُورٍ شَدَّ رَحْمَةُ اللَّهِ نُورَ حِشْمَانِ شَمَانِي أَمَانَ اللَّهِ اَزْبَدَ  
رَحْمَتِ اللَّهِ سَلَامِ سَلَامَتِ انْجَامِ قَبُولِ بَادِ۔  
مکتوب شخصیت ہفتم۔ در بیان مراجعت یہ وطن مالوف از زیارت حرمین تشریفین بہ مولف  
صدور یافت۔

هُوَ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ تَحِيَّہ و سَلَامٌ اَقْلَ الْاَنَامِ بِہِ اَنُوٰی اِکْرَمٰی حَقَائِقِ اَسْکَاہِی شَیْخِ مُحَمَّدٍ مَرَادِ  
اَحْسَنِ اللّٰہِ فِی الْمَشَاطِئِ مَوْصُولِ بَادِ۔ اَلْمُنَّةُ لِلّٰہِ اِحْقَارِ بَاخِرٍ و عَافِیَتِ مَعَ مَتَعَلِّقَانِ اَرَادَتْمُنَا  
بِکَلْبَہِ اِحْزَانِ رَسِیدِ وَاَزْکَشَاشِ سَفَرِ دَارِہِیْدِ۔ اِکْرَحِ سِجَانِہِ اَوْاسَتَہِ بَعْضَہِ اَزْکِیْفِیَّاتِ اَرَادَاتِ  
مَوَاضِعِ مَتَبَرِّکَہِ خَیْرِ مَرْقُومِ مَمْنُونِہِ بِہِ الشَّیْثَانِ اَوْاسَتِہِ رَسَانِیْدِ۔ وَاِکْرَ اَمْلَاقِ مِیْسَرِ شُودِ بِہِ طَرِیْقِ اَحْسَنِ  
صَوْرَتِ اَوْاسَتِہِ اَلشَّارِ اَللّٰہِ لُورِ دِیْدِہِ ہَاہِ شَمَہِ ہَرِہِمَہِ دَرِ اَمَانِ رَحْمَانِ۔ وَاَلْسَّلَامُ  
عَلٰی اَمِّنِ اَتَّبِعِ الْہُدٰی۔ اَنُوٰی مُحَمَّدِ یُوسُفِ اَرشَدِہِ اللّٰہِ سَلَامِ مَشْتَا قَانِہِ اَوْاسَتِہِ۔ اَوَالِ اَطْرَافِ  
کَلِمِہِ سَلَامِ اَوْاسَتِہِ۔ مَحْدُومِ پَرِوَانِہِ پَالِصَدِّعِ دَرِ دِوِیْمِہِ خَیْرِ نَفَرِ اَزْ بَابِیْتِ بِسَالِیْتِ خَانِ زَرْدِ شَمَا  
فَرَسْتَادِہِ شَدَّہِ ہِست۔ اِکْرَ اَوْاسَتِہِ مِیْلِخِ مَرْبُورِ حَالِ مَمْنُونِہِ زود اَرْسَالِ دَارِندِ کہ بَکَارِ آید۔

وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔  
مکتوب شخصیت ہفتم۔ در واقعاتِ حلتِ برادرِ اکبرِ ایشان و اخبارِ ازمِضِ بہِ اِحْقَارِ مَحْرُورِ  
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ سَلَامٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ اَمَّا بَعْدُ سَلَامٌ وَ تَحِيَّہ بِہِ اَنُوٰی اِکْرَمٰی شَیْخِ مُحَمَّدِ  
مَرَادِ کَرَامَۃِ اللّٰہِ اَلْبَرِّ شَادِ مَوْصُولِ بَادِ اَوَالِ ہِمَہِ مَنَوَالِ مَوْجِبِ سِیَاسِہِ بِہِ قِیَاسِ اَوْاسَتِ  
تَعَالٰی وَ الْمَسْئُوْلُ مِنْہِ سُبْحَانِہُ تَرْقِیَاتِکُمْ وَ اِنْمَا۔ مَحْدُومِ مِیَانِ مَعْدِ الدِّیْنِ بَرُوْدِ  
اللّٰہِ مَضْجَعِہِ رَحْلَتِ مَمْنُونِہِ بِہِ خَتْمِ وُدِّ عَامِدِ ہَا شَدَّہِ دَاوِیْنِ فَقِیرِ اَنِیْرِہِ عَاہِہِ حَسَنِ خَانِہِہِ یَا دِ  
دَارِندِ و حَقِیرِ اَدْرِ دَعَاہِ خُویشِ مَشْغُوْلِ دَانِند۔ دَرِیْنِ دَلَالِ شَیْخِ عَبْدِ الصَّبُورِ رَاہِ اَنْ ہِمَّتِ مَرْطِ

می نمود اما مشار الیه بیمار شد۔ اگر فرصت یافت انشاء اللہ می رسد و اگر نه شهادت  
 نقد وقت است بر متعلقان او ترحم بسیار می آید۔ ترقی هم از مقام سابق نموده امیدوار  
 فوق است و هو سبحانه قادر علی شفاؤه و ترقی و دجائه قال عز قائل کربما  
 ان علینا للهدی و ان لنا للاخیره و الاوئی و السلام علی من اتبع الهدی  
 مخدوم زاده شهادت نوی شیخ محمد یوسف و سایر اخوان الطریق سلام خوانند۔ در باب  
 فقیر زاده باب عوات طهر الغیب معاون باشند از ملاحظه محمد سلام خوانند نیم رمضان تحریر یافت ۱۱۰۵  
 مکتوب شخصیت دهم۔ در بیان میراجالی لطائف ستمه و ماینا سهها من درجات الولايات  
 و الانبیاء علیهم الصلوٰة و التعلیمات مع حقایق الغریبه به یارے صدور یافت۔  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اُحْمَدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی  
 انسان که عالم صغیر عبارت اذان است مرکب از اجزای عشره است که اصول اینادر عالم  
 کبیر است۔ و عالم کبیر عبارت از مجموع کائنات است چه خلق و چه امر۔ و پنج اذان از عالم  
 خلق است که نفس و عناصر اربعه باشد۔ و پنج اذان از عالم امر۔ چنانچه اصول عناصر  
 اربعه در عالم خلق موجود اند چنان لطف خمسہ مذکوره در عالم امر که عبارت از فوق لغز  
 است و بی لامکانیت معروف و متحقق است و فوق عرش مجید و تحت اصول یگر اصل قلب است  
 لئذا قلب را بر پنج در میان عالم خلق و امر فرمودند چه منتفی بر عالم خلق عرش مجید است  
 به این وجه که عرش مجید منتها عالم خالق و در و به امر دارد و رانیر بر پنج گفتند و فوق اصل  
 قلب اصل روح است و فوق آن اصل نور و فوق آن اصل خفی است و فوق آن اصل خفی است  
 چون حق ص و علی خواست که انسان را به مقتضای حکمت یا نفع به این نوع ترکیب دهد۔ بعد  
 از تسویه قالب هر یک از این لطائف خمسہ را تعلق و تعلق به این غنیمت جبهانی داده از فوق

العرش فرود آورده به مقام خاص ہر یک را کہ بآن مقام مناسبت دارد متکمن ساخت۔  
 لطیفہ قلب را درین مضغہ کہ در تہ لپستان چپ است و قلب صنوبرش خوانند جادادہ اند۔ و  
 صنوبر نقش بر اے آن گویند کہ وے مانند شمرہ صنوبر مقلوب است و اصل الاصل این لطیفہ  
 صفت اصنافی حق است کہ عبارت از فعل تکوین است۔ کمال این لطیفہ آن است کہ در  
 فعل حق جل و علی فانی و مستہلک گردد و بہمان فعل بقا یابد۔ این زمان سالک خود را مسئلو  
 الفعل خواهد یافت و افعال خود را از دست دادہ منسوب بہ حق جل و علی خواهد کرد و فتائے  
 قلب و تجلی فعلی کنایہ از این است و نشانی آن آنست کہ تعلق علمی و حتی بغیر حق نماند۔  
 یعنی قلب مطلقاً خود را فراموش سازد بہ حدی کہ اگر سالہا تکلف نماید یک لحظہ یاد  
 ما سوانہ تواند کرد۔ درین ہنگام چنانچہ علم اشیا از وے زائل شدہ محبت اشیا بطریق  
 ادنی رخت بر بسته باشد و چون سالک بہ فتائے قلب مشرف شد داخل جماعہ اولیا  
 گشت۔ و این فنای قطع تمام دائرہ امکان کہ عبارت از مرکز فرش تاءش و از مرکز عرش  
 تا تمامی عالم امر باشد و بے قطع مراتب عشرہ کہ صوفیہ علیہ بیان فرمودند صورت نہ بندد  
 و نور قلب را نور زرد بیان فرمودند و ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت آدم است علی نبینا  
 و علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ہر کہ آدمی المشرّب باشد وصول وے بہ جناب قدس از راہ  
 ہمیں لطیفہ خواہد بود مگر بہ شروش پیر کامل۔ و صاحب این مشرب استعداد حصول یک  
 درجہ از درجات نچگانہ ولایت است مگر بقسیمی من القاسمی لطیفہ روح را چون الطیف  
 است از قلب مناسب بہ رستان زیادہ بود بنا بران وے را بہ جانب راست از سینہ  
 در تہ لپستان جادادہ اند و اصل الاصل این لطیفہ صفات ثبوتیہ حق است و یک گام  
 بہ حضرت ذات از فعل نزدیک است۔ سالک بعد از حصول فنائے این لطیفہ کہ مربوط است

یہ تجلی صفاتی صفات خود را از خود مسلوب خواهد یافت بلکه مشوب بہ جناب قدس خواهد دانست  
 لہذا این لطیفہ را نیز سرخ بیان فرمودند۔ ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت ابراہیم بہت علی  
 نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر کہ ابراہیم المشرب باشد وصول او بہ جناب قدس از راہ ہین  
 لطیفہ خواهد بود۔ بعد از قطع مراتب قلب و صاحب این قلب استعداد در درجہ از درجات  
 پنجگانہ ولایت بہت الا یفسر من القاسی۔ لطیفہ ہر کہ از روح الطف بہت و سے را  
 نزدیک وسط سینہ جادہ اند و اصل الا میں سے شیونات ذاتیہ بہت کہ گلے از صفات  
 بہ حضرت ذات نزدیک تر بہت۔ وصول قنایے این لطیفہ بہ تجلی شیونات ذاتیہ خواهد بود  
 و لہذا این لطیفہ را نیز سفید بیان کردہ اند و ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت موسیٰ علی نبینا  
 و علیہ السلام۔ ہر کہ موسیٰ المشرب باشد وصول سے بہ جناب قدس از راہ ہین لطیفہ خواهد بود۔  
 و بعد از قطع لطائف سابق۔ و صاحب این مرتبہ را استعداد حصول سہ مرتبہ بہت از مراتب  
 پنجگانہ ولایت۔ و لطیفہ خفی کہ از سر الطف بہت مابین روح و وسط سینہ جادہ اند و اصل  
 الا میں این لطیفہ صفات سلبیہ تفریہ بہت کہ فوق شیونات ذاتیہ اند و حصول قنایے این لطیفہ  
 بہ ہمان صفت بہت۔ لہذا این لطیفہ را نیز سیاہ تعین نمودند۔ و ولایت این لطیفہ زیر قدم  
 حضرت عیسیٰ بہت علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر کہ زیر قدم حضرت عیسیٰ بہت راہ سے  
 بہ جناب قدس از راہ ہین لطیفہ خواهد بود و بعد از قطع لطائف سابق الا یفسر من  
 القاسی۔ و صاحب این مرتبہ را حصول چہار مرتبہ بہت از مراتب پنجگانہ ولایت۔  
 و لطیفہ خفی کہ الطف و اجمیل لطائف عالم بہت و اقرب بہت بہ حضرت اطلاق سے  
 در وسط حقیقی سینہ کہ مرکز بہت و مناسبست تمام بہ حضرت اجمال دارد جادہ اند۔ و اصل  
 الا میں این لطیفہ مرتبہ السیت کہ کانیونخ بہت میان مرتبہ تنزیہی و میان احدیت مجرّدہ



و قسائے این لطیفہ مربوط بہ تجلی ہمان مرتبہ مقدسہ است۔ و وزیر این لطیفہ را وزیر سبزیان فرمودند۔  
 و ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت رسالت بہت صلی اللہ علیہ وسلم و صاحب  
 این مشرب عالی را بالذات استعداد حصول تمام مراتب ہیجگاہ و ولایت بہت۔ این سالک  
 را محمدی المشرب نامند۔ و چون این مراتب ہیجگاہ و ولایت طے کند تواند کہ یکے از مرادان  
 باشد چہ مرید را تا بہ این جا راہ نیست ترقی ازین چہ ممکن۔ و چون قدم توفیق در بادیہ فوق  
 الفوق ہند و شروع در کمالات نبوت کند کہ منصب آن ختم بہت نہ کمالات آن تم یقوت  
 الی مراتب حقائق الثلث حقیقۃ الصلوۃ و حقیقۃ القرآن و حقیقۃ الکعبۃ  
 ثم الی مرتبۃ المحیو بیۃ و المعبودیۃ و الخللۃ و الملاحۃ و الصباۃ و یکن  
 ان یرتقی الی مرتبۃ کمالات الرسالۃ و کمالات اولو العزم بطریق شرفیہ  
 علیہ و علیہم الصلوۃ و التسلیمات ثم یأخذ فیوض عن الآخر دینہ  
 المجرّدۃ بالاصالۃ لا بتوسط بتوسط المرشد بل یأتی علیہ زمان لا  
 یحید حیلولۃ رسوایہ دلائل نبیہ بل یأخذ من ہذا فیوض بلا واسطۃ  
 چہ رسول ہم پیر و مرشد بہت و این غیر توسط نہ از راہ استغنا بہت کہ آن کفر بہت بلکہ  
 از راہ مناسبت و قوت باطن بہت بہ آن جناب۔ چہ ہر چہ سالک می یابد و بوسے می  
 دہند از راہ متابعت بہت۔ گو یک وقت توسط در میان نباشد آخر منجر بہ آن است  
 چنانچہ بسا اوقات نائب وزیر از نزد سلطان بلا واسطہ جواب سوال می گیرد و بہ لقائے  
 دیدار و اکرام مشرف می شود و وزیر را ازان خبر نہ بود۔ اگر چہ بہت نیابت دے این مرتبہ  
 بانی بہت اما از راہ کمال مناسبت و اعتماد راہ شاہ بلا واسطہ وزیر میر بہت و چون یکے  
 از مرادان بتزکیہ اجزائے عالم خلق و تصفیہ عالم امر مشرف گردد کما مراً اتقا بصدق

جذبِ خویش از ان اجزائے عشرہ مصطفیٰ و فرنگی این مضغہ را ہیأت وحدانی پیدا شود و انجوبہ غریب  
 بطور آید کہ ہر کدامی ازین اجزاء در صورت تنہا میسر نہ بود چنانچہ اجزائے سکنجبین در صورت  
 تنہائی اثرے دارند و چون ترکیب یا بند ہم نامے دیگر و ہم اثرے دیگر می بخشند ہلکذا  
 قیماً لکن فیہ و بر این تقدیر ہیأت مضغہ بر وحدانی حقائق و معارف مترتب بہت کہ  
 کار ہر دلی نیست کہ اطلاع بر آن تواند یافت تا بغیر ولی چہ رسد۔ درین مادہ مکتوبے مفصل  
 از حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ در مکتوبات قدسی آیات الشان ایراد یافتہ کہ سبب  
 تفصیل و تفریق بہت قاطب ہماک ان کنت طالباً  
 مکتوب ہفتاد و نم۔ در بیان وفات شیخ عبد الصبور عرف کُن کہ در حضور پر نور حلت نمودہ  
 بہ حق مقرر صدور یافت۔

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ - اَمَّا بَعْدُ - اَزِینِ مَسْکِنِ برادر با معرفت و مکن شیخ محمد مراد زَادَہ  
 اللہ البر شاد و الار شاد سلام و تحیہ مطالعہ نمایند احوال شکستہ بال موجب ہزاران  
 حامد ذی الجلال است و الْمُسْتَوَّلُ مِنْ جَانِبِ الْقُدُسِ قُرْبَاتِ دَرَجَاتِکُمْ - فخدوا  
 صلوات و تقویٰ بر شریک ملا عبد الصبور بہ حق پیوست دانم فراوان بہ دوستان رسانید۔  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ کہ احوال نجیب پیدا کرد و بہ معارف خاصہ مشرف گشت۔ اما معاملہ عمر تا ہیجہ  
 بود۔ بہ فرزندان او از فقیر دلاسا دہند ہمہ این شریعت بہ خراباید حشید اذ اللہ و اَقَا الْیَہ  
 رَاجِعُونَ۔ احوال شریف را ہموارہ نولسیان بودہ تسلی بخش دور افتادہ باشند و بہ دعائے  
 حسن خاتمہ این حق را یاد آرند و حقیر را در دعوات ظہر الغیب خویش مشغول دانند۔ دیگر در  
 باب حصویٰ مبلغ فقیر زادہ سعی موفوق نمودہ بر نتکہ درین ایام برائے امر ضرور فرزندے  
 بسیار محتاج اند و میعاد ہم گذشت بہت۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْاَلَامِ۔ بر خوردار

بہ کمال برسد از جمیع فقیر زادہا سلام و تحیہ خوانند۔ بہ سائر اہل طریق سلام خوانند از ملا فتح محمد سلام خوانند۔

مکتوب ہفتاد و یکم۔ در بشارت بہ حقان آگاہ محمدیان تثنیٰ صدور یافت۔  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ۔ انوی حقان آگاہی شیخ محمدیان  
 وحدت سلام خیر انجام خوانند۔ اقرار از دعاے ترقی ایشان غفلت نہ دارد۔ توقع اذان یار  
 غریبچین بہت۔ روزے در باب شما متوجہ بود چنین در دل رکبند کہ اِنَّہُ مِنْ اَہْلِ الْجَنَّةِ  
 فَاجِز مِنَ النَّارِ وَالْغَيْبُ عِنْدَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔  
 مکتوب ہفتاد و دوم۔ در جواب رقمہ منظومہ بہ مرزا یوسف بیگ صدور یافت۔

سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ۔ اَمَّا بَعْدُ نَمِيقَةُ رَقِیْمَةِ کُلِّ ابْجَاهٍ رَدِیدَةٍ غَمَّ كَشِیدَةٍ گروید  
 اسے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

فطاعتش دریافت سر یافت بر آن آورد کہ امروز زبانِ خامہ سیدہ طہارہ امتظار قدم  
 میامن لزوم نموده کلبہ اخراں را یوسفستان گردانید و نقد قلب را بر محک صرافان  
 دار المعانی و نقادان ممالک سجداتی غرض نماند۔ باشد کہ برگشتاد ذاتی خویش اطلال  
 یافتہ از اکیہ حجاب ہرہ مقصود بود رد و تافہ پویان و بویان مطلب اعلیٰ و مقصد اسنی گرد و ع  
 تاہرہ ورنہ گردد ہرگز کہ بر نہ گردد

ما خود بہ گرد دامن مردے نہ می رسم شاید کہ گرد دامن مردے بہار سد  
 وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ مَخْلُوْقِ اللَّهِ ثُمَّ عَلَيْكُمْ وَعَلٰی سَائِرٍ مِّنْ اَتْبَاعِ الْهُدٰی۔  
 مکتوب ہفتاد و سوم۔ در بیان بشارت بہ حقان آگاہ مدار جہان شیخ عبدالحق صدور یافت۔  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ فَمَنْ لَّ كَمَالَاتٍ پناہ

شیخ عبدالحق سلمہ اللہ معلوم فرمایند کہ احترام و دعوات ظہر الغیب الیشان غافل نسبت از حد  
 شریف یزینین توقع دارد۔ در باب ہمیشہ غریزہ والدہ فرزند ان الیشان توجہی رفتہ بود۔  
 در ان ضمن یک عنایت خاص از جناب قدس در بارہ شان مہموم گشت در ان میان نظر بر  
 باطن آن برادر نیز افتاد ہم مشمول لطف خاص یافت چنانچہ در عالم مجاز سلطان وقت یک  
 خانوادہ را بہ اختصاص تمام می نوازند و از آن خود ساختہ ممتاز می سازند دریاب ہر دوے  
 شہا این چنین معنی از آن حضرت صل اللہ علیہ منقولہ گردید و بعضی از اخلاق شمارانیر درین حکم  
 داخل یافت ہذا مَا يَدْعُوْنَا وَالْغَيْبُ عِنْدَہُ تَعَالٰی۔ دیگر دریاب قضاء صلوة را  
 کہ بروجہ فساد آن متحقق نہ شود یا شبہ در شرایط و واجبات آن راہ نہ یافتہ بعضی علماء در ان  
 قائل دارند۔ بلکہ بہ کرامت رفتہ اند۔ اگر شبہ در ان ہا پیدا آید بجای نوافل اگر قضاے  
 آن صلوة ادا یا بد مستحسن می نہاید۔ تعین آن را بہ کشوف احتیاج نیست۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ  
 وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ۔

مکتوب ہفتاد و چہارم۔ بہ قطب الاقطاب وقت اغنی حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی  
 مدظلہ العالی در طلب بغیر وقائع صد دریاقت۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہُ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ۔ بِرَحْمَتِ اِمَامِ زَمَانِ  
 قُطْبِ رَبَّانِی اَطَالُ اللّٰهُ تَطَالَ اِشَادَہُ می رساند چند واقعہ نجیب نظر در آمدہ امیدار ہست  
 کہ کرم فرمودہ تعبیر آن بہ قلم معارف رقم عنایت نمایند۔ دوزے می بینم کہ یا جمعی از دوستان  
 متوجہ سفر گشتہ ام و از خانہ رخت کشیدہ پارہ راہ را قطع نمودہ بر چشمہ شیرین برائے تغذی  
 فرد آمدہ ہست۔ درین ولایہ ملاح محمد خادم کہ ہم در ان جا حاضر ہست۔ اتقر خطاب می کنم  
 لے فلان مردم کہ ام سفر تصور نمودہ اند۔ ما را خود سفر آخرت پیش آمدہ ہست اینک ملائکہ

ہفت آسمان پر ہے استقبال بیرون آئندہ اند۔ و دران زمان مفہوم می شود کہ سکنان سبع سموات  
اطباق نور گرفته بر ابواب اطراف افق برآمدہ منتظر قدم من اند و فیض و برکات در رنگ  
یاران از افق اعلیٰ بر اطراف عالم ریزان است چنان کہ مقربے از مقربان خاص در عالم مجاز  
بہ ملازمت سلطان عظیم الشان بشتابند و سلطان بہر اغراض و اکرام او مقربان حضور را بہ انواع  
لطائف و انعامات بہ استقبال فرستد و اہتمام تمام در تعظیم و تکریم وے فرمایند و ہم دران وقت  
می گویم کہ امروز برائے من درے از آسمان کشودہ اند کہ الیٰ یومئذ انہ کاشودہ بودند و نام  
آن در جَابُ الْعِثَابِ است۔ و امور دیگر کہ در حقیقت مہتمات دین معنی باشد بہ نظر در آمدہ  
چون بہ افاقت آمد مستعد سفر آخرت گشت لیکن مَرَّةً ثَانِیَةً چنان نمودند کہ ہنوز معاملہ  
نمودن ازین دارد و رہت وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْأُمُورِ کُلِّهَا۔ مَا بَنَّا لَأَقُولُ اخِذْنَا  
إِنْ لَسْنَا بِدَاخِلًا۔ ثانیاً معروض خدمت عالیہ می گرداند کہ روزے بَيْنَ النَّوْمِ  
وَالْيَقَظَةِ بودم۔ دیدم کہ من امامت می کنم و عقب من تا بیشترین ہر کہ از بنی نوع بشر است  
اقتدار نمودہ است بعد از ان کہ لمحہ بر آن گذشت مفہوم گردید و مشاہد شد کہ جن نیز مانند  
انسان اقتدار نمودہ اند۔ بعد از ان معلوم شد کہ جمادات از اشجار و امداد و اجار و غیرہ کہ در  
عرصہ وجود آید ہر ہمہ اقتدار نمودہ اند بعد از ان کہ صاعقے بر آن برآمد منکشف گردید کہ  
ملائکہ کرام کہ سکنان سموات اند نیز اقتدار نمودہ۔ بعد از ان امرے دیگر کہ از جملہ مشاہدات متہم  
شد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔ ثالثاً معروض آنکہ شبے حضرت سرور کائنات را صلی اللہ علیہ  
و سلم در منام دیدم و گویا من بہ قریبے تمام در خدمت تمام سعادت حاضر و سلام بر آن حضرت  
می دہم و سر و سینہ خود را بر اعضاے مبارک می مالتم۔ درین و لا آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام  
مرا یک نامہ مرقع طولانی عنایت می کنند و می فرمایند کہ اقْرَأْ هَذَا فِیْقِرْ ہر چند جہدی کنم ہرگز

نئی تو انہم خواند۔ زیر کہ آن را بزبان ہندی مرقوم نمودند۔ عرض نمودم کہ برادر کلان پارہ  
ہندی آشنا ہست اگر حکم شود وہے را شریک کنم۔ اجازت دادند۔ دیدم کہ برادر کلان اُستی  
شیخ عبید اللہ نیز حاضر آمدہ شریک مطالعہ شدند۔ اما ہر چند جہد کر دیکم بیچ روان نہ شد۔  
گفتم برادر خورد محمد کتنی ہم درین امر وقوفے دارد اگر حکم شود اورانیر شریک سازم اجازت  
شد۔ اونیر گویا حاضر ہست و آمدہ شریک شد و بیچ کشایش نہ شد۔ چون از خورد و بزرگ  
عقدہ کشایش نہ شد باز التفات فرمودہ در او آخر آن مکتوب بمن اشارہ فرمودند و بر آ  
تعیین بروے خط کئی نمودند۔ فقیر بہ بمن ارشاد آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام یک مصرع ہندی  
از ان بر خواندم مضمونش آنکہ دوست سبحانہ ہمراہ من چہ بیرون و چہ اندرون۔ حضرت سلا  
توقع کہ ہر مردہ ائمہ را تعمیر فرمایند اگر چہ بہ طریق اجمال در حصول بشارت ثلاثہ خیرے فرمودند۔ اما  
امید و تفصیل ہست۔ محمد و ماہ

غائبات مارا کر دگستاخ والسلام علی من اتبع الهدی  
مکتوب ہفتاد و پنجم۔ در طلب شیخ محمد یوسف و احقر بہ شیخ محمد یوسف کنت صدور یافتہ۔  
للہ الحمد۔ اتوی صلاح آئین شیخ محمد یوسف سلام خیر انجام خوانند۔ احوال فقر موجب  
حمد الہی ہست و الْمَسْئُولُ مِنْهُ مُبْجَاهَةٌ تَرْقِيَاتٍ دَسَّ جَاتِكُمْ مَعْلُومٌ نَمَانِدُ کہ غم احقر  
این ہست کہ آد ابراہام ذبیح الاول یا ادائل ذبیح الثانی از عسکر برآمدہ متوجہ حضرت سرسند شو۔  
اگر قصد ملاقات فقر باشد حساب نمودہ ہمانجا خواہید رسید و اگر تشریف آوردن برادر گرامی  
شیخ محمد مراد شد نور علی نور و الصلوٰۃ علی النبی و آلہ و السلام۔ ۲۹ محرم الحرام ۱۱۱۱ھ  
مکتوب ہفتاد و ششم۔ در طلب مولف زیارت روضہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ صدویا  
اللہم ربنا لک الحمد۔ اما بعد۔ برادر سبحان برابر شیخ محمد مراد ارادہ خیرا کثیرا



سلام مطالعہ نمایند۔ ازین پیش مکرر بہ آن عزیز نوشتہ جات رقمہ۔ اگر توانند یک بہ زیارت رؤسہ علیہ وآلہ وسلم بہیہ حضرات شہابند دین مشتاق را بہرہ در سازند و اگر نہ بر رابطہ معنویہ اکتفا نمایند لیکن در اخذ فیوض قرب ظاہری اذخل است۔ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْخَيْرُ كَالْمُعَايَنَةِ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْأَنْبَاءِ وَآلِهِ الْكَرَامِ۔ وَالسَّلَامُ اخوی محمد یوسف سائر اہل طریقہ خصوصاً بر خورداران آن برادر سلام خیر انجام خوانند و از والدہ معنویہ اخوان تحیات نمایند مکتوب ہفتاد و ہفتم۔ در بشارات عالیہ مختصہ مادہ در حق مولف دیان احوال فرزندان یاران طریقہ مع اعطای خرقہ متبرکہ محبوب شیخ محمد یوسف بہ حق العباد صد دریافت۔

بِسْمِ اللَّهِ سُبحَانَهُ۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ وَالْتِمَامُ مِلَّةَ الْمُصْطَفَىٰ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔ آمَّا بَعْدُ۔ صَحِيفَةُ شَرِيفِ اخوی اگر می شیخ محمد مراد زادہ اللہ الرشد و صلوات یافتہ بر استقامت حال و حصول مقامات اہل کمال اطلاق بخشید و لذات معنویہ ارزانی داد ع اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی۔

ہم برین مرضیہ حبیبہ را یاد و شادی نموده باشند و آنکہ با وجود حصول مقامات صنیہ و حالات علیہ از راہ دید تصور ناامیدی را کار فرمودہ اند و بشارات حضرات را یکے نموده در تشویش افتادند باید کہ پلہ رجاء غالب داشتہ بہ ترویج طریقہ علیہ کوشند و طلبیہ مطابق مشایخ کرام تربیت فرمایند ترقی شمارا ما از اینجا مطالعہ می نمایم۔ خاطر جمع نموده بہ طالع بندگی پردازند۔ زیرا کہ این دارد اہل عمل است دارا انجزا بہتر است مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ لَفْظِ قاطع است۔ آری بعضی از برگزیدگان باشند کہ دنیاے آہنہ را حکیم اخوت باشد اینجا بہ انہما معاملہ فرمایند کہ دیگران برادران جادوہ نموده باشد وَاللَّهُ يُخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔ بکرم اللہ تبعیت و وراثت بہ این

مقام بزرگ و بمقامات خاصہ احمدیہ علیہ مکرم گشتہ مع ذلک اگر دقیقہ از دقائق مانده باشد  
 راہ ترقی مسدود نیست حسب الطریق معنویہ و جذبہ باطنیہ امید است کہ چیرہ فرو گذاشت نہ خواہد  
 کرد۔ اگرچہ صحبت صوریہ در تحصیل چنین امور مؤثر تر است۔ اما مانع ظاہری عذر خواہ جماعہ  
 مشتاقان است لعلّ اللہ یحدث بعد ذلک امراً حق سبحانہ قادر است کہ بعد صوری را  
 مانع قریب معنوی نہ سازد و ہجر ظاہری را حجاب وصال باطن نہ گرداند و ھذا انفرجوا صبح  
 اللہ العزیز فی تحقیقکم و یگر اخوی اغری شیخ محمد یوسف درین نوبت فوائد جلیا یاد نموده۔  
 و بہ ترقی معتبرہ مشرف گشتہ در ولایت احمدی کہ تحقیق الحقایق است خیلے ترقی کردہ ان تحقیق  
 با وجود مرکزیت و سبب بے چونی از حد زیادہ دارد۔ آنجا امتیاز تمام پیدا کردہ و از مقام  
 صباحت بلکہ از ملاحات ہم بہرہ ور گشتہ و از مقطعات قرآنی نیز نصیب یافتہ درین ہر سہ مقامات  
 رولیت شما نامہ می شود واللہ اعلم بحقائق الامور کما یشاء۔ در باب فرزندان شما توجہ  
 رقتہ شیخ محمد ولی را داخل ولایت صغری و بہ قنای قلب معزز شناختہ و شیخ عبدالرشید را قریب  
 قنای قلب دیدہ۔ اگر مقید شود امید است کہ زود در آنجا سر کشد۔ والدہ ایشان بتوفیق ظاہر  
 شد و با شما معیت باطنی مفہوم می شود بہ کثرت کلمہ طیبہ دلالتش فرمایند و بشارت قنای  
 قلب دیارہ محمد ہاشم صحیح است و همچنین در باب شیخ اسماعیل کہ وصول او در ولایت صغری  
 از لطف دائرہ تجاویز نموده یا شد و محمد صالح داخل اہل قنای قلب مفہوم شد و صادق را  
 کہ ہم در ان ولایت بر تقدیم مراقبہ کثرت نفی و اثبات تحریر نمایند و الغیب للہ سبحانہ  
 مَا يَنَالُ لَوْ تَوَخَّاهُ نَارًا اَنْ لَّيْسَ لَنَا اَوْ اَخْطَا نَا۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْاَنَامِ وَالِاِ  
 الْکِرَامِ۔ مرتع کہ چند گاہ رفیق حقیر می بود و در آواہن متبرکہ در مواضع معظمہ مشرف شدہ  
 بہ شما مرسل شد پوشتند و موجب ترقی شما سند و از والدہ معنویہ و برادران و نو حشمان

وہات تھیات خوانند۔ سو غایت ہے شمار سید قبول باد۔ از شیخ خلیل الرحمن سلام خیر انجام مطالعہ  
نماید تجریاہ ثواب سلسلہ۔ از فدوی خاک پے رحمت اللہ عرض تسلیمات بدرجہ عالی قبول باد  
وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتَّبَعَ الْهُدٰی۔

مکتوب ہفتاد و ہشتم۔ در تعارف میرزا محمد اشرف بمولف نوشتہ است  
ہُوَ مِنْ قَحَامِدٍ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ تحیہ و سلام احترام الانام یہ بخوی اغوی صاحب السعادت و  
الکرامت شیخ محمد مراد آرا اذ اللہ کما لا و کما لا موصول باد۔ احوال شکستہ بال موجب ہزاران  
سپاس الہ الناس بہت وَالْمَسْئُوْلُ مِنْ جَنَابِ قُدْسِہٖ تَرْقِیَاتِ دَرَجَاتِکُمْ دَرِیْنَ لَا  
اقبال منزلت میرزا محمد اشرف کہ از قدیم ہم طریقہ ابن مسکین اندو بہ خلاص تمام موصوف اند۔  
آن جامی رسند۔ باید کہ طرح موصیلت در میان آرند۔ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَالسَّلَامُ  
بخوی شیخ محمد یوسف مع اخوان صفار و سائر اہل سلسلہ علیہ سلام خیر انجام خوانند۔

مکتوب ہفتاد و نہم۔ در وعظ و نصیحت یہ مرید زاد ہا محمد ولی اللہ و عبد الرشید نوشتہ بہت۔  
ہُوَ۔ لِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ مکتوب مرغوب بر خور داران جان پیوند شیخ محمد ولی اللہ و  
شیخ عبد الرشید وصول یافتہ مسرت تازہ از زانی داد و زاد کُم اللہ سُبْحَانَهُ شَوْقًا وَ ذَوْقًا  
وَرُشْدًا اَقْرَبًا شَادَا اَغْرَہُ مِنْ جَوَانِ غَنَمِیْتِہٖ تَا تَوَانِدَا اَوَاقَاتِ غَزِیْرَہٖ غَزِیْرَتِیْنِ اَشِیَا  
صرف نمایند و ہوا ہر نفسیہ در زنگ طفلان یہ جوز و مویر را گان نہ دہند۔ ارض استعداد شما  
بسیار عالی ظاہری شود مبادا معطل دارند یا تخم فاسد اندازند وَ ذٰلِکَ اَشَدُّ مَقْصُوۃً مِّنْ  
الْاَوَّلِ۔ اَرْشَدَکُمَا اللّٰہُ اِنِّی الْبَرِّ شَادَا وَ اَوْصَلْکُمَا مَرَادَ الْمُرَادِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ  
علی سَیِّدِ الْاَنَامِ۔ و از فقیر زاد ہا سلام۔

مکتوب ہشتاد و م۔ در بیان بعضی احوال بہ مولف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ تَحِيَّہ و سلام احقر الانام بانخ انوار اکرم شیخ محمد مراد اَدَاۃ اللہ  
 بِہِ الْخَيْرِ اَلَا عَلٰی وَالْمَعَامَاتِ اَلَا سَتٰی۔ موصول باد احوال شکستہ بال خیر منوال است۔  
 وَلَسْنَا اِلَّا اللّٰهُ قَرِّیْ دَمًا جَانِکُمْ۔ وَاسْتَقَامَتِکُمْ وَحُصُولِ تَمِیُّعِ سَارِ بِکُمْ۔ جواب  
 مکتوب می خواستم۔ اما حال رقیہ بسیار مستعمل بود۔ انشاء اللہ عنقریب خواهد رسید۔ و  
 السَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْاَنَامِ۔ نورانی محمد ولی اللہ سلام خیر انجام بجواب مکتوبیکم۔ انوی  
 محمد یوسف سلام خوانند و یاران طریقت کلمہ احسن اللہ الیہم اجمعین امین۔ جناب  
 خلیل الرحمان سلام می رسانند۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب ہشتاد و دوم۔ یکمینہ مولعت صد دریافت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ برادر بھان برابر شیخ محمد مراد اَدَاۃ اللہ کمالاً و اَکْمَالاً ازین  
 حکین سلام خیر انجام مطالعہ نمایند آہ صد آہ لذیہ نہایتی این راہ بہر حال اقبال و  
 خیران درین یاد یہ با وجود رفق ساعتی باید بود۔ زیادہ زیادہ ہست۔ دیگر جواب کاغذ  
 گرامی و فرزند می خواست کہ بنویسد ہما حال رقیہ شیخ عزیز اللہ کہ ازہستان  
 خاص خانہ ان حضرات ہست و امیدوار لطف اعانت بزرگان مستعمل بود اکتفا بفرمان قدر  
 افتاد۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْاَنَامِ۔ فرزند ان گرامی و دوستان سامی شیخ محمد یوسف  
 وغیرہ سلام خوانند از فقیر ابو حنیفہ و محمد تقی و از میان محمد ہادی جونیہ سلام خوانند۔ از  
 فدوی خاص رحمۃ اللہ عرض سلام و تحیہ تمام قبول نمایند۔

مکتوب ہشتاد و دوم۔ در حضور طلبی بہ فرزند عبد الرشید صد دریافت۔

اَعَدُّ الْمِنَّۃُ لِلّٰهِ الْعَمِّدِ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ مکتوب مرغوب بر خوردار حسن الاطوار کمالاً  
 شمار محمد رشید اثر شدن اللہ وصول یا فہ بر مطالب گاہ ساخت عندنا رسید خویش

بہ این دیار مرقوم نموده بودند مفہوم شد۔ حقیر ہم مشتاق لقاے شہادت اما اختیار بدست  
کردگار بہت الہی بہ طریق حسن میریاد و اجرتکم اللہ العزیز فی مَصِیْبَتِکُمْ و زَادَکُمْ  
رُشْدًا و ارشادًا من بعد اگر توانند غم این جانب نمایند قطع یاقی مراتب درجات  
حمدیہ علیہ نمایند شہد اسلام علی سید الانام از والدہ معنویہ اخوان اخوات  
دعوات برسد از سائر اہل طریقہ دعوات خوانند ازین بابہ الہ ماجد خویش سلام شتیاق  
انجام رسانند بہ اخوان ارباب طریق سلام رسانند۔

مکتوب شہتاد و سوم۔ در دعوات بہ ہفت مولف صد دریافت۔

لِلّٰهِ الْوَحْدَۃُ ۝ اَمَّا بَعْدُ اَنُوٰی اَعُوٰی شَیْخِ مُحَمَّدٍ اَرَادَہُ اللّٰہُ مَا اَسَادَ  
لِلْمُقَرَّبِیْنَ الْکِبَارِ سَلَامٌ خَیْرًا نِّجَامٌ تَوَانِدُ اَوَالِ شَکْسَہٗ بِالْخَیْرَآلِ ہِیَ۔ اَلْمُسْتَوٰی  
مِنْ جَنَابِ قُدْسِہٖ کَرَامَتِکُمْ و اَسْتِقَامَتِکُمْ و قُرَّةَ عَیْنِکُمْ فِی شَانِ اَوْلَادِکُمْ  
و اَحْفَادِکُمْ و اَصْحَابِکُمْ و الصَّلٰوۃُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ و اِلَیْہِ السَّلَامُ مَا رَفِیْرَا دَا  
مَعَ وَالِدَہٗ شَانِ دَعَوَاتِ تَوَانِدُ اَعُوٰی شَیْخِ دُلّٰی الشَّیْخِ بِرَادِر و اہل ارادت و بنسبانی  
فِی اَمَانِ اللّٰہِ اَنُوٰی شَیْخِ مُحَمَّدٍ یُوسُفَ و ہِمَا رِبَابِ طَرِیْقَہٗ خَیْرًا نِّجَامٌ تَوَانِدُ اَز طَارِحَتِ اللّٰہِ  
شَتِیَاقِ تَمَام۔ بِنَاہِجِ ۱۲ شَرْشَوَالِ سَلَامٌ۔

مکتوب شہتاد و چہارم۔ ایضاً بہ مولف صد دریافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ تَحِیَّہٗ و سَلَامٌ اَحْقَرُ الْاَنَامِ بِاَبِیْہِ اَعَزَّ اَکْرَمِ شَیْخِ مُحَمَّدٍ اَرَادَہُ اللّٰہُ  
بِہِ الْخَیْرَآلِ عَلٰی و الْمَقَامَاتِ الْاَسْنٰی مَوْصُولِ بَادِ اَوَالِ شَکْسَہٗ بِالْخَیْرَآلِ ہِیَ  
وَسْتَأْنِ اللّٰہُ تَرْقِیْ دَرَجَاتِکُمْ و اَسْتِقَامَتِکُمْ و حُصُولِ جَمِیْعِ مَآرِبِکُمْ۔ جَوَابِ مَکْتُوبِ  
رَای تَوَانِم۔ اَمَّا حَالِ رَقَبَہٗ بَارِعِیْلِ بُو الشَّارِ اللّٰہُ مَقْرِبِہٖ تَوَانِدُ رَسِیْدِ و اِلَیْہِ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ

نور حنی محمد ولی اللہ سلام خیر انجام جواب مکتوبکم اخوی محمد یوسف سلام خوانند و یاران  
طریقہ کلمہ حسن اللہ الیہم جمعین آمین جناب خلیل الرحمانی سلام می رسانند۔ ۳۰ ذی قعدہ  
مکتوب ہشتاد و نهم۔ در جواب سوالات بہ میان شیخ محمد ہلوی صدور یافت۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - حَامِدُ اللَّهِ وَ مُصَلِّيًا عَلَى نَبِيِّهِ وَ آلِهِ -  
امّا بعد۔ از تقریر عبد الاحد ہذا۔ الصّمد بہ میان شیخ محمد ارشدہ اللہ لا ارشدہ استفسار  
نمودند کہ اول ارادت از کجا جنید آخر بہ کجا رسید۔ گویندہ کن کیست و شنوندہ خطاب  
الی آخرہ۔ الجواب اول ارادت از حضرت لاہوت کہ آن را مرتبہ ذات خوانند از خانہ  
کون بعرصہ بروز ظهور فرمود و آخر بہ مرتبہ ناموت کہ آن را مرتبہ تقیدات نامند کشید  
کن عبارت از ہین مراتب است۔ و مخاطب این امر خلیل القدر صہرہ اشیا و ہست کہ در قرینہ  
علم مندرج بودند و آن صور علمیہ بہت تعلق از عدم مطلق تمیز یافتہ قابل خطاب گشتند  
اسے غریزہ حقیقت چنان کہ گویندہ کن اوست شنوندہ این خطاب ہم اوست بخرد  
بد غیر از تنبیہ بیش نیست۔

جانی معاد و میداد و ہست و نیست مادر میانہ کثرت مہوم و السلام  
روشن تر بشنواصل کائنات صفات حقیقت الہیہ ہست و مرتبہ امکان با سرباد بر اہل  
ظلال مرتبہ و ہست۔ تعالیٰ انچہ در اینجا نمود ہست از شیخ و مثال آن عالم اسرار ہست  
و ہر خیر و کمال کہ درین نشاۃ موجود ہست مستعار و مستفاد از ملک و دود ہست۔ ممکن  
بے چارہ غیر از تحمل امانت کارے دیگر نہ کردہ ہست و خیر آئینہ داری جمال واجب  
امرے از وہ ظہور نیامدہ۔ درین صورت اگر ادرامعہ دم خوانیم شاید و اگر موجود دریم  
ہم تواند۔ و اگر ہمہ اوست گویم جادارد و اگر ہمہ از اوست گنجایش دارد و ہوا لادنی



وَالْأَنْسَبُ لِأَنَّ الْوَحْدَةَ حَقِيقَةٌ وَالْكَثْرَةُ مُجَازٌ يُنْفَى. اے عزیزِ تاس اہستی  
خود صاف و پاک بیرون بر نیاید بحقیقت این معاملہ ہے برد و از گرداب بعد بہ ساحل  
قرب مہر نہ بر آرد۔ بہ بیانِ این ماجرا بہ طریق تمثیل درین چند بیت آورده شدہ ہست  
ابیات۔ ۵۔

کس از خود چون الف بیرون نہد پا	خدا گردد خدا گردد ہویدا۔!
حلول و انحسار آن جانہ دانی	کہ آن انحسار باشد نزد دانا۔
کیا چون را بہ بے چون راہ باشد	تعالی اللہ تعالی اللہ تعالی
درینجا اے جوان نثر لبست فاض	بیاتاً سرکنم زان ستر افشا
وے در پردہ گویم راز پنهانی	بہ انگشتِ کنایت سازم ایما
الف از نقطہ این جا الف بنمود	وگرنہ در حقیقت ہست یکتا
تعدد در نقطہ باشد وگرنہ	الف را اندر انجاسیت ماوا
الف اصل نقطہ باشد اگر چند	ز نقطہ نیست نامی اندران جا
الف از وحدتِ خود بر نیاید	نہ گردد بد زنج کثرت ہویدا
ز کثرت اندر و نام و نشان نیست	تعیین را دران جا نیست ماوا
ولیکن نقطہ شد آئینہ دارش	بصد آئین الف بنمود آنجا
دران آئینہ منکر گشتہ زان یک	ہزار اندر ہزاران آشکارا
نہ گوی نقطہ صفر خالی آمد	کہ او خود از الف گردید برپا
چو گردیدہ تہی از خویش نقطہ	در درنگِ الف گشتہ ہویدا
اگرچہ اصل ہر رنگ ہست آن رنگ	وے رہ نیست آن جا رنگہارا

بجز بے رنگی آن جازنگ نبود  
شد این نیز نگماز آئینه پیدا  
ز آئینه شد این اشکال الوان  
طویل و ناقص و خضر و حمرا  
درین دقت بغیر از یک الف نیست  
کنم بر تو عیان زین میر و الا  
اگر با یا بود تا یا بود تا  
همان خط الف باشد به هر نوع  
مقوس گر گنی زاید ازان لون  
مقوس گر گنی زاید ازان لون  
اگر چه بے الف یک شکل و خط نیست  
ازان یک حرف زیبا اندرین لوح  
بہ کوے وحدت از کثرت گذرن  
ز تن تن زن بگو از جان جانها

فصل بالخر - این جا کوی اندیشی خطا نہ کند و کثرت را محض نخوت خیال بقصور نہ کند  
و ازین تخمیل پا از در طے شریعت کشیده بہ ہلاکت خسارت ہر مدی مبتلا نہ گردد زیرا کہ  
مجازی بودن این مرتبہ نسبت بہ مرتبہ وجوب بہت و موہوم بودن او بمقابلہ آنجناب  
مقدس بہت - وَالْاَحْقَاقُ الْاَشْيَاءِ وَمُعَالَاةُ الْاَخْوَدِيَّةِ مِنَ الْاَلْعَامِ  
الْاَيْدِي وَالْاَيْلَامِ السَّوْمِدِي عَلِيَّهَا مَنُوطَةٌ حضرت مجدد الف ثانی قدس  
اللہ بسترہ السامی فرمودہ اند کہ موہوم بودن عالم نہ بآن معنی بہت کہ وجود نمود این در  
وہم و خیال بہت پس بلکہ بآن معنی بہت کہ خلق این عالم در مرتبہ وہم شدہ وہم دران  
عالم تقرر و ثبات پیدا کردہ بہت بحیثیتہ کہ از ارتقاع وہم و اہمان مرتفع نہ شود - و  
از انتقاع تخمیل متخیلان منتفی نہ گردد - زیرا کہ ارادۂ فاعل حقیقی و حکیم مطلق بآن تعلق  
گرفتہ بہت - و آن نیست محض را بہ قدرت کاملہ بہت محض ساختہ و آثار و لوازم وجود

وجود مطلق بروے جاری ساخته و معامله بدی از ثواب عقاب بر دمنوط فرموده است  
 صُنِعَ اللَّهُ الَّذِي أَتَقَنَ كُلَّ شَيْءٍ. لَكِنْ هَذَا آخِرُ الْمَكْتُوبِ. وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ  
 وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

مکتوب ہشتاد و ششم در بیان حقایق و معارف الہی کہ از قبیل مالا عین  
 رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ غالباً بخدمت حقایق سرشت میان محمد رضا دہلوی مرسول بود۔

[در نسخہ خطی تقریباً دہ سطور سر تا سر آغاز مکتوب ابتدای مضمون این چنین خلی  
 گذاشته شد بہت از سیاق بیلتے وافر محذوف معلوم می شود۔ چونکہ مکتوب ہذا مشتمل  
 بر حقایق و اسرار غامضہ بہت۔ شاید حصہ محذوفہ از فوق قلمتہ قابل استنارہ شدہ  
 شد۔ یا بمطابق مَن عَرَفَ رَبَّهُ فَقَدْ كَلَّ لِسَانَهُ در بیان آورد گنجایش

نداشت۔ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔ (عبداللہ جان)]

..... بر آن مقصور نہ باشد محال بہت فَمَا تُؤْذُونَ مِنْ قَوْلِهِ تَعَالَى قُلْ رَبِّ  
 زِدْنِي عِلْمًا وَمِنْ قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّكُمْ لَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَغْلِبُوا هَذَا  
 الَّذِي قَوْلُكُمْ فِي سِيرِ الصِّفَاتِ۔ وَأَمَّا بَعْدَ الْوُصُولِ إِلَى حَضْرَةِ الثَّلَاثِ  
 فَصَوِّرُ الْفَوْقِ مَحَالٌ تَلْنَا الْوُصُولَ إِلَى حَضْرَةِ الذَّاتِ بَعْدَ انْقِطَاعِ سِيرِ الصِّفَاتِ  
 بِالْإِجْمَالِ فَمَنْ بَلَّ دَافِعٌ بِمُحَمَّدٍ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَالْقَرْنِ مِنْهُ إِلَى الْفَوْقِ مَحَالٌ  
 عَقْلًا وَثَقْلًا فَمَا ذَا بَعْدَ الْحَيِّ إِلَّا الضَّلَالُ وَأَمَّا الْإِعْطَاةُ نَكْتَةُ فُلْكَ ذَلِكَ  
 مَحَالٌ فَإِنَّهُ دَرَانِ كَانَ الْبَسِيطُ مِنْ كُلِّ بَسِيطٍ أَوْسَعُ مِنْ كُلِّ وَسِيعٍ بَلْ غَيْرُ ذَلِكَ  
 مَسْنَاهُ وَالسَّيْرُ الْوَاقِعُ فِيهِ الْمُسْتَشْيُ عِنْدَ الْمُحَقِّقِينَ بِالسَّيْرِ فِي اللَّهِ الْيَصَافِغُ مَسْنَاهُ وَالْقَطَاعَةُ  
 عَمْرِيَّتُ الْحُبِّ كَمَا سَابَقَ كَأْسٍ فَمَا لَقَدْ الشَّرَابُ وَمَا رَوَيْتُ

ع۔ بمیر و تشنہ مستسقی و دریا ہمچنان باقی

قَالَ صَاحِبُ الْمَعْرِفَةِ وَالْقَوْلُ بِالْأَصْلَحِ يُوجِبُ ذَهَابَ الْقُدْرَةِ وَتَقْيِدَنَا  
فِي الْخَرَائِنِ وَتَجْهِيزُ اللَّهِ جَلَّ اللَّهُ عَنْ ذَلِكَ لِأَنَّهُ إِذَا فَعَلَ بِهِمْ غَايَةَ الصَّلَاحِ  
فَلَيْسَ وَرَاءَ الْغَايَةِ شَيْءٌ فَلَوْ أَرَادَ أَنْ يَزِيدَ هُمْ عَلَى ذَلِكَ صَلَاحَهُمْ لَقُدْرَتُهُ عَلَيْهِ  
وَلَمْ يُجِدِ الَّذِي لَعَدَّ اعْطَا بِهِمْ مَا لِعَظِيمِهِمْ فَمَا يُصْلِحُ لَهُمْ تَعَالَى اللَّهُ عَنْ ذَلِكَ  
عُلُوًّا كَبِيرًا. اِنْتَهَى. وَلَيَعْلَمَنَّ أَنَّ التَّرْقِيَّ فِي الْمَقَامِ شَيْءٌ آخَرٌ وَمَا نَحْنُ بِصَدَدِهِ  
مُتَمَنِّعٌ وَفِي وَاقِعٍ فَلَوْلَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْوَاصِلِينَ إِلَى الذَّاتِ تَفَاوُتًا وَكَانُوا  
مُتَسَاوِينَ فِي الْقُرْبِ وَكَانُوا مُحْبُوسِينَ فِي مَقَامٍ وَاحِدٍ وَكُلُّ ذَلِكَ بَاطِلٌ  
فَإِنْ قِيلَ لَا تُسَلِّمُ أَنَّ التَّفَاوُتَ بَيْنَهُمْ بِهَذَا الْوَجْهِ بَلْ يَوْجِبُهُ اخْتِلَافُ بَعْدِ  
التَّسْلِيمِ فَذَلِكَ جَوَابُنَا فِي مَنَعَ تَصَوُّرِ التَّفَوُّتِ أَيُّهَا الْعَارِفُ يَا اللَّهُ لَيْسَ  
التَّرْقِيُّ وَالتَّفَوُّتُ مِنَ الْعُتْبَةِ إِلَى الْبَيْتِ وَمِنْهُ إِلَى السَّطْحِ وَلَيْسَ الْمُرَادُ بِهَا  
لَسِيرُ السُّلُوكِ الْحَرَكَةُ الْأَتِيَّةُ بَلْ شَيْءٌ وَجَدَ انِّي غَيْرُ مُبَيَّنٍّ مَنْ لَمْ يَدُقْ  
لَمْ يَدِرْ دَقْرُ مَا يُقَالُ فِي رُسْمِهِ أَنَّهُ حَرَكَةُ كَيْفِيَّةٍ وَاتِّقَالَ عِلْمِي مَنْ  
حَقِيقَةٍ إِلَى حَقِيقَةٍ هَذَا بِالنَّظَرِ إِلَى مَرْتَبَةِ الصِّفَاتِ وَأَمَّا بِالنَّظَرِ إِلَى  
مَرْتَبَةِ الذَّاتِ فَهُوَ عِيَارَةٌ عَنْ زُرُودِ الْمَعْرِفَةِ وَالْإِنْفِشَاتِ وَتَفَوُّذِ النَّظَرِ  
إِلَى الْبُطْنِ الْبُطُونِ كَمَا لَيْشْهُدِيهِ الْكُشْفُ الصَّحِيحُ هَذَا حَقِيقَةُ الْأَمْرِ  
عِنْدَ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ تَعَالَى قَوْلُنَا مِثْلَ الرُّوْيَةِ الْآخِرُويَّةِ تَوْمُنُ  
بِهَا وَلَا تَشْتَغَلُ بِكَيْفِيَّتِهَا. قَوْلُكُمْ هَذَا صَرِيحٌ فِي الْكَيْفِيَّةِ لِلرُّوْيَةِ وَلَيْسَ لَكُمْ  
الْمُتَنَبِّهِ لِمُحْذَرٍ وَلَا هَاهَا بَلَا كَيْفٍ قُلْنَا بَلْ مَصْرُوحٌ بِعَدَمِ الْكَيْفِيَّةِ وَكَثِيرًا مِمَّا

يَقَعُ مِثْلُ هَذَا التَّسَاجُحِ فِي الْعِبَارَاتِ وَالسِّيَاقِ شَاهِدٌ عَدْلٍ  
لِلْمُدَّعِي قَالَ لِبَعْضِ الْكُبَرَاءِ فِي حَقِّ ذَاتِهِ تَعَالَى أَنَّهُ مَجْهُولُ الْكَيْفِيَّةِ أَيْ  
لَا كَيْفِيَّةَ لَهَا ثُمَّ التَّنْبِيْهُ فِي بَعْضِ الْأُمُورِ لَا يَسْتَلْزِمُ الْمِثْلِيَّةَ كَمَا بَيَّنَّا  
فِي الْبَيَانِ وَبَعْدَ التَّسْلِيمِ فَكُونُ أَمْرَيْنِ غَيْرِ مُتَكَيِّفَيْنِ هُمَا ثَلَاثِينَ غَيْرِ مُسْتَلْزِمِينَ  
لِلْكَفِيَّةِ كَمَا فِي جَمِيعِ صِفَاتِهِ تَعَالَى قَوْلُنَا إِذَا سَمِعْتَ وَرَسْمَ بَيْدِ شَيْءٍ قَبْلَهُ تَوَجَّهْ تَنْزِيْهِ  
مُطْلَقٌ وَغَيْبُ صُرُوفٍ بِأَيْدِ سَاخِطٍ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ مَعَآلِيَ الْأُمَمِ قَوْلُكُمْ التَّوَجُّهُ  
نِسْبَةٌ بَيْنَ الْمُتَوَجِّهِ وَالْمُتَوَجَّهِ إِلَيْهِ فَلَقَطُ التَّوَجُّهِ اسْمُ وَذَاتُ الْمُتَوَجِّهِ  
رَسْمٌ فَلَا يُمْكِنُ التَّوَجُّهُ مُطْلَقًا قُلْنَا إِنْ أَلَّاهُ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ أَيْهَا  
الْعَارِفُ فَإِذَا السُّدَّ بَابُ الْمَعْرِفَةِ وَالْوِلَايَةِ فَإِنَّهَا لَا تَحْصُلُ إِلَّا بَعْدَ انْقِضَاءِ  
وَالنَّسْيَانِ عَنْ جَمِيعِ مَا تَشْمَلُ بِمَا سِوَاهُ فَلَوْلَا هُكُلُ مَا حَصَلَتِ الْمَعْرِفَةُ وَلَهَا تَسْتَرْ  
الْوُصُولُ إِلَى الْحَقِيقَةِ كَمَا نَطَقَتْ بِهِ السَّنَّةُ الْقَوْمُ الْكَافَّةُ هـ

ہر کس را تا نہ گردد ادا فنا نیست آرد در بارگاه کبریا

وَلَا يَغُرُّكُمْ قَوْلُ صَاحِبِ التَّوَجُّهِ هـ

گویند عنان خود چه تابی گم شو کہ چو گم شوی بیابی

جواب این نکتہ نمود نا صوابم چون گم شوم آن گمے چہ یابم

یابندہ اگر کسے دگر خامست از گم شد نم لبس او چہ می خواست

قَالَ هَذَا مِنْ جَنْسِ تَدْقِيقَاتِ الْفَلَّاسِفَةِ وَلَيْسَ مِنَ الْمَعَارِفِ فِي شَيْءٍ  
وَلَا يَنْبَغِي لِلسَّالِكِ أَنْ يَقُولَ بِهِ وَلَوْ تَرَى أَنَّ الْحَقِيقِينَ كَيْفَ أَخَذُوهُ  
وَكَيْفَ طَعَنُوهُ وَرَدُّهُ عَلَيْهِ وَأَجَابُوهُ بِأَجْوَبَةٍ شَافِيَةٍ كَافِيَةٍ مَعَ

كَوْنِ الْكَلَامِ بَعْدَ التَّكْلِيفِ قَابِلًا لِلتَّارِوِيلِ وَتَمَحُّنٌ بِمَعْزِلٍ عَنِ التَّفْصِيلِ وَلَكِنْ  
 نَذَكُرُ مِنْ كَلَامٍ قُدْوَةِ الْمُعَارِفِ الْكَامِلِ خَوَاجِهِ إِخْرَاسُ تَوَكُّلِ اللَّهِ مُرَقَّدَةً مَا  
 يُفِيدُ فِي هَذَا الْمَقَامِ قَالَ قَدَسَ سِرُّهُ وَبَعْدَ تَحْقِيقِ فَنَاءِ ذَاتِ الشَّالِكِ وَصِفَاتِهِ  
 أَنْ رَأَاهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَأَوْصَلَهُ إِلَى الْبَقَاءِ يَهْبُ لَه نُورًا مِنْ عِنْدِهِ فَيُشَاهِدُ  
 بِهِ قَاتَهُ لَا مُشَاهَدَةً لَهُ غَيْرُهُ تَعَالَى شَانَهُ ثُمَّ لِيَعْلَمَ أَنَّ خِلَافَ الْإِصْنَافَاتِ  
 وَالْإِعْتِبَارَاتِ الثَّابِتَةِ لِلذَّاتِ لَا يَزِمُ مُلْتَوَجِّهِ الذَّاتِ تَعَالَى كَمَا لَقَرَرُوا أَنَّهُمْ  
 أَيْضًا اقْرَأْتُمْ إِلَى ذَلِكَ فَكَيْفَ حَدَثَ اسْمُهُ وَرَمِيهِ وَحَدَثَ إِعْتِبَارَاتِ نَفْسِهِ  
 قَوْلُكُمْ التَّنْزِيهِ وَإِنْ كَانَ أَقْرَبُ الْمَقَامَاتِ إِلَى الذَّاتِ فَهُوَ مَقَامٌ وَلَيْسَ فِي  
 الْحَقِيقَةِ مُقِيمٌ وَلَا مَقَامٌ قُلْنَا لَعَلَّ الْمُرَادَ بِالْحَقِيقَةِ هُنَا مَرْتَبَةُ الذَّاتِ الَّتِي  
 وَلَا مَعْنَى لِنَفْسِهِ عَنْهُ سُبْحَانَهُ فَهَذَا الطُّفُّ وَعِنَايَةُ الْبِنَادِرِ خَوْعِ الْبَقَاتِ  
 بِالْآخِرَةِ إِلَى قَوْلِنَا بَلْ إِلَى قَوْلِ الْمُحَقِّقِينَ كَافَّةً وَهُوَ أَنَّ كُنْهَ الذَّاتِ  
 بَرِيءٌ عَنِ الْإِدْرَاكِ وَمَعْرُوعٌ عَنِ الْإِصْنَافَاتِ وَالْإِعْتِبَارَاتِ فَلَا يُشَارِبُ بِشَاوَرَةٍ  
 وَلَا يُعَبَّرُ بِعِبَارَةٍ ۝

دراکنده دت این آوازه از دوست      کرد بر دست دت کوبان بود پوست  
 قَالَ أَصْدَقُ الصَّادِقِينَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَا تَخَالِطُهُ الظُّنُونُ وَلَا  
 يَصِفُهُ الْوَاصِفُونَ قَالَ ذُو النُّونِ أَلْتَفَكَّرْتُ فِي ذَاتِ اللَّهِ جَهْلٌ وَالْإِمَارَةُ  
 إِلَيْهِ فَتَوَكَّلْ وَحَقِيقَةُ الْمَعْرِفَةِ حَيْرَةٌ ۝      قطعه ۝

آفاق روشن و میرتا بان پدید نیست      پر شور عالمی و نمکدان پدید نیست  
 از مهر تا بذر و از قطره تا محیط      چون گوی در تردد و چون کان پدید نیست



قَالَ حُسَيْنُ ابْنُ مُنْصُورٍ قَدْ مَسَّ سِرَّهُ لَمْ يَسِيقَهُ قَبْلُ وَلَا يَقْطَعُهُ بَعْدُ وَلَا يُصَادِرُهُ مِنْ وَلَا يُوَافِقُهُ عَنْ وَلَا يَلْصِقُهُ إِلَى وَلَا يَحِلُّهُ فِي وَلَا يُؤَامِرُهُ أَنْ وَلَا يَظِلُّهُ فَوْقَ وَلَا يَقْلَهُ تَحْتَ وَلَا يُعَابِلُهُ خِذَا وَلَا يُزَاجِمُهُ عِنْدَ وَلَا يَأْخُذُ خَلْفَ وَلَا يَحِدُّهُ أَمَامَ وَلَا يُظْهِرُهُ قَبْلُ وَلَا يُغْنِيهِ بَعْدُ وَلَا يَجْمَعُهُ كُلُّ وَلَا يُوجِدُهُ كَانَ وَلَا يَفْقِدُهُ لَيْسَ لَقَدْ مُمُ الْحَادِثِ قَدَمٌ وَلِلْعَدَمِ وَجُودٌ لَيْسَ لِيَذَابُهُ قَلْبٌ وَلَا يَفْعَلُهُ تَكَلُّفٌ وَقَالَ الْكَلَابَادِيُّ عَنْ بَعْضِ الْأَكَابِرِ عَمَّا تَخَلَّقَ بِاللَّهِ أَشَدُّ هُمْ تَحِيْرُافِيهِ قَالَ ابْنُ الْعَرَبِيِّ قَدْ مَسَّ سِرَّهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يَسْتَحْ وَيُحْمَدُ أَنْ الضَّيْرُ رَاجِعٌ إِلَى الشَّيْءِ يَنْ تَسْبِيحٌ أَحَدٌ لَا يَصِلُ إِلَى جَنَابِ قُدْسِهِ تَعَالَى وَقَالَ الْقَوْنُو قَدْ مَسَّ سِرَّهُ أَنْ الْحَقُّ مِنْ حَيْثُ إِطْلَاقِهِ وَلَا يُصْلِحُ أَنْ تَحْكُمَ عَلَيْهِ أَوْ لَعَرْتُ يَوْصِفُ أَوْ يُضَافُ إِلَيْهِ بِإِضَافَةٍ قَالَ الْمُؤَلَوِيُّ قَدْ مَسَّ سِرَّهُ

تو چه می جفتی بهر اسم اے غلام  
چون بهشت آیم نخل باشم از آن

حق منزه هست از هر اسم و نام  
هر چه گویم عشق را شرح و بیان  
قَالَ صَاحِبُ كَلَشْنِ سِرِّهِ

محال محض دان تحصیل حاصل

بود اندیشه اند ذات باطل

قَالَ الْمُجِيدُ الْأَلْفِ الثَّانِي قَدْ سَنَّ اللَّهُ بِسِرِّهِ الْأَسْتِ - هرگز نه پرستم خدای  
را که در حیطه شهود در آید یا تمخیل و متوهم گردد ع آن لقمه که در دهان نه گنج طلسم  
فِيهِمْ مَنْ فِيهِمْ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ التَّحْقِيقِ فِي قَوْلِ مُوسَى حِينَ أَجَابَ فِرْعَوْنَ  
وَقَدْ سَأَلَهُ عَنْ مَا هِيَ الْحَقُّ بِقَوْلِهِ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ فَقَالَ رَبُّ السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا هَذَا مِنْ بَابِ اسْتَلُوبٍ الْحَكِيمُ حَيْثُ سَأَلَ عَنْ مَاهِيَةِ  
الْحَقِّ الْمُسْتَعِجِ بَيَانَهُ وَاجَابَ عَنْ قَارِئِهِ الدَّالَّةِ عَلَى صَانِعِهَا

جایاب گشت و اما همه خون  
ناجست حقیقت از پس پرده بردن

لِلَّهِ دُرَّةٌ حَيْثُ قَالَ حَسِبْتُ وَلَمْ يَقُلْ كَيْسْتُ قَوْلُنَا الْمُقْصُودُ هُوَ الْوُصُولُ  
لِلْأَحْصُولِ قَوْلُكُمْ لَعَلَّاهُمْ مِنْ قَوْلِي صَعِبَ الْحُصُولُ قُلْنَا بَلْ مِنْ  
قَوْلِهِ سُبْحَانَهُ وَلَا يَحْطِطُونَ بِهِ عَلِمًا قَوْلُكُمْ لَا يَجُوزُ إِطْلَاقُ الْكَلَامِ  
الْقُدْسِيِّ عَلَى كَلَامِ نَبِيِّهِ فَلَيفَ وَلِيَّةُ قُلْنَا إِنْ كَانَ فِيهِ أَقْرَبُ صَحِيحٍ وَخَيْرٌ  
مُعْتَبَرٌ فَعَلَى الرَّأْسِ وَالْعَيْنِ وَالْإِقْلَاحِ يَحْكُمُ بِالْحُرْمَةِ فِي شَيْءٍ فَإِنَّ الْأَصْلَ  
فِي الْأَشْيَاءِ الْأَبَاحَةُ عَلَى مَا قَالُوا لِنَعْمَ أَنَّهُمْ قَسَمُوا الْحَدِيثَ إِلَى قُدْسِيٍّ وَ  
غَيْرِ قُدْسِيٍّ فَلَا يَجُوزُ فِي الْأَحَادِيثِ إِطْلَاقُ هَذَا عَلَى ذَلِكَ لِلِاشْتِبَاهِ وَ  
حَيْثُ لَا اشْتِبَاهَ لَا بَأْسَ ثُمَّ لَمَّا كَانَتْ الْأَرْضُ مَقْدَسَةً وَالْبَيْتُ قُدْسِيَّةً  
كَانَ كَلَامُ النَّبِيِّ وَالْوَلِيِّ مَقْدَسًا وَقَدْ سَيَّأَ بِالْأَوَّلِيِّ فَإِنْ قِيلَ الْقُدْسُ مِنْ أَسْمَاءِ  
اللَّهِ تَعَالَى فَهَلْ يَجُوزُ إِطْلَاقُهُ عَلَى غَيْرِهِ قُلْنَا لَيْسَ مِنَ الْأَسْمَاءِ الْمُحْسَنَةِ  
لَهُ تَعَالَى حَتَّى لَا يَجُوزَ ذَلِكَ وَلَوْ سَلِمَ فَهَذَا مِنْ قِبَلِ قَوْلِهِمْ الْأَسْمَاءُ  
بَلِيَّاتُ الْإِلَهِيَّاتِ فَحِينَئِذٍ لَا تَحْذَرُ أَصْلًا أَيْهَا الْعَارِفُ بِاللَّهِ إِطَالَةَ  
الْمَقَالِ وَكَثْرَةَ الْقِيلِ وَالسُّوَالِ لَا يَزْدَادُ إِلَّا وَخَشْيَةً لَا تُورِثُ إِلَّا نَفَرَةً  
وَالْتَقْلِيلُ آخَرَى مِنَ التَّطْوِيلِ وَالْإِيْجَابُ أَقْرَبُ مِنَ الْإِعْجَابِ

خوشی فیض دیگر می دهد دیوانه مارا  
چراغ گشته روشن می کند دیرانه مارا  
وَنَحْنُ نَرْجُوا مِنْ جَنَابِكُمْ الْأَدْعَاةَ صَالِحَةً فِي أَدَوَاتِ مُرْجُوَّةٍ وَهَذَا لِسَانُ حَالِنَا

ما خود به گرد دامن مرد نمی رسم شاید که گرد دامن مرد بیمار سد  
 ثُمَّ كُنَّا نُرِيدُ اَنْ نَّكْتُبَ لِبَعْضِ اَشْعَارِ فَاحْتِ يَشْرُوتْ بِمِطَالِ الْعِصْمِ لَكِنْ اَعْرَضْنَا  
 عَنْهُ خَوْفًا مِنَ الْمَلَالِ وَالتَّفِينَا عَلَى هَذِهِ الْاَمْرِ بَعْدَ  
 کجا هر ذره دارد تاب حسن بے حجابش را  
 که پیش چشم خورشید شنیم آفتابش را  
 نه گنج نشاء وحدت درین خمیازه کثرت  
 ازین نه شیشه بیرون یافتیم موج شرابش را

در خانه ما جلوه گر آن رشک چمن شد هر خار و خس گلشن ما برگ سمن شد  
 عمر لست که در حلقه زلف تو اسیریم مجنون ترا خانه زنجیر وطن شد  
 سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
 مکتوب هشتاد و نهم - در بیان تحقیق بشارات و انتقال منصب قیومیت به قطبی  
 و مرشدی مد ظله العالی و ماینا سببه به مولف صدور یافت -

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى اَمَّا بَعْدُ صَحِيفَةُ شَرْفِ  
 برادر بجان برابر صاحب الرشید و الارشاد شیخ محمد مراد زاده الله کمالا و صول یافته  
 موجب شگفتگی گردید ع اے وقت تو خوش که وقت ما خوش کردی -

این سلسله را همواره برپا دارند فَإِنَّ الْكِتَابَ كَالْخَطَابِ دیگر مروج الشریعت  
 قاضی محمد حیدر احلاق کریمانه موجب حسن ظن به این مسکین بکاری برنده زاده کرامت  
 و استقامت دیگر بر حصول بشارات علیه شما احقر را کالیقین هست اگر در احاطه علم  
 چیزے انان آید فیها و الا نعم نیست که صل مقصود حاصل هست دیگر داشت کمالات

خاصہ حضرت حجۃ اللہ قدس سرہ امر ہے بہت معنوی ہر یکے از یاران بہ خود منسوب می‌سازند  
 تاحق بجانب کیست۔ و دوستان فقیر را مخصوص می‌دانند دیگران دیگران را و احقر  
 متائل بہت و بیج حکم نمی‌تواند کرد زیرا کہ خود را اصلاً و قطعاً لائق آن امور عظام نمی  
 داند اگر چه اشارات و بشارات آن جناب عظمیٰ مَصْبُوحۃ کَالنَّصْرِ بہت بر این  
 معنی کَمَا سَتَفُہِمُ مِنْ نَقْلِ الْبِشَارَاتِ وَ الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ  
 دیگر روز وصال اسجناب قَدْ سَتَ لَفْسُہُ روز جمعہ سلخ محرم الحرام بودہ ۱۵۴۳  
 و ضریح منور الشیخان متصل باغ فتح بہ جانب مسجد و خالقہ حضرت شاہ جیو واقع شدہ  
 و مرصن الشیخان پیش از ہفتہ نبود اما زبان از بس صنعت ممنوع الکلم بود چنانچہ نماز  
 در روز دیگر بہ اشارہ ادا می‌یافت۔ این امر موجب از یاد غم و ماتم و اندوہ شدہ بود۔  
 لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا وَ ذَلِكَ مِثْلُ أَمْرِ الْخِلَافَةِ حِينَ دَفَا  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ دیگر چون عوام از حقیقت سلسلہ رحمانیہ احمدیہ  
 چندان آگاہ نیستند ناچار استفسار از انہا نمودہ می‌آمد و ہر طریقہ را کہ آنہا طلب می  
 نمایند فاتحہ یہ سلسلہ آنہا چنانچہ حضرت خواجہ بزرگ یا حضرت غوث خواندہ تلقین می‌نماید  
 وَ اَلَا فَالسَّلسِلَةُ الْاَحْمَدِيَّةُ اُمُّ السَّلَاسِلِ كُلِّهَا وَ مُتَضَمِّنَةٌ لِمَعَارِفِ طُرُقِ  
 الْمَشَاطِحِ جُلَّتْهَا مَعَ مَا اَوْدَعَتْ فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ اِلَّا مَا شَاءَ  
 اللَّهُ۔ دیگر چون طالب در سلسلہ مشائخ رشتہ یافت اندک اندک ازین سلسلہ علیہ آشنا  
 باید کرد۔ بعضی قطعہ تاریخ حجۃ اللہ محمد تقی شہنشاہی قدس سرہ۔

نائب خواجہ زمین و زمن      داربست تخت گاہ و عدد و فید  
 زین گذر چون نسیم پاک گذشت      زین چمن چون بہار دامن چید

جست و جدت محروپ سال وصال  
از فلک "خواجہ نقشبند" شنید  
یار دیگر نداز عالم غیب  
عاشق دے خدایے بود "رسید  
مثلاً یاز آرحصرہ قدس  
شیخ رہ "را بہ گوش ہوش شنید

لوردیدہ ہاے ایشان مع ضعیفات در حفظ الہی باشند و از فقیر زادہا مع والدہ شان  
دعوات خوانند۔ انوی اغری محمد یوسف سلام خیر انجام مطالعہ نمایند۔ الہی جمعیت ظاہر  
دباطن ارزانی باد قاضی محمد ہاشم سلام و تحیہ خوانند اللہم ارزقہم بالجمعیۃ  
الصوریۃ والمعنویۃ امین روز ارتحال مردج الشریعت میان حضرت اعلیٰ  
شیخ عبید اللہ بن حضرت عروۃ الوثقیٰ قدس سرہا لوردہم ماہ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ  
مکتوب ہشتاد و ہشتم۔ بہ کمیۃ مؤلف صدور یافت۔

لہ الوحیدۃ۔ اما بعد، برادر عزیز صاحب کمالات شیخ محمد مراد شرف اللہ  
یا علی الرشد سلام خیر انجام مطالعہ نمایند صحیفہ شریفہ کہ متقن وارد عالی بودہ و شعر  
استقامت فوق الکرامت خورسند ساخت غے و وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی۔  
اگر حق سبحانہ خواستہ بعد تامل، ہیج آن مرقوم خواہد نمود۔ دیگر سعادت سرشت بر خورای  
حاجی رحمت اللہ دوشالہ سادہ بمبلغ دوازده عدد روپیہ طلب داشتہ کرم نمودہ خرید  
کردہ زود ارسال دارند والسلام علی سید الانام نور چشمان ہر ہمہ من الذکور  
والاوقات بہ کمالات ظاہر و باطن و جمعیت صوری و معنوی متحلی باشند محمد یوسف کذا لک  
فردا کہ چہنہ پنجم جمادی ثانیہ باشند انشاء اللہ از دار الخلافہ بدارالارشاد سرہند  
متوجہ می شویم۔ لیسر اللہ۔  
مکتوب ہشتاد و نہم۔ در بیان تحقیق و تصدیق بشارت سابقہ بہ محترم صدر دریافت۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ أَمَّا بَعْدُ مَكَاتِبِ مُتَعَدِّدَةٍ  
 برادر گرامی صاحب کمالات سامی شیخ محمد مراد ارادة الله الرشيد والاس شاد  
 وصول یافت در باب خویش مؤکداً بشارت طلبیدند مخدوم دین باره شما جناب حجت  
 الشهد قدس سره عیون مریة بشارت علیه فرمودند گنجایش تردد نیست لیکن چون مکرراً این  
 سوال از شما به طور آمد صنوی احوال شما به طریق تعمق نظر باز ملاحظه نمود حصول ولایات ثلثه  
 و کمالات عالیات و حقان سگانه به نظر در آمد بلکه بهره از فوق حقیقت صلوة نیز مفهوم  
 گردید و حصول مقامات کمالات خلقت و محبوبیت و مرادیت هم متصور گشت و حطی از  
 معاملات سابقان معلوم گردید و خدمت معهوده یعنی مداریت آن نواحی ثابت یافت  
 شد و از راه شما بهره ازان به ولد شما مخدومی متوهم می شود بشرط الاستقامت نسبت  
 قوت پیدا خواهد کرد و گنای محمد رشید به استعداد حسن در باقی متعلقان شما نیز نورانیته  
 بهیچ شما معلوم می شود موافق استقامت ضعیف و قوه و بر اصحاب شما هم کنفیه نورانیته  
 خاص از راه شما در ضمن شما ظاهر می گردد تفصیل آن امید هست که از باطن خود خواهد دریافت  
 و اگر خدمت در احوال یارے خواهد ماند باز مرقوم خواهد نمود اگر حق سبحانه به طفیل حبیب  
 خود علیه علی آله الصلوٰۃ و التسلیمات معلوم خواهد گناید در تحریر خواهد آورد انشاء الله  
 الغریز المتعال زیاده ترقی درجات نشاتین باد و السلام علی سید الانام الی یوم التناد  
 دیگر چند گاه مسکین رشاه جهان آباد هست بعد ذی حجه متوجه وطن خواهد شد انشاء الله  
 الغریز و دیگر در باره خود و آن برادر غریز برای تفصیل علم باطن مطبی هست لیسر الله سبحانه  
 به هر نوع آداب بندگی بجای باید آورد و رشتہ امید هیچ گونه از دست  
 نه باید داد و کف الله یحیی ذلک بعد ذلک امراً و السلام بر ذی تعدد السلام



مکتوب لودوم۔ باحق مؤلف نوشتہ اند

لِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ انوی اغوی حقیقت آگاہی شیخ محمد مراد سلام و تحیہ مشتاقانہ خوانند۔  
 احوال شکستہ بال موجب سپاس بے قیاس حضرت ذی الجلال بہت وَالْمُسْتَوَّلُ مِنْهُ سُبْحَانَهُ  
 سَلَامٌ مِّنْكُمْ وَتَرْقِي دَرَجَاتِكُمْ چندان گاہ بہت کہ نامہ نامی نہ رسید انتظار دامنگیر صحت  
 كَانَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ مَعَكُمْ حَيْثُمَا كُنْتُمْ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ  
 وَآلِهِ وَصَحْبِهِ الْاَكْرَمِ فرزندان گرامی در حفظ الہی باشند انوی محمد یوسف سلام خوانند  
 سائر اہل طریقہ در یاد حق سبحانہ باشند و سلام خوانند۔

مکتوب لودویم۔ در ذکر عنایات بہ محراب حق صدور یافت۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِي اَكْرَمٍ اَعْنٰی شیخ محمد مراد زادہ اللّٰہ  
 كَمَا اَوَّلَ اَكْمَالِ مَوْصُولٍ بِادَا احوال اقل الانام خیر منوال بہت وَالْمُسْتَوَّلُ مِنَ اللّٰهِ  
 سُبْحَانَهُ تَرْقِي دَرَجَاتِكُمْ اَعْرَ اكرم اگر حق سبحانہ خواستہ در جواب اتحاد نامہ شما مفصل  
 مرقوم خواہد شد۔ اکنون بہین قدر اکتفا افتاد باجملہ از دعای خیر الشیخان ہرگز غافل نہ شست  
 وَذٰلِكَ الْمَرْجُو مِنْكُمْ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَسْعَدِ الْاَنَامِ۔ از جناب خلیل الرحمانی انواع سلام  
 و تحیہ و از فقیر زادہا گذر آن ازین جانب بہ مخدوم زادہا و سائر ارباب طریقہ محمد یوسف  
 وغیرہ سلام اشتیاق انجام موصول باد ارسال شال و جود و از عفران سابق امرین وصول  
 یافتہ تَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْكُمْ۔ ۲۰ محرم ۱۲۸۵ھ

مکتوب لودودوم۔ در دعوات و خیر و خشت اثر ویرانی حضرت سرہند بہ محراب صدور یافت۔  
 اَحَدُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ اَمَّا بَعْدُ تحیہ و سلام خیر انجام اعمار الانام بہ انوی اغوی صاحب  
 الکمالات العلیہ شیخ محمد مراد اغرہ اللہ فی النشأتین موصول باد گرامی نامجات آن عزیز

رسید گل بدامن رحمتہ المِنَّۃُ لِلّٰہِ عَلٰی اِسْتِقَامَتِکُمْ باقی احوال موجبِ مَدْحِی الجلال  
است۔ آنچہ از دست کفرہ بردارالارشاد گذشتہ شروع شدہ باشد از دعوات ظہر الغیب  
مردم عادل و این مسکین را اصلاً از یاد خویش و دعائے خویش غافل نہ شمرند قاصد بغایت  
استعمال داشت بدین قدر اکتفا افتاد۔ ازین جانب سائر احبہ خصوصاً بہ فرزند ان ایشان  
دعوات اشتیاق اندوز برسد و السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاِلَیْہِ الْکِرَامِ اتحاد مرتبت  
محمد رشید اخبار و حجت آثار البتہ نویسان باشند۔ نوزدہم ربیع الثانی  
مکتوب نود و سوم۔ در طلبِ احقر العباد محمد مرآد صدور یافت۔

اَحَدُ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ السَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اما بعد تحیہ و سلام  
احقر العباد یہ صاحب رشد و ارشاد برادر بجان برابر شیخ محمد مرآد موصول باد۔ احوال  
شکستہ بال موجبِ سپاس بے قیاس الہی بہت تعالیٰ شانہ استقامت و کرامت آن  
ابراکرم مطلوب بہت بعد از مدت مکتوب گرامی رسید و سرگرم دعا و توجہ نمود۔ امید کہ  
بہم بہ اخبار و خندہ آثار یاد و شاد دارند۔ اگر ملاقات یک دیگر میسر می شد بہا و نعمت  
والا نہ رابطہ قلبی و اتحاد معنوی ہم علمے بہت۔ احقر در اوقات مروجہ از دعوات ایشان  
فارغ نیست و الْمَرْجُو عَنْکُمْ کَذٰلِکَ و عذرنا رسیدن انوی شیخ عبد الرشید مفہوم  
شد۔ اما خاطر بسیار بجانب آن پر خوردار متعلق بہت کَانَ اللّٰہُ مَعَهُ اَیْنَما کَانَ و السَّلَامُ  
عَلٰی اَسْعَدِ الْاَنَامِ سائر فرزندان اغریہ کمال برستند از فقیر زادہا ہر ہمہ سلام اشتیاق آمیز  
مطالعہ نمایند وَ قَعَّ الْحَجْرُ ۲۳ رَمَضَانَ الْمُبَادَاکَ

مکتوب نود و چہارم۔ در بشارت بر خوردارم عبد الرشید بمولت کمینہ صدور یافت۔  
اَحَدُ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ الْمِنَّۃُ لِلّٰہِ۔ اما بعد تحیہ و سلام احقر الانام بہ انوی کمال

پناہی شیخ محمد مراد ارادہ اللہ کما لا بعد کمالی موصول باد. احوال شکستہ بال موجب محامد  
 ذی الجلال بہت و المسئول منہ سبحانہ استبقا بہکم و ترقی در جانتکم معلوم آن  
 برادر گرامی باد کہ بر خوردار کونین اعنی شیخ عبدالرشید در طے مقامات سلوک طریقہ علیہ احمدیہ  
 سرگرم بہت و بہ بقای این سلسلہ سنیہ مشرف شدہ. انشاء اللہ العزیز در اندک مدت امور  
 عظام مہمل نمودہ انجامی رسد و از صحبت کثیر البہجت الشان بہرہ ور می شود انشاء تعالی  
 قَرِيبٌ مُّحِیْبٌ و السَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِہٖ الْعِظَامِ از حضرت اغرا کرم خلیل  
 الرحمانی و اولاد فقیر سلام نیر انجام و اشتیاق تمام مطالعہ نمایند از فقیر نور چشمی ولی اللہ  
 سلام خوانند از فقیر زادہ ابو حنیف سلام خیر انجام مطالعہ فرمایند. از فقیر ابو حنیف معلوم  
 نمایند کہ اخوی شیخ عبدالرشید در خدمات شمایہ بیابست شما از عالم غیب مشرف شدہ  
 باشند بعد از ان معاملہ شان بہ صالت کشد از محمد نور الحق و از محمد تقی سلام خیر انجام  
 خوانند. بتاریخ بیست و ششم شہر صفر ۱۲۸۵م تحریر یافت.

مکتوب نو و دہیم۔ بہ مؤلف صدور یافت۔

اَحَدًا اَمَلْتُ لِلّٰہِ اَبَدًا اما بعد سلام و تحیۃ احقر البریہ بہ اخوی اگر می صاحب الکمال  
 و الارشاد شیخ محمد مراد ارادہ اللہ بہ کمالاً فوق کمال و ارشاداً فوق ارشاد موصول باد۔  
 کیفیات این جانی موجب از دیاد انواع محامد الہی بہت و المسئول من جنایہ لاقدس  
 ترقی در جانتکم۔ نور چشمی شیخ عبدالرشید و اکثر احباب طریقہ احمدیہ اخذ نمودہ بہت اما ہنوز  
 ترقی خواہ بہت۔ احقر نظر بر جدائی آن برادر گرامی نمودہ می خواہد کہ درین نزدیکی مخص  
 نماید اگر حق سبحانہ خواستہ بہت ادائل شہر شعبان متوجہ آن دیار شود۔ این مسکین بدعا  
 حسن خاتمہ امدادی نمودہ باشند۔ زیادہ عنایت الھی باد۔ و السَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْاَنَامِ

وَالِیْهِ الْکِرَامُ وَاصْحَابُ الْعِظَامِ۔ ازین مسکین بسائر نورچشان و سایر ارباب طریقہ  
شیخ محمد یوسف وغیرہم سلام خیر انجام برسانند۔  
مکتوب نود و ششم۔ در بیان رخصت بعد از کسب کمالات معنوی یہ وطن مالوت بحرز  
سطور صد دریافت۔

اَلْمِنَّةُ لِلّٰهِ الصَّمَدِ۔ اما بعد سلام و تحیہ احقر الیریہ برادر بجان برادر صا حب کمالات السنیہ  
والمقامات العلیہ شیخ محمد مراد اغرہ اللہ فی الدارین موصول باد۔ احوال شکستہ بال موجب  
سیاسی بے قیاس الہی بہت تعالیٰ وَالْمُسْتَوَّلُ مِنْ جَنَابِ قُدْسِہٖ سُبْحَانَهُ سَلَامٌ مِّنْکُمْ  
وَأَسْتَعَاظُ بِکُمْ۔ گرامی نامجات شاپیم می رسد و تسلی بخش دور افتادہا می گردد جزاکم اللہ  
درین دلا بر خود دار نشأتین شیخ عبدالرشید احسن اللہ الیہ بحقایق و معارف حضرات  
عالی درجات قدس اللہ سرار ہم لبر تر گشتہ متوختہ وطن مالوت و حصول مرضیات ایشان  
گشتہ اَوْصَلَهُ اللّٰهُ سَالِمًا وَاغْنَاهُمْ بِہٖ نَوَیْدُ کہ آن فرزندان مسکین را چہ قدر رضامند  
داشتہ و چنان خدمات این جاے را بہ حسن تدبیر بجا آورده بے آنکہ اظہار نماید انجام کار  
ممنوع تو سخن نہ گفتہ باشی بہ سخن رسیدہ باشی۔

گوئیادریاب این مرد واقع شدہ بشکر آن را لازم دانستہ فرید آن را از کریم مطلق خواہند۔  
لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِدَنَّکُمْ لِفَضْلِیْ قَاطِعٌ ہِیْت بِمَشَارُؤِہِہٖ دَر بَابِ بَشَارَاتِ اصْحَابِ  
الیشان پر مجید باشد و از جانب ایشان نیز موکداً ابرام نمود با وجود عدم لیاقت این  
معنی اَدْخَالًا مِّنَ السُّرُوْرِ عَلٰی الْقَلْبِ الْمُؤْمِنِ مُتَوَكِّلًا عَلٰی الْعَزِیْزِ الْعَلَامِ۔  
حرفے چند براسامی آنہا نوشتہ مفہوم خواہد گشت رَبَّنَا اَعِنَّا وَلَا تَعْنِ عَلَيْنَا رَبَّنَا  
لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ لَّسِنَا اَوْ اَخْطَاْنَا وَاَلِیْہِ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاَلِیْہِ الْکِرَامِ

از فقیر زاد ہا ہر تہہ مع والدہ آہنہا دعوات و تحیات خوانند این مسکین و این جماعہ را  
در اوقات خاصہ بہ دعائے حسن خاتمہ یاد آرند۔ از فقیر صوفی جان محمد عرض سلام سلامت  
انجام قبول فرمایند و مشتاق اتوی نمایند۔

مکتوب نود و ہفتم۔ در دعوات بکیمینہ مولف صدور یافت۔  
يَا اَحَدُ التَّحَدُّدِ لِلّٰهِ وَالْمِلَّةُ۔ اما بعد برادر صاحب کمالات شیخ محمد مراد ذادہ اللہ  
الرشاد سلام خیر انجام مطالعہ نمایند۔ احوال شکستہ بال موجب سپاس بے قیاس الہی  
است تعالیٰ وَالْمُسْتَوَّلُ مِنْهُ سُبْحَانَهُ قَرِّقِي دَرْجَاتِكُمْ زیادہ عنایت الہی باد۔  
وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْعِبَادِ از مقام کوت کجہ کہ برد و منزل از حضرت دارالارشاد  
دوم ذی الحجہ تحریر یافت مخدوم زادہانی حفظ اللہ کتب الی العسکر ملتئم سکتم۔  
مکتوب نود و ہشتم۔ در جواب رقمیہ بخدمت حقایق آگاہ میان محمد رضا دہلوی صدور یافت۔  
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَلِکِ الْعَلِیْمِ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَوْلِیَا  
اللّٰهِ الْکِرَامِ هُوَ الْاَحَدُ مِنْهُ الْمُبْدِئُ وَآلِیْهِ الْاَمَدُ عنایت نامہ شفقت شامہ سید  
را بطہ مصادقت دیکتائی شما است حکام پذیرفت بجز اکرم اللہ تعالیٰ یا کرامیکم و  
اَوْصَلْتُكُمْ سُبْحَانَہٗ اِلٰی مَرَامِکُمْ مَرُومٌ بود کہ

کَيْفَ الرُّسُولُ اِلٰی سَعَادَہٗ وَدُونِہَا قُلُّ الْجِبَالِ وَدُونِہَا خُيُوفُ  
وَالرَّجُلُ خَافَہٗ وَمَا لِيْ مَرُکَبُ وَالْكَفُّ صَغُرُ وَالطَّرِيقُ حُكُوفُ

الحق کہ وصول بہ سعاد ہویت ذاتیہ مطلقہ بہ اطلاق حقیقی بہ سر تسلیل کہ منی بر عبور شواہن خیال  
اعتبارہ فحقیقہ و اعتنا فات و ہمیدہ صرفہ عالم خلق و امر بہت یحتملین صعب الحصول بہت زیراکہ  
سالك حقیقت خود را بخوف گردانیدہ و مشاعر و مدارک خویش را بدان شیخ ساخته۔ و الا

فَالْحَقُّ سُبْحَانَهُ فِي الْحَقِيقَةِ مِنَ الْوَجْهِ الْخَاصِّ اقْرُبْ إِلَى الْعَبِيدِ مِنْ حَبْلِ  
الْوَرِيدِ. الْمُنْقَدِّسُ عَنِ الْوُصْلِ وَالْمُنْزَهُ عَنِ الْفُصْلِ وَالْآلَهُ طَرِيقُ مَوْصُوفٍ  
لَا مَأْمُونٌ وَلَا مَخَوْتُ وَلَا يَسْعُ رَجُلٌ حَافَهُ وَلَا مَرْكَبٌ وَلَا كَفٌّ حَافِيَهُ  
کسری کرکل ہے جہاں سلسلے سل وکب مانویلی کی ہولکوں لاوے پل

فَسُبْحَانَ مَنْ يُخَيِّبُ بِاشْرَاقِ نُورِهِ وَاسْتَعْرِاقِ ظُهُورِهِ - س

حجاب روے تو ہم روے تیرے درہمہ حال نہانی ازہمہ عالم زلیکہ پیدائی

تَوَهَّمْتُ قَدَمَا آن دِلِيلِي تَرَفَعْتُ وَانْ لَدَا فِي الْبَيْنِ مَا تَمْنَعُ اللَّتَمَا

فَلَا حَتَّ فَلَا وَاللَّهِ مَا تَمْنَعُ مَالِجٌ سَوِيٌّ اَنْ عَلَيَّ كَانُ مِنْ حِينِهَا اَعْمَى

گل این باغ را بدم فنجیہ سیراین گنج را بدم سرپوش

پرده برخاست تا بہ خود دیدم دوست باددست کرد در آغوش

آن شناسد حدیث این دل مست کہ ازین بادہ کردہ باشد نوش

دَعَا لِي مَتْنِي قَلْبِي فَعَنَيْتُ كَمَا غَنَى وَكُنَّا حَيْثُ مَا كُنَّا وَكَانُوا حَيْثُ مَا كُنَّا

روزان بتو بودم و نمی دانستم شب با تو غنودم و نمی دانستم

ظن بودم را کہ جملہ من بود منمن من جملہ تو بودم و نمی دانستم

نوشتہ بودند کہ آن چه سخن حق است درگفت نیاید ظاہر مراد آن است کہ درگفت نیاید

بہ جہت تصور افہام مستمعین از ادراک آن و اگر نہ سخن اگر لفظی است فہم عیان الا

وَلَهُ بَيَانٌ. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى الرَّحْمَنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ هُوَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ عَلَّمَهُ

الْبَيَانَ هُوَ التَّفْسِيرُ الْبَيَانُ هُوَ التَّعْيِيرُ عَمَّا فِي الضَّمِيرِ مِنْ تَعْرِفِ الْحَقِّ

وَمُلْقَى الْوَحْيِ. سَلَّمَكُمْ اللَّهُ وَاتَّقَاكُمْ.



مکتوب نود و نهم - بہ احقر مکتوب صد دریافت۔

اَحَدُ يَدِهِ التَّحْمُدُ اَبَدًا سَرْمَدًا۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ وَصَلَ الْكِتَابُ مِنْ  
اَحْسَنِ الْاَحْبَابِ اَعْنَى الْاَخِ الصَّالِحِ صَاحِبِ الْعُرْفَانِ الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ الْمُرَادِ رَزَقَهُ  
اللَّهُ كَمَالَ الرُّشْدِ وَالْاِزْدِشَادِ وَاخْتِرَانًا مِنْ اَخْبَارِ الصُّورِيَّةِ الْمَعْنَوِيَّةِ وَ  
الصُّورِيَّةِ فَتَحَقَّقَ بِكَرَمِ اللَّهِ الْعَزِيزِ فِي عَافِيَةٍ وَاسْتِقَامَةٍ وَفَرَجٍ اَنْ تَكُونُوا  
اَنْتُمْ كَذَلِكَ ثُمَّ اِنَّا كَتَبْنَا فِي حَقِّ اَوْلَادِكُمْ ثَانِيًا اِلَى قَاضِي الْقَضَاةِ مُؤَكِّدًا  
لِشَوَالِهِ اَمْرَكُمْ وَاِنَّا كَتَبْنَا فِي حَقِّ حَامِلِ مَكْتُوبِكُمْ الشَّيْخِ عَبْدِ السَّلَامِ اِلَى  
الْقَاضِي كَذَلِكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَى سَائِرٍ مِنْ اتَّبَعَ الْهُدَى وَالتَّزَمَ  
مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامَاتُ الْعُلَى۔

مکتوب صدم - در رسیدن فرزندی عبدالرشید و احوال استعداد آن بہ احقر محرر نوشتہ  
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَسْعَدِ خَلْقِهِ وَاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَتَبِعِهِ  
اَمَّا بَعْدُ مکتوب تمام مرغوب اخوی اغری شیخ محمد مراد الزمہ اللہ رسید بہتاج تمام  
رسانید و لور چشمی عبدالرشید ارشدہ اللہ آمدہ مسرور ساختہ انشاء اللہ العزیز  
در اندک فرصت احوال سنیتہ حاصل خواہد نمود کہ صاحب استعداد بہت و برتر لیت و طریقت  
ستقیم بہت۔ اگر چه حرب ظاہر اذن شمانہ داشتہ در حقیقت اذن شما ثابت بود خاطر از جانب  
آن فرزندان جمع دارند و او را ما را بہ عنایت الہی بسیارند معاملہ اش یو یا فیوما وہ رتی بہت  
امید کہ عنقریب متحقق بہ کمالات احمدیہ علیہ خواہد گشت۔ راتہ تعالیٰ قَرِيبٌ مُّجِيبٌ۔  
مع ہذا الشان ہر گاہ اجازت طلبند از بنیارسخت نمودہ شود وَالسَّلَامُ عَلٰی اَسْعَدِ  
الْمَخْلُوقِ وَاٰلِهِ اَزْیْنِ جَانِبِ بِسَائِرِ اَهْلِ طَرِيقِ خُصُوصِ اَوْلَادِ شَرِیفِہ وَاخُوِی مُحَمَّدِ یُوسُفِ سَلَام

خیر انجام رسانند۔ تحریر ۱۲ ذی قعدہ از فدوی خاکسار حاجی رحمت اللہ عنہ تسلیات قبول فرمایند و بہ خدمت مخدوم زادہ مہربان شیخ ولی جیو و مشفق مہربان قدردان شیخ محمد پوست غرض سلام قبول باد۔

مکتوب صد و یکم۔ در طلب حق العباد و استعذار از فرزندنی بہ مؤلف صد ریافت۔  
 أَحَدُ الْخَدُّ لِلَّهِ الْمِنَّةُ لِلَّهِ۔ اَمَّا بَعْدُ مکتوب گرامی برادر حقایق شریف  
 شیخ محمد ادرود وصول یافته بہ تلج تام رسانید و گل تازہ درد این تمنارخت آنچہ از  
 شوق دریافت و عذر تار رسیدن مرقوم بود ہر دو امر واضح گردید آری استیاق  
 جانبین قطعی است لیکن معاملہ از ارادہ ما و شما برتر است ذلک لَقَدْ يُرِ الْعَزِيزُ  
 اَعْلٰیْم۔ این دارالابتلا است بہر حال شکیبائی لازم است خوب گفتہ ع  
 گر در نمینی چو بامنی پیش منی

الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ اگر معیت ظاہری بدست آید بہا و نعمت و الارالبطہ  
 معنوی ہم عالمی است۔ دیگر بر خود دار صاحب الاحوال شیخ عبدالرشید اگرچہ حسب  
 بشریت مصدر بعض امور گردیدہ و صورت مخالفت مرضیات شما گشتہ اما مقولہ  
 ارشاد بخت حضرت خضر علیہ السلام عذر آن می نماید آن این است مجور معاملہ مجور  
 بہ اصل نیست باید کہ شما ہم از بر تقصیرات او بگذرند و بہ غفود التفات تدارک  
 نمایند فَإِنَّهُ تَوَدُّ حَدُّ قَتِكُمْ وَ تَوَدُّ حَدُّ لِقَتِكُمْ۔ و چون متوجہ دریافت  
 فقرائے باب اللہ گردیدہ امید دار از دیا د کرم و لطف گشتہ سہ  
 دلم غلام تو شد من غلام تو باشم سرم بہ گرد تو گردید گرد سر کردم  
 دیگر احقر چشم آن دارم کہ او از شما ہر اہ بر نیامدہ است و در طراز طریقہ احمدیہ

قَدْ سَتَّارُوا حَقَّهُمْ اصلاً انحراف نہ در زیدہ لیکن بہ مقتضای اسے انجنتہدُ مَحْضٰی و  
یُصِیْبُ اِگر ذلت و آقع شود امکان دارد با این ہمہ فقیر دالت بہ استرضای شما نموده۔  
بلکہ بہ استرضای سائر اہل حقوق مہما کن موکداً امر کردہ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَسْعَدِ الْاَنَامِ  
وَالِہِ الْکَرَامِ۔ وَقَعَ التَّخْرِیرُ رَایعِ ذِی الْحِجَّہِ ۱۲۸۴ھ۔ از والدہ معنویہ اخوانِ خوا  
تحتات خیر انجام خوانند و شمال رسید قبول باد۔ از فقیر بہ سعادت آمین شیخ محمد یوسف و  
سائر اہل طریقہ انیقہ سلام خیر انجام رسانند و ملا عبد اللطیف خادم این جا رسید انقلب  
بہ فنا فی قلبِ امیدہ است یارانِ دیگر شیخ عبد اللطیف و اغرہ باقی امید دار ترقی باشند  
اگر حق سبحانہ خواست از فرزندی استنساخ نموده از احوال آتہا نیز مرقوم خواہد ساخت  
كَانَ اللّٰهُ مَعَكُمْ اَیْنَما کُنْتُمْ وَحَیْثُمَا کُنْتُمْ فرزندى ارجمندى شیخ ولی اللہ مع سائر  
نور چشمان و اُمہا رَحِمَہُمْ فِی حَقِّ طِ اللّٰہِ الْعَزِیزِ۔

مکتوب صد و دوم۔ در جواب عرصہ محرز سطور صد و ریافت۔

اَحَدُ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْاَلْبَدِ مکتوب گرامی اخوی اغوی  
ارشاد پناہی شیخ محمد را در اداء اللہ الْعَزِیزِ بِہِ کَمَالِ الْرِشَادِ وصول یافتہ بہ تلج تمام  
از زانی داد۔ آنچه از ظهور عیالِ القدس ثُمَّ جَمَالُہُ مرقوم بود مفہوم شد دل تنگی را اصلاً راہ  
نہ دہند قہقہ و بسط لازم ارباب السلوک بہت و معاملہ باطن آن برادر اغر در نظر این امر خطی  
باطراوت و ابتشاش ظاہری شود و امید واری هَلْ مِنْ مَّزِیدِ بہت و بشارت و اگر آ  
سابقہ ہر ہمہ الشاء اللہ سبحانہ ہم قرین۔ دیگر فرزند عزیز اعنی شیخ عبد الرشید یوما فیوماً  
مترقی و متصاعد بہت۔ قدم بر قدم شما بہت۔ اوقات خاصہ در یاد شما تذکیر نزد این  
فقیر تقصیر نہ دارد۔ انشاء اللہ سبحانہ بہرارضای شما بہ وطن مالوف می رسد خاطر از جہاں او

خوش و غم دارند۔ اگر چند روز در خدمت احقر الفقرا رہم باشند موجب نفع او و نفع آن  
برادر بہت انشاء اللہ سبحانہ و تعالیٰ دیکر امید بہت کہ از پی ہمہ خواہد رسید و السلام  
عَلَى السَّعْدِ الْاَنَامِ ازین جانب بہ فرزندان اغرذوات رسانند کَانَ اللّٰهُ مَعَهُمْ  
اجمعین ارباب طریقہ ہر تہ ازین جانب سلام خوانند۔ ۷ ذی الحجہ تحریر بہت۔

مکتوب صد و سوم۔ در بیان اطمینان نصیحت بنام فرزندی محمد ولی ہمدریافت۔  
اَحَدُ الْحَمْدُ لِلّٰہ۔ اَمَّا بَعْدُ رقیمہ کریمہ بر خوردار سعادت آئین شیخ محمد ولی وصول

یافتہ بہتاج تازہ ارزانی داد ع اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

آنچہ از عمر مضیق معیشت و حدوث بعض امور ضرور مرقوم بود مفہوم شد دعا و توجہ آنچہ  
لازمہ مؤدت بہت دریغ نہ خواہد شد سُبْحَانَ اللّٰہِ بَعْدَ عُسْرِ لَیْسَ اَوْقَاتِ رَا بَدَّ کَرِہِی  
معمور داشتہ امیدار ترقی ظاہر و باطن باشند و این مسکین را در دعائے ظہر الغیب غافل نہ  
شنا سید اِنَّ اللّٰہَ مَعَكُمْ اَیْنَما کُنْتُمْ ثُمَّ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاِلَیْہِ وَاَصْحَابِہِ  
مکتوب صد و چہارم۔ بہ خواجہ محمد عظیم کہ از یاران احقر بہت صد و دریافت۔

اَحَدُ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ اَمَّا بَعْدُ سعادت توفیق آئین  
محمد فظم در یاد مولا حقیقی بودہ از ہر چہ قسم بہ داغ ما سوا بہت معرین باشند اخلاص شما استماع  
نمودہ احقر فقرا بہ دعائے ظہر الغیب مدح حال شما گردید زَادَکُمْ اللّٰہُ رُشْدًا وَاَرَادَ شَادًا وَاَرَادَ  
توجہ آگاہی و نورانیت باطن شما احساس نمودہ عجب غیبت کہ دائرہ ولایت ظلی اکثر قطع  
نمودہ باشند امیدار بودہ متوجہ فوق الفوق باشند مِّنْ اَسْتَوٰی یَوْمَہَا فہُوَ مَعْبُوْنٌ  
وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاِلَیْہِ الْکَرَامِ۔ حیرن رسید الہی قبول باد۔  
مکتوب صد و پنجم۔ در بیان ترقی بعض یاران بہ احقر مکتوب صد و دریافت۔

أَحَدُ أَلَمِنَةِ لِلَّهِ الصَّمَدِ۔ اَمَّا يَعُدُّ اَزِين حَقِير بِيَارِ بِي لَطِيفِ عَنِ سَابِ الْكَمَالَاتِ  
 اَشْخِ مُحَمَّدٍ اَرَادَهُ اللهُ بِهِ خَيْرًا كَثِيرًا سَلَامٌ خَيْرًا نَجَامٌ بِشْتِيَاقٍ بِالْاَكْلَامِ مَطَالُوعٍ نَجَامِند  
 اَوَالِ شَكْسْتِه بِالِ مَوْجِبِ سِيَّاسِ بِي قِيَاسِ اَلْهِى هَسْتِ نَعَالِ وَ الْمُسْتَوْلُ مِنْ جَنَابِ  
 قَدْ سِيهِ اسْتِقَامَتُكُمْ وَ كَسَامَتُكُمْ شَيْخِ عَبْدِ الْلطِيفِ اَعْذِرُهُ مَقُولُ نَمُوذِ اَزْ كَمَالَاتِ  
 طَرِيقِهِ مِنَ الْفَنَاءِ وَالْبَقَاءِ وَالصُّغْرَى وَالْكِبْرَى اِنْشَاءُ الشَّاءِ اَللَّهُ مَخْصُ شَدَّةِ وَ فَرْزَنْدِ  
 اَغْزَى عَبْدِ الرَّشِيدِ دَر قَطْعِ مَنَازِلِ خَاصَّةِ غَرَّةِ اَحْمَدِ بِهَر كَرَمِ هَسْتِ اَمِيدِ هَسْتِ كِه عَمَقَرِيبِ اَوْ هَمِ  
 بِحُزْمَتِ شَمَائِرِ سِدِّ وَا جَوْبِهِ بَعْضِ سَوَالَاتِ اَنْ بَرَادِرْ كَرَامِ بِيَارِدِ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ  
 الْاَنَامِ وَ اَلِ الْكَرَامِ اَزِين جَانِبِ لَوْزِ دِيكِي شَيْخِ دَلِ اَللَّهُ دَعَوَاتِ بَرَسِدِ وَ جَمِيعِ اَرِيَابِ  
 اِتْحَادِ اَمَانِ اَللَّهُ۔ اَلْتَحْرِيرُ ۲۶ مَحْرَمِ۔

مکتوب صد و ششم۔ بہ جلالت نشان بین پرور شاہ فرخ میر صد و ریافت۔  
 هُوَ اَحَدُ رَا لِمِنَةِ لِلَّهِ الْكَرِيمِ۔ اَمَّا يَعُدُّ خَا كَسَارِ بِي مَقْدَارِ مَعْرُوضِ مِی دَارِدِ كِه اَنَجِ  
 لَازِمُهُ خَيْرَانْدِشِی هَسْتِ بِسَبِّحِ وَ اَلَامِی رَسَانْدِ اَكْرِ بِهَر تَبَّهٖ قَبُولِ بَرَسِدِ زِهْ شَرَفِ۔ دَر مَلا زَمَتِ  
 ثَانِيهِ مَرَا قِبَهُ كِه مَوْجِبِ نَوْرَانِيَّتِ بَاطِنِ وَ شَرْحِ صِدْرِ وَ طُولِ بَقَايِ عَالِي قَدَرِ دَا نَسْتِه اِلْفَا نَمُوذِ  
 بُوْدِ۔ فَرموده بُوْدَنْدِ كِه اَيْنِ رَا ضَبْطِ بِهْ سَوَّ حَقِيقَتِ اَظْهَارِ خَوَا هَمِ كَرْدِ۔ مَسْكِينِ بِي تَكْمِينِ اَزَانِ بَارِ  
 نَتَقَرِ نَوِيدِ پُر اَمِيدِ هَسْتِ۔ اَكْرِ بِهْ جَهَنُورِ خَاصِ نَوَابِ اَنْ رَا نَجْطِ خَاصِ رَقْمِ فَرَا مِیَنْدِ دَوْرَا اَز اَيْنِ كَرَمِ  
 وَ سَنَتِ اَسْلَافِ كَرَامِ نَبَا شَدِ۔ دَر مَرَاتِبِ دَعَا كُوْنِی مَضَاعِفِ كَرْدِ دَا قَتَابِ سُلْطَنَتِ هَمَوَارِهِ  
 تَا يَانِ بَادِ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْعِبَادِ۔

مکتوب صد و هفتم۔ در بیان فضیلت صدقه بہ احقر مقرر نوشته اند۔  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْلَحْنَا

اَمَّا بَعْدُ رَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيلُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَامَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَجَبَّ الْمَلَأَ بَكَّةُ مِنْ شِدَّةٍ ۖ الْجِبَالُ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ الْحَدِيدُ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْحَدِيدِ قَالَ نَعَمْ النَّارُ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ الْمَاءُ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ قَالَ نَعَمْ الرِّيحُ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيحِ قَالَ نَعَمْ رَأْسُ آدَمَ تَصَدَّقَ صَدَقَاتِهِمْ بِمِثْلِهَا مِنْ شِمَالِهِ. یعنی این عمل نبی آدم اشد است از باد که برایشان مذکور غالب است. این جا چند وجه و جبهه بخاطری رسد یکی از آنها آنکه زیانی به بنم اشد است صدقه سران را بنشانند. چنانچه منطوق اخبار معتبره است پس لاجرم اشد باشد. دیگر آنکه یاد یا همه پنهانی آثار قویّه از وی ظاهری شود مردم آن را غیایا مشاهده می نمایند و آثار صدقه سر فی الحال از نظر مردم اغلب پوشیده است پس در حقیقت از ریح اشد باشد لِأَنَّهُ لَيْسَ فِيهِ هَذَا أَفْصَاءَ مَعْلُومًا دگر آن که باد هر چند قوی است اما شیاطین الس و جن در وی می آویزند و صدقه سر قلعه محکم می گردد که جنود ابلیس در آن نمی توانند دخل کرد و صاحب آن را از باد نمی توانند انداخت گما نطقت به الا قائل فیکون اشد دیگر آنکه آدمی بر بخل و قبض و تنگ دستی مجبول شده است. بخلاف الریح فانها مخلوقة علی الکرم والبسط و کاسی که به غلات حیل ظهور آید لکن است که از همه اشد خواهد بود. دیگر آنکه آدمی در صدقه سر نایب پروردگار خود و متعلق به اخلاق او می گردد و هو



اقویٰ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔ دیگر آن کہ صدقہ بر غضب جبار را تعالیٰ فردی نشاند فای شئی  
 اَشَدُّ وَالْکِبَرُ مِنْ ذَٰلِكَ قَالَ عَلِیُّ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَدَقَةَ السَّوْءِ تُطْفِئُ غَضَبَ  
 الرَّبِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاِنْ قِيلَ صِفَةُ الْمَخْلُوقِ کَیْفَ یَغْلِبُ عَلٰی صِفَةِ الْخَالِقِ  
 قُلْتُ لَمَّا كَانَ هَذِهِ الصِّفَةُ مُظْهِرُ الصِّفَةِ الْخَالِقِ فِی الْحَقِیْقَةِ غَلِبَتْ مَلَکُ  
 الصِّفَةِ عَلٰی هَذِهِ الصِّفَةِ وَهُوَ الْعَفْوُ عَلٰی الْغَضَبِ وَصِفَةُ الْمَخْلُوقِ لِنِسْبَةِ  
 الْأَمْرِ کَرَّةً وَمُظْهِرُهُ لِمُظْهِرِ الصِّفَةِ الْخَالِقِ وَلَا یُحْدِثُ دُرْفًا ذَٰلِكَ وَخَبَرُ اَنَّ رَحْمَتُ  
 سَبَقَتْ عَلٰی غَضَبِیُّ یُنَادِیُّ یَا عَلِیُّ جَلُوتٌ عَلٰی ذَٰلِكَ۔ وجه دیگر به زیان اہل طریقہ شنو  
 آری مرکب از عناصر اربعہ است کہ اصول آنها در عالم تاسوت مبسوط است و ہر عنصر کثافت  
 و خبث است متصف است این ہمہ بہ تشفیہ و تزکیہ مظهر نمودن و منقاد احکام الہیہ ساختن و  
 از مقتضای طبائع اصلہ بر آوردن و مرآت الوار قدسیہ گردانیدن اشد واقوے  
 باشد و لیس صدقہ السَّوْءِ الْأَعْبَارُ عَنْ الْإِصَالِ الْخَيْرِ خَفِیَّةً وَاعْنِیْ خَيْرُ  
 فَوْقِ التَّصْفِیَّةِ وَالتَّزْکِیَّةِ الْمُتَمَرِّقَةِ الْمُعْرِفَةِ الرَّبِّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَ  
 کَوْنُهُ سِرًّا بَدِیْهِیْ ثُمَّ لِنَفْسِهِ أَحَقُّ مِنْ غَیْرِهَا لِإِصَالِ الْخَيْرِ قَطْعًا۔ وجه  
 دیگر به لسان ارباب حقیقت و کمال اصحاب معرفت استماع کن انسان کامل چو بر نفس  
 فرعون منش خود کہ از بس شرارت ذاتی و خبیث جلی سراز اطاعت الہی و پا از دائرہ بندگی  
 بر آورده و بہ ندای اَنَارِ یُکْمِ الْأَعْلٰی دہان کشادہ تہ نماید و بہ ستگیری عنایت ربانی  
 ظفر بر او یابد و عین و اثر او بر باد دہد و جمیع مایہی بیا سواہ را فراموشش گرداند ہر آئینہ  
 دے را شایان مرتبہ خلافت و نرا دار بہ حمل امانت کہ سموات و اراضی آن را نتوانستند  
 برداشت سازد۔ درین ولا صدقہ از دے بہ ظہور آمد و ایصال خیر بہ پانی این ہنگام

متحقق خواهد گردید ازین جاتاویل کریمه اناعمر ضنا الامانة على السموات والارض  
والجبال فابین ان تحملنها واسفن منها وحملها الانسان والله كان  
ظلو ما جهود لاها نیز معلوم گردید زیرا که ظلم عبارت از قهر او بر نفس است و جمل او کنایه  
از نسیان او است از ما سوا وهو فی الحقیقة مدح یسببه الذم

آسمان یا امانت نتوانست کشید قرعه فال بنام من دیوانه زدند  
فانهم فان كلاما مؤزوا اشارات قبل كنوز و بشارات معلوم شریف  
یاد که فرزند سی عبدالرشید بکرم الله بکمالات خاصه خاندان مجدد الف ثانی رضی الله  
عنه مشرف شده و در حضور این مجبور به وضع مری گزاری نیده بجای خادم خادم بود و بجای  
مصاحب مصاحب. بالجملة فقرار او نشود داشته باید که شما هم از فی رضا مند باشند  
بالقرض اگر چیده مقهر شما شده باشد معات فرموده مشمول عنایت نمایند دیگر این  
مسکین از دعوات ظهرا غیب آن برادر گرامی و سایر متعلقان ایشان ستماء بر خوردار محمد ولی  
الله قافل نیست و امید دارد علی ایشان دیار و خوش است جمیع یاران طریق ستماء  
انوی محمد یوسف و محمد عاتی و محمد عظم سلام قیر انجام خوانند. ثم السلام علی سید  
الاکرام و الیکرام ما دامت الکعبة و الحطیم و المقام.

مکتوب صد و بیستم در بیان حصول مطالب به خواجه محمد عظم صدر یافت.  
أخذ الله المحاميد كلها. أما بعد مکتوب مرغوب سلامت و سعادت آیین  
شیخ محمد عظم رسیده خورسند ساخت ع اے وقت تو خوش که وقت ما خوش کردی.  
ازین مسکین استمداد حصول مطالب کونین نموده اند تو جهات متعدده و امداد های متنوعه  
نموده آمد انشاء الله العزیز آثار آن ظهور خواهد فرمود الله تعالی قریب عجیب و السلام

عَلَى اسْعِدِ الْاَنَامَ وَالِیْهِ الْکِرَامَ۔ اگر این پنج کلمه مبارک بعد هر نماز پنجگانه فریضه او یا  
 و حضوراً هفتاد بار در دین نمایند انشاء اللہ مطالب کونین ارزانی شود در آخر ده بار صلوة  
 بر آن سرور الیت بخوانند این است کلمه یا یا الله یا رَحْمَتُ یا رَحْمَتُ یا قَوِیُّ یا قَادِرُ  
 مکتوب صد و نهم۔ در بیان بعضی نصائح و اشغال ممولات به حاجی عبداللطیف صدیقی  
 اَحَدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اما بعد معلوم عادت  
 و توفیق آثار شیخ عبداللطیف باد که چون اخذ طریقہ علیہ حمدیہ نموده دہرہ از موارف ...  
 ..... و خصائص حضرات قَدْ سَلَتْ اَسْوَادُهُمْ از فنا و بقا و قربیت و معیت بلکه از مقام  
 اقریبیت که از ثمرات ولایت اصلی است انشاء اللہ انفریز حظه برگرفتند پس باید که اوقات  
 معمور بہ ذکر و فکر دارند و ہما مکن عمل بہ سنت و غرمت نمایند و لہو و لغو را تا توانند رازہ  
 نہ دہند کہ بہ کرم اللہ طریقہ احمدیہ متضمن این امور اند چون رعایت آداب این طریق ہنق  
 خواهند نمود و استقامت بر اطوار و اسرار این بزرگان خواهند در زید از خلل و ذلل  
 یقینی مامون خواهید ماند و ترقی بعد ترقی ارزانی خواهد شد بیشتر اوقات را بہ تکرار نفی و اثبات  
 معمور دارند و بہ مراقبہ قربیت نیز اشتغال دارند و بہ نماز غمی و او این و تہجد مقید باشند  
 و حتی المقدور نماز پنجگانه را بہ جماعت و حضور حسین ادا نمایند و کم گوئی و کم خوری و کم  
 خوابی را عادت گیرند و اگر طالب صادق رجوع نماید سفارت در طریقہ علیہ نقشبندیہ  
 و سلسلہ سنّیہ قادریہ داخل نمایند و توبہ و استغفار فرمودہ بر استقامت دلالت نمایند  
 و از کار معمودہ تلقین سازند و بہ ترتیب معلوم ارشاد بخشند و در وقت تلقین نسبت را  
 تصحیح نمایند و بہ ارجح کرام رجوع کنند و مدد خواهند۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی اسْعِدِ الْاَنَامَ  
 وَالِیْهِ الْکِرَامَ۔ کُتِبَہُ الْفَقِیْرُ اِلٰی اللّٰهِ الصَّمَدِ عَبْدُ الْاَحَدُ ابْنُ خَازِنِ الرَّحْمَہِ

الشَّيْخُ مُحَمَّدٌ سَعِيدٌ قَدْ مَسَّ سِرُّهُ الْمَجِيدُ.

کتوب صد و دہم۔ در بیان اجازت خواندن پنج کلمات مبارک بہ شیخ محمد ولی اللہ مدنی۔  
 اَحَدُ الْمِلَّةِ لِلَّهِ الصَّمَدِ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ بر خوردار سعادت آمین یعنی شیخ محمد ولی اللہ بہ  
 ترقیات درجات این نشاء و آن نشاء ممتاز باشند۔ الحمد للہ کہ یہ غیب اہل اللہ کہ مقرر الکمال  
 والاقبال بہت لبریزید و ہموارہ امداد و استعانت از فقرائے باب اللہ الکریم می جوید۔  
 احقر در اوقات مروجۃ الاعجاب بہ بدعوات لہر الغیب آن فرزند ارجمند اشتغال دارد و کان  
 اللہ معکم اینما کنتم امیدست کہ آثار آن یو یافیم و ما لہور فرماید اِنَّہُ تَعَالٰی اَقْرَبُ  
 بِجُحُبٍ بر خوردارم این پنج کلمہ مبارک بہ حصول مطالب کونین آزمودہ شدہ ہر روز  
 بلکہ بعد ہر نماز فرضیہ آن را در دہنمایند آثار نیک خواہا بہت شد النشاء اللہ سبحانہ و ہر کرا  
 خواہید آن را تعلیم نمائید و السَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْاَنَامِ این بہت آن کلمات مبارک  
 يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا قَوِيُّ يَا قَادِرُ ہفتاد مرتبہ بعد الصلوٰۃ الخمس بخوانید  
 و ختم بدہ بار در دہر پیغمبر خدا صلوٰات اللہ علیہ و السلام و الخیرۃ نمایند۔

کتوب صد و یازدہم۔ در ارشاد نامہ فرزندم عبدالرشید صد و ریافت۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰی  
 اَمَّا بَعْدُ۔ لَمَّا صَحِبْنَا الْاَخَ الصَّاحِبَ الشَّيْخَ عَبْدَ الرَّشِيْدِ مِثْلَ وَالِدِہِ الْمَاجِدِ  
 الشَّيْخِ مُحَمَّدِ الْمُرَادِ الْكَشْمِيْرِيِّ صَاحِبِ الْكَمَالَاتِ الْعَلِيَّةِ عَامًا وَ نَالَ حَظًّا  
 وَ اَفْرَاقًا مِنَ الْمَعَارِفِ الْاَحْمَدِيَّةِ وَ الْحَقَائِقِ الْحَمْدِيَّةِ وَ قَطَعَ مَنَازِلَ الْوَلَايَاتِ  
 الثَّلَاثَةِ وَ كَالَاتِ النَّبُوَّةِ بِطَرِيقِ الْوَرَاثَةِ عَلٰی اَرْبَابِہَا الصَّلَوٰةُ وَ السَّلَامُ  
 وَ اَيْضًا وَ صَلَ اِلٰی الْحَقَائِقِ الثَّلَاثَةِ اِنْشَاءً اللّٰهُ سُبْحَانَهُ اَجْرًا وَ تَعْلِيْمًا طَرِيقًا

الْعَلِيَّةِ الْمُتَشَبِّدِيَّةِ وَرَأْسَادُهُ فِي السَّلْسِلَةِ السَّنِيَّةِ الْقَادِرِيَّةِ قَدِّمُ  
 اللَّهُ اسْتَوَارَ أَرْبَابُهَا لِلطَّالِبِينَ وَالشَّالِكِينَ وَذَلِكَ بِشَرْطِ الْإِسْتِقَامَةِ  
 عَلَى الشَّرِيعَةِ الْمُطَهَّرَةِ وَالطَّرِيقَةِ الْمُنَوَّرَةِ اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا لَهُ وَثِقَةً عَلَيْهِمَا  
 آمِينَ. وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَالْحَيَّةُ عَلَى خَيْرِ الْبَرِيَّةِ وَالزُّكِّيَّةِ وَالسَّلَام.  
 مکتوب صدود وازدہم۔ در بیان دعوات و ذکر بعضی از اسما و فرزند عبد الرشید  
 بہ حق مؤلف صدور یافت۔

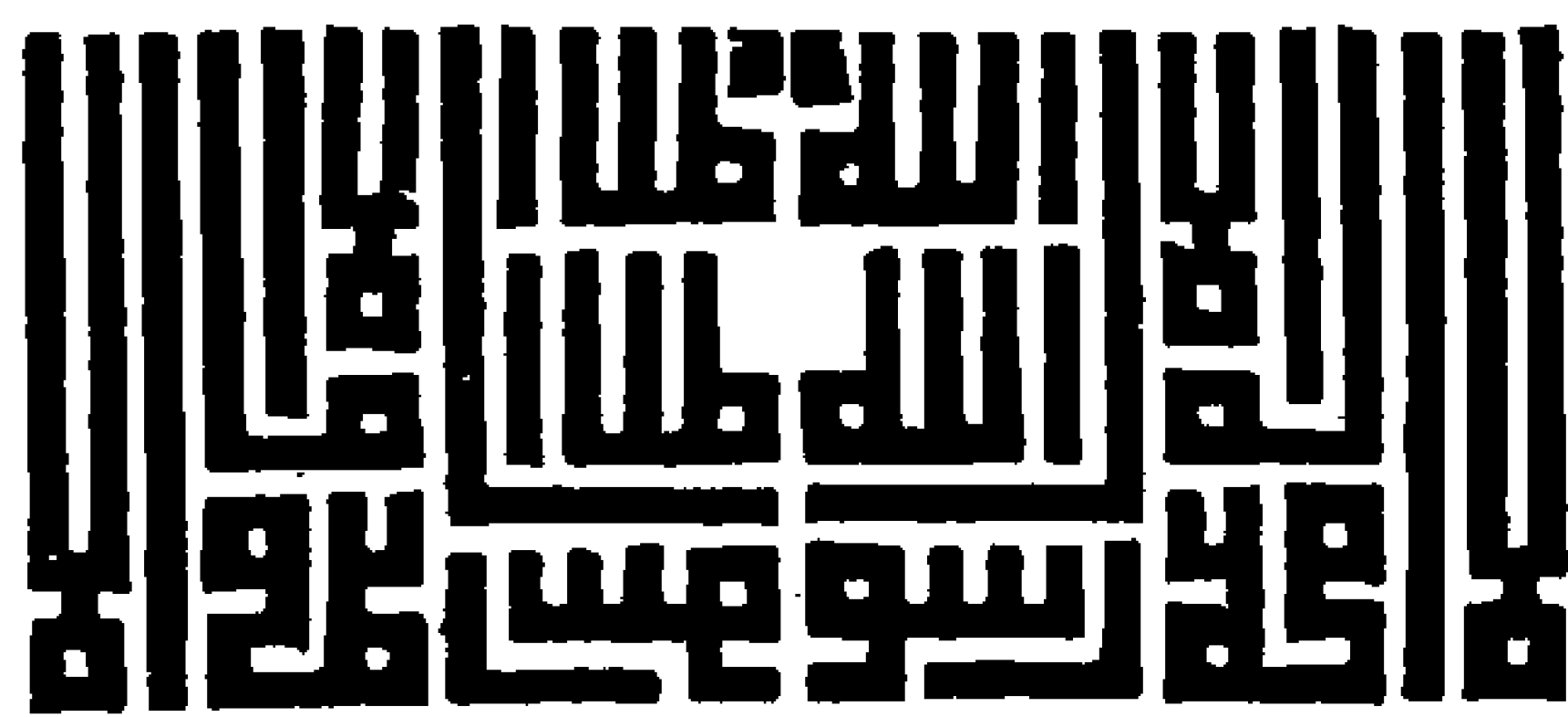
الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا أَلْعَمَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّهِ الْأَكْرَمِ۔ اَمَّا بَعْدُ  
 سلام خیر انجام مسکین بے تمکین برادر بجا۔ برابر معنی شیخ محمد مراد ارادۃ اللہ الکمال  
 فوق الکمال موصول باد مکاتیب گرامی رسیدہ ابہتاج مالا کلام رسانیدہ۔ احقر از  
 دعوات ظہر الغیب آن حقیقت سرشت غافل نیست۔ امید کہ الشان نیز برہیں نمط باشند  
 و در اوقات خاص امدادی نمودہ ہوں۔ ہر گاہ اقرب الخلق الی اللہ اعانت از دیگران  
 جوید از دیگران چہ عجب ہ

در ہر مرد و زن می زد ہمیں  
 ہمی گفت در دعا ہا یادم آور  
 تماشا کن تو این اسرار باری  
 کہ شیران خواستند از موریاری  
 احقر در خلال نماز بود بر کلمہ اِقَالَکَ لَسْتَعِیْنِ چون عبور واقع شد چنان از عالم غیب  
 مفہوم گشت کہ اگر نہ این کلمہ استغاثہ ظہور نمودی عالم ہلاک گردیدے۔ معنی حق عبادت  
 از ہیچ کیے کائنا مَن کان اصلا بجا نمی آید الا بہ اعانت الہی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ دیگر چون  
 احقر فکر معیشت ظاہری اخوی میان عبد الرشید درین دلابہ خاطر آورده اسمیت  
 چند روز بودن او در دربار حسن می نماید حق سبحانہ چنان کند کہ زود این معنی ظہور

من بعد یہ خدمتِ ایشان می رسد انشاء اللہ و در مرضی ہائے اہل حقوق لبسری بُرد  
فخیر حصولِ این دولت یعنی رضا مندی ایشان دلالت کرده بہت و آن برخوردار  
بہ حسن عقیدت قبول نموده بجائے تردّد نسبت انشاء اللہ سجدانہ آخونہ نتیجہ شہادت  
ازوے جزئیکی توقع نیست۔ ع

شاخ گل ہر جا کہ می روید گل بہت  
نَمَّ السَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْآلَامِ وَالْأَكْرَامِ وَصَحْبِهِ الْعِظَامِ ۳ ذی القعد  
تحریر گشت ۱۲۶۴ھ۔ اہل و متعلقانِ ایشان در حفظِ الہی باشند۔ از والدہ معنوی  
و اخوان دعوات و تحیات خیر انجام مطالعہ نمایند۔ انوی شیخ محمد یوسف دعوات مشتاقانہ  
خوانند۔

أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ وَإِنَّمَا كُنْتُمْ  
وَاللَّامُ عَلَى سَيِّدِ الْآلَامِ وَالْأَكْرَامِ وَصَحْبِهِ الْعِظَامِ ۳ ذی القعد



کوفی بنائی متوسط

دار افتادہ محمد رسول اللہ  
بطور شاخس و دات  
و چپ



## تمت مکتوبات

مکتوب صد و سیزدهم - در بیان حکایت مخالفان طریقه عالیہ از حضرت محمد فرخ شاہ برادر کلان قطبی و مرشدی مدظلہما بہ احقر مؤلف صدور یافت۔  
 نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ حضرت سبحانہ آن برادر ذوالفضل والکمال را از بلیات دو جہانی عافیت ارزانی داشتہ بہ حصول مرادات دارین مشرف گرداناد بچند وعونہ مجاری امور مشکور بہت وَالْمُسْتَوَّلُ مِنْہُ سُجَّانُہٗ اسْتَقَامَ لَکُمْ عَلٰی جَادَہٗ مِلَّةِ الْبَیضَاءِ صحیفہ شریفہ رسید سرت افرو۔ امید کہ این دور از کار را در اوقات مرحۃ بہ دعای سلامت خاتمہ استقامت یاد نمودہ باشند۔ چہ نویسید کہ چندے از اوباشان در دایر جہان مدار جمع شدہ بر مکتوبات حضرت الشیخان ہنگامہ برپا نمودہ اند و بسیارے از سادہ لوحان را منحرف ساختند حتی کہ خلیفہ وقت مدظلہ العالی نیز بہ لون آنها متلون گشتہ گونہ انحرافے بہم رساندہ بود۔ اما یک خدیے است کہ فتنہ چندان شرر بار نیست حق تعالی ما را و سائر ملتہا را این طریق را از شر ان دواہی مامون ہما دارد۔ در جواب آنها چند کلمہ خام ناتمام بہ تحریر آمدہ بہت محمد سعید کشمیری این جا بہت شاید کہ وے نقل برداشتہ آنجا بہم رساند۔ اگر مسلمانان

بہ نظر انصاف مطالعہ نمایندہ محتمل کہ تشفی بہ اقصیٰ حاصل شود وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ اَعْلَمُ  
بِحَقَائِقِ الْأُمُورِ كُلِّهَا۔ در خدمت شریف فقاہت دستگاہی حضرت اخوند  
سلام خیر انجام رسانند۔ از استماع قصہ ہائے احوال مرحومی برادر خورد شہاچیان  
دلہائے دوستان کیاب شدہ حضرت اخوند دانا اندہ حاجت کہ چیزے از قسم  
تسلیم و رضا بہ خدمت ایشان نگاشته آید حق تعالیٰ در بدل این مصیبت اجر ہائے  
خوبی در ہر دو جہان از زانی دارد۔

مکتوب صد و چہار دہم۔ در بیان احوال سفر حج قطبی و مرشدی از علامہ عصر  
حضرت محمد فرخ شاہ مدظلہما بہ محرر مکتوب صد و ریافت۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْہٗ وَنُسَلِّمُ۔ صحیفہ شریفہ غرور و دانداختہ مسرت افروز حق تعالیٰ  
در ہمہ وقت و در ہمہ حال ناصر و معین آن گرامی برادر ذوالفضل و الکمال بادیہ و شہر و شہر  
شما و سایر اغرہ این جہاں در موسمی رحلت گزین سفر مبارک شدہ بودند۔ اگر یاد موفقت  
می گرد تا حال حج کردہ یہ سر ہند رسیدہ کہ نہ می شدند۔ لیکن جہاز ایشان در تباہی  
شد یک چندے بہ بنادر گردید آخر با تخیر و العافیہ بہ بندر محمہ رسید از انجام مکاتیب  
اغرہ یہ فقیر رسید کہ ما بہ سلامت در اینجا رسیدیم قصد نہضت بجانب مکہ معظمہ داریم  
امید داریم کہ از برکات و ثمرات این حج متمتع گشتہ در تحویل اسد یا سنبلہ مراجعت  
بہ این صوب نمایند۔ حق سبحانہ! آہنہا را بہرہ مند و سلامت بیاراد بخیر مَہِ النَّبِیِّ  
وَالِیہِ الْاَلْفَجَادِ زیادہ چہ نوشتہ آید۔ این فقیر ساقط الاعضا و القوی گشتہ مثل  
دہم ماندہ بہ دعائے خیر خویش یاد فرمایند۔ ایام بکام باد۔

وَالسَّلَامُ

مکتوب صد و پانزدہم۔ در بیان بشارات کشفی حضرت مخدوم زادہ کلان میان ابوحنیفہ مدظلہ کہ در احوال یاران کشمیر بہ تحریر آوردہ اند۔

نقل بشارات نامہ کہ بہ التجاے این احقر از جناب حضرت حقانی و معارف  
آگاہ کمالات دستگاہ ولی اللہ ابن ولی اللہ ابن ولی اللہ ابن  
ولی اللہ اعنی حضرت شیخ ابوحنیفہ سلمہ اللہ تعالیٰ صادر گشت در روز دوشنبہ  
بسیست و ششم ربیع الاول ۱۲۸۵ھ از دستخط مبارک برآمد۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا أَنْعَمَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ الْأَكْرَمِ  
أَمَّا بَعْدُ۔ صاحب مدار شیخ محمد مراد کہ بہ فوق حقیقت صلوة بشارت الیٰ ہذا  
در باب اخوی مذکور چنان بہ خاطر القا شد ہو حَبْلُ الْمَتِينِ وَهُوَ مَخْفُورٌ وَ  
مَنْ انْتَسَبَ بِهِ وَدَرِ آخِرَتِ دَرِ اعْطَاے آبِ حوضِ کوثر مدخل بہ طریق پیر خود  
عنایت شود وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ شیخ محمد یوسف در باب اخوی مذکور رضامندی از  
جناب قدس بسیار ظاہر شد مع مغفرت باوجود از کمال مدار مذکور بہ اخوی بہرہ  
تام ظاہری شود وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ محمد ولی اخوی مذکور منور باطن ظاہری شود مع  
مغفرت و استعداد خوب دارد بر سلوک مقید شوند وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ عبد الغفور  
باب اخوی مذکور قبولیت از جناب قدس ظاہری شود مع مغفرت سلوک مشار الیہ  
قریب کمالات ظاہری شود تا حال ولایات متممات دارند وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ ابو الفتح  
در باب اخوی مذکور از جناب قدس عنایت ظاہری شود از ولایت ہم بہرہ دارند  
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ عبد الرزاق اخوی مذکور از کمالات نبوت بہرہ تام دارند بلکہ فوق پارہ  
ظاہری شود۔ یوم حشر قابل این کلمہ کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنْنَا الْحَرْنَ

ظاہری شود وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ محمد صالح انوی مذکور در امور مطلوبہ سعی موفور دارند رزقہ  
 اللّٰهُ مُمْتَنًّا مَعَ مَغْفِرَةٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ محمد شریف انوی مذکور صاحب فنا و بقا  
 ظاہری شود مع استعداد خوب وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ عبدالرشید بر خورداری کنندہ کار حکم و  
 جذبہ کلی پیدا کرده باید دید معاملہ مشار الیہ تا کی کشد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ سید اسماعیل  
 از یاران رسمی غیر طریقہ تصفیہ باطن خوب دارند کمالات احمدیہ نیز دیگر اند۔ و  
 اللّٰهُ اَعْلَمُ۔ حافظ احمد از یاران رسمی غیر طریقہ بہت انوی مذکور پارہ از ہم جنس خود بلند  
 تربی نظری در آید وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ و در توجہ دوم چنین فرمودند شیخ محمد مراد بکرم اللہ تعالی  
 بامسمی ظاہری شوند یعنی از دائرہ مریدین برآمدہ در دائرہ مرادین داخل شدہ و تمام آن  
 بقعہ از وجود پر فیض آن برادر منور و مفاضل بہ نظری در آید۔ و از ہمہ کمال حضرات  
 موافق استعداد خود لبریزند خصوصاً خلعت وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بالصّواب۔ محمد یوسف  
 از کمالات حضرات متحقق اند هُوَ مَقْبُولٌ عِنْدِي هُوَ مَرْضِيٌّ اِنِّي اَبِى اَبِي  
 وقت نوشتن ملهم شدم وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ محمد ولی بہ استعداد بلند ظاہری شود اگر چند روز  
 مقید شود بہ طریق صفتیت شہاد دائرہ ولایت را قطع نمودہ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ عبدالغفور معاملہ  
 مشار الیہ از ولایت بیشتر گذشتہ نصیب از کمالات بہ نظری در آید و ترقی در سلوک ہم می  
 شود وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ محمد صالح اسم بامسمی بہت منور الباطن در سلوک سعی تمام دارند وَاللّٰهُ  
 اَعْلَمُ۔ محمد شریف ضمن پیر خود ظاہری شود و بر سلوک خود ہم کار می کند وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ عبدالصبور  
 فنا بیشتر ظاہری شود از دیگر کمال ہم خالی نیستند وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ محمد ہاشم منور الباطن تلاش  
 بن غریز خالی نمی گذارد عنقریب حصول بہت۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ شیخ اسماعیل کسی این عزیز دیگر  
 طریقہ ظاہری شود ازین طریقہ ہم بہرہ بہت وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ محمد عظیم محبت فقر بسیار دارد۔

بجائے خواہد رسانید تدریجاً۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ محمد سلام موافق اشتیاق بہرہ از طریقہ  
خواہند گرفت مقید بسیار شوند بہ متمنی خواہند رسید وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ عبدالشکور  
صحبت درویشان بسیار غنیمت شمرند و مقید شدہ استعداد را در کار آرند۔  
مقتدای وقت شوند وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بالصّواب۔ خواجہ سودخوب متمنی دارند رفتہ  
رفتہ سرانجام کار خواہند کرد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ عبداللطیف بزاز سلوک این غریزہ کاری  
کند لیکن بر این از سعی در یخ نہ دارند بسیار ترقی کنند وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بالصّواب۔  
محمد اشرف بر سلوک مقید شوند بسیار ترقی کنند وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ صادق شیخ  
باطن این غریزہ رفتہ رفتہ بر ظاہر غالب شود وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ ملا محسن منور الباطن  
و ترویج طریقہ رفتہ رفتہ ظاہری شود۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بالصّواب۔ غریزہ میر  
بہ طریقہ بسیار مقید شوند نفع کلی خواہند شد۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ عبداللطیف  
مقتدا شود اگر خوب مقید شوند۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ شیخ احمد منور الباطن و صاحب  
کمال ظاہری شود۔ تدریجاً و مروج الطریقہ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ برخوردار کونین  
عبدالرشید ارشد رشید بہت بشارات بہ قراری سلوک راہ حاصل نمودہ پا  
در زوائد گذاشتہ چنانچہ قبولیت و قطع دائرہ رضا بلکہ وصول بہ مرکز غنیمت  
کل چہ از حضرت الشیخ سلمہ ربہ و چہ از حضرات ثلاثہ و چہ از فقیر و چہ از شما و نیا  
شمار خدمت شما مع رجائے اصالت تا کجا قلم رانی نماید۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بالصّواب۔  
مکتوب صد و شانزدہم۔ در بشارات بعضی مقامات مخدوم زادہ حضرت  
شیخ ابو حنیفہ بہ مولف نوشتہ اند۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اما بعد احوال این شکستہ بال

مہجور اصل و معاملہ ہمیں ایزد متعال تا این مدت کہ نہم ربیع الثانی ۱۲۸۵ھ روز  
 سہ شنبہ من محرم مقرون بہت عافیت و ترقیات کونین مع وصول ذات بخت  
 مطلوب و مرغوب بہت۔ امید از دعوات ظہر الغیب بزرگان بہت سے  
 ماخوذ بہ گرد دامن مرے بھی رہے شاید کہ گرد دامن مرد کیماسد  
 آنچہ خیالات روز و شب می گذرد و خودش اہل حقیقت چہ اظہار سازد کہ شرم می آید  
 و احوال خود را بہ آن کمالات مستبعد می شناسد لیکن نظریہ آن نموده سے  
 فیض روح القدس ارباز مدد فرماید دیگران ہم بکنند آنچہ مسیحا می کرد  
 و باز وقتے کہ رحمت بکوش می آید مثل مطر بہت بر گلخن ہم می یارد و مَا ذَا لِكَ  
 عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ۔ نور دیدہ عہد شدید انوی شیخ عبدالرشید سلمہ رب العرش  
 المجید ازین خلعت نارسید سلام خیر انجام بہ شوق تمام مطالعہ فرمایند نور دید صاحب  
 معالی بایا خواجہ محمد مقصود پیش احقر التاس از حسن ظن خود چند گاہ بہت کہ بہت  
 لیکن قنای شیخ را بدرجہ کمال رسانیدہ و از مراعات آداب اسح دقیقہ نگذاشتہ  
 امید کہ امر روز و فردا بہ کمالات خاصہ مجددیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ برسد و بسیار  
 بسیار لیریز شکر شاہست ہمہ اہل طریقہ را سلام رسانند۔ در اثنائے نوشتن کتابت  
 مقام عالی شگرت ظاہر شد۔ شما ہر دورا بیر و لہ آن مقام دید بعد توجہ ہر دو پیر  
 و سپر را داخل نمودہ شد لیکن در وصول ہر دو عموم و خصوص من وجہ ظاہر شد مکن  
 در شما بیشتر یافتہ شد و در بعضی جزئیات وصول بیشتر در سپر شما یافتہ شد بعد از  
 تاہل معلوم نمودہ شد کہ آن مقام خاصہ مجدد بود کہ ایشان و چندست دیگر ممتاز  
 شدند۔ آن مقام مخلصیت بود وَاللّٰهُ اَعْلَمُ از فقیر زادہ محمد زکی و برہان اللہ



و محمد بخونہ سلام خوانند بالخصوص محمد رشید مطالعہ نمایند۔  
مکتوب صد و ہفتدہم۔ در بیان بشارات و بعضی حالات مخدوم زادہ  
حضرت محمد تقی بہ مؤلف نوشتہ بہت۔

أَحَدُ الْأَحْمَدِ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى جَامِعُ كِمَالَاتِ  
احمدی و احمدی حق رسیدہ و حق رسان ارشاد و ہدایت مرتبت برادر دینی اغر  
و اکیم صاحب معنی اسرار اتحاد محبوبی شیخ محمد مراد سلمہ اللہ ازین پیچ کارہ سلام  
مشوق مطالعہ فرمایند۔ مکتوب محبت اسلوب بہ محبوب صلاح آئین میان عبد الشکور  
در حسن ازمنہ رسید دوستان را شاد گردانید۔ ع

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

اکثر اوقات دل حزن منزل نگران این معنی باشد توقع کہ آئندہ برہیں دستور مسرور  
می کردہ باشید ہمیشہ جامع سائر اولاد و خصوص فقیر زادہ ہا محمد اظہر و محمد ظہور اللہ مع  
سائر ہمیشہ ہائے خود دعوات می رسانند اہل خانہ آن ملاذ صغار و کبار در حفظ الہی  
باشید۔ برادران عزیز داغولی محمد و رحل الرشید سلام خوانند۔ رحل الرشید  
حضرت الشیخان را قدس سرہ بہ مرتبہ رضا مند داشتہ کہ بر عکس احسانہائے آن عزیز  
برا حقیر بہت و ہمیشہ شکر گزار و خدمت گزار آن مقبول در گاہم۔ و آنچه بہ این عاصی  
از مقدمہ بشارات قلبی بود بمصدراق۔ رنگریز بہ ریش خود گرفتارست۔ مع ہذا  
الشیان را از مقبولان خاص الہی می دانیم۔ در عین نوشتن مفہوم شد کہ محمد مراد  
مراد احد و احمد بہت وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالرَّشَادِ۔ قبل ازین چند خط مرسل شدہ  
اغلب در راہ غائب شدند معلوم میان رحل الرشید آنکہ عرضی شما از مدت

منظور شده برآمده بود حوالہ میان عبد اللطیف نموده شد خدا آن عزیز را توفیق دہد  
وہر آنچہ مقدور فقیر بود بجا آورد و بشیر سعی مشار الیہ فرماید۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی  
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَاصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔  
مکتوب صد و ہشتر دہم۔ در بیان تشریح واقعہ مخدوم زادہ حضرت محمد تقی  
بہ کمینہ مؤلف نوشتہ است۔

اَحَدٌ۔ حقایق و معارف آگاہ خلاصہ خلفائے احمدی و احدی ازین دریش  
وحدت کیش سلام شوق مطالعہ فرمایند۔ مکتوب محبوب بہ معرفت خواجہ مومن  
کہ در جواب این عاصی نوشتہ بودند رسید مسرور ساخت۔ توقع کہ یہمین دستور  
گاہ گاہے این دور از کار را خوش وقت می کردہ باشند دیگر آنچہ مقدمہ  
بشارت کہ در بارہ ایشان پیرو مرشد فرمودہ ظاہر شد در حق مرادان ہر عالم  
کہ از عالم قدس ظاہر شود عین بجا است۔ ہر چند مثل فقیر یہ آن می ماند کہ زنگر نہ  
بر لیش خود در ماندہ است۔ بہر کیف در عین تحریر این کلمہ ظاہر شد کہ ہُوَ مَنِّیْ وَ لَا ہِنَہُ  
و آن کہ مراد دوست مراد ما است۔ وَالْغَيْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَهُ آنچہ بقدر تمہم  
النشأ اللہ ظاہر خواہد شد بقید علم خواہد آمد۔ ویک بروز مکتوبی بہ احوال خود نیز  
محسوس می گردد وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَةِ الْحَالِ۔ فضائل مرتبت مقبول احد در خلاص  
و حیدر جہل رشید بہ شوق تمام سلام خوانند و فضائل مرتبت منظور نظر اہل اللہ  
در مرتبت رفیع علی محمد ولی مع والدہ و ہمیشہ با و جمیع متعلقان و اہل طریق سلام خوانند  
و از فقیر زادہا محمد اظہر و محمد ظہور اللہ سلام رسانندہ اند خصوص بہ جہل الرشید۔ و دیگر معلوم  
جہل رشید باد کہ در قے شما کہ دستخط شدہ بود قریب یک سال است کہ حوالہ وکیل شما

کردہ ایم الحال ہر تاکید سے کہ یاید یہ دلیل کنند اندکے درکار شائقانے دارد و اسلام  
و انشاء اللہ درکار خواجہ مومن موافق مقدور درینج نہ خواہد داشت .  
مکتوب صد و نوزدهم - در بیان ارشاد نامہ طریقہ حشیتہ و کبرویہ و سہروردیہ  
از ولایت پناہ ارشاد و سنگاہ شاہ علی رضا مظلہ العالی ابن محمد فرخ شاہ بہ سخط  
خاص ایشان نزد احترام العیاد محمد مراد موجود است .

حق حق حق . بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ . اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی  
عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی . اَمَّا بَعْدُ . فَاِنَّ الْاَخَ الصَّاحِبَ الْاَعَزَّ الْاَكْرَمَ  
الْمُهْتَدٰی بِطَرِیْقِ الْاَلْحَبْدِ الْاَقْوَمِ سَالِكُ مَسَالِكِ الطَّرِیْقِ عَارِفُ مَعَارِفِ  
الْحَقِیْقَةِ الْجَامِعُ بَيْنَ الشَّرِیْعَةِ وَالْمَعْرِفَةِ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ الْمُرَادُ الْكَشْمِیْرِ  
دَامَ حُبُّهُ فِی اللّٰهِ وَزَيْدٌ عَرُفَانُهُ بِاللّٰهِ لَمَّا صَحَّ صُحْبَتُهُ ارَادَهُ وَشَوْقًا  
مَعَ اُسُوَّةِ اَهْلِ الْعِرْفَانِ وَقِبْلَةً زُمَرَةً الْوُجُدَانِ قُطْبُ قَلْبِ الْيَهْدَانِ  
وَعَوْتُ سَبِيلِ اَنْدَرَجِ الْتَهَامَةِ فِی الْبِدَايَةِ فَحُبُّ حَضْرَةِ الصِّدِّ  
عَمِّي الْعَظَمٰی الشَّيْخِ عَبْدُ الْاَحَدِ الشَّرْهَنْدِیِّ سَلَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَابْقَاهُ وَبَلَغَ  
بِتَوْجِهَاتِهِ وَعِنَايَاتِهِ مَبْلَغَ الرِّجَالِ وَحَصَلَ مِنْ جَنَابِهِ خِلَافَةُ الْكَمَالِ  
فِی طَرِیْقِ الْعِلِّيَّةِ الْمُنْقَسِبِنْدِيَّةِ وَطَرِیْقِ الْعَالِيَةِ الْقَادِرِيَّةِ فَاجْزَنَالَهُ  
الصَّنَا فِی الطَّرِیْقِ السَّنِّيَّةِ الْيَحْشِيَّةِ الْعِشْقِيَّةِ وَالطَّرِیْقَةِ الْجَلِيلَةِ الْكَبْرِيَّةِ  
وَالطَّرِیْقَةِ الْعَظِيمَةِ السُّهْرَوْرْدِيَّةِ كَمَا اَجَازَ لَنَا سَيِّدُنَا وَمَوْلَانَا وَمَوْلَانَا  
وَقَبْلَتُنَا اِلَى اللّٰهِ قُطْبُ الْاَبْدَالِ وَالْاَدْنَا وَفَرْدُ الْاَفْرَادِ الْمُسْتَغْفِرُ فِی  
نُورِ الْقَدِيمِ حَضْرَتِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِبْرَاهِیْمَ الْمُرَادِ اَبَادِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

وَأَرْضَاهُ وَجَعَلَ جَنَّةَ الْفِرْدَوْسِ مَاوَاهُ قَالُمُسْتَوْدِلٌ مِنَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ  
وَلَعَالَى أَنْ يَرْزُقَهُ تَجَلِّيَاتِ الذَّاتِ وَالصِّفَاتِ وَيَجْعَلَهُ صَاحِبَ الْعِلْمِ  
بِالْمُكَاشَفَاتِ وَيَجْعَلَهُ صَاحِبَ آيَاتِ الْبَيِّنَاتِ وَالْكَرَامَاتِ الْبَاهِرَاتِ  
وَأَنْ يُحِبَّهُ إِلَى الْمَخْلُوقَاتِ بِحُرِّ مَتَرِ سَيِّدِ السَّادَاتِ بِحَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ  
أَفْضَلُ الْبَرِّيَّاتِ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالْكَمَلِ  
الْتِمَّاتِ أَجَارَهُ أَحَقُّ عِبَادِ اللَّهِ مُحَمَّدٌ وَعَلَى رِضَا مِنْ شَيْخِ الْإِسْلَامِ  
شَيْخِ مُحَمَّدٍ فَرَّخِ الشَّوْهَنْدِيِّ عَمِّي عَنْهُمَا - كَتَبَهُ بِخَطِّهِ يَوْمَ السَّبْتِ  
خَامِسُ شَوَّالٍ سَنَةِ ١٢٥٣ هـ فِي بَلَدَةِ الْمُبَارَكَةِ الْكُتْمِيرِ نَحْمَدُ اللَّهَ سُبْحَانَهُ  
وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# تاریخ طبع اللہ ان شریف قطعه بیچ از عید چائے شریف

اے طلبگار گلشن وحدت      محو انتظار گلشن وحدت  
طبع شد این حدیقہ عرفان      رمزد اسرار گلشن وحدت  
مے خلّت در آن ہی ہو شد      عشق دلدار گلشن وحدت  
رشیہ فیض عارف باللہ      گشت اطہار گلشن وحدت  
قطب قیوم آن امام ہدا      بود سالار گلشن وحدت  
منظر علم و فضل و بود و کرم      زبدہ احرار گلشن وحدت

سال طبعش چہین ندا آمد

"جنتی شہوار گلشن وحدت"

۵ ۸ ۳ ۱ ۴

## تعلقات (حضرت وحدت گلشن - ولی گجراتی)

جامع مکتوبات شیخ محمد مراد نے مجموعے آخر میں بطور تتمہ چند اور مکتوبات بھی درج کیے ہیں جو انھیں دوسرے بزرگوں نے بھیجے تھے۔ ان بزرگوں میں حضرت وحدت کے دو فرزند ابو حنیفہ اور شیخ محمد تقی بھی ہیں حضرت وحدت کے چار صاحبزادے تھے :-  
 شیخ ابو حنیفہ، شیخ محمد تقی، شیخ محمد جواد اور نور الحق۔ شیخ محمد جواد کی شادی کا ذکر مکتوب ۱۴ میں آچکا ہے۔ اسی تتمہ میں حضرت وحدت کے بڑے بھائی علامہ فرخ شاہ رحمۃ اللہ علیہ (م ۴۴ شوال ۱۱۱۵ھ) کے بھی دو مکتوبات درج ہیں (اصل مجموعے میں پہلا مکتوب انہی کے نام ہے) اور بالکل آخر میں ان کے صاحبزادے شیخ علی رضا (م ۱۱۴۳ھ) کا ۱۱۰۳ھ کا اجازت نامہ بھی درج ہے جو شیخ محمد مراد کو چشتیہ کبرویہ اور سہروردیہ طریقوں کے لیے اُن سے حاصل ہوا تھا۔ روضۃ القیومیہ (۱/۲۹۵ بعد) میں شیخ علی رضا کے حالات میں لکھا ہے کہ وہ حضرت علامہ فرخ شاہ (ابن حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ) کے صاحبزادے ہونے کے باوجود، علوم سمیاء، کیمیا، ربیاء وغیرہ اور غم و سہل سے بھی تعلق رکھتے تھے اور جنات بھی ان کی تسخیر میں تھے۔ لیکن بعد میں وہ پھر اپنے والد صاحب سے رجوع ہو گئے تھے۔ نیز یہ کہ وہ گجرات چلے گئے تھے اور وہیں ان کے پانچ صاحبزادے بھی قیام پذیر تھے۔ یہی وہ بزرگ ہیں جن سے اردو کے مشہور شاعر ولی گجراتی (م ۱۱۱۵ھ) معیت ہوئے تھے۔ انھوں نے اپنے شیخ کے متعلق کہا ہے :-



بعد شاہ نجف، ولی اللہ پیر کامل علی رضا پایا  
 یعنی اے ولی اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد علی رضا جیسا پیر کامل حاصل  
 ہوا ہے۔ اس شعر سے ظاہر ہے کہ ولی گجراتی نے ان سے نقشبندیہ سلسلے میں بیعت  
 نہیں کی تھی جس کی ابتدا حضرت علیؑ کے بجائے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے ہوئی تھی۔  
 یہ بات بھی قابلِ لحاظ ہے کہ ولی گجراتی نے سلسلہ میں گجرات سے دہلی کا سفر  
 کیا تھا اور وہاں حضرت سعد اللہ گلشن کے مشورے سے اپنی دکنی شاعری کو فارسی  
 کے شعرائے متاخرین کے انداز پر لکھنا شروع کیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ گلشن نے ولی کو  
 بطور نمونہ ایک غزل لکھ کر دی تھی جس کا مطلع یہ ہے :-  
 خوبی اعجازِ حسن یار اگر انشا کروں بے تکلف صنف کاغذِ بیدار کو  
 اسی تقلید کی وجہ سے ولی کو اپنی شاعری پر ناز ہے :-

دکنی زبان میں شعر سب گان کہے ہیں اے ولی لیکن نہیں بولا ہر کئی ایک شعر خوش ترزین نمط  
 ولی نے اپنے فارسی رسالہ نور المعرفت میں خود کو شاہ گلشن کا شاگرد کہا ہے۔ لکھتے ہیں :-  
 ”مصنف این عبارت کہ یہ یمن شاعر داری بزرگان، بخطاب ولی سرفراز است از شاگردان  
 زبدۃ العارفین حضرت شاہ گلشن ممتاز۔۔۔۔۔“ اس عبارت سے یہ بات واضح ہوتی ہے  
 کہ ولی نے کئی بزرگوں کی مدح میں قصیدے لکھے ہوں گے جن میں سے اب دو تین ہی  
 باقی رہ گئے ہیں۔

سلسلہ میں ولی نے دہلی کا سفر کیا تھا۔ بہت ممکن ہے کہ وہیں سے وہ کشمیر بھی

۱۔ ملاحظہ ہو طبقات الشعراء مولفہ قدیت اللہ مراد آبادی۔ بحوالہ کلیات ولی مرتبہ احسن  
 مارہروی صمیمہ ۲: صفحہ ۸۷ ج۔ ۱۔ شاگرد کے معنی مرید کے بھی ہو سکتے ہیں۔

گئے ہوں، جہاں اس مجموعے کے جامع یعنی شیخ محمد مراد رہتے تھے۔ دلی کے اس شعر سے ان کا کشمیر جانا استنباط کیا جاسکتا ہے، گو کہ یقینی نہیں۔

دلی کے دل کو یوں ہوتی ہر راحت تجھ گلی بھیر کہ جیوں ہوتی ہر خاطر منشرح کشمیر کے دیکھے  
اگر واقعی وہ کشمیر بھی گئے تھے تو پھر ان کے ایک ممدوح شیخ محمد مراد کا گجراتی ہونے کے بجائے کشمیری ہونا زیادہ قرین قیاس ہے۔ دلی کا ایک شعر ہے:-

مقصودِ دل ہر اس کا خیال لے دلی مجھے جو مجھ زبان کا ورد محمد مراد ہے  
یعنی اس مجموعے کے جامع محمد مراد سے یہاں مراد ہوگی۔ ۱۷

روضۃ القیومیہ (۱۳۱۳ھ) میں شاہ گلشنؒ کو حضرت وحدتؒ (المعروفؒ) شاہ گل کا خلیفہ کہا گیا ہے اور مولانا غلام علی آزاد بلگرامی نے سروآزاد میں شاہ گلشنؒ کو خواجہ عبدالاحد وحدتؒ (شاہ گل) کا شاگرد کہا ہے۔ تذکرۂ نشتر عشق میں ہے کہ شاہ گلشنؒ نے اپنا تخلص حضرت بیدلؒ کی تجویز پر اختیار کیا تھا اور بیدلؒ بھی نقشبندی مجددی سلسلے سے وابستہ تھے اب شاعری میں یہ سلسلہ یوں ہوا کہ شاہ گلؒ کے شاگرد شاہ گلشنؒ اور شاہ گلشنؒ کے شاگرد عنزیبؒ (اور دلی گجراتی بھی) اور ان کے صاحبزادے خواجہ میر دردؒ اور اثر سب ایک ہی سلسلے اور ایک ہی مشرب سے تعلق رکھتے تھے۔

ہر گل کا پتا چاک ہووے درد سوں میرے  
گلشن کی طرف بھیجوں گراہ سحری کوں (دلی)

۱۷ اسی سرہندی تعلق کی وجہ سے دلی نے اپنے ہم عصر ناصر علی سرہندی کا ذکر کیا ہے:-  
پڑے سن کرا چھل جیوں مصرع برق اگر مصرع لکھوں ناصر علی کوں  
۱۸ ملاحظہ ہو ملفوظات اقبال، مرتبہ محمود نظامی، لاہور، صفحہ ۱۲۲۔



بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## ملفوظات حضرات کرام نقشبندیہ موسیٰ زئی شریف

محبوب احمد بھٹی



حضرات کرام موسیٰ زئی شریف کے حالات زندگی ”جہان امام ربانی مجدد الف ثانی“ کی جلد ششم میں آچکے ہیں۔ یہاں آپ کے ملفوظات پیش ہیں۔ حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ کلام مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مشائخ کے ملفوظات سننا توفیق (زیادتی، شوق) کا موجب، قلب کی رقت کا سبب، ماسوا اللہ سے نفرت دلانے کا باعث اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی ترغیب دلاتے ہیں۔

مشائخ عظام کے ملفوظات کا مطالعہ ظاہری و باطنی ترقی کا موجب ہے البتہ یہ مطالعہ حضور قلب کے ساتھ ہو۔

ملفوظات حضرت خواجہ حاجی دوست محمد قندھاری:

ولادت: ۱۲۱۶ھ، قندھار

وصال: ۱۲۸۳ھ، موسیٰ زئی شریف

فرمایا:

۱..... صد ہزار علم سے ایک ذرہ خالص عمل کا بہتر ہے اور صد ہزار عمل سے ایک ذرہ اخلاص کا بہتر ہے اور صد ہزار اخلاص سے ایک ذرہ عشق کا بہتر ہے اور صد ہزار شوق و عشق سے ایک ذرہ درود کا بہتر ہے۔ پھر آخر میں یہ آیات پڑھیں:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ . حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ .  
۲..... فرمایا، ان ابیات کو روزانہ پڑھا کرو، جو ان اشعار و ابیات کو روزانہ صدق دل سے پڑھا کرے گا تو

بے حد تاثیر ملاحظہ فرمائے گا۔

بے لطف تو من قرار نتوانم کرد  
احسان ترا شمار نتوانم کرد  
گر بر تنم زبان شود ہر موئی  
یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد  
(ترجمہ) آپ کی عنایت کے بغیر مجھے کوئی سکون نہیں۔ آپ کے  
احسان شمار سے بالاتر ہیں۔

اگر میرے جسم کے تمام بالوں کو زبان مل جائے تب بھی ہزاروں میں  
ایک کا بھی شکر ادا نہ کر سکوں۔

۳..... فرمایا حضرت شاہ غلام علی شاہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جو شخص ختم ”یا اللہ یا رحمن یا رحیم یا  
ارحم الراحمین . وصلى الله على خير خلقه محمد . کا وظیفہ کرے گا اس کو دولت ظاہری اور  
باطنی دونوں نصیب ہوں گی۔

۴..... فرمایا ترک دنیا یہ نہیں کہ برہنہ ہو کر لنگوٹی باندھ لے اور لنگوٹی باندھ کر دھونی رچالے بلکہ ترک دنیا یہ  
ہے کہ کپڑے اچھے پہنے اور کھانا اچھا کھائے اور جو کچھ اللہ کریم کی جانب سے بغیر کسب و وصول ہو وہ لوگوں کو  
کھلائے اور جمع نہ کرے اور ساتھ ہی ماسوا اللہ کے ہر چیز سے منہ موڑ لے۔

۵..... فرمایا اس طریقہ عالیہ کا مجاز اور خلیفہ جب تو جہات نہیں دیتا اور حلقہ نہیں کرتا اور طریقہ کے  
اعمال و افعال کو عملاً جاری نہیں کرتا تو وہ خراب ہو جاتا ہے۔ اسی لیے اجازت یافتہ کو لازم ہے کہ اشاعت  
سلسلہ عالیہ میں کوشاں ہو جائے۔

۶..... فرمایا، شیخ الاسلام (حضرت عبداللہ انصاری شیخ ہرات علیہ الرحمۃ) نے فرمایا ہے کہ ایک کرامات فروش  
ہوتا ہے اور ایک کرامات خر (یعنی خریدنے والا) کرامات فروش وہ ہے جو لوگوں پر اپنی کرامات کے ذریعے  
نی پی پیری جتوائے اور منوائے اور کرامات دکھانے پر زور لگائے یہ پیر مغرور ہے۔ کرامات خروہ ہے جو کرامات  
کو لوگوں پر ظاہر کرنے کی خواہش رکھتا ہے یا اس سے کرامتوں کی طلب کی جاتی ہو۔ یہ کتا ہے۔

لہذا کرامات فروش اور کرامات خردونوں فقر سے عاری ہیں۔ کیونکہ فقر کی حقیقت و اصلیت کرامات

نہیں ہے اس پر آپ نے فرمایا کرامات کی طلب رکھنا فرعونی کا دعویٰ کرنے کی خواہش ہے اور کشف کی طلب کرنا خدائی کا دعویٰ کرنے کی خواہش ہے۔ یعنی پہلی حالت لوگوں میں زور اور رعونت سے بزرگی منوانے کے مترادف ہے اور دوسری حالت لوگوں میں اپنے علم اور غیب دانی سے لوگوں کو مرعوب اور مرغوب کرنے کے مترادف ہے۔

..... طریقہ نقشبندیہ عالیہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس طریقہ عالیہ میں فقر و قسموں پر مشتمل ہے۔ پہلا جذبہ ہے جو خاص عطیہ الہی جل شانہ ہے اور یہ اختیاری نہیں ہے۔ دوسرا سلوک ہے اور یہ عمل سے عبارت ہے۔ یہ بھی توفیق الہی جل شانہ سے ہے۔ ہمارے بزرگوں کا یہ معمول ہے کہ طالبان حق کو پہلے پہل اپنی توجہات شدیدہ سے سلوک طے کراتے ہیں۔ جن مریدان کو جذبہ طاری ہو جاتا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص عنایت ہے۔ جو پیر اس جذبہ کو اپنی طرف سے سمجھ تو وہ مشرک ہے اور علماء سوء کے زمرہ میں شمار کیا جائے گا جو شیطان سے بھی برا ہے اور جن مریدان کو عمل اور مجاہدہ سے ترقی اور درجات قرب حاصل ہوتا ہے تو یہ بھی دراصل وہی معاملہ ہے مگر پیر کا سینہ باب رحمت ہے اور پیر کی توجہ قلبی سے مرید کا کام انجام کو پہنچتا ہے۔ اس لیے پیر منشاء حق تعالیٰ اور مقصود سببی کی حیثیت سے نعمت عظیم ہے۔

۸..... فرمایا شیخ کی محبت خدمت، آداب ظاہری اور باطنی کی بجا آوری کامیابی کی راہ ہے۔ ظاہری اور باطنی بے ادبی محرومی اور ناکامی کا ذریعہ ہے۔

۹..... فرمایا انسان عبارت انس سے ہے۔ محبت اور انس جس میں نہیں وہ حیوان ہے۔ چونکہ انسان میں محبت اور انس فطرتاً و دیناً کی گئی ہیں۔ اسی لیے تو اس کو انسان کہتے ہیں بمعنی انس کرنے والا۔

۱۰..... فرمایا، اگر شیخ اول سے جذبات قویہ اور احوال معتبرہ کا اکتساب کر لیا ہے تو دوسرے شیخ پکڑنے کی ضرورت نہیں اگر شیخ سے یہ احوال حاصل نہیں ہوئے تو کوئی مضائقہ نہیں اگر دوسرے شیخ کے پاس جو شیخ اول سے زیادہ توجہات کامل رکھتا ہو اور اس ملکہ کا مالک ہو تو ضرور اس شیخ کے پاس چلا جائے اور اس سے اکتساب فیض کرے کیونکہ غرض تو شیخ پکڑنے سے فیضان کا حصول ہے یہ منکرین بیعت ثانیہ اس مقدس صوفیہ علیہ کے احوال و مقامات اور معارف سے ناواقف ہیں۔

۱۱..... فرمایا طریقت میں کتاب خوانی کی ضرورت نہیں، یہ محض فضل ربی جل شانہ ہے۔ کتاب خوانی سے تو محض بزرگوں کے حالات اور مقامات سے واقفیت حاصل ہو سکتی ہے۔ کیونکہ علم طریقت وہ لطف ربانی ہے



جو کہ سینہ بسینہ اپنے حضرات کرام سے منتقل ہوتا چلا آتا ہے۔

۱۲..... حصول نسبت اور فیض میں اصل بنیاد اپنے شیخ سے رابطہ پر ہے۔ ذکر اذکار اور نوافل وغیرہ اور دیگر عبادات حصول نسبت کے مضبوط ذریعے ہیں اور بس۔

۱۳..... فرمایا، امی (ناخواندہ) شخص طریقہ شریفہ کو خوب حاصل کر لیتا ہے کیونکہ اس کا دماغ علمی اور عقلی دلائل کا حامل نہیں ہوتا جس کی وجہ سے اسے کوئی شک اور شبہ پیدا نہیں ہو سکتا برخلاف ایک عالم کے کہ اس کو خطرے اور وسوسے زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔

۱۴..... فرمایا، معرفت نام ہے حق تعالیٰ کو معبود جاننے کا اور اپنے آپ کو معدوم محض جاننے کا، علماء اس کو دلائل سے جانتے ہیں اور عالم لوگ ایک دوسرے سے سن کر سمجھتے ہیں اور فقراء حق تعالیٰ کو وحدہ لا شریک یقین قلب سے جانتے ہیں اور اپنے آپ کو معدوم محض گردانتے ہیں۔

۱۵..... فرمایا اہل طریقت ماسوا اللہ کے خیال کو آنا گناہ سمجھتے ہیں اور اس کو شرک خفی کہتے ہیں۔

۱۶..... فرمایا انسان کو ہمیشہ غمناک رہنا چاہیے کیونکہ غم ناکی میں جمعیت قلب نصیب ہوتی ہے۔ چنانچہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدام دائم الفکر اور متواصل الحزن رہا کرتے تھے۔

۱۷..... فرمایا کبرائے دین اور روندہ راہ یقین سب طریقوں کے خواہ طریقہ نقشبندیہ ہو یا قادریہ یا چشتیہ ہو خواہ سہروردیہ اور اسی طرح دیگر چار طریقوں کے امام خواہ شطاریہ ہو خواہ مداریہ ہو یا کبرویہ یا قلندریہ ہو سب اس بات پر متفق ہیں اور ساتھ ہی چاروں مذاہب خفی، مالکی، شافعی، حنبلی بھی متفق ہیں کہ اس راہ سلوک میں کشفیات اور تصرفات اور خرق عادات کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ پانی پر چلنا تو مچھلیوں کا کام ہے اور ہوا میں اڑنا پرندوں کا اور غیبی خبریں دینا کاہنوں اور جادو گروں کا اور ایک ہی لمحہ میں مشرق سے مغرب تک پہنچنا شیطان کا کام ہے۔ یہ سب کام کچھ بھی نہیں اور ان کی کچھ بھی حقیقت نہیں۔

حقیقت میں کرامت بزرگان دین کے نزدیک یہ ہے کہ انسان کا ظاہر شریعت اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور متابعت سے آراستہ ہو اور باطن حق تعالیٰ کے حضور میں مستغرق ہو اور دل غیر اللہ کی محبت سے خالی ہو اور اللہ تعالیٰ کے ذکر اور مراقبہ میں اس طرح محو ہو کہ اس کو اپنے اور کل کائنات کے افعال و صفات کلی و جزئی نظر نہ آئیں اصل بات یہ ہے اور باقی سب لغو اور ہیچ ہے۔ اللہ اکبر

۱۸..... محمد جان اخوندزادہ صاحب کو فرمایا: بھائی جان اپنی ساری ہمت اللہ کی طلب و جستجو اور اس کی یاد میں

صرف کریں یہاں تک کہ حق تعالیٰ کی یاد میں ایک لمحہ اور ایک لمحہ بھی غفلت نہ آنے پائے اور ہمیشہ متوجہ بخدا رہیں۔

۱۹..... فرمایا جو شخص آسمانوں اور زمین کی سیر اور پرواز کر جانے کا علم حاصل کرنے اور کشف و کرامات و خوارق عادات کے حصول کے لیے عبادت و ذکر کرتا ہے تو وہ ان چیزوں کی عبادت کرنے والا شمار ہوگا نہ کہ حق تعالیٰ کا پس اس طرح وہ اپنی عمر کو ضائع کر رہا ہے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ علم ناسوت اور اس کی سیر کرنا اور اس میں تصرف کرنا کوئی معتبر نہیں۔

۲۰..... فرمایا سالک کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو عدم محض خیال کرے اور اپنے کمالات کو اس کے اصل سے جانے اور اپنے حسنات کو قابل قبول نہ سمجھے اور اپنے گناہوں کو ایک بڑے پہاڑ کی مانند جانے جو اس کے سر پر کھڑا ہے۔ نیز غیر کی برائیوں میں ہمیشہ نیک تاویل کرے اور روزمرہ کے وقائع کو حق تعالیٰ کے ارادہ سے جانے پس اہل معرفت رحمۃ اللہ علیہم کا یہی طریقہ ہے۔

۲۱..... فرمایا اپنے قیمتی اوقات کو طاعت اور ظاہری و باطنی عبادات سے معمور رکھیں کیونکہ اعمال شرعیہ اور احوال طریقت و حقیقت سے اصلی مقصود پاکی نفس اور صفائی دل ہے۔ جب تک کہ نفس کو پاکی اور دل کو سلامتی حاصل نہ ہو جائے اس وقت تک ایمان حقیقی کا حاصل ہونا محال ہے۔ پس دل کی سلامتی اس وقت حاصل ہو سکتی ہے جب بندہ کے دل میں اللہ کے سوا کسی دوسری چیز کا دخل نہ ہو اگر کسی پر ہزار سال گزر جائیں اور اس مدت میں اس کے دل میں غیر کا خیال نہ گزرا ہو یہاں تک کہ ماسوا اللہ اس سے بالکل فراموش ہو جائیں اور یاد دلانے پر بھی ماسوا اس کو یاد نہ آئیں تو اس مقام کو ہمارے بزرگان طریقت مقام فنا سے تعبیر کرتے ہیں اور یہی راہ سلوک میں پہلا قدم ہے۔ فرمایا طالب حق کو چاہیے کہ وہ اس حد تک کوشش کرے کہ اس کا سانس حضور حق سے خالی نہ جائے اور نہ ہی غیر کا اس کے دل میں کچھ دخل آنے پائے۔

۲۲..... فرمایا حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے خالص بندوں کے لیے کشفیات وغیرہ کے اظہار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ طالب خدا کے لیے اعتقاد کا درست رکھنا احکام شرعیہ کو پورا پورا بجالانا اور ہمیشہ جناب حق جل شانہ کی طرف متوجہ رہنا ضروری ہے۔ دولت عظمیٰ اگر ہے تو یہی ہے باقی سب ہیچ ہے۔

۲۳..... فرمایا اکابرین طریقہ عالیہ نقشبندیہ نے واقعات و کشفیات اور خوارق عادات کو کوئی وقعت نہیں دی

ہے۔ اسی واسطے انھوں نے دوام حضوری ہی کو دولت کبریٰ جانا ہے یہی وجہ ہے کہ ان پر ماسوا اللہ کا نسیان ہمیشہ غالب رہتا ہے۔ حضرت شیخ یحییٰ منیری قدس سرہ فرماتے ہیں کہ:

”دنیا میں بت پرستی بہت ہے اور عارفین کے گروہ کا بت ان کی کرامات ہیں اگر کرامت سے ان کو تسکین قلب ہوتی ہے تو یہ سمجھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت سے محروم ہیں اور اگر کرامات کے اظہار سے پرہیز کریں اور اسے مقصود نہ جانیں تو ذات واحد عز اسمہ تک ان کی رسائی ہو جائے گی“

اگر کوئی اللہ کا ولی، اللہ کے سوا باقی چیزوں سے قطع تعلق کر لے تو وہ حقیقت میں صاحب ولایت ہے، پس ہر وہ سالک جس نے کرامت پر ہی تکیہ کیا ہو اور اس کو اپنے لیے کامیابی کا ذریعہ اور مقصد جانا ہو تو وہ حقیقت میں اپنے اصلی مقصد سے کوسوں دور بھاگا۔ کیونکہ یہ کلیہ قوم کے ہاں مقرر ہے کہ محبت کا تحقق اس صورت میں نہیں ہو سکتا جس میں دوست سے اعراض اور غیر کے ساتھ میل کرنا دونوں جمع ہوں۔

من شفلک عن اللہ فهو صنمک (حدیث شریف)  
جس نے تمہیں اللہ سے غافل کر دیا تو وہی تمہارا خدا ہے۔

ہمارے اس مدعا پر دلیل صریح ہے۔ چونکہ آدمی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔ پس اس کو اپنی اصل کا تابع ہونا چاہیے یعنی خاکسار ہونا چاہیے اور غرور اور خود بینی سے پرہیز کرنا چاہیے نہ ہی اپنے گزشتہ بزرگوں پر فخر کرنا چاہیے بلکہ اسے چاہیے کہ عجز و نیاز اور خاکساری کو اپنا طریقہ بنائے اور اپنے آپ کو ساری دنیا سے کم تر جانے اور ہر وقت خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔

۲۴..... ملا میر واعظ اخوند کو تحریر فرمایا، بھائی آج کل فرقہ وہابیہ پیدا ہو گیا ہے، یہ فرقہ خود کو اہل حدیث کے نام سے پکارتا ہے، خباثت باطن اور فساد عقیدہ سے یہ لوگ ہمارے امام اعظم نعمان ثابت الکوئی جو در حقیقت مفسرین اور محدثین کے امام ہیں، زبان طعن دراز کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ فرقہ وہابیہ اگلے پچھلے مجتہدین کے اجتہاد کا انکار کر کے مذاہب اربعہ کی تقلید کا انکار کرتا ہے حالانکہ اس پر سلف صالحین کا اتفاق ہے اور اس پر اجماع منعقد ہو چکا ہے۔

۲۵..... خان ملا خان صاحب کو تحریر فرمایا، چونکہ علماء اور خاص و عام دینی اور دنیاوی کاموں میں آپ سے

رجوع کرتے ہیں اس لیے آپ کو تحریر کیا جا رہا ہے کہ آپ برائے خدا فرقہ و ہابیہ کی مخالفت میں تبلیغ کی کوشش فرمائیں اور اہل سنت و جماعت کے عقائد کو پھیلائیں ان شاء اللہ سعادت کو نین و برکات دارین آپ کو نصیب ہوں گی۔

۲۶..... فرمایا، طالب حق جل شانہ کو چاہیے کہ وہ علم لدنی کی طلب اور نسبت صوفیہ کرام کے حصول کے لیے پوری کوشش کرے ان کا حاصل کرنا نعمت کبریٰ ہے اور صاحب دل شخص نو شیخ کامل مکمل ڈھونڈنا نہایت ضروری ہے۔ اگر اس قسم کا عزیز اس کو میسر آجائے کہ جس کی صحبت مبارک میں نسبت جذبی حاصل ہوتی ہو اور اس کی صحبت شریف میں آکر لوگ فیض و برکات سے مالا مال ہو کر جا رہے ہوں اور اس کی صحبت مبارک میں بیٹھنے سے نسبت حضور آگاہی ملکہ دل بن جائے تو ایسی شخصیت عظیم کو جان سے بھی زیادہ عزیز اور قیمتی سمجھیں۔

۲۷..... مولوی عبد اللہ صاحب کو تحریر فرمایا، بھائی جان فقیر نے سنا ہے کہ مولوی غیاث الدین مسائل فرقہ و ہابیہ کے معتقد ہیں اور لوگوں کو بھی مسائل بیان کرتے ہیں۔ لہذا لکھا جاتا ہے کہ انھیں سمجھائیں کہ آپ فرقہ و ہابیہ سے پرہیز کریں بلکہ دل ہی سے اعتقاد گروہ اسماعیلیہ (گروہ اسماعیلیہ سے مراد مولوی اسماعیل دہلوی کا گروہ اور ان کے معتقدین ہیں) سے بیزار ہو جائیں اور صحت اعتقاد اور اعمال کے لیے کتب ہائے سلف صالحین اہل سنت و جماعت (اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو مشکور فرمائے) ہمارے لیے کافی ہیں۔ ان کو اپنے زیر مطالعہ رکھیں، فرقہ و ہابیہ اور ان کے رسائل و اعتقاد سے بجان و دل بیزار ہو جائیں۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں اپنے باطن میں پیران عظام رضی اللہ عنہم کا اثر قوی دیکھوں تو آپ کے لیے لازم ہے کہ جملہ اعتقادی اور عملی مسائل میں اور اپنے ظاہر و باطن میں اپنے پیران عظام کی متابعت اختیار کریں۔ ان شاء اللہ آپ حقیقت معرفت پر سرفراز ہوں گے۔

ملفوظات حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی نقشبندی:

ولادت: ۱۲۴۴ھ قصبہ لونی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

وصال: ۱۳۱۴ھ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

ارشاد فرمایا:

۱..... دین و دنیا کے اکثر جھگڑے حب جاہ اور برتری کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔ صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ حب الدنیا رأس کل خطیئۃ (دنیا کی محبت ہر گناہ کی اساس اور بنیاد ہے) چنانچہ اہل سنت اور لامذہبوں کا جھگڑا اولیاء کرام کی امداد کے بارے میں اسی قبیل سے ہے۔ اہل اسلام میں کون ایسا ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کو بالذات نافع اور ضرر رساں جانتا ہے۔ اگر ضار و نافع ہیں تو سبب ہیں اور ان حضرات کی سببیت کا انکار کرنا محض عناد اور اولیاء اللہ کے ساتھ دشمنی ہے۔ عیاذ باللہ سنت اللہ سب کاموں میں جاری ہے کہ مسبب سبب سے ہوتا ہے۔

۲..... مولوی حسین علی واں پھروی نے عرض کی کہ تعلیم و تدریس سے دل میں قساوت (سختی) پیدا ہوتی ہے۔ آپ قبلہ نے ارشاد فرمایا کہ نیت میں فتور ہوتا ہے ورنہ تعلیم تو ہماری نسبت (نقشبندیہ مجددیہ) میں ذریعہ ترقی ہے۔

۳..... فرمایا، ہمارے مرشد و مولانا حضرت قبلہ خواجہ حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے، انسان کو چاہیے کہ یہاں تک ذکر کرے کہ اسے موت بھی اسی ذکر میں آجائے۔

۴..... فرمایا، خوشحالی اور فقر و فاقہ ہر حال میں اللہ اللہ کا ورد کر، وہ آدمی ابن الوقت ہے جو خوشی اور فرصت کی حالت میں تو اللہ کو یاد کرتا ہے اور دیگر اوقات میں نہیں ہر عبادت کے لیے وقت مقرر ہے۔ لیکن ذکر کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں ہر وقت ذکر کا وقت ہے ذکر ہمیشہ کرنا چاہیے۔

۵..... فرمایا، اگر مشکل پیش آئے تو آدمی صدق نیت سے توبہ کرے اور عجز و نیاز کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اپنی مشکل کی خلاصی اور کشائش کے لیے درخواست پیش کرے خدائے پاک اس کی مشکل آسان فرمائے گا۔

۶..... فرمایا، بے شک حبیب خدا (ﷺ) کی اتباع کے بغیر کوئی فیض نصیب نہیں ہوتا لیکن اس زمانے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی بہت مشکل ہو گئی ہے۔ تصوف و طریقت کی تمام کتابوں سے عوام الناس کو دس مقامات جو توبہ، انابت، زہد، قناعت، تقویٰ، صبر، شکر، توکل، تسلیم اور رضا ہیں حاصل کرنے چاہئیں اور حالات کے اسرار، جو اسرار الہی خاصان (درگاہ) کو نصیب ہوتے ہیں۔ (ان کا حصول) اس زمانے میں بہت مشکل ہو گیا ہے۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک ہوگا جس کے ازلی نصیب میں یہ نعمت عظمیٰ لکھی ہوتی ہے۔ انہیں یہ حاصل ہوتے ہیں۔

۷..... فرمایا، فنا کا مطلب یہ ہے کہ آدمی نہ دنیا کی خوشی پر خوش ہوتا ہے اور نہ دنیاوی غم پر غمگین ہوتا ہے۔ وہ تمام اعمال افعال اپنی ذات کو اور تمام ممکنات کو ہیچ سمجھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا سب چیزوں کو نیست و نابود

خیال کرتا ہے۔ سو اس طرح کی فنا کا حاصل ہو جانا ہی معرفت الہی کا کمال ہے۔

۸..... فرمایا، بے چارے انسان نے اپنی حقیقت کو بھلا کر انانیت (غرور) کی پوشاک پہن لی ہے۔ اگر وہ اپنی اصلیت کو یاد رکھتا تو اسے عجز و انکساری کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہوتا اور وہ شکستگی اور نیستی کو اپنا شعار بناتا۔

۹..... فرمایا، مولانا روم اسی چیز سے آگاہ کرتے اور اسی مطلب کو بیان کرتے ہیں:

مولوی گشتی و آگاہ نیستی  
از کجا و ز کجا و کیستی  
از خودی آگاہ نئی اے بے شعور  
برچنیں علمت نباید شد غرور  
یعنی تو مولوی تو بن گیا ہے اور نہیں جانتا کہ تو کہاں اور کس سے ہے  
اور تو کون ہے۔ اے بے عقل تو خودی سے آگاہ نہیں ہے۔ تجھے اپنے  
ایسے علم پر مغرور نہیں ہونا چاہیے۔

۱۰..... فرمایا، اس فتنے کے زمانے اور ابتلاء و غم کے وقت میں نقشبندیہ مجددیہ نسبت کو محفوظ رکھنے کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی تیلوں (تیل بنانے والے) کے گھر میں رہتا ہو اور اپنے کپڑوں کو محفوظ رکھے۔

۱۱..... فرمایا میری مثال ایسی ہے گویا قبرستان کے کنارے پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوں (اور پھر) بعض احباب کو اکثر یہ شعر سناتے:

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان  
گرما نرسیدیم تو شاید برسی  
یعنی ہم نے تجھے گنج مقصود کا پتا بتا دیا ہے، اگر ہم اس تک نہیں پہنچ سکے  
تو شاید تو اس تک پہنچ جائے۔

۱۲..... فرمایا، رابطہ تعلق (مرشد) اس لیے موصل تر (ملانے والا) ہے کہ پیر پر فیض کا نالہ (ندی) جاری ہے، جس وقت بھی مرید رابطہ پکڑتا ہے تو لازمی طور پر وہ نالہ (ندی) فیض سے بہرہ ور ہو جاتا ہے۔

۱۳..... فرمایا، سوال جلی سے سوال خفی بدتر ہے۔ کیونکہ سوال جلی سے نفس ذلیل ہوتا ہے اور سوال خفی میں نفس



بدستور فخر و غرور میں مبتلا رہتا ہے۔ بلکہ الٹا مسئول عنہ (جس سے سوال کیا جائے) پر احسان جتلاتا ہے۔ چنانچہ اس زمانے کے پیر جو بظاہر لوگوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں اصل میں ان کی غرض دوسری ہوتی ہے۔  
۱۴..... فرمایا، خانقاہ ذکر کا مقام ہے نہ کہ مطالعہ کتاب کی جگہ، مطالعہ کتاب گھر کرنا چاہیے البتہ کتاب کا تعلق اس معاملہ ذکر کے ساتھ ہو تو پھر اسے مطالعہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، ذکر بہت زیادہ کرنا چاہیے یہاں تک کہ اس کی عادت پڑ جائے۔

۱۵..... فرمایا، جس شیخ کے دل میں کسی زمیندار یا مالدار کو دیکھ کر یہ خیال پیدا ہو کہ یہ امیر آدمی میرا مرید ہو جائے تو وہ شیخ کافر (یعنی کافر طریقت) ہو جاتا ہے۔

۱۶..... چاہیے کہ زبان کو حلق کے ساتھ چپکا کر دلی توجہ کے ساتھ پہلے قلب پر ذکر کریں اور اپنے پیر کی صورت اپنے روبرو تصور کریں اس کے بعد لطیفہ، روح پھر لطیفہ سر پھر لطیفہ خفی پھر لطیفہ انہی پھر لطیفہ نفس اور پھر لطیفہ قلب پر توجہ کریں۔ تاکہ بال بال ذکر کرنے لگے اسے سلطان الاذکار کہتے ہیں پھر اپنی توجہ دل کی طرف اور دل کی توجہ ذات الہی کی طرف کریں اسے وقوف قلبی کہتے ہیں۔

۱۷..... فرمایا، مصیبت کے وقت شیخ کا رابطہ مفید (ہوتا) ہے۔

۱۸..... پیر میں شک مرید کے لیے بہت بڑی آفت ہے۔ درویش کا سرمایہ جمعیت قلب ہے۔ یعنی کوئی ایسا کام نہ کرو جو پراگندگی خاطر (کا ذریعہ) ہو اور (جس سے) جمعیت و طمانیت کو نقصان و خرابی لاحق ہو۔  
۱۹..... فرمایا، خطرات یعنی وسوسوں کے ہجوم سے دل تنگ نہ ہوں ذکر کے ساتھ شغل رکھیں اور خطرات کے دفعیہ کے لیے استغفار کریں۔ فرمایا، واعمل واستغفر یعنی عمل کرو اور استغفار بھی۔

۲۰..... فرمایا، ہر ایک مرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے باطن کی ترقی کے لیے سچ بولنا، حلال کھانا اور حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال اتباع اور شریعت مطہرہ کی کمال پابندی کرے یہاں تک کہ اٹھتے بیٹھتے طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کا پورا پابند رہے۔

یہ یاد رہے کہ شریعت کے اتباع کے بغیر اگر مختلف قسم کے احوال مشاہدے میں آتے ہوں تو بزرگوں کے نزدیک ان کا کچھ اعتبار نہیں وہ احوال سب کے سب بے سود ہیں۔ سالک کے لیے یہ لازم ہے کہ وہ اپنے قیمتی وقت کو جس کا کوئی بھی بدل نہیں حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں صرف کرے اور دن رات یہی کوشش کرتا رہے۔ اصلی مقصد یہی ہے باقی سب ہیچ فقط اللہ بس۔

۲۱..... فرمایا، پس جملہ منسلکین و مریدین سلسلہ عالیہ کو تین چیزوں کی پابندی کرنا واجب ہے۔

☆..... وقوف قلبی: یعنی توجہ طالب بسوئے قلب اور توجہ قلب بسوئے خدا

☆..... رابطہ شیخ مقتدا: یعنی مداہم یہ سمجھے کہ میرے قلب پر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک سے بطفیل قلوب شریفہ میرے پیران عظام کے فیض کا پرنا لہ جاری و ساری ہے۔

☆..... جملہ طاعات و عبادات اور فرائض و سنن اور مستحبات پر کامل پابندی اور ریاضت و مجاہدہ۔

۲۲..... فرمایا، آفات و بلیات، سحر و جادو کے دفعیہ کی خاطر اول درود شریف ۳ بار سورہ فاتحہ ۷ بار آیت الکرسی ۷ بار اور سات بار چاروں قل پھر اپنی جان اور مریضوں پر دم کریں ان شاء اللہ سحر و جادو کی آفت رفع دفع ہو جائے گی۔

۲۳..... فرمایا، مجھے پیری اور بزرگی کا دعویٰ نہیں ہے میں تو اپنے مرشد کے مزار پر انوار کا جاروب کش اور زائرین کا خدمت گار ہوں۔

۲۴..... فرمایا، حقیقی محبت کرنے والا مرید اپنے شیخ سے دور نہیں ہوتا۔ اپنی محبت کے معیار کے مطابق وہ دور سے ہی اپنے شیخ سے فیض حاصل کرتا رہتا ہے۔

۲۵..... فرمایا، دل سے خطرات و وساوس شیطانی کا دفع کرنا کوئی آسان کام نہیں لیکن اللہ والوں کی توجہ سے یہ سب خطرات دفع ہو جاتے ہیں۔

۲۶..... مولوی حسین علی واں پھروی کو فرمایا، اے مولوی! تم اپنے گھر جاؤ جب تم واپس آؤ گے جو حالات و معاملات تم کو پیش آئیں گے مجھ سے پوچھو ان شاء اللہ تعالیٰ تمام حالات میں ایک ایک کر کے تفصیل کے ساتھ تم کو بتا دوں گا اور ایک بات میں بھی تم غلطی نہیں پاؤ گے۔

۲۷..... مولوی حسین علی اولیاء کرام کے علم غیب جاننے کے متعلق شک و شبہ میں مبتلا تھے۔ اولیاء کرام کے علم غیب جاننے کے متعلق پوچھے گئے سوال کے متعلق مولوی صاحب نے کہا کہ علم غیب خدا تعالیٰ جل شانہ کی خصوصیت ہے، مگر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ ولی کے دل میں (بطریق الہام و کشف) ڈال دیتا ہے تو وہ ولی وہی بات جان لیتا ہے۔

۲۸..... مولوی حسین علی یہ جواب دینے کے بعد متردد رہے کہ آیا اولیاء کرام کو جو علم ہوتا ہے وہ کس طرح کا ہوتا ہے۔ آیا وہ بعض چیزوں کو جانتے ہیں یا اکثر کو مخفی توجہ و خیال کے بعد جانتے ہیں یا ان کو یہ علم کتنا ہوتا

ہے۔ مولوی حسین علی اسی خیال میں کھوئے ہوئے وہاں سے اٹھے اور تسبیح خانہ شریف میں گئے وہاں حضرت قبلہ (خواجہ عثمان دامانی) پٹھانوں کے ساتھ پشتو زبان میں کسی کام کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے۔ مولوی صاحب ان لوگوں کے پیچھے بیٹھ گئے جو نبی مولوی صاحب بیٹھے تو حضرت قبلہ نے مولوی صاحب کی طرف متوجہ ہو کر فارسی زبان میں فرمایا مولوی صاحب!

”اولیاء ہمہ می دانند و لکن مامور با ظہار نیستند“

اولیاء سب کچھ جانتے ہیں لیکن ان کو ظاہر کرنے کا حکم نہیں۔

پس صرف یہ بات کہہ کر پھر حسب سابق پٹھانوں کے ساتھ بات چیت میں مشغول ہو گئے۔

ملفوظات حضرت خواجہ محمد سراج الدین نقشبندی:

ولادت: ۱۲۹۷ھ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

وصال: ۱۳۳۳ھ موسیٰ زئی شریف

۱..... فرمایا، اگر مرید کو اپنے پیر کا کوئی کام خلاف شریعت نظر آئے تو وہ پیر پر ہرگز اعتراض نہ کرے بلکہ اس کام اور کلام کی تاویل کرے اگر اس کا فعل حالت سکر پر مبنی ہو اور وہ کام گناہ کا ہو تو مرید کو چاہیے کہ اس کے فعل، اس کے کام پر عمل نہ کرے مگر اس کی ولایت کا ہرگز انکار نہ کرے۔

۲..... فرمایا جس پیر کا کام ہی بدکاری کرنا ہو اور فسق اور گناہوں میں شرابور ہو وہ ولی ہو ہی نہیں سکتا تو ایسے پیر کا کلام کی تاویل کے قابل بھی نہیں اور نہ وہ پیر پیری کے قابل ہے۔

۳..... رابطہء کامل وہ ہے کہ پیر کو اپنی ذات، اپنی بیوی، اپنے فرزند اور ہر چیز سے زیادہ محبوب جانیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ ”کوئی شخص ہرگز ایمان دار نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اس کے والدین اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں“ اس درجہ سے جو کچھ بھی کم ہو رابطہ ناقص ہے۔

۴..... فرمایا، وساوس اور خطرات کو دور کرنے کے لیے ہمیشہ ذکر قلبی میں مشغول رہیں۔ حضرات کرام کے اس طریقہ پر عمل پیرا ہوں یعنی تمام بدن کو قلب کی طرف متوجہ کریں تاکہ اس میں کوئی خطرہ اور وسوسہ باقی نہ رہے۔ پھر قلب کو ذات واحد قدوس کی طرف متوجہ کریں۔ ان شاء اللہ العزیز اس طرح پر ذکر کرنے سے ہر قسم کے خطرات و وساوس کا دفعیہ ہو جائے گا۔

۵..... فرمایا، انسان کے پاس یہ عمر عزیز ایک عارضی امانت ہے۔ یہ حقیقت میں بے بہا گوہر ہے۔ جس کی

قیمت دنیا و مافیہا سے بالاتر ہے۔ پس اس قیمتی عمر کو ناشائستہ کاموں میں برباد نہ کرنا چاہیے اور نہ ہی اسے حرص و ہوس کے غبار سے آلودہ کرنا چاہیے۔ ہر حال میں اسے پاک و صاف رکھا جائے تاکہ جب مالک حقیقی کے دربار میں حاضر ہو تو تو انعام و اکرام کا مستحق قرار دیا جائے ورنہ تو تباہی و بربادی کا منہ دیکھنا پڑے گا اور حشر کے روز خسارہ، رسوائی اور شرمندگی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

۶..... فرمایا، مقامات کی بشارت بڑے غور و خوض کے بعد دینا چاہیے کیونکہ بعض اوقات ایسا دیکھنے میں آیا ہے کہ بطور انعکاس پیر کے باطن سے مرید کے باطن میں اگلے مقامات کے حالات درخشاں ہونے لگتے ہیں اور مرید اپنے آپ کو ان حالات سے متصف پاتا ہے۔ کیونکہ ہمارا طریقہ انعکاسی ہے۔ غرض کہ جس طرح بھی ہو مقامات کی بشارت دینے میں بڑے تامل سے کام لیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

اس راہ سلوک میں بال سے بھی زیادہ باریک لا تعداد نکلتے ہیں یہ نہیں سمجھ لینا چاہیے کہ ہر کس و نا کس بال منڈا کر قلندر بن جاتا ہے۔

۷..... فرمایا، حضرت خواجہ خواجگان شاہ غلام علی صاحب مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں ”جو مشغول ہے وہ مقبول ہے اور جو غافل ہے وہ مقبول کیسے ہو سکتا ہے آپ نے یہ شعر فرمایا ہے:

ہر آنکہ غافل از حق یک زمانست  
در آندم کافر است اما نہانست  
یعنی جو دم غافل سو دم کافر

پس از سی سال اس معنی محقق شد بخاقانی  
کہ یک دم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی  
(عرصہ تیس سال کی ریاضت سے خاقانی کو اس بات کی تحقیق ہو گئی  
ہے کہ اللہ کی یاد ایک لمحہ سلیمانی بادشاہت سے کہیں بہتر ہے)

۸..... فرمایا، حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے جس کو دنیاوی چیزوں سے زیادہ رغبت نہیں ہوگی اس کو حساب آخرت میں سہولت ہوگی۔

۹..... فرمایا، جو صاحب درد نہیں وہ حیوان سے بھی بدتر ہے۔ اس پر آپ کے ایک خلیفہ حضرت مولانا

عبدالاحد نے عرض کیا حضور یہ اختیاری امر تو نہیں۔ یہ سن کر آپ جوش میں آ گئے اور فرمایا:  
 ”مولانا جیسے دنیا کے حصول کے لیے وسائل اور حیلے تلاش کرتے ہو  
 اسی طرح حصول درد کے لیے بھی وسائل اور ذرائع تلاش کرو۔ اگر  
 کوئی آدمی خلوص نیت سے دیوان حافظ اور مثنوی شریف کا مطالعہ  
 کرے گا اور شیخ کامل کے ساتھ رابطہ بھی رکھے گا تو ان شاء اللہ تعالیٰ  
 ان کے (باطنی و حقیقی) فیوضات و برکات سے ہرگز محروم نہیں رہے  
 گا“

۱۰..... فرمایا، مرید کا اصل مقصد طلب طریقت ہے اور طلب طریقت واجب ہے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی  
 رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد الطالبین میں فرمایا ہے:

”جاننا چاہیے کہ طلب طریقہ اور کمالات باطنیہ کی تحصیل میں کوشش  
 کرنا واجب ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے  
 ”اتقوا اللہ حق تقاہ“ اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ کا پورا پورا تقویٰ  
 اختیار کرو پس یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ کمال تقویٰ حاصل کرنا  
 ضروری ہے اور ولایت کے بغیر تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا۔ تقویٰ کے  
 حصول کا حکم امر سے ہے یعنی ”اتقوا“ اور مطلق امر وجوب کے لیے  
 ہوتا ہے پس تحصیل تقویٰ واجب ٹھہرا اور تقویٰ کا حصول بجز ولایت  
 کے ہو نہیں سکتا اور حصول ولایت اختیار اور وسعت بشری میں نہیں  
 بلکہ یہ امر وہی ہے اور توفیق مالا یطاق غیر واقع ہے۔ جیسا کہ خداوند  
 کریم فرماتا ہے ”لایکلف اللہ نفسا الا وسعها“ اللہ تعالیٰ  
 کسی کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ نیز ”فاتقوا اللہ  
 ما استطعتم“ اللہ پاک سے اپنی طاقت کے مطابق ڈرو۔ پس معلوم  
 ہوا کہ تحصیل ولایت تو واجب نہیں بلکہ طلب ولایت واجب ہے“

☆.....☆.....☆

## کتابیات:

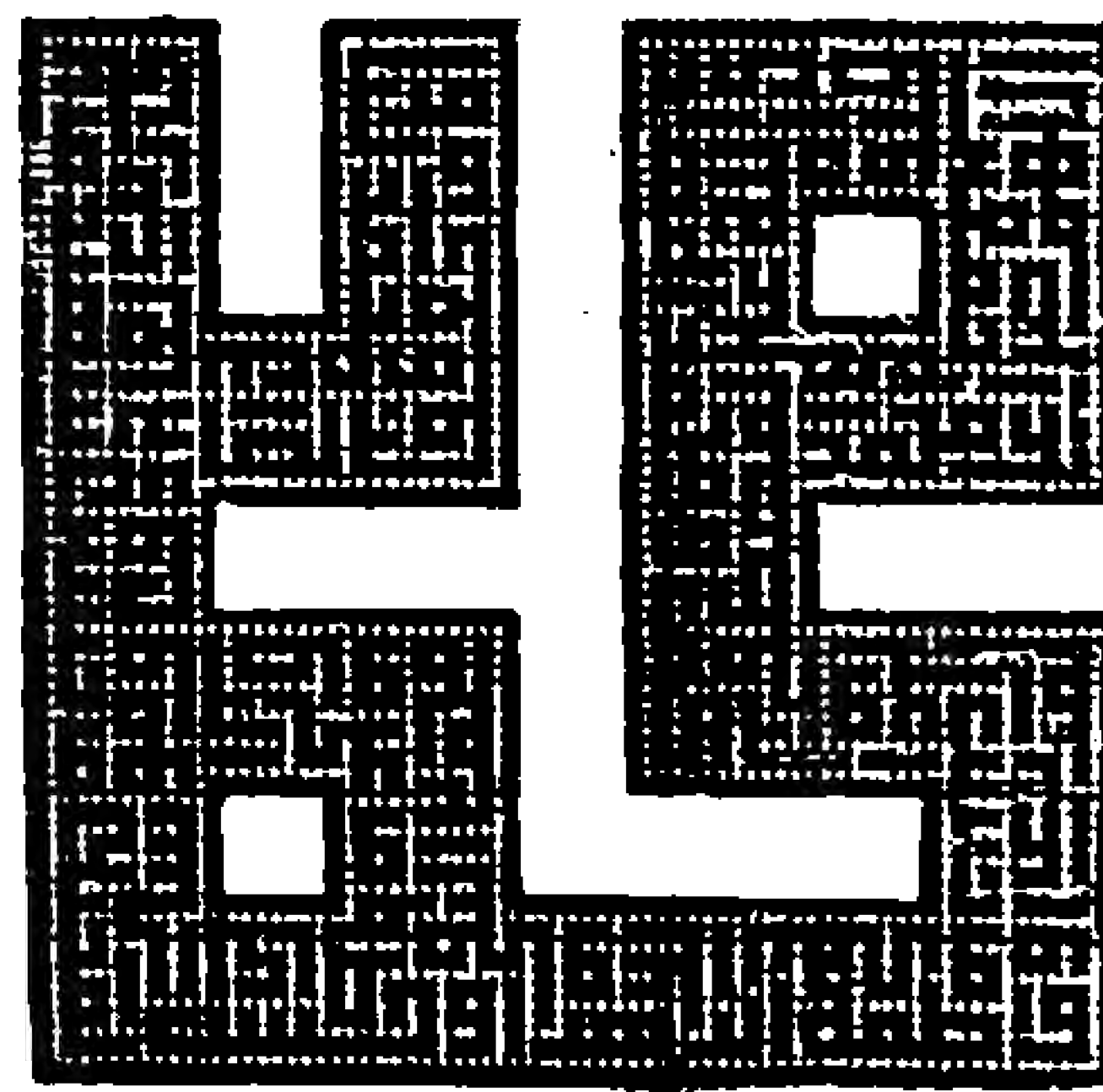
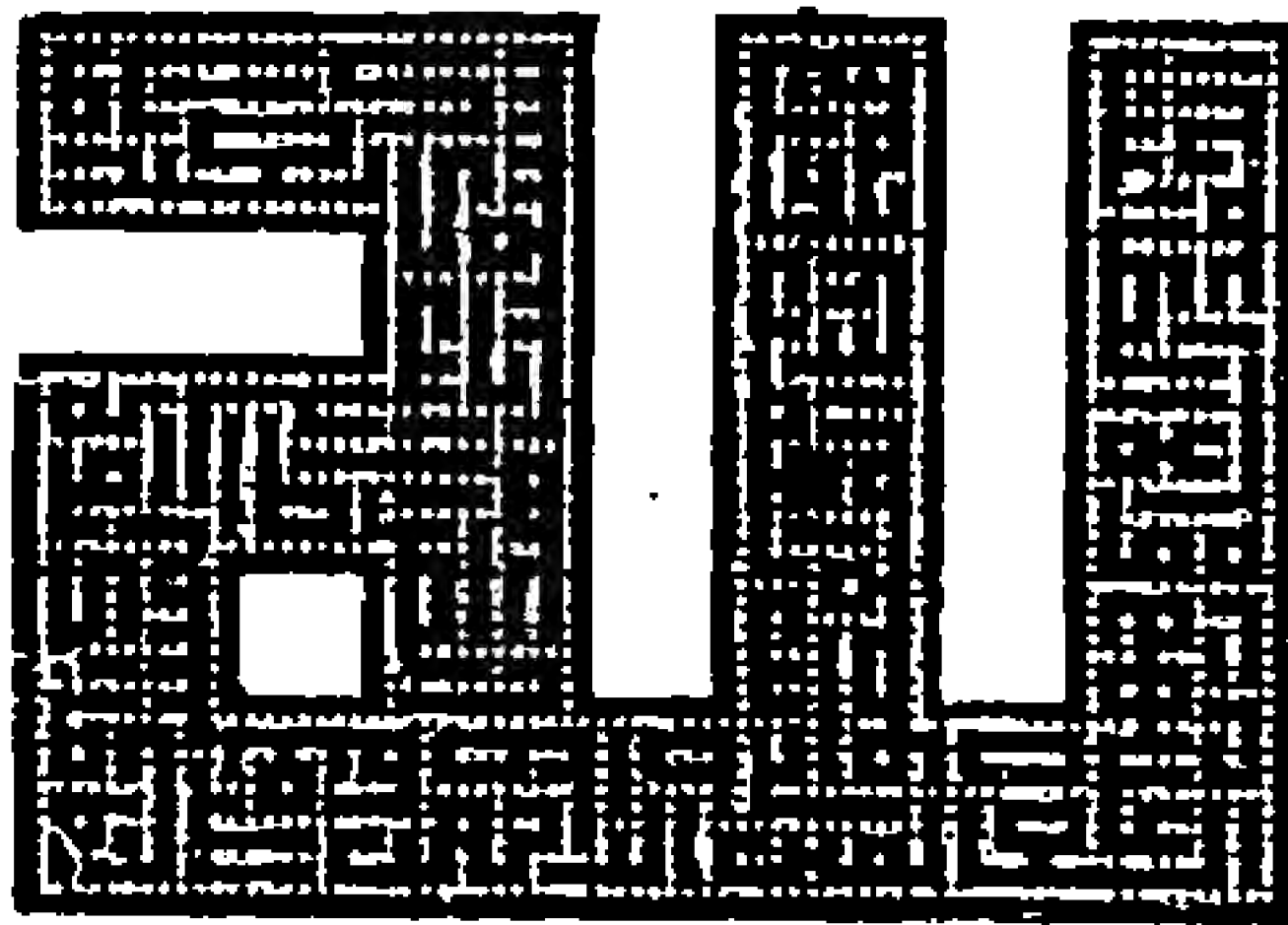
- ۱..... تجلیات دوستیہ از حضرت خواجہ محمد اسماعیل سراجی مجددی، ناشر مکتبہ سراجیہ موسیٰ زئی شریف، ۱۹۸۵ء
- ۲..... تحفہ ابراہیمیہ اردو ترجمہ مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قندھاری مترجم صوفی محمد احمد، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۸ء
- ۳..... مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قندھاری (فارسی) ناشر حافظ محمد نصر اللہ خان خاکوانی، ۱۳۸۳ھ
- ۴..... کمالات عثمانیہ، خواجہ محمد اسماعیل سراجی مجددی، مکتبہ سراجیہ موسیٰ زئی شریف، ۱۹۸۶ء
- ۵..... مجموعہ فوائد عثمانیہ (فارسی)، سید اکبر علی شاہ نقشبندی دہلوی ناشر حافظ محمد نصر اللہ خان خاکوانی، ۱۳۸۲ھ
- ۶..... تحفہ زاہدیہ، مترجم صوفی محمد احمد نقشبندی، مکتوبات شریف حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی و خواجہ محمد سراج الدین نقشبندی، مطبوعہ کراچی ۱۹۶۸ء
- ۷..... مجموعہ فوائد عثمانیہ، مترجم محمد نذیر انجھا، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۸ء
- ۸..... فیوضات حسنیہ، از صاحبزادہ احمد حسن الحسنی، ناشر مکتبہ حسنیہ دربار عالیہ سواگ شریف شریف، ضلع لیہ ۱۹۹۹ء
- ۹..... جوابر نقشبندیہ، محمد یوسف مجددی، مطبوعہ فیصل آباد ۲۰۰۳ء
- ۱۰..... حیات صدریہ، قاضی عبدالدائم، ناشر خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ، ہری پور ۲۰۰۶ء
- ۱۱..... مقامات سراجیہ، حضرت خواجہ محمد اسماعیل سراجی، مکتبہ سراجیہ موسیٰ زئی شریف، ۱۹۸۹ء
- ۱۲..... تحفہ سعدیہ، مولانا محبوب الہی، خانقاہ سراجیہ کنڈیاں، میانوالی ۱۹۷۹ء
- ۱۳..... تاریخ تذکرہ خانقاہ موسیٰ زئی شریف، محمد نذیر انجھا، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۵ء
- ۱۴..... ماہنامہ نور اسلام، اولیائے نقشبند نمبر، حصہ دوم، مکتبہ نور اسلام شرق پور شریف، ضلع شیخوپورہ ۱۹۷۹ء

☆.....☆.....☆



مکتبہ خلت ظلال السجود





بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

## نقشبندی اہم مخطوطات

پروفیسر محمد اقبال مجددی



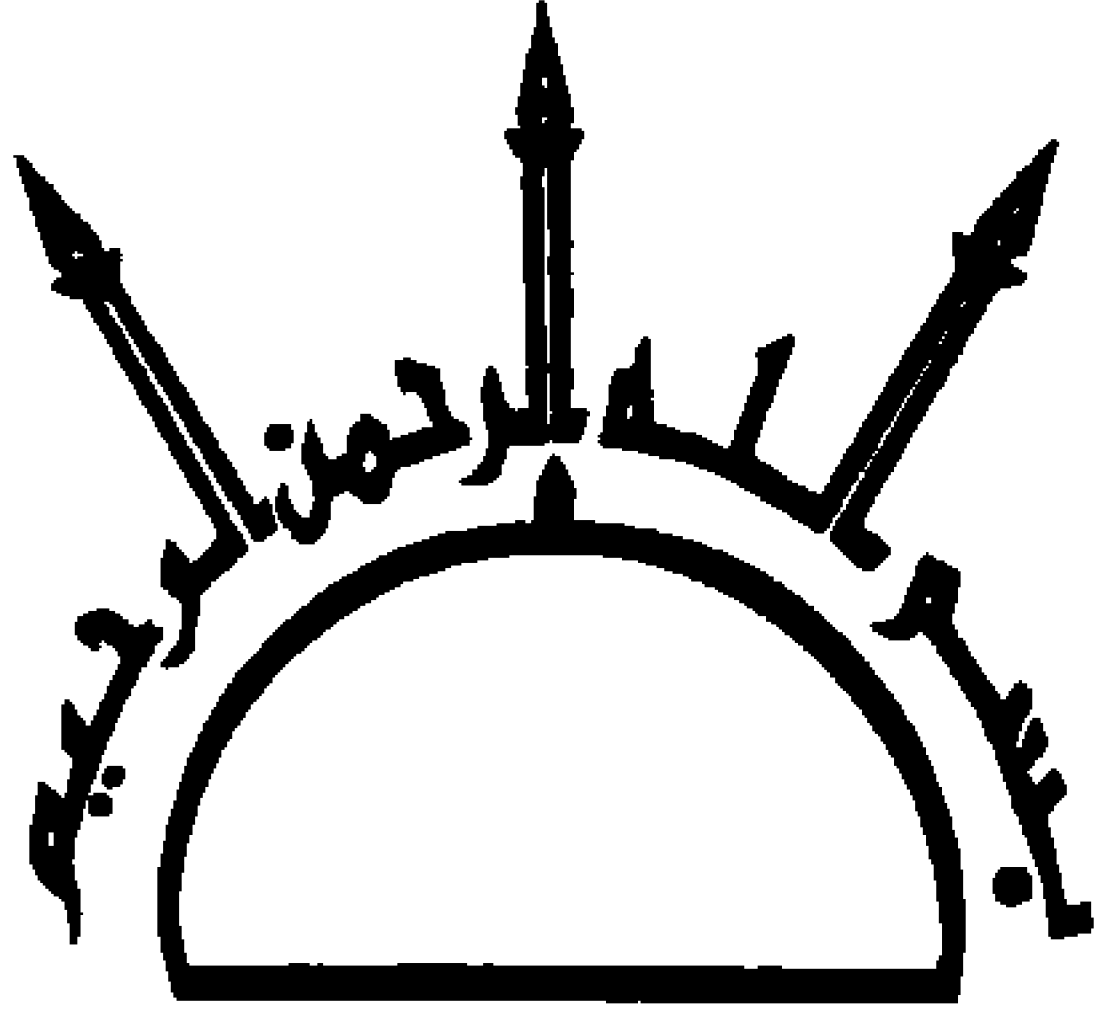
نقشبندی سلسلہ کے مندرجہ ذیل مخطوطات جن کی اہمیت مسلمہ ہے۔ ان مخطوطات کی اشاعت ناگزیر ہے سلسلے کے حضرات متوجہ ہوں اور شائع کریں۔

- ۱۔ خلاصۃ المعارف مؤلفہ شیخ آدم بنوری خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ
- ۲۔ نکات الاسرار مؤلفہ شیخ آدم بنوری
- ۳۔ نتائج الحرمین (در حالات شیخ آدم بنوری) مؤلف شیخ محمد امین بدخشی
- ۴۔ ظواہر (در حالات شیخ سعدی لاہوری خلیفہ شیخ آدم بنوری) مؤلف میاں محمد عمر چمکنی
- ۵۔ طبقات حسامیہ (حالات خواجہ حسام الدین احمد خلیفہ حضرت خواجہ باقی باللہ)
- ۶۔ سنوات الاتقیاء مؤلف شیخ بدر الدین سرہندی مؤلف حضرات القدس
- ۷۔ اسرار یہ (حالات مشائخ خصوصاً وابستہ حوزہ حضرت خواجہ باقی باللہ) مؤلف کمال الدین واسطی
- ۸۔ تحفۃ الفقراء (حالات معاصرین شیخ محمد مراد تنگ کشمیری نقشبندی) مؤلف شیخ محمد مراد کشمیری
- ۹۔ حسنات المقریین (حالات مشائخ مجددیہ) مؤلف شیخ محمد مراد تنگ کشمیری
- ۱۰۔ روضۃ السلام (حالات شیخ اخوند عبدالسلام حسنی کشمیری نقشبندی) از شرف الدین محمد زبیر کشمیری
- ۱۱۔ مبلغ الرجال (حالات بے دینان عالم اسلام و ہندوستان) از خواجہ کلاں بن خواجہ باقی باللہ
- ۱۲۔ کمالات مجددیہ از عبدالحی احراری
- ۱۳۔ فیض مراد (حالات شیخ محمد مراد تنگ کشمیری) از محمد اعظم دیدہ مری
- ۱۴۔ اصطلاحات الصوفیہ مؤلف شیخ علامہ محمد فرخ مجددی سرہندی
- ۱۵۔ سلسلۃ العارفین (احوال حضرت خواجہ عبید اللہ احرار) از مولانا محمد قاضی
- ۱۶۔ ہجۃ النظائر فی براۃ الابرار (دفاع حضرت مجدد الف ثانی) از ملا معین ٹھٹھوی



مَشَقَّحٌ مَعَ "بَحْطُ ثَلَاثِ رَجُلٍ بِرَبِّهِمْ كَرِيمٍ"





# باقیاتِ جہانِ امام ربانی

جلد سوم..... باب سوم

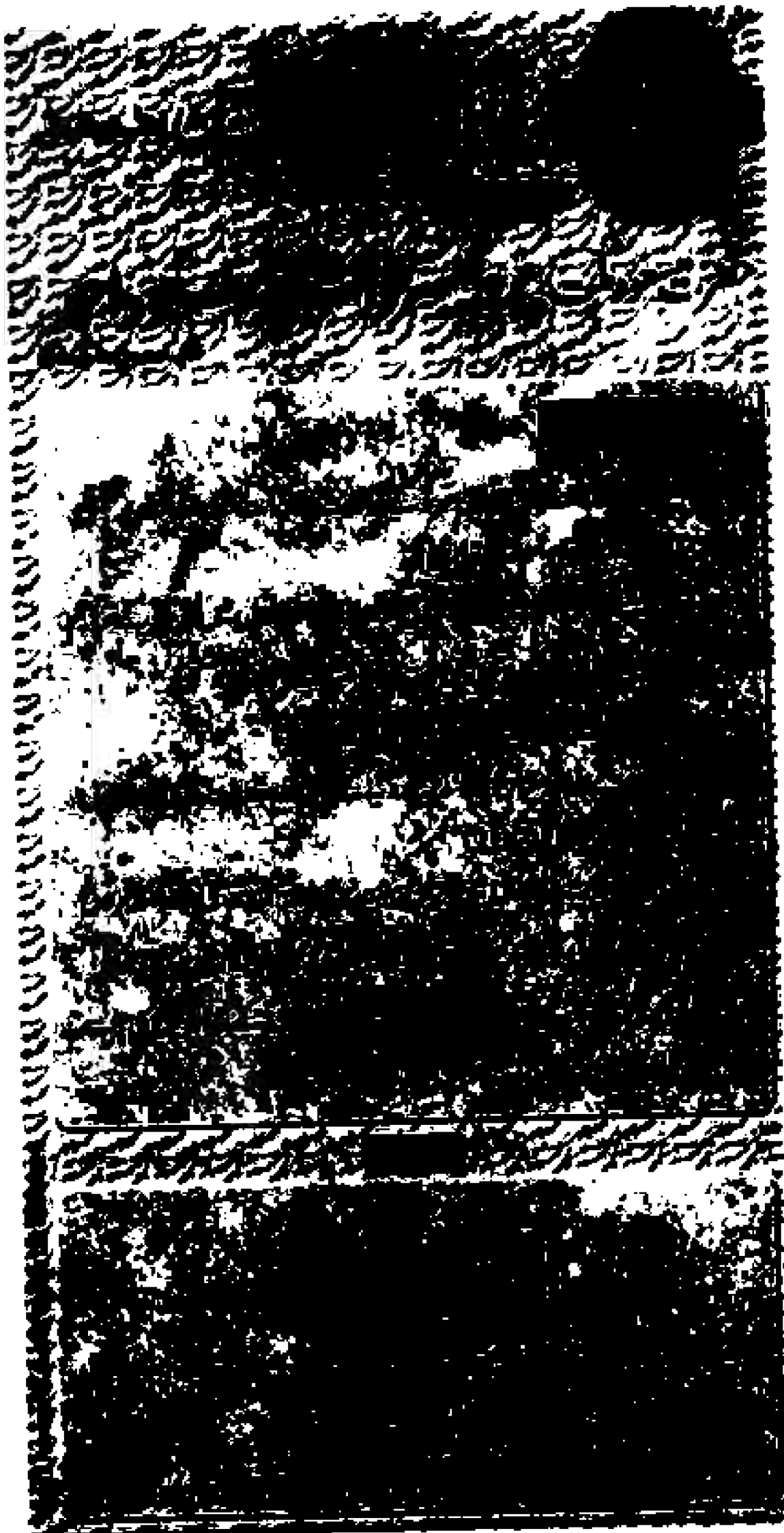


جہانِ امامِ ربانی مجددِ افغانی  
پرفصل الرحمن الامجدی

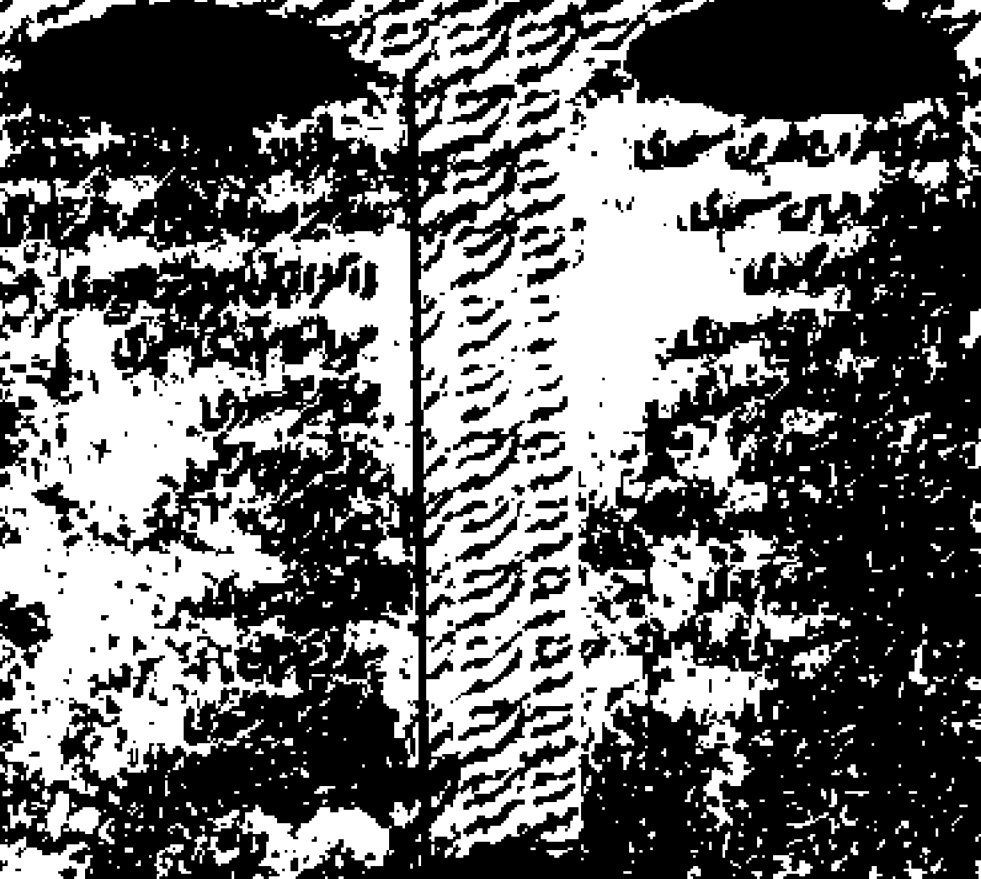


چو علی شان و رباعی امام دین محمدی  
تا ملک صفی صف ایستادہ حق جامعہ ربانی

مجموعہ کتب و تصانیف  
مکتبہ اسلامیہ




مجموعہ کتب و تصانیف  
مکتبہ اسلامیہ

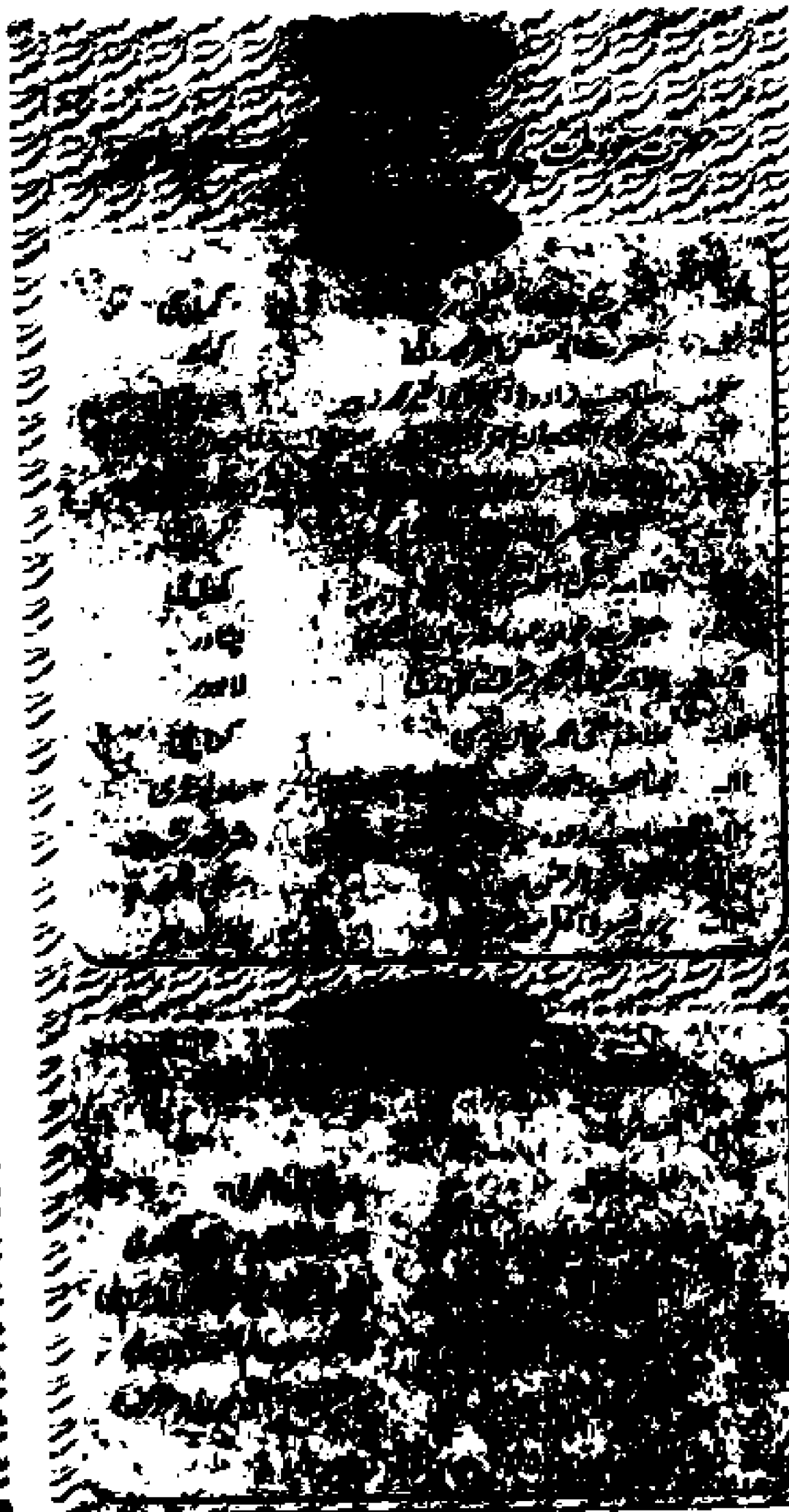


چو علی شان و رباعی امام دین محمدی  
تا ملک صفی صف ایستادہ حق جامعہ ربانی

مجموعہ کتب و تصانیف  
مکتبہ اسلامیہ



چو علی شان و رباعی امام دین محمدی  
تا ملک صفی صف ایستادہ حق جامعہ ربانی



مجموعہ کتب و تصانیف  
مکتبہ اسلامیہ

جہانِ امامِ ربانی مجددِ افغانی  
کی حریرِ پاک و جلالِ است (سات تا گیارہ)

کی جہانِ امامِ ربانی مجددِ افغانی  
کی جہانِ امامِ ربانی مجددِ افغانی

مجموعہ کتب و تصانیف  
مکتبہ اسلامیہ

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## رونداد

# امام ربانی کانفرنس، کراچی

(منعقدہ ۱۱ مارچ ۲۰۰۷ء، پی۔ای۔سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی)

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری



حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی علمی اور روحانی شخصیت عالم گیر ہے، ان کا علمی اور روحانی مقام بہت بلند ہے اور یہ بھی حضرت مجدد الف ثانی کی تحریک احیاء دین کا صدقہ ہے کہ مملکت خداداد پاکستان عالم وجود میں آیا، حضرت مجدد الف ثانی عالم اسلام کے محسن ہیں، یوں تو آپ کی تعلیمات اور اسرار و معارف سے دنیا کے کئی حصے متعارف تھے مگر ”جہان امام ربانی مجدد الف ثانی“ کی بارہ جلدوں کی اشاعت کے بعد ساری دنیا میں حضرت مجدد الف ثانی کی عظیم آفاقی اور روحانی شخصیت کا چرچا ہو رہا ہے.....

ان خیالات کا اظہار خانوادہ مجددیہ کے چشم و چراغ حضرت پیر فضل الرحمن آغا مجددی (کراچی) نے امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی کے زیر اہتمام ۱۱ مارچ ۲۰۰۷ء کو کراچی میں ہونے والی سالانہ ”امام ربانی کانفرنس“ میں خطبہء صدارت پیش کرتے ہوئے کیا..... یہ کانفرنس حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے یوم وصال کی مناسبت سے ہر سال ماہ صفر المظفر میں مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کی زیر سرپرستی امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی اور ادارہ مسعودیہ کراچی کے اشتراک سے کراچی میں منعقد ہوتی ہے۔ جس میں ممتاز علماء و مشائخ اور معروف دانشور و اسکالرز حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے حالات و خدمات اور عالمگیر افکار کے حوالے سے تحقیقی مقالات پیش کرتے ہیں، جنہیں آئندہ برس ”مجلہ یادگار مجدد“ میں شائع کیا جاتا ہے۔



کانفرنس کا آغاز قرآن خوانی و ختم درود شریف سے ہوا، پھر صاحبزادہ قاری محمد ظفر احمد اور قاری محمد سلیمان اعوان نے تلاوت قرآن کریم کی سعادت حاصل کی اور متعدد نعت خواں حضرات نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت سرائی کی سعادت حاصل کی جبکہ نظامت کے فرائض حسب سابق مولانا جاوید اقبال مظہری نے ادا کیے.....

صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد (چیرمین امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی) نے ”ہندوستان، افغانستان اور ترکی کے سلاطین کی مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے ارادت و عقیدت“ کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے ان ممالک کے سلاطین کی حضرات نقشبندیہ سے عقیدت کے علاوہ یہ بھی بتایا کہ کون کون سے حکمران سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں ارادت رکھتے تھے.....

علامہ محمد رضوان احمد خان نقشبندی مسعودی (ناظم تعلیمات نضرۃ العلوم، کراچی) نے ”تعارف جہان امام ربانی“ کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے ”جہان امام ربانی“ کا بھرپور موضوعاتی تعارف پیش کیا.....

علامہ صاحبزادہ سید محمد علیم الدین الازہری نے ”مجدد الف ثانی کا شان تقویٰ“ کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے آپ کا اتباع سنت اور کمال احتیاط کا ذکر کیا.....

پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی (شکر گڑھ، نارووال) نے ”حضرت مجدد الف ثانی کے علم الکلام میں اجتہادات“ کے عنوان سے تفصیلی مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مجدد الف ثانی اجتہاد کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے.....

مولانا جاوید اقبال مظہری (بانی امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی) نے خطبہ استقبال کے علاوہ ”آئینہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ“ کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ طریقہ عالیہ نقشبندیہ کے روشن آفتاب امام ربانی حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد سے ہیں، ان کی رگ رگ فاروقی خون سے منور ہے، ان کی حیات طیبہ میں ان کے جد امجد حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی حیات طیبہ کے فضائل و کمالات کا عکس اور نمونہ نظر آتا ہے..... انھوں نے خطبہ استقبال کے علاوہ تمام علماء و مشائخ اور شرکاء کو خوش آمدید کہا اور شکر یہ ادا کرتے ہوئے کانفرنس کی غرض و غایت بیان کی.....

پروفیسر محمد عامر بیگ مسعودی (استاد، ورلڈ فیڈریشن آف اسلامک مشن، کراچی) نے ”پاکستان میں نفاذ شریعت مکتوبات امام ربانی کے آئینہ میں“ کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ علماء حق اور مشائخ عظام پاکستان میں جو نفاذ شریعت کے قیام کے خواہاں ہیں ان کے پاس وہی راستہ ہے جو حضرت مجدد الف ثانی نے اختیار کیا یعنی بااثر ارکان پارلیمنٹ اور وزراء مملکت سے تعلقات استوار کر کے انھیں حکومت وقت کو نیک مشورے دینے پر آمادہ کیا جائے.....

ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے ”حقیقت کعبہ اور حقیقت محمدیہ حضرت مجدد کی نظر میں“ مولانا فضل اللہ حسینی رحمانی نقشبندی نے ”النفس و آفاق حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں“ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے ”فتاویٰ رضویہ میں افکار مجدد الف ثانی“، صوفی محمد عبدالستار طاہر (لاہور) نے ”لاہور کے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ“ اور پروفیسر قاری محمد رفیق نقشبندی مسعودی (لاہور) نے ”مستحقین کے لیے اعیان مملکت کے نام حضرت مجدد الف ثانی کی سفارشات مکتوبات امام ربانی کی روشنی میں“ کے عنوانات سے کانفرنس کے لیے مقالات پیش کیے.....

پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر (چیئر مین سیرت اکادمی کونٹہ) نے ”حضرت مجدد الف ثانی، چند اہم پہلو“ کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ علامہ محمد اقبال حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی اسلامی خدمات اور علمی و روحانی کمالات کے پیش نظر انھیں ”ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان“ قرار دیتے ہیں، جبکہ دوسری جگہ ”عرفان و سلوک کا مجتہد اعظم“ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ”انھوں نے اپنے زمانے کے تصوف کا تجزیہ جس بے باکی اور تنقید و تحقیق سے کیا اس سے سلوک و عرفان کا ایک نیا طریقہ وضع ہوا.....

امام ربانی کانفرنس کے نام درج ذیل علماء و مشائخ اور اسکالرز کے پیغامات بھی موصول ہوئے جنہیں دوران محفل و قافو قفا پڑھ کر سنایا گیا.....

☆..... میاں جمیل احمد شرقی پوری نقشبندی مجددی

(زیب سجادہ آستانہ عالیہ شیر ربانی، شرقی پور شریف)

☆..... پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر

(چیئر مین سیرت اکادمی، بلوچستان، کونٹہ)

☆..... صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

(صدر حضرت مجدد الف ثانی سوسائٹی، لاہور)

☆..... ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ رکنویہ محمودیہ، حیدر آباد سندھ)

پروفیسر محمد اقبال مجددی

(صدر شعبہء تاریخ گورنمنٹ اسلامیہ کالج، لاہور)

☆..... پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

(نگراں، مرکزی مجلس رضا، لاہور)

☆..... جناب شمس الحق

(سکریٹری کراچی یونیورسٹی، کراچی)

☆..... خواجہ محمد نعیم صدیق

☆..... محمد خالد حسن مجددی قادری

☆..... منیر حسین مسعودی (برمنگھم)

صدر محفل حضرت پیر فضل الرحمن آغا مجددی نے خطبہء صدارت ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا کہ میں سب سے پہلے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حضور سر بسجود ہوں کہ جس نے اپنے فضل و کرم سے ”جہان امام ربانی مجدد الف ثانی“ کے عظیم انسائیکلو پیڈیا کو ۱۲ جلدوں کی صورت میں پائے تکمیل تک پہنچایا، اتنے عظیم رہبر و رہنما اور وحید عصر کے حالات زندگی اور اسرار و معارف پر ہزاروں صفحات پر مشتمل ”جہان امام ربانی“ کی تدوین اور اشاعت بڑی سعادت کی بات ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس عظیم و جلیل القدر خدمات کے لیے مجدد مآۃ حاضرہ حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد اور ان کے معاونین (صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد، مولانا جاوید اقبال مظہری، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری) کا انتخاب فرمایا..... انھوں نے کہا کہ آج کی یہ ”محفل تشکر“ جہان امام ربانی کے منصوبہ کی تکمیل پر اظہار تشکر کے بطور منعقد کی گئی ہے، جہان امام ربانی کا پاکستان میں شائع ہونا باعث مسرت ہے کیونکہ یہ بھی حضرت مجدد الف ثانی کی تحریک احیائے دین کا صدقہ ہے کہ مملکت خداداد پاکستان عالم وجود میں آیا، حضرت مجدد نہ صرف پاکستان بلکہ عالم اسلام کے محسن ہیں..... انھوں نے حضرت مسعود ملت، مرتبین جہان امام ربانی،

اورہ مسعودیہ اور امام ربانی فاؤنڈیشن کے تمام معاونین اور اراکین کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے دعاؤں سے نوازا.....

امام ربانی فاؤنڈیشن کی مجلس شوریٰ کے رکن ڈاکٹر صفی الدین صدیقی مسعودی نے سرپرست فاؤنڈیشن حضرت مسعود ملت کی طرف سے، صدر محفل، علماء و مشائخ، مہمانان گرامی، ممتاز مقالہ نگار حضرات، نعت خواں اور تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا.....

اختتام پر صلوٰۃ و سلام اور دعائے خیر کے بعد تمام شرکاء کو طعام کے ساتھ ”مجلد المظہر کا امام ربانی نمبر“ اور دیگر کتب کا تحفہ پیش کیا گیا جبکہ مستحقین زکوٰۃ علماء و طلبہ کو زکوٰۃ کی مدد سے ”جہان امام ربانی“ کے سیٹ مفت تقسیم کیے گئے..... کانفرنس میں جہان امام ربانی اور دیگر کتب کے نمائشی اسٹال بھی لگائے گئے تھے جبکہ شرکاء محفل کو ان کے گھروں تک واپسی کے لیے مفت ٹرانسپورٹ کا انتظام بھی کیا گیا تھا.....





نوٹ

پہلے مشابہت

- پیش از قضا**

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## روند اد جہان امام ربانی کانفرنس، لاہور

(منعقدہ ۱۸ مارچ ۲۰۰۷ء بروز اتوار بمقام کانفرنس ہال ہمدرد سینٹر لٹن روڈ، لاہور)

صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

(صدر مجدد الف ثانی سوسائٹی، لاہور)



حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ بین الاقوامی شخصیت کے حامل ہیں ان کا دائرہ اثر بڑا وسیع تھا۔ پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، عرب ممالک، روس و چین، امریکہ و یورپ بھی اس دائرہ میں شامل ہیں۔ عرب ممالک میں سلسلہ نقشبندیہ کی اشاعت حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے برادر طریقت شیخ تاج الدین سنبھلی سے ہوئی اور سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی اشاعت شیخ آدم بنوری، خواجہ محمد معصوم سرہندی، شیخ محمد مراد منزلی، شیخ خالد کردی علیہم الرحمۃ وغیرہ سے ہوئی۔ حرمین شریفین میں تعلیمات مجددیہ کو جو اہمیت حاصل ہوئی اس کا اندازہ مکتوبات امام ربانی کے مکہ معظمہ سے تین جلدوں میں عربی ترجمہ کی اشاعت سے ہوتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد سرور احمد جگر گوشہ، مسعود ملت حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی نے جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس منعقدہ زیر اہتمام اراکین مجدد الف ثانی سوسائٹی و شیر ربانی اسلامک سینٹر ۱۸ مارچ ۲۰۰۷ء بروز اتوار بمقام کانفرنس ہال ہمدرد سینٹر، لاہور میں صدارتی خطبہ کے دوران کیا۔ آپ نے فرمایا حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ پر کام کا آغاز خود آپ کے عہد مبارک میں ہوا۔ حضرت خواجہ محمد ہاشم کشمیری کی ”زبدۃ المقامات“ اور خواجہ بدر الدین سرہندی کی ”حضرات القدس“ اور ”مجمع الاولیا“ آپ کے سوانح میں بنیادی اہمیت کی حامل ہیں۔ آپ کی بین الاقوامی اہمیت کا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ پاکستان، ہندوستان، ترکی، انگلستان، امریکہ، ہالینڈ، نیوزی لینڈ اور کینیڈا وغیرہ دس ملکوں میں آپ کے حالات و افکار پر بارہ محققین پی۔ ایچ۔ ڈی



کر چکے ہیں۔ اس وقت نیوزی لینڈ میں ایک بین الاقوامی ریسرچ اسکالرز ڈاکٹر آر تھریوٹر مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی کے انتخاب کا انگریزی میں ترجمہ کر رہے ہیں جو سال رواں میں مکمل ہو جائے گا۔ اسی طرح ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے پوتے خواجہ عبدالاحد بن خواجہ محمد معصوم علیہما الرحمۃ کے نادر مخطوطہ ”الجنات الثمانيہ“ پر یونیورسٹی آف گلاسکو، اسکاٹ لینڈ، یو۔ کے میں ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں اور اسی مخطوطہ پر دارالعلوم سلطانیہ جہلم میں بدرالاسلام صدیقی کام کر رہے ہیں۔ الغرض حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ پر پوری دنیا میں کام ہو رہا ہے۔ آپ کی شخصیت ملت اسلامیہ کے لیے ایک مینارہ نور ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا میں محترم و مکرم جناب صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی صدر مجدد الف ثانی سوسائٹی اور ناظم اعلیٰ شیر ربانی اسلامک سنٹر اور اراکین و معاونین کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کے حوالے سے یہ کامیاب اور منفرد کانفرنس منعقد کی اور مہمانان گرامی اور حاضرین محفل کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ یہاں تشریف لائے اور اس محفل کو رونق بخشی۔

مولانا جاوید، قبال مظہری بانی (امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کراچی) نے اپنا مقالہ ”آئینہ فاروق اعظم“ کے موضوع پر بیان کرتے ہوئے کہا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی ”یا اللہ اسلام کو عمر سے قوت بخش“ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اسلام کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے قوت فرمائی۔ آپ کے عہد خلافت میں دنیا کے بہترین ممالک مسلمانوں کے قبضہ میں آئے۔ جہاں شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے قوانین کا مشرق و مغرب میں بول بالا ہو گیا۔ اسی طرح حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے دین کو قوت عطا فرمائی۔ آپ نے دو جابر بادشاہوں کے سامنے کلمہ حق بلند فرمایا اور شہنشاہ اکبر کے نام نہاد دین الہی کی بجگہ دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا چراغ روشن فرمایا اور توحید کے پرچم کی سر بلندی کی خاطر گوالیار کے قلعہ میں قید ہو کر سنت یوسفی کی تکمیل فرمائی اور اپنے نور باطن سے طالبین کے قلوب کو عرش رحمن بنایا۔

علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی الازہری (شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور) نے ”حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا نظام تبلیغ“ کے عنوان پر اپنا پر مغز مقالہ پیش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ روشن شریعت تمام سابقہ شریعتوں کی جامع ہے اور اس شریعت کے

تقاضوں کو پورا کرنا۔ تمام شریعتوں کو بجالانا ہے۔ چونکہ یہ بات ثابت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام اسمائی و صفاتی کمالات کے جامع ہیں اور اعتدال کے طریقہ پر اللہ تعالیٰ کے ان کمالات کے مظہر ہیں۔ اس لیے جو کتاب آپ پر نازل ہوئی وہ تمام آسمانی کتب کا خلاصہ ہے جو تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل ہوئیں۔ نیز جو شریعت آپ کو عطا ہوئی وہ گزشتہ تمام شریعتوں کا خلاصہ ہے اور جو اعمال اس شریعت کے تقاضوں کے مطابق کیے جائیں وہ پہلی شریعتوں کے اعمال کا انتخاب ہیں بلکہ ملائکہ کے اعمال سے بھی اعلیٰ ہیں۔ کیونکہ بعض فرشتوں کو صرف رکوع کا، بعض کو صرف سجدہ کا اور بعض کو صرف قیام کا حکم ہے اس طرح پہلی امتوں میں سے بعض کو صرف صبح اور بعض کو دوسری نمازوں کا حکم تھا۔ لیکن اس شریعت میں پہلی امتوں، مقررین فرشتوں کے اعمال کے خلاصے کا انتخاب کیا۔ لہذا اس شریعت کی اتباع اور اس کے مطابق اعمال کی بجا آوری درحقیقت تمام شریعتوں کی تصدیق اور ان شریعتوں کے مطابق اعمال کا بجالانا ہے۔ اس لیے اس شریعت کی تصدیق کرنے والے یقیناً تمام امتوں سے بہتر ہوئے۔ اسی طرح اس شریعت کو جھٹلانا اس کے مطابق عمل نہ کرنا گزشتہ شریعتوں کو جھٹلانا اور ان کے مطابق عمل نہ کرنا ہے۔ اسی حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام اسمائی و صفاتی کمالات کا جامع ہیں اور آپ کی تصدیق ان سب کی تصدیق ہے۔ لہذا سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر اور آپ کی شریعت کو جھٹلانے والا تمام امتوں کا بدترین انسان ہے۔

جناب پروفیسر محمد اسحاق قریشی (وائس چانسلر انڈیپنڈنٹ یونیورسٹی فیصل آباد) نے ”امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے تجدیدی کارنامے اور عصر حاضر“ کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے شرک و کفر، الحاد، منکرین نبوت، دین الہی، خام صوفیہ، بھگتی تحریک، صحابہ کرام اور اہل بیت کے خلاف اٹھنے والی ہر سازش کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اپنی مجاہدانہ قوت و کاوش سے اکبری فتنہ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔

پروفیسر محمد اقبال مجددی (صدر شعبہ تاریخ گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز، لاہور) نے ”حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے باہمی روابط“ پر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حسن خان افغان نے حضرت امام ربانی کے مکتوبات کو تحریف کر کے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کو پیش کیا اور اس طرح حضرت امام ربانی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے درمیان خلیج حائل کرنے کی کوشش کی، لیکن

حضرت امام ربانی نے اپنے دست مبارک سے اصل مکتوبات تحریر فرما کر شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی خدمت میں پیش کر کے ان کی غلط فہمی کا ازالہ فرمایا تو حضرت امام ربانی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی جو سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ محمد باقی باللہ کے حلقہء ارادت سے منسلک تھے، ان کے درمیان اخلاقی و روحانی، علمی و ادبی روابط مستحکم ہو گئے اور اس بنا پر معاندین اپنی سازش میں ناکام ہوئے۔

پروفیسر قاری مشتاق احمد (صدر شیر ربانی اسلامک سینٹر و جامعہ جمیل العلوم نقشبندیہ مجددیہ شیر ربانی سمن آباد لاہور) نے ”حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور دو قومی نظریہ“ کے موضوع پر قرآن و سنت کی روشنی میں بیان کرتے ہوئے پُر مغز مقالہ پیش کیا۔ جس میں حضرت امام ربانی کے مکتوب کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت احکام اسلامیہ کی بجا آوری اور رسوم کفر کے دور کرنے میں ہے۔ کیونکہ اسلام اور کفر ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ ان دو ضدوں کا جمع ہونا محال ہے۔ ایک کو عزت دینا دوسرے کو ذلیل و خوار کرنے کا باعث ہے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ اپنے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کو فرماتا ہے: اے نبی کفار اور منافقین سے جہاد کریں اور ان پر سختی کریں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خلق عظیم سے موصوف ہیں کفار سے جہاد اور ان پر سختی کرنے کا حکم دیا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ کفار سے سخت رویہ اختیار کرنا بھی خلق عظیم میں داخل ہے۔ ثابت ہوا کہ اسلام کی عزت کفر اور اہل کفر کی خواری اور ذلت میں ہے۔ جس نے کفار کو عزت دی اس نے اسلام کو ذلیل کیا، عزت دینے سے مراد یہ نہیں کہ ان کی خواہ مخواہ کی تعظیم کی جائے اور انھیں اونچی جگہ بٹھایا جائے بلکہ انھیں اپنی مجالس میں جگہ دینا ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، ان سے گفتگو کرنا بھی ان کے اعزاز میں شامل ہے۔ انھیں کتوں کی طرح دور رکھنا چاہیے اگر کوئی دنیاوی غرض اور کام ان سے متعلق ہو اور ان کے سوا کسی سے حاصل نہ ہو سکے تو انھیں بے قدر جانتے ہوئے بقدر ضرورت ان سے معاملہ کرنا چاہیے اور کمال اسلام تو یہ ہے کہ دنیاوی غرض کے لیے بھی ان سے رابطہ قائم نہ کیا جائے اور ان سے میل جول نہ رکھا جائے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے کلام مجید میں کفار کو اپنا اور اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دشمن قرار دیا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ان دشمنوں سے میل جول اور انس و محبت بڑی تقصیروں میں شامل ہے۔ ان دشمنوں سے دوستی کا کم از کم ضرر و نقصان یہ ہے کہ احکام شرعی کے اجراء کی قدرت اور کفر کے نشانات اٹھانے کی قوت مغلوب اور کمزور ہو جاتی اور ان سے تعلق دوستی کا حیا اس میں مانع ہو جاتا ہے اور یہ بہت بڑا ضرر و نقصان ہے۔ دشمنان خدا عز و جل سے

دوستی و الفت اللہ کے ساتھ دشمنی کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دشمنی پیدا ہونے کا سبب بن جاتی ہے۔ انسان گمان کرتا ہے کہ وہ اہل اسلام سے ہے اور اللہ و رسول کی تصدیق پر ایمان رکھتا ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ اس طرح کے برے اعمال اس کی دولت اسلام کو بالکل مٹا کر رکھ دیتے ہیں۔ لیکن ہم اپنے نفس کی شرارتوں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ کے پاس پناہ لیتے ہیں۔

ڈاکٹر مفتی محمد اشرف آصف جلالی (شیخ الحدیث جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام، لاہور) نے ”حضرت امام ربانی اور سرمایہ ملت کی نگہبانی“ کے عنوان پر خطاب فرماتے ہوئے کہا، ایمان اور عقیدہ کی دولت سب سے بڑی دولت ہے۔ اس کے بعد عمل صالح مومن کے لیے متاع گراں مایہ ہے۔ نفس کی خواہشات اور شہوات کو کچلنا بہت بڑا سرمایہ ہے۔ غلبہ اسلام کی خاطر اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے خلاف جہاد مومن کی بہت بڑی پونجی ہے۔ خود نیک بننے کے ساتھ اوروں تک نیکی کا پیغام حکیمانہ طریق سے پہنچانا انسان کا قیمتی اثاثہ ہے۔ فرزند ان ملت کی اس پونجی کی نگہبانی بہت بڑا کام ہے۔ عملی اور اعتقادی فسق سے معاشرے کو محفوظ کرنے کے لیے عملی اور فکری محاذ پر پہرہ دینا ملت کی بہت بڑی خدمت ہے۔ ابنائے ملت کے آپس کے تعلق اور اپنے خالق و مالک کے ساتھ تعلق کی کجی سے بچانا ملت کی بہت بڑی حفاظت ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے ان تمام حدود پر بھرپور پہرہ دے کر ملت کی نگہبانی کی ہے۔

پروفیسر محمد کبیر احمد مظہر (سجادہ نشین آستانہ عالیہ گجرات) نے ”حضرت امام ربانی کا جرگہ ممدان دولت اسلام“ کے عنوان پر سیر حاصل اور پُر مغز گفتگو فرمائی۔

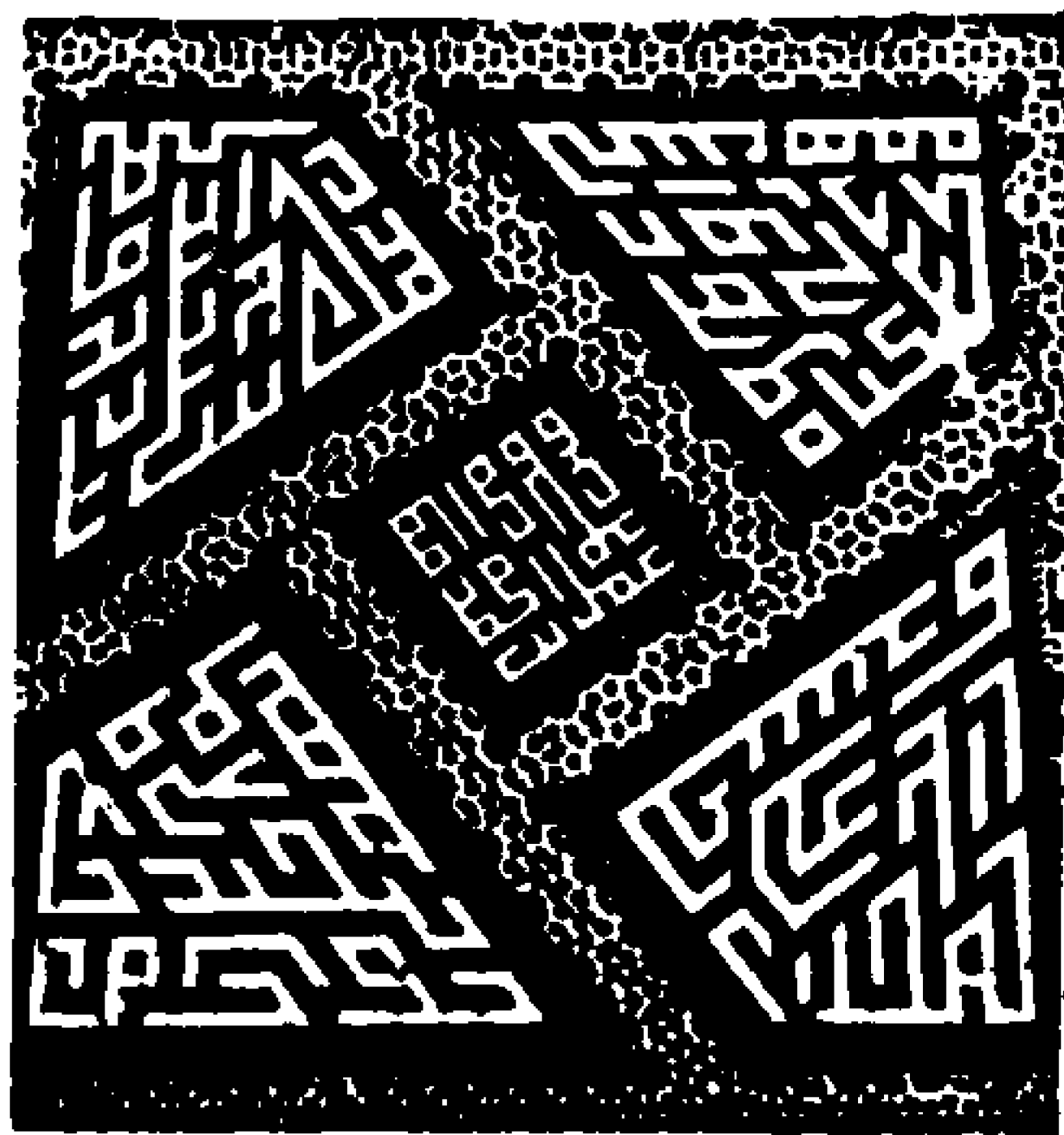
حضرت صاحبزادہ نوید الحسن مشہدی نے ”اشاعت مسلک اہل سنت اور حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے اولاد و احفاد“ پر مقالہ پیش کرتے ہوئے فرمایا حضرت شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ کے اولاد و احفاد مسلک اہل سنت کی اشاعت کے لیے ہمیشہ کوشاں رہے۔ اس نوژ علی نور گھرانے کے افراد نے اسے اپنا مقصد حیات بنائے رکھا۔ جن خطوط پر حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے کام کیا انہیں کو تا دم زیت رہنما اصول بنائے رکھا۔ خانوادہ مجددیہ کے اصحاب نے مسلک اہل سنت کے لیے مختلف طریقوں سے کاوشیں کیں۔ اپنی علمی، روحانی، عملی، اخلاقی قدروں اور حکیمانہ طریقہ تبلیغ اور مکتوبات سے بادشاہوں، علماء کرام، وزراء اور صاحب علم و دانش تک رسائی حاصل کر کے مسلک اہل سنت کی ترویج و اشاعت میں گراں قدر خدمات

انجام دیں۔ ان میں حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی، حضرت خواجہ سیف الدین سرہندی، حضرت خواجہ صبغۃ اللہ، حضرت خواجہ محمد نقشبند اور خواجہ محمد زبیر علیہم الرحمۃ کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔

جہان امام ربانی کانفرنس کا آغاز قاری ظہیر احمد نقشبندی نے تلاوت قرآن حکیم سے کیا۔ قاری نصیر احمد نقشبندی نے بحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ نعت اور جناب اصغر علی نقشبندی نے بحضور امام ربانی کلام اقبال پیش کیا۔ ڈاکٹر سید شجاع الحسن (پرنسپل حسن میموریل سائنس اکیڈمی، سمن آباد لاہور) اور جناب شیخ محمد ناظم بشیر نقشبندی نے اسٹیج سکریٹری کے فرائض سرانجام دیے۔ ممتاز صحافی و دانشور جمیل اطہر سرہندی چیف ایڈیٹر روزنامہ جرأت و تجارت (سکرٹری جنرل مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور) نے افتتاحی کلمات میں جہان امام ربانی مجدد الف ثانی انسائیکلو پیڈیا کی ۱۲ جلدوں کی تکمیل پر حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور مرتبین حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد، حضرت مولانا جاوید اقبال مظہری اور ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری کو مبارک باد پیش کی اور کراچی سے آئے ہوئے ادارہ مسعودیہ کے صدر حاجی معراج الدین مسعودی اور دیگر مسعودی برادران کا شکریہ ادا کیا، آپ نے کہا فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقی پوری سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقی پور شریف کی زیر سرپرستی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی کی تعلیمات و عقائد و نظریات، کارہائے نمایاں اور دینی و ملی خدمات کو عام کرنے کا سلسلہ ۱۹۶۰ء سے شروع ہوا اور ماہنامہ نور اسلام شرقی پور شریف کا مجدد الف ثانی نمبر جو کہ صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی کی آٹھ سالہ شب و روز محنت و کاوش سے منصہ شہود پر آیا۔ جہان امام ربانی مجدد الف ثانی انسائیکلو پیڈیا کا اولین محرک ثابت ہوا۔ انھوں نے کہا وہ عرصہ تقریباً اسی سال تک حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد دامت برکاتہم العالیہ سے حضرت امام ربانی پر ایک علمی تحقیقی جامع سوانح حیات جو کہ ان کی علمی ادبی خدمات، عقائد و نظریات، کارہائے نمایاں پر مشتمل عظیم شاہکار ہو مرتب کرنے کی التجا کرتے رہے۔ بالآخر حضرت مسعود ملت دامت برکاتہم العالیہ نے آج سے تقریباً پانچ برس قبل اس عظیم منصوبہ پر کام شروع کیا اور سات جلدوں کی تکمیل اپریل ۲۰۰۵ء کو ہوئی۔ اس ضمن میں اراکین حضرت مجدد الف ثانی سوسائٹی، لاہور اور اراکین شیر ربانی اسلامک سینٹر، لاہور کے زیر اہتمام عظیم الشان تاریخی ”جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس“ ایوان اقبال، لاہور میں ۲۴ اپریل ۲۰۰۵ء کو منعقد کرنے کا انھیں شرف حاصل ہوا اور اس عظیم انسائیکلو پیڈیا کی ۱۲ جلدوں کی تکمیل پر اظہار تشکر

کے لیے ”جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس“ ہمدرد سینٹر، لاہور میں ۱۸ مارچ ۲۰۰۷ء کو منعقد کرنے کی بھی انھیں سعادت نصیب ہوئی۔ چونکہ ان کی نظر میں برصغیر پاک و ہند میں حضرت مسعود ملت کے علاوہ حضرت امام ربانی پر کام کرنے والی علمی اور تحقیقی شخصیت اور کوئی نہیں تھی۔

صوفی غلام سرور نقشبندی نے حضرت مسعود ملت کی زیر نگرانی جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کی ۱۲ جلدوں کی تکمیل پر اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور آپ نے حضرت مسعود ملت مدظلہ کی اس کرم فرمائی پر ان کا شکریہ ادا کیا اور اس کا رنامہ کو بحسن خوبی انجام دینے پر مبارکباد اور خراج تحسین پیش کیا حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد سرور احمد چیتر مین امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کراچی، حضرت مولانا جاوید اقبال مظہری بانی امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کراچی اور ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری ریسرچ اسکالر امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی اور دیگر مسعودی برادران کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا۔ آخر میں صوفی غلام سرور نقشبندی نے اس کانفرنس کے معاونین و اراکین، جملہ احباب، مقررین و حاضرین کے لیے دعا فرمائی اور آپ کی دعا کے بعد یہ عظیم الشان کانفرنس اختتام کو پہنچی۔





المعهد الأكاديمي ، انجاز فنيشيل ، الفخري في دمشق  
 منتزه - صرح الكلا فوريستل جوبيلني ، صبرات دمشق  
 فون: 23918322, 23979610  
 sinuajedd academy@gmail.com

عاشقِ مجزلوہ انوارِ اقدس محمد سرور احمد  
عزیزِ اعیانہ اقبال شاہ ظہری  
ظلالِ محمد حاتم صاحب  
المآثرِ بانیِ فائزِ شین کراچی  
۱۳۲۵ھ / ۲۰۰۵ء

۱۰ اکبر محمود احمد، ڈاکٹر عظیم الدین، محرم عرفان، مجن خان، ارشد احمد، سید محمد ام  
 کلای، حافظ محمد بادل، حافظ محمد عاقل، اطہر مرزا، محمد الہی، محمد اقبال،  
 احمد عزیز صدیقی، حفیظہ قریشی، حافظ عبداللہ خان، محمد سید احمد، محمد تقی، حماد احمد،  
 محمد عثمان، محمد تابش۔

**المعهد الأكاديمي في قطر للتعليم الإلكتروني**  
مركز التعليم الإلكتروني - ج. س. ط. ر. ب. ك. ١١٠٥٥٥ (د. ح.)  
**فون: ٢٢٨٧٩٦١٠، ٢٢٨١٤٣٢٢**  
info@iaep.edu.qa  
admission@iaep.edu.qa

۵۵۰ فصل از حق بجانب و از جانب مخالفین در باب گفتاری (ص: ۱۶)

نوٹ: انتہائی ضروری اور حسرت ناکہ بات کے بارے میں ہماری  
 خبریں لایہ کیوں کیا جا رہا ہے اور اسے سبھی کی سہولت کے لیے  
 کیا جا رہا ہے۔  
 آراء اور رائے کے لیے ہر فرد کو مدعو ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## مجدد الف ثانی کانفرنس، دہلی

(منعقدہ ۲۹ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ / ۲۰ مارچ ۲۰۰۷ء)

جیون بخش ہال، مسجد فتحپوری دہلی

ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری



حضرت امام ربانی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ یقیناً اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان رحمت اور نعمت تھے، اس دور میں ان جیسا عزیمت و عظمت والا کوئی دوسرا نظر نہیں آتا، شہنشاہوں سے ٹکر لے کر ان کی اصلاح فرمانے والے اکیلے امام ربانی ہیں جنہوں نے بہت تھوڑے عرصہ میں روحانی اور مذہبی انقلاب برپا کر دیا..... ان خیالات کا اظہار شیخ طریقت ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد (شاہی امام و خطیب مسجد فتحپوری دہلی) نے ”مجدد الف ثانی عالمی کانفرنس، دہلی“ سے صدارتی خطاب کے دوران کیا جو کہ الحمد داکٹری دہلی اور نصرت الاسلام ایجوکیشنل سوسائٹی، دہلی کے اشتراک سے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے یوم وصال اور ان پر شائع ہونے والی عظیم کتاب ”جہان امام ربانی مجدد الف ثانی“ کے حوالے سے ۲۹ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ / ۲۰ مارچ ۲۰۰۷ء کو جیون بخش ہال مسجد فتحپوری، دہلی میں منعقد کی گئی..... موصولہ دعوت نامہ اور اشتہار کے مطابق یہ دوسری مجدد الف ثانی عالمی کانفرنس صاحبزادہ ابوالنصر محمد انس فاروقی (سجادہ نشین درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی) اور صاحبزادہ سید محمد صادق رضا (سجادہ نشین درگاہ مجددیہ، سرہند شریف) کے زیر سرپرستی علامہ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد کی زیر صدارت منعقد ہوئی..... مہمانان خصوصی میں مرزا نواب حکیم

فرید الدین بیگ، حضرت عبدالعزیز صدیقی نقشبندی (سجادہ نشین خانقاہ نذر محمدی، اندور)..... حضرت عبد  
 المجید مجددی (سجادہ نشین خانقاہ معصومیہ، رام پور)..... صوفی محمد عمر فریدی (متولی درگاہ شاہ عبدالسلام،  
 دہلی)..... ڈاکٹر محمد مجیب احمد (سجادہ نشین آستانہ عالیہ خواجہ باقی باللہ، دہلی)..... پیر طریقت عبدالرحمن  
 نقشبندی (احمد آباد) پیر طریقت بھائی اقبال نقشبندی مجددی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ عثمانیہ،  
 احمد آباد)..... مولانا آفاق احمد مجددی (بانی الجامعۃ الاحمدیہ قنوج)..... پروفیسر ضیاء الدین شمش تهرانی  
 (خطیب عید گاہ، ٹونک) اور صوفی قیام الدین نقشبندی مظہری (علی گڑھ) شامل ہیں جبکہ درج ذیل  
 علماء و مشائخ اور اسکالرز نے مقالات پیش کر کے حضرت امام ربانی کو خراج تحسین پیش کیا.....

☆..... مولانا مفتی محمد معظم احمد

(صدر المجد داکٹری و نائب امام فتحپوری مسجد، دہلی)

☆..... علامہ مفتی محمد شعیب رضا نعیمی

(خلیفہ تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں الازہری، بریلی شریف)

☆..... ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم مصباحی

(صدر شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ ہمدرد، نئی دہلی)

☆..... علامہ محمد اشتیاق القادری

(پرنسپل جامعہ امام احمد رضا، مہرولی)

☆..... علامہ محبوب المرسلین نقشبندی (احمد آباد)

☆..... مولانا محمد انس احمد نقشبندی مجددی

اس محفل مبارک سے صدارتی خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد نے کہا کہ حضرت مجدد  
 الف ثانی علیہ الرحمۃ تو سرہند شریف میں آرام فرما ہیں مگر ان کے افکار پر ساری دنیا میں کام ہو رہا ہے،

عقیدت مند جوق در جوق بارگاہ مجددیہ میں فیض پانے کے لیے حاضر ہو رہے ہیں..... مجدد العصر حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد دامت برکاتہم العالیہ کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں، ان کے زیر سایہ امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی (پاکستان) نے ۲۰۰۵ء میں ”جہان امام ربانی“ کی سات جلدیں شائع کیں اور اب مزید پانچ جلدیں شائع کی ہیں، وہ اور ان کے رفقاء اس عظیم کام پر مبارکباد کے مستحق ہیں انھوں نے کہا کہ اگر ہندوستان کے نقشبندی مراکز مجدد العصر یا امام ربانی فاؤنڈیشن پاکستان سے رابطہ قائم کریں تو سلسلہ کا عظیم الشان کام ہوگا کیوں کہ الحجد داکیڈمی بھی جہان امام ربانی اور حضرت مجدد العصر کا فیضان ہے.....

کانفرنس کی نظامت کی سعادت مولانا محمد انس نقشبندی مسعودی اور جناب قیصر خالد نے حاصل کی..... تلاوت قرآن کریم سے شروع ہونے والی اس کانفرنس کا اختتام صلوٰۃ وسلام اور دعائے خیر پر ہوا..... شرکاء میں درج ذیل رسائل بطور تحفہ پیش کیے گئے.....

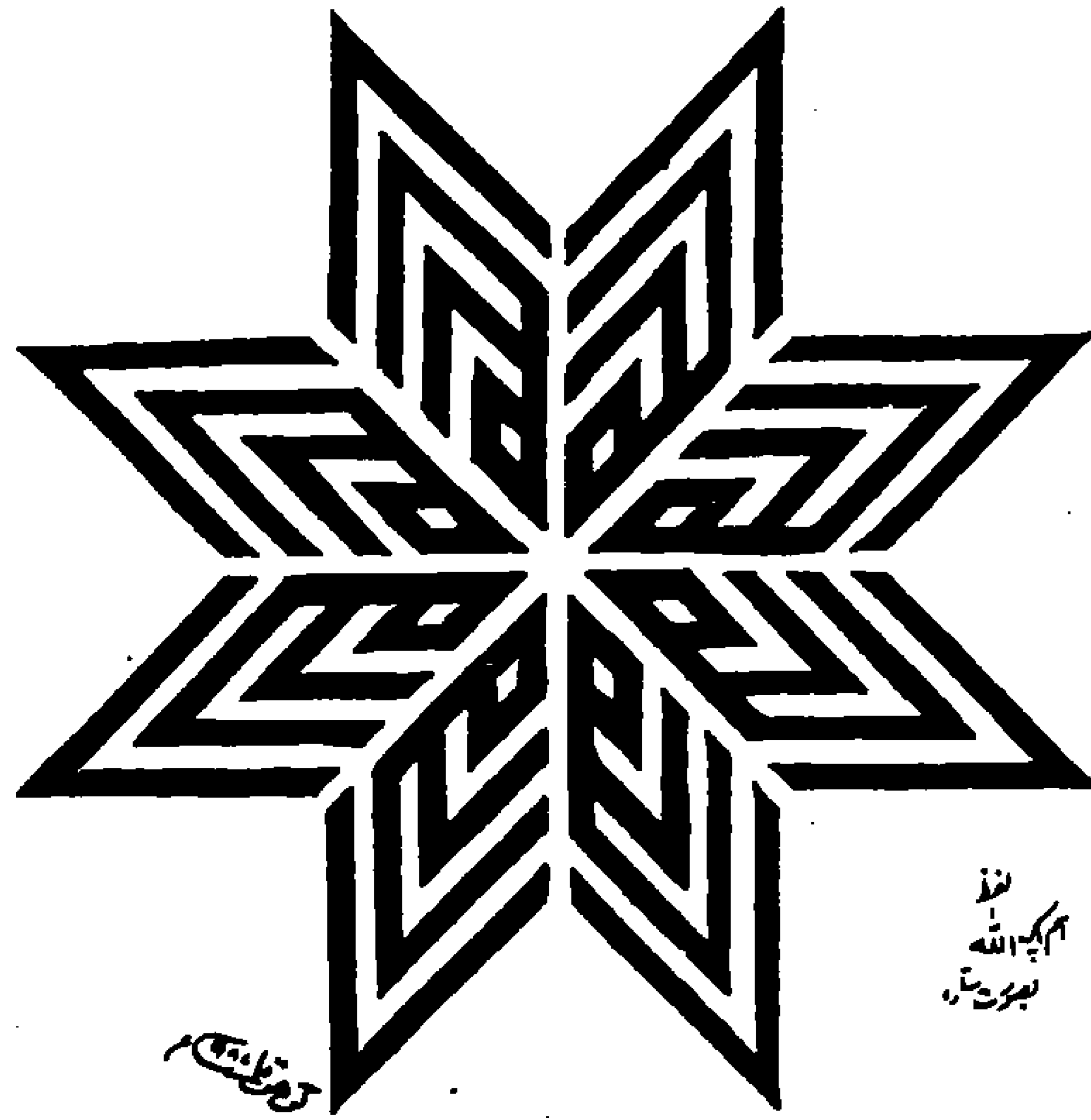
☆..... مجدد اعظم (پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد)

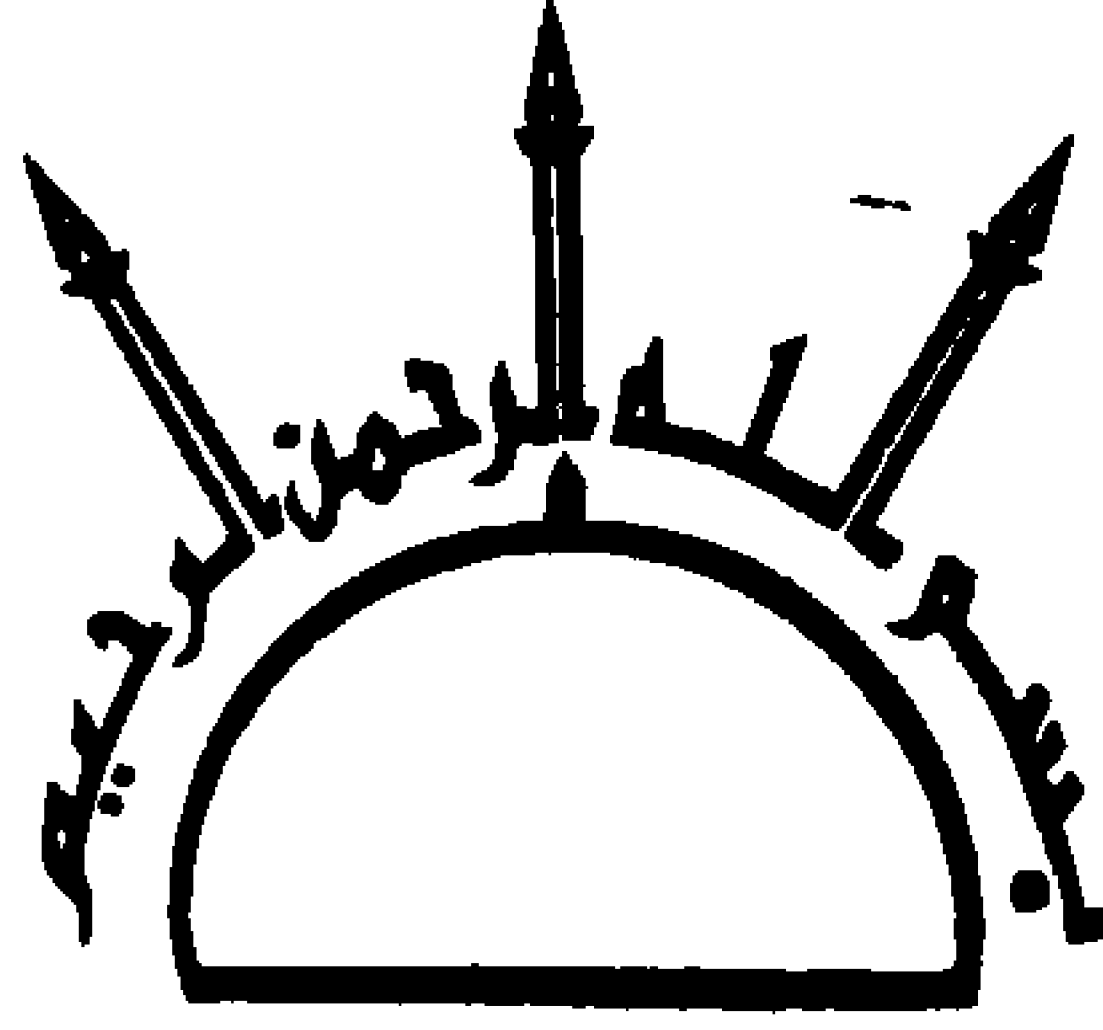
☆..... مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے سلاطین کی ارادت و عقیدت

(صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد)

☆..... ماہنامہ امان الہند دہلی کا حضرت مجدد الف ثانی نمبر

☆.....☆.....☆





# باقیاتِ جہانِ امام ربانی

جلد سوم..... باب چہارم







پیشتر سنو شریف

وَمَا يَكْفُرُ الْإِنْسَانُ بِمَا كُنَّ آيَاتُ اللَّهِ تَعَالَى يُخَذِّلُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

جہانِ امامِ ربانی مجدد الف ثانی کا

# موضوعاتی اشاریہ

مرتبہ

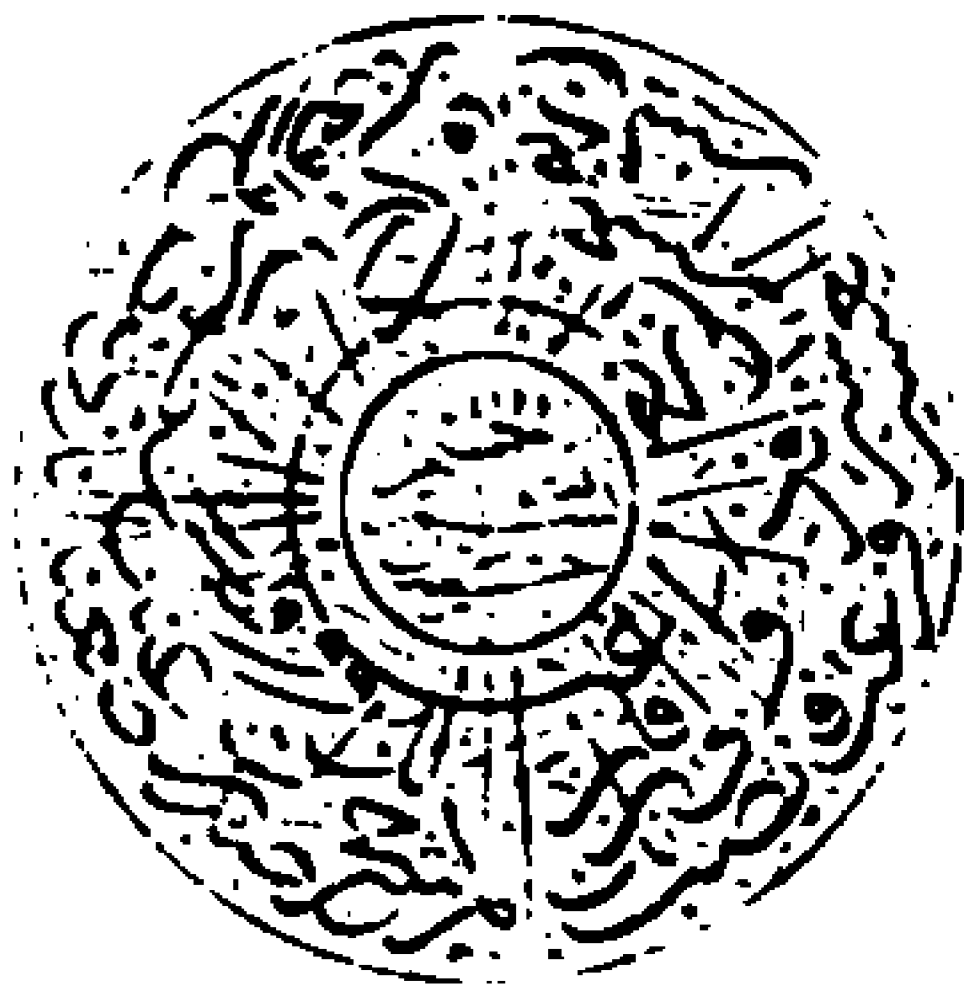
صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادر علی

## آئینہ خانہ

نمبر شمار	عنوان
۱	ابتدائیہ — محمد عبدالستار طاہر مسعودی
۲	باب ۱ — انتسابات
۳	باب ۲ — حمد و نعت
۴	باب ۳ — ابتدائیہ، افتتاحیہ اور اختتامیہ
۵	باب ۴ — مناقب
۶	باب ۵ — مناجات
۷	باب ۶ — تاثرات
۸	باب ۷ — اکابر نقشبندیہ
۹	باب ۸ — حضرت مجدد الف ثانی — حالات و خدمات
۱۰	باب ۹ — حضرت مجدد الف ثانی، امتیازات و تفرقات
۱۱	باب ۱۰ — حضرت مجدد الف ثانی اور تفسیر
۱۲	باب ۱۱ — حضرت مجدد الف ثانی اور فقہ
۱۳	باب ۱۲ — تخریج احادیث از مکتوبات شریف
۱۴	باب ۱۳ — حضرت مجدد الف ثانی اور عقائد و نظریات
۱۵	باب ۱۴ — حضرت مجدد الف ثانی اور تصوف
۱۶	باب ۱۵ — حضرت غوث اعظم، امام اعظم اور
	حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہم
۱۷	باب ۱۶ — حضرت مجدد الف ثانی اور تاریخ و سیاست

نمبر شمار	عنوان
۱۸	باب ۱۷ — مکتوبات شریف اور عربی زبان و ادب
۱۹	باب ۱۸ — مکتوبات شریف اور فارسی زبان و ادب
۲۰	باب ۱۹ — تفہیم مکتوبات شریف
۲۱	باب ۲۰ — حضرت مجدد الف ثانی اور متفرقات
۲۲	باب ۲۱ — مشائخ نقشبندیہ مجددیہ
۲۳	باب ۲۲ — نگار خانہ (تعارف مقالہ نگاران)
۲۴	باب ۲۳ — جہان امام ربانی کے مبصرین (جام جم)
۲۵	باب ۲۴ — رونداد محافل تشکر
۲۶	باب ۲۵ — مخطوطات
۲۷	باب ۲۶ — مرقعات علمی (علمی نوادر)
۲۸	باب ۲۷ — مرقعات عمومی (مزارات و عمارات)
۲۹	باب ۲۸ — کتابیات
۳۰	باب ۲۹ — اشاریات
۳۱	باب ۳۰ — نظائر خوشنویسی



بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## ابتدائیہ



”جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی“ کے پہلے محرک حضرت علامہ رضوان احمد نقشبندی مجددی ہیں انہوں نے ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء میں نبہانی العصر، مجدد عصر حضرت مسعود ملت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز پر تحقیقی مقالات کو یکجا کر کے شائع کرنے کی تحریک و ترغیب دلائی۔

اس اثناء میں مولانا جاوید اقبال مظہری صاحب کو خواب میں حضرت مجدد پر کام کرنے کیلئے اشارہ ملا، چنانچہ انہوں نے حضرت قبلہ مسعود ملت زید لطفہ سے ذکر کیا۔ اور امام ربانی فاؤنڈیشن کا ۲۰۰۲ء میں قیام عمل میں آیا۔ جس کے سرپرست اعلیٰ، حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب ہیں جبکہ چیئرمین صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد صاحب کو منتخب کیا گیا اور مولانا جاوید اقبال مظہری بانی اور ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے اور امام ربانی فاؤنڈیشن کے معاملات چلانے کے لیے ایک انتظامی بورڈ مقرر کیا گیا۔



امام ربانی فاؤنڈیشن کے قیام سے قبل حضرت مجدد قدس سرہ العزیز کے حوالے سے کام کے لیے ۱۹۹۲ء میں حضرت مسعود ملت کی زیر نگرانی ”ادارہ معارف مجدد الف ثانی“ کا قیام عمل میں آیا۔ جس کے سرپرستوں میں پیر محمد ابراہیم جان سرہندی علیہ الرحمۃ اور پیر عبدالوحید جان سرہندی تھے۔ اس ادارے کے صدر حضرت پیر فضل الرحمن آغا مجددی ہیں اور نائب صدور حضرت صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر اور مفتی محمد جان نعیمی اور مولانا جاوید اقبال مظہری صاحب سکریٹری جنرل ہیں۔

اس ادارے نے چند کتابیں شائع کیں، لیکن فعال نہ رہا۔ چنانچہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ پر کام کے

لیے امام ربانی فاؤنڈیشن کا قیام ناگزیر ہو گیا۔



ماہ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ / مئی ۲۰۰۲ء میں ”جہان امام ربانی“ پر کام کا آغاز ہوا۔ حضرت قبلہ مسعود ملت اس کی جلد اول کے افتتاحیہ میں تحریر فرماتے ہیں:

”ابتدا میں خیال تھا کہ یہ کام ایک جلد میں سمٹ جائے گا۔۔۔ پھر کام بڑھا تو خیال آیا کہ شاید دو جلدوں میں سمٹ جائے، پھر بڑھتے بڑھتے، بڑھتا ہی چلا گیا، اور سمیٹا تو برسوں کا کام مہینوں میں، مہینوں کا کام ہفتوں میں، ہفتوں کا کام دنوں میں، دنوں کا کام گھنٹوں میں اور گھنٹوں کا کام لمحوں میں سمٹتا چلا گیا۔۔۔ اور ایک نہ دو، مکمل سات ضخیم جلدوں میں کام سمٹا۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت و نصرت، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی توجہ خاص اور اکابر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ اور آباء و اجداد کرام علیہم الرحمۃ کی توجہات عالیہ کے طفیل برق رفتاری سے یہ کام انجام پایا۔۔۔ حوصلہ بڑھتا گیا، وہ کام ہوتے رہے جن کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔“

۲۰۰۲ء سے ۲۰۰۵ء تک تین سال مسلسل جدوجہد کر کے پہلی چھ جلدیں ۱۴۲۵ھ / ۲۰۰۵ء میں منظر عام پر آئیں جو ایک سو ملکی و غیر ملکی فضلاء و محققین کے علمی و تحقیقی مقالات سے آراستہ ہیں۔ ایک اضافی جلد ”نور علی نور“ کے عنوان سے شائع ہوئی جو جہان امام ربانی کے مختلف مرقعات پر مشتمل ہے اس میں مقدس و تاریخی یادگار عمارات اور مزارات کی ۱۰۸ رنگین تصاویر آرٹ پیپر پر شائع کی گئی ہیں۔ جہان امام ربانی کی گیارہ جلدوں میں ہر جلد میں پانچ ابواب ہیں۔۔۔ ہر جلد کو ”اقلیم“ سے تعبیر کیا گیا ہے اور باب کو ”کشور“ سے۔۔۔ ہر جلد میں نعت، منقبت اور تاثرات ہیں۔۔۔ ہر جلد میں ابتدا سے بھی ہے اور حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے حالات میں ایک مقالہ بھی شامل کیا گیا ہے۔



پہلی چھ جلدوں کی اشاعت کے بعد مزید مقالات اور نگارشات دستیاب ہوتے رہے، اور یوں مزید



پانچ جلدوں کا مواد جمع ہو گیا۔ پھر یہ خبر ملی کہ ”باقیات جہانِ امام ربانی“ کے عنوان سے تین اور جلدیں مرتب ہوں گی۔



”جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی“ کی گیارہویں جلد کتابیات، اشاریہ کتب و رسائل، اشاریہ اماکن، اشاریہ اسماء الرجال پر مشتمل ہے۔ ”جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی“ کے تعارف اور سرسری موضوعاتی جائزہ پر مبنی ”جہاں نما“ برادرِ مڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری نے مرتب کیا تھا جو مزید اضافوں کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اب حضرت قبلہ مسعود ملت نے احقر کے نام ایک کرم نامے میں تحریر فرمایا کہ:

”محققین کی سہولت کے لیے یہ خیال آیا کہ مقالات کا ایک (تفصیلی)

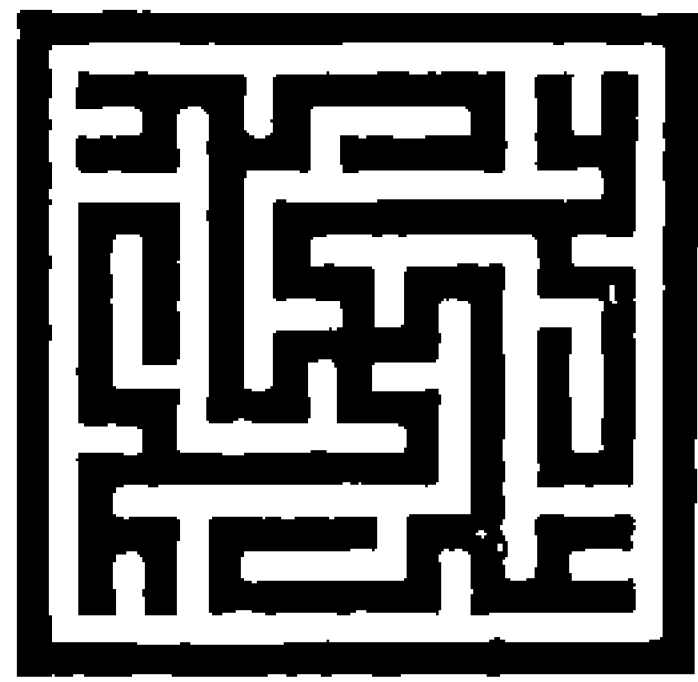
موضوعاتی اشاریہ مدون کیا جائے۔“

چنانچہ تعمیل ارشاد میں زیر نظر اشاریہ مرتب کیا گیا۔ اُمید ہے کہ اہل علم و فضل اور محققین اس سے بھرپور استفادہ کر سکیں گے۔ برادرِ مڈاکٹر قاری محمد رفیق مسعودی مدظلہ العالی نے اپنی گونا گوں مصروفیات سے قیمتی وقت نکال کر احقر کی رہنمائی فرمائی۔ اسی طرح برادرِ ملک محمد سعید مسعودی نے شبانہ روز محنت شاقہ سے قارئین کے ذوق کا سامان کیا، پھر تمام تیاری کے بعد برادرِ مڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری مدظلہ العالی نے اس پر نظر ثانی فرما کر بعض اضافات اور ترامیم فرما کر نوازا، احقر ان حضرات کا تہ دل سے ممنون ہے۔ مولائے کریم تمام حضرات کی مساعی جمیلہ کو مقبول و منظور فرمائے، اور ہم سب کو حسن عاقبت سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

اللہم ربنا آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

احقر

محمد عبدالستار طاہر مسعودی



علیہ السلام

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

## باب.....۱ انتسابات

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب..... انتسابات

نمبر شمار	بنام	جلد	صفحہ
۱	سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے قافلہ سالار خلیفہ اول		
	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام	اول	۷
۲	شیخ المشائخ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ علیہ الرحمۃ کے نام	دوم	۵
۳	محقق اہل سنت حضرت شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی		
	علیہ الرحمۃ (درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی) کے نام	سوم	۵
۴	محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے نام	چہارم	۵
۵	برصغیر کے اُس مرد کامل کے نام جس نے چودہویں صدی ہجری میں تعلیمات مجددیہ کو فروغ دیا اور اس کی موثر ترجمانی فرمائی۔	پنجم	۵
۶	چراغ دہلی فقیہ الہند حضرت محمد مسعود شاہ دہلوی علیہ الرحمۃ		
	کے نام	ششم	۵
۷	محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی		
	علیہ الرحمۃ کے نام	ہفتم	۵
۸	شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرچپوری علیہ الرحمۃ کے نام	ہشتم	۵
۹	حضرت شاہ محمد رکن الدین الوری علیہ الرحمۃ کے نام	نہم	۵
۱۰	محدث علی پوری حضرت پیر سید جماعت علی شاہ علیہ الرحمۃ		
	کے نام	دہم	۵
۱۱	حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے نام	یازدہم	
۱۲	مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمۃ (امام و خطیب مسجد جامع فتح پوری، دہلی) کے نام	نوز علی نوز	۷

بسم الله الرحمن الرحيم  
 . نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

باب.....۲

حمد و نعت

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب.....۲ — حمد و نعت

نمبر شمار	مطلع	نعت نگار	جلد	صفحہ
۱	ذہن میں عالم تنویر کہاں سے لاؤں حرف میں نور کی تصویر کہاں سے لاؤں	کیف بناری	اول	۱۲۰
۲	وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں یہی پھول خار سے دور ہے، یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	اول	۱۲۱
۳	زمین و زماں تمہارے لیے، مکیں و مکاں تمہارے لیے چنیں و چنناں تمہارے لیے، بنے دو جہاں تمہارے لیے	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	دوم	۱۱
۴	چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے مرادل بھی چمکا دے چمکانے والے	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	سوم	۱۱
۵	کس کے جلوہ کی جھلک ہے، یہ اُجالا کیا ہے؟ ہر طرف دیدہ حیرت زدہ، تکتا کیا ہے؟	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	چہارم	۱۳
۶	سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی سب سے بالا و والا ہمارا نبی	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	پنجم	۱۱
۷	کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ قرض لیتی ہے گناہ، پرہیز گاری، واہ واہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	ہشتم	۱۳
۸	لَمْ يَأْتِ نَظِيرُكَ فِي نَظَرٍ، مَثَلِ تُونَهْ شُدْ پیداجانا جگ راج کوتاج تورے سر سو، ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	ہفتم	۱۱
۹	زہے عزت و اعتلائے محمد کہ ہے عرش حق، زیر پائے محمد	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	ہشتم	۱۱

نمبر شمار	مرطلع	نعت نگار	جلد	صفحہ
۱۰	وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	نہم	۱۱
۱۱	تیرے دن، اے بہار پھرتے ہیں بھینی سہانی صبح میں، ٹھنڈک جگر کی ہے	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	دہم	۱۳
۱۲	کلیاں کھلیں دلوں کی، ہوا یہ کدھر کی ہے؟ سچی بات سکھاتے یہ ہیں سیدھی راہ چلاتے یہ ہیں	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	یازدہم	۱۳







بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

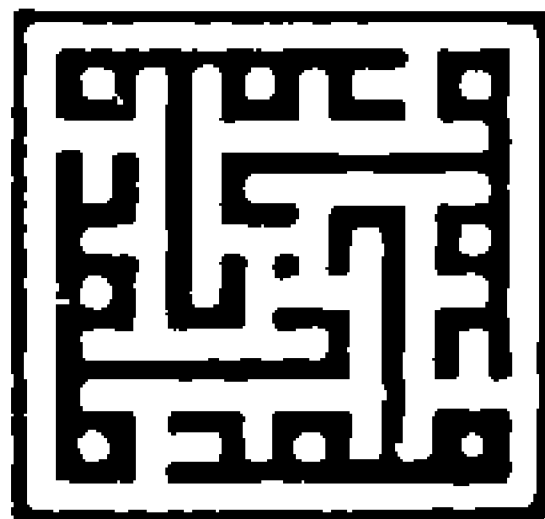
باب.....۳

ابتدائیہ، افتتاحیہ اور اختتامیہ

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۳ — ابتدائیہ، افتتاحیہ اور اختتامیہ

نمبر شمار	ابتدائیہ/افتتاحیہ	لکھنے والے	جلد	صفحہ
۱	تقدیم	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	اول	۵۸۵۳۱
۲	ابتدائیہ	مولانا جاوید اقبال مظہری	اول	۶۸۵۵۹
۳	افتتاحیہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	اول	۱۱۵۵۶۹
۴	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دوم	۲۰۵۱۹
۵	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	سوم	۲۰۵۱۹
۶	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	چہارم	۲۶۵۲۵
۷	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	پنجم	۲۵۵۲۳
۸	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۲۳۵۲۱
۹	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ہفتم	۲۶۵۲۳
۱۰	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ہشتم	۲۲۵۱۹
۱۱	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	نہم	۲۲۵۱۹
۱۲	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دہم	۳۳۵۲۹
۱۳	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم	۲۹
۱۴	اختتامیہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	یازدہم	۹۰۳
۱۵	حرف آغاز	مولانا جاوید اقبال مظہری	نور علی نور	۱۴۵۱۱



نور علی نور

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

باب.....۴

مناقب

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم  
باب ۴ — مناقب

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۱	سپیدہ دم کہ ازیں خاکدانِ ظلمانی علم کشید سرعرشِ روح سیلانی	عابد حسین عابد سہسوانی	اول	۱۲۳
۲	امام زماں قطبِ اقطابِ عالم کہ چوں اوندانم کہ بگزشت یک تن	خواجہ عبداللہ بن خواجہ باقی باللہ	اول	۱۲۵
۳	ذبابے را تمنائے شکر شد بدین سودا سوائے ہر بام و در شد	خواجہ محمد ہاشم کشمی	اول	۱۳۵
۴	(مثنوی شریف در شان حضرت مجدد الف ثانی) سراپا نسخہ اخلاقِ فاروق بزہر منقصتِ تریاقِ فاروق	خواجہ محمد ہاشم کشمی	اول	۱۴۴
۵	نقشبندیہ عجب طائفہ پرکار اند کہ چو پرکار درین دائرہ سربرکار اند	شیخ محمد شعیب	اول	۲۰۱
۶	(قصیدہ در مدح خواجہای نقشبندیہ) مرکز نور و تجلی ہے دیار سرہند واہ کیا شان ہے کیا عز و وقار سرہند	قاری غلام صابر قدیری سندیلوی	اول	۳۸۹
۷	مرکز نور و تجلی ہے دیار سرہند واہ کیا شان ہے کیا عز و وقار سرہند	ڈاکٹر اقبال سرہندی	اول	۳۹۲
۸	کیا نہادِ شکستہ دیں کو آ کے پھر استوار تونے خزاں رسیدہ چمن کو پھر کردیا سراپا بہار تونے	سید فیض الحسن شاہ	دوم	۱۴
۹	اے خاکِ پاک روضہِ عمیری و عمری کہ اہل جہاں زبوائے تومد ہوش گشتہ اند	شاہ عبدالغنی محدث دہلوی	دوم	۱۶

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۱۰	حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر وہ خاک کہ زیر فلک مطلع انوار	ڈاکٹر محمد اقبال	دوم	۱۸
۱۱	خلاق دو عالم ہے نگہ دار مجدد ہیں سرور کونین بھی دلدار مجدد	قمریزدانی	سوم	۱۳
۱۲	پلا دے ساقیا ساغر مجدد الف ثانی کا کہ ہوں مشتاق میں یکسر مجدد الف ثانی کا	خواجہ احمد حسین خاں نقشبندی	سوم	۱۴
۱۳	خود آشنا بھی رہا اور خدا آگاہ بھی تھا وہ ایک مرد قلندر جو بادشاہ بھی تھا	کلیم عثمانی	سوم	۱۵
۱۴	تم سا ہے مجدد کون ولی سلطان عالم سرہندی ہے شان تمہاری لبیلی سلطان عالم سرہندی	اعزاز الدین احمد صدیقی	سوم	۱۶
۱۵	صاحب تجدید دین احمد مختار ہے اس لیے تو شیخ سرہند سے ہم کو پیار ہے	عبد الحکیم خاں اختر شاہ جہانپوری	سوم	۱۷
۱۶	مجدد نامہ (منظوم سوانح)	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	سوم	۳۵
۱۷	ای شہنشاہ ہدیٰ محبوب درگاہ احد مادر گیتی نزادہ مثل تو نیکو ولد	خواجہ نظام الدین سرہندی	چہارم	۱۷
۱۸	بگو داستان ز احمد نقشبند کہ داری دل از داغ مہر ش سپند	خواجہ عبدالاحد وحدت	چہارم	۲۱
۱۹	دکھا دے اے خدا روضہ مجدد الف ثانی کا کہ ہل مدت سے میں شیدا مجد طیف ثانی کا	خواجہ احمد حسین خاں نقشبندی	چہارم	۲۲
۲۰	اے عالم اسلام کی شخصیت خود دار اللہ نے بخشی ہے تجھے دولت کردار	قمریزدانی	چہارم	۲۴



شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۲۱	آفتاب شرف (قصیدہ)	محمد ابوالشرف مجددی معصومی	چہارم	۳۴
۲۲	محی دین شیخ احمد بے گماں			
۲۳	طبق حال عہد خود کردہ بیاں چوں دگر فرسود رنگ اسلام را داد شرکت با خدا اصنام را	چوہدری غلام صدانی	چہارم	۳۰
۲۴	(مثنوی صدانی) اشک ریزاں ہنشم سر ہر وہ گزرے ہر کہ از ہر طرف آید ز تو پیر سم خبرے	چوہدری غلام صدانی	چہارم	۳۲
۲۵	(اشک باری و دل فگاری) سر ہند کی وہ پاک زمیں خطہ جنت آرام جہاں کرتا ہے اک محرم اسرار	خواجہ محمد ہاشم کشمی	چہارم	۳۵۲
۲۶	تیرے انوار تاباں یا مجدد گلستاں در گلستاں یا مجدد (مقام رفیع)	تاج الدین تاج	پنجم	۱۳
۲۷	یہ کچھ اشعار بے جاں یا مجدد کہاں ہیں تیرے شایاں یا مجدد (خلق کریم)	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	پنجم	۱۶
۲۸	صدر بزم عارفاں ہیں تاجدار سر ہند رہنمائے سالکاں ہیں تاجدار سر ہند	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	چہارم	۱۸
۲۹	سرمہ ہے مری آنکھ کا یہ خاک گہر بار خوابیدہ ہے اس خاک میں وہ بندہ بیدار	ابوالا رشد محمد حفیظ نقشبندی	پنجم	۳۶۹
		سید انیس احمد نقشبندی	ششم	۱۵

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۳۰	رخ توحید کے زیور مجدد الف ثانی ہیں نوید ظن پیغمبر مجدد الف ثانی ہیں	بشیر حسین ناظم	ششم	۱۸
۳۱	عظیم المرتبت ذی شاں مجدد الف ثانی ہیں ظہور جلوہ یزداں مجدد الف ثانی ہیں	ابوالطاہر فدا حسین فدا	ششم	۱۹
۳۲	دہر را مرثدہ کہ وضعے دگرے پیدا شد ز شب تیرہ مبارک بحرے پیدا شد (میلا دمجد)	محمد سلیم جان سلیم مجددی	نور علی نور ہشتم	۲۲ ۱۶
۳۳	پیدہ دم کہ ازیں خاکدانِ ظلمانی علم کشید سرعرش روح سیلانی (کدام شاہ مجدد)	عابد حسین عابد سہوانی	نور علی نور	۲۷
۳۴	تعالی اللہ کے یار ہے آں حضرت کی مدحت کا ہے نام پاک شیخ احمد گل باغ ولایت کا (قصیدہ در شانِ مجدد الف ثانی)	خواجہ احمد حسین خاں نقشبندی	ہفتم	۱۵
۳۵	اے مجدد! لاج رکھ لی تھی ہماری آپ نے کر کے تجبید وفا کی تاجداری آپ نے چراغ نقشبند اں خواجہ معصوم ملاذ مستمند اں خواجہ معصوم	ڈاکٹر اقبال سرہندی	ہفتم	۱۶
۳۶	(قصیدہ در مدح حضرت خواجہ معصوم) سرور افزا سراسر ہند کی معلوم ہوتی ہے یہاں کی زندگی میں زندگی معلوم ہوتی ہے (دربار عالیہ مجددیہ سرہند شریف)	مولانا محمد حسن نوحانی زکوڑی	ہفتم	۱۷
۳۷		حمید صدیقی لکھنوی	ہفتم	۱۹

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۳۸	جو آنکھیں ہیں تو پڑھ شیخ مجدد کی وہ تحریریں نہاں ہیں جن کے ہر نقطے میں دین و دل کی تفسیریں (شانِ مجدد)	فیض لدھیانوی	ہفتم	۲۱
۳۹	امام زماں قطبِ اقطابِ عالم کہ چوں اوندانم کہ بگزشت یک تن فخر الکرام وقد و ہلفنا ہم	خواجہ عبداللہ ابن خواجہ باقی باللہ	ہشتم	۱۳
۴۰	زین الخلیقہ مقتدی دین الہدی مکاتیب آن شاہ عالی نسب کہ در الف ثانی ست امام ہمام (قطعات تاریخ طبع مکتوبات امام ربانی) امر ترا یڈیشن ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۶ء	محمد جان العمری البحری آبادی	ہشتم	۱۳
۴۱	یا الہی! اپنی ذات کبریا کے واسطے رحم کر مجھ پر محمد مصطفیٰ کے واسطے (حضرت مجدد کا شجرہ طریقت قادریہ صابریہ)	محمد عبداللہ نقشبندی مجددی	ہشتم	۱۷۷
۴۲	مرے دل میں محبت ہے مجدد الف ثانی کی مراتوشہ عقیدت ہے مجدد الف ثانی کی شمع رہ عرفاں ہیں مجدد الف ثانی ایماں کے نگہباں ہیں مجدد الف ثانی سپیدہ دم کہ ازیں خاکدانِ ظلمانی علم کشید سرعرش روح سیلانی اے عالم اسلام کی شخصیت خوددار اللہ نے بخشی تھی تجھے دولت کردار	مرزا غلام جیلانی پشاور متخلص بے صبح سالم	ہشتم	۳۶۱
۴۳		علامہ عبدالحکیم خاں اختر شاہ جہانپوری	نہم	۱۵
۴۴		پروفیسر عبدالحفیظ کاردار قادری نوری	نہم	۱۷
۴۵		عابد حسین عابد سہوانی	دہم	۱۹
۴۶		قمریزدانی	دہم	۲۲

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۴۷	اے شہنشاہ مجدد، کاشف اسرار ذات	پروفیسر محمد حسین آسی	دہم	۲۳
۴۸	تیرے درکار راستہ ہے بالیقین راہ نجات نوائے صبح سعادت پہ بے شمار سلام	خالد محمود خالد نقشبندی	دہم	۲۶
۴۹	نسیم باغ ہدایت پہ بے شمار سلام عصر نو میں دین حق کا ترجمان جاتا رہا	ڈاکٹر محمد ظفر اقبال نوری	دہم	۵۱۳
۵۰	مسک حب نبی کا پاسباں جاتا رہا پسیدہ دم کہ ازیں خاکدان ظلمانی	عابد حسین عابد سہوانی	دہم	۱۹
۵۱	علم کشید سرعرش روح سیلانی اے عالم اسلام کی شخصیت خوددار	قمریزدانی	دہم	۲۲
۵۲	اے شہنشاہ مجدد، کاشف اسرار ذات	پروفیسر محمد حسین آسی	دہم	۲۳
۵۳	تیرے درکار راستہ ہے بالیقین راہ نجات نوائے صبح سعادت پہ بے شمار سلام	خالد محمود خالد نقشبندی	دہم	۲۶
۵۴	نسیم باغ ہدایت پہ بے شمار سلام کتابوں میں لکھا ہے آپ نے بھی پڑھا ہوگا	سید یونس جمشید پوری	یازدہم	۲۰
۵۵	مجدد الف ثانی کے بارے میں سنا ہوگا اس کا جاہ و مرتبہ اس کا حشم	طارق سلطانپوری	یازدہم	۲۲
۵۶	انقلاب وقت سے ہوگا نہ کم ولایت کے وہ میرکارواں ہیں	محمد حفیظ نقشبندی	یازدہم	۲۴
۵۷	مجدد قصر حق کے پاسباں ہیں صاحب تجددید دین احمد مختار آپ	سید شبیر حسین شاہ زاہد	یازدہم	۲۵
	ماحی دین الہی، ناہی اشرا آپ			

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۵۸	دل و جاں میں جلوہ نما شیخ مجدد ہیں	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	یازدہم	۴۴
۵۹	بحمد اللہ! میرا آسرا شیخ مجدد ہیں	پروفیسر محمد حسین آسی	یازدہم	۷۷۵
۶۰	رہے زباں پہ شان امام ربانی	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	یازدہم	۷۷۸
۶۱	سنا لے کلک بیان امام ربانی	ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی	یازدہم	۸۶۲
۶۲	عجب رنگ پر ہے جہان مجدد	شاہ عبدالغنی مہاجرکی	یازدہم	۹۰۲
۶۳	فروع قمر ہے جہان مجدد	پروفیسر محمد حسین آسی	یازدہم	۹۲۴
	اٹھایا جس نے دین حق کا پرچم			
	بنا جو غازیان ہند کا ضیغم			
	اے خاک پاک روضہ عیسری و عنبری			
	کہ اہل جہان زبوں تو مدہوش گشتہ ارز			
	آج تک ہے گونج کس کے نعرہ تکبیر کی			

فَلَا تَحْزَنْ

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

باب.....۵

مناجات



بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم  
باب ۵ — مناجات

شمار	مطلع	شاعر	جلد	صفحہ
۱	جفاہر سو ہے رقصاں یا مجدد یہ اُمت ہے پریشان یا مجدد	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	پنجم	۲۰
۲	حضرت احمد مجدد المدد الف ثانی راضیای اوّل	نواب معشوق یار جنگ بہادر (مقامات محمود، ص ۳۸۵)	پنجم	۳۴۰
۳	لا پھر ایک بار وہی بادہ و جام اے ساقی ہاتھ آجائے مجھے میرا مقام اے ساقی	ڈاکٹر محمد اقبال	پنجم	۵۰۷
۴	میں ہوں اور موج بلا خیز ہے شیالہ شاہ سرہند، ہوا تیز ہے شیالہ	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	ششم	۱۷
۵	یا مجدد الف ثانی اے شہہ عالی جناب مقتدائے شرق و غرب و بجائے شیخ و شباب	عبداللہ جان عرف شاہ آغا سوم	ششم	۴۰۸
۶	خداوند بحق اسم اعظم بنور سید اولاد آدم	مولانا خالد کردی شامی نقشبندی	ششم	۸۵۸
۷	المدد چشم و چراغ قادری می سزد در خواجگان خواجگی	نواب معشوق یار جنگ بہادر (مقامات محمود)	ہشتم	۳۷۰
۸	(ہشت لوائے غوث اعظم علیہ الرحمۃ) یا مجدد الف ثانی پیر غمخوار مدد	خواجہ نظام الدین سرہندی	نہم	۱۳
۹	ای شہنشاہ ہدیٰ محبوب درگاہ احد مادر گیتی نزادہ مثل تو نیکو ولد خداوند انجمن بے مثال بمراستی کہ مے تابد جمالت	مولوی وکیل احمد سکندر پوری	یازدہم	۹۸۵

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

## باب.....۶ تاثرات

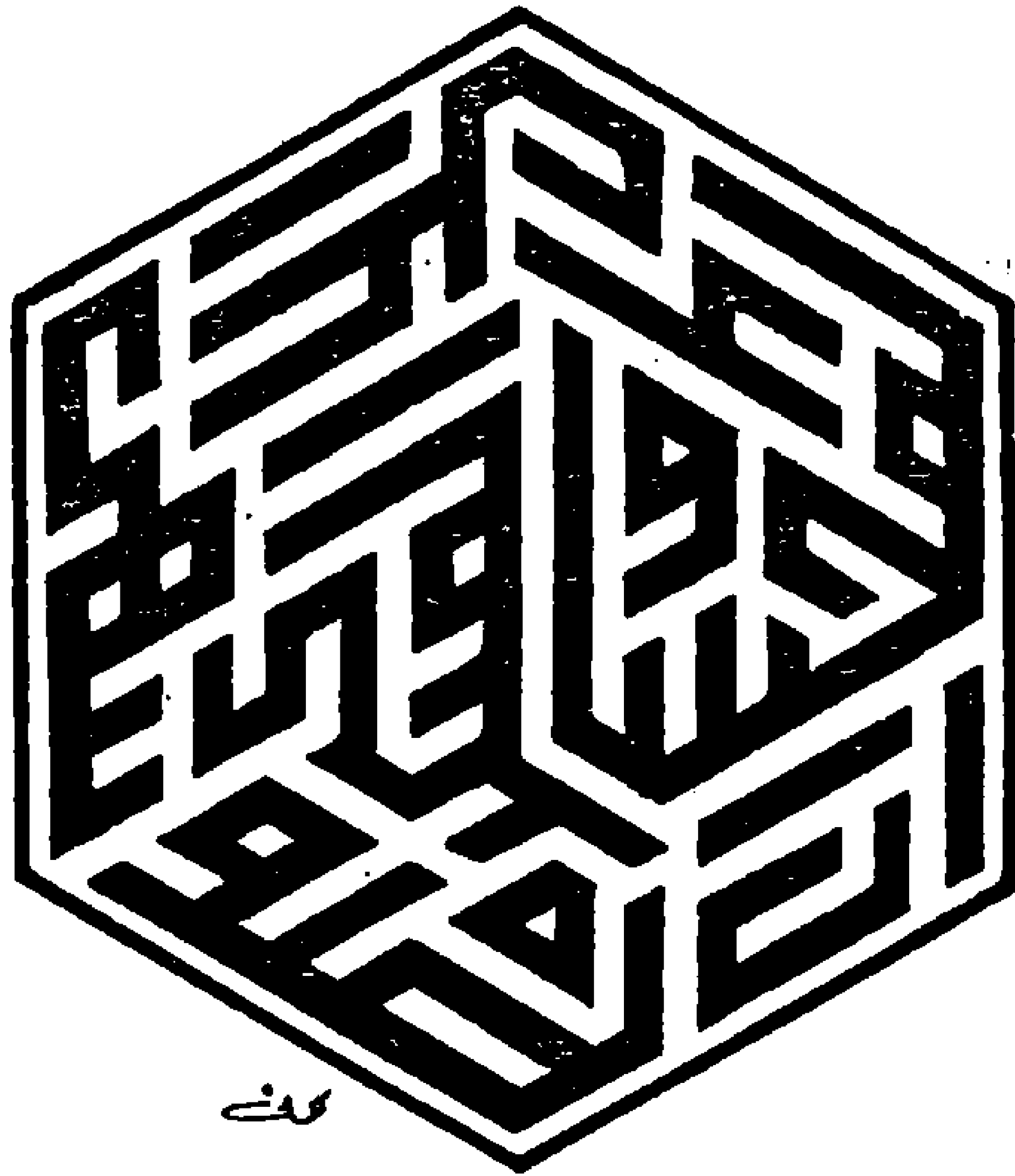
بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم  
باب ۶ — تاثرات

شمار	تاثر نگار	حوالہ	جلد	صفحہ
۱	خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ	”زبدۃ المقامات“ مطبوعہ کانپور	اول	۱۲۹
۲	حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	مکتوب بنام خواجہ معصوم، دفتر دوم، مکتوب ۶	اول	۱۳۲
۳	حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ	”جواہر مجددیہ“ از خواجہ احمد حسین خان	اول	۱۴۰
۴	حضرت شیخ احمد جام علیہ الرحمۃ	”حضرات القدس“ جلد دوم	اول	۱۴۰
۵	حضرت خلیل اللہ بدخشی علیہ الرحمۃ	”حضرات القدس“ جلد دوم	اول	۱۴۱
۶	شیخ عبداللہ قطب علیہ الرحمۃ	مکتوبات شیخ عبداللہ قطب (قلمی)	اول	۱۴۱
۷	شیخ عبدالقدوس گنگوہی علیہ الرحمۃ	”جواہر مجددیہ“	اول	۱۴۲
۸	شیخ سلیم چشتی علیہ الرحمۃ	”جواہر مجددیہ“	اول	۱۴۲
۹	شیخ نظام نارنول علیہ الرحمۃ	”جواہر مجددیہ“	اول	۱۴۲
۱۰	شیخ عبداللہ سہروردی علیہ الرحمۃ	”جواہر مجددیہ“	اول	۱۴۲
۱۱	ارکان سلطنت اکبری	”جواہر مجددیہ“	اول	۱۴۳
۱۲	شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ	”مرج البحرین“	اول	۱۴۵
۱۳	شیخ نورالحق بن شیخ عبدالحق محدث دہلوی	”تمتہ اخبار الاخیار“	اول	۱۴۶
۱۴	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ	”نفائس السانحات فی تذیل الباقیات الصالحات“	اول	۱۴۷
۱۵	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی	”مکتوبات امام احمد رضا بریلوی“	اول	۱۴۷
۱۶	مفتی ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمۃ	بروایت شیخ محمد عارف ضیاء مدنی	اول	۱۴۸
۱۷	نواب صدیق حسن خان	”تقصار جیود الاحرار من تذکار جنود الابرار“	دوم	۲۱
۱۸	ابوالحسن علی ندوی	”تاریخ دعوت و عزیمت“ جلد چہارم	دوم	۲۲

شمار	تأثر نگار	حوالہ	جلد	صفحہ
۱۹	شیخ محمد اکرام	”رود کوثر“	دوم	۲۳
۲۰	رشید احمد گنگوہی	قلمی بیاض علامہ محمد ہاشم جان سرہندی	دوم	۲۴
۲۱	ڈاکٹر محمد اقبال	مکتوب پروفیسر یوسف سلیم چشتی	سوم	۲۱
۲۲	ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	”شیخ سرہند“	سوم	۲۲
۲۳	ڈاکٹر حفیظ ملک	مسلم نیشنل ازم ان انڈیا & پاکستان	سوم	۲۲
۲۴	ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی	ہسٹری آف دم فریڈم موومنٹ	سوم	۲۲
۲۵	ڈاکٹر زبید احمد	دی کنٹری بیوشن آف انڈیا ٹو عربک لٹرچر	سوم	۲۲
۲۶	پروفیسر عزیز احمد	اسٹڈیز ان اسلامک کلچر	چہارم	۲۸
۲۷	پروفیسر سید خورشید حسین بخاری	ماہنامہ نور اسلام ”مجدد الف ثانی نمبر“	چہارم	۲۸
۲۸	پروفیسر محمد عارف اطہر	ماہنامہ نور اسلام ”مجدد الف ثانی نمبر“	چہارم	۲۸
۲۹	پروفیسر محمد اسلم	دین الہی اور اس کا پس منظر	چہارم	۲۹
۳۰	پروفیسر محمد رضا خان	تاریخ مسلمانان عالم	چہارم	۲۹
۳۱	ابوالکلام آزاد	عقیدہ ختم نبوت اور حضرت مجدد الف ثانی	پنجم	۲۶
۳۲	ابوالاعلیٰ مودودی	مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا بریلوی	پنجم	۲۶
۳۳	مولانا محمد سعید احمد مجددی	”البيان“	پنجم	۲۷
۳۴	شاہ حسین گردیزی	ماہنامہ نور اسلام ”مجدد الف ثانی نمبر“	پنجم	۲۷
۳۵	مولوی داؤد غزنوی	حیات اعلیٰ حضرت	پنجم	۲۸
۳۶	عبداللہ روپڑی	حیات اعلیٰ حضرت	پنجم	۲۸
۳۷	عبد المجید سالک	مسلم ثقافت ہندوستان میں	ششم	۲۴
۳۸	جمیل اطہر سرہندی	شیخ سرہند	ششم	۲۴
۳۹	اکبر شاہ خان نجیب آبادی	”قول حق“	ششم	۲۵

شمار	تأثر نگار	حوالہ	جلد	صفحہ
۴۰	سید انور علی ایڈووکیٹ	شیخ سرہند	ہشتم	۲۵
۴۱	سید انور علی ایڈووکیٹ	ریٹل اچیومنٹ آف ہیومن لائف	ہشتم	۲۶
۴۲	انسائیکلو پیڈیا پاکستانیکا	سید قاسم محمود	ہشتم	۲۶
۴۳	شخصیات کا انسائیکلو پیڈیا		ہشتم	۲۶
۴۴	اردو دائرہ معارف اسلامیہ	انسائیکلو پیڈیا آف اسلام، جلد دوم	ہشتم	۲۶
۴۵	ڈاکٹر محمود الحسن عارف		ہشتم	۲۹۲
۴۶	جسٹس پیر محمد کرم شاہ ازہری		ہفتم	۲۷
۴۷	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور	ہفتم	۲۸
۴۸	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد		ہفتم	۲۸
۴۹	پیر سید عاشق حسین مجددی سرہندی		ہفتم	۲۸
۵۰	محمد خالد مجددی		ہفتم	۲۸
۵۱	منیر حسین مسعودی	بر منگھم (یو۔ کے)	ہفتم	۲۸
۵۲	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور	نہم	۲۳
۵۳	علامہ یسین اختر مصباحی	بانی و صدر ”دار القلم“، ذاکر نگر، دہلی	نہم	۲۳
۵۴	مولانا شیر محمد خان رضوی	دارالعلوم اسحاقیہ، جودھ پور راجستھان	نہم	۲۴
۵۵	حاجی معراج الدین مسعودی	صدر ادارہ مسعودیہ، کراچی	نہم	۲۵
۵۶	حضرت ابو حفص عمر المجددی	سجادہ نشین خانقاہ شاہ ابوالخیر، کوئٹہ	ہشتم	۲۳
۵۷	علامہ محمد علیم الدین نقشبندی	شیخ الحدیث دارالعلوم سلطانیہ، جہلم	ہشتم	۲۵
۵۸	پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق ابڑو	پرنسپل پبلک اسکول، حیدر آباد سندھ	ہشتم	۲۵
۵۹	سید ذوالفقار شاہ مسعودی	ٹورنٹو، کینیڈا	ہشتم	۲۶
۶۰	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	شاہی امام و خطیب مسجد جامع فتحپوری، دہلی	دہم	۳۵

شمار	تاثر نگار	حوالہ	جلد	صفحہ
۶۱	پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی	سابق صدر شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی، لاہور	دہم	۳۶
۶۲	مفتی محمد جان نعیمی	مہتمم دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ، ملیہ کراچی	دہم	۳۷
۶۳	پروفیسر ڈاکٹر قاری محمد رفیق نقشبندی	استاد گورنمنٹ ایم۔ اے۔ او، کالج لاہور	دہم	۳۸
۶۴	ڈاکٹر سید محمد عارف	اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور	یازدہم	۳۷
۶۵	ڈاکٹر سید امین میاں برکاتی	علی گڑھ مسلم یونیورسٹی	یازدہم	
۶۶	عبدالحی لکھنوی		یازدہم	۳۷
۶۷	محمد عظیم نقشبندی		یازدہم	۳۷
۶۸	پروفیسر ڈاکٹر آرتھر بیولر		یازدہم	۶۱۶







بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

باب.....۷

اکابر نقشبندیہ مجددیہ

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۷۔ اکابر نقشبندیہ مجددیہ

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	قافلہ سالار سلسلہ عالیہ نقشبندیہ	صاحبزادہ محمد محبت اللہ نوری	اول	۲۰۴
۲	خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق <small>ؓ</small>	پروفیسر ڈاکٹر شمس الدین احمد	اول	۲۲۳
۳	حضرت خواجہ نقشبند اور طریقہ نقشبندیہ	پروفیسر عبد الحکیم مراد	اول	۲۲۸
۴	خواجگان نقشبندیہ اور تبلیغ اسلام	مترجم: ڈاکٹر علی سرفراز مسعودی	اول	۲۲۸
۵	خواجہ محمد عبد الباقی کابلی	مولانا محمد صادق کابلی	اول	۲۶۹
۶	(حیات، مناقب و کرامات)	مترجم: مولانا سید محمد دہلوی	اول	۲۶۹
۷	حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	اول	۲۹۳
۸	حضرت خواجہ محمد باقی باللہ	شاہ ابوالحسن زید فاروقی	اول	۳۱۲
۹	(مختصر حالات زندگی)	محمد عبد المجید یزدانی	اول	۳۶۵
۱۰	حضرت خواجہ محمد باقی باللہ	خواجہ بدرالدین سرہندی	چہارم	۳۵۴
۱۱	(ایک تعارف)	مترجم: اعجاز الدین احمد	چہارم	۳۶۷
۱۲	حضرت مجدد کے سلسلہ عالیہ کے	مولانا قاضی عالم الدین نقشبندی	چہارم	۳۸۷
۱۳	حضرات قدسیہ	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	چہارم	۳۸۷
۱۴	مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	مولانا نسیم احمد فریدی فاروقی	پہارم	۴۷۱
۱۵	خواجہ محمد معصوم			
۱۶	مقامات آدمیہ کی روشنی میں			
۱۷	تذکرہ خلفائے مجدد الف ثانی			

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

باب.....۸

# حضرت مجدد الف ثانی — حالات و خدمات

(جلد ۱ تا ۱۱)

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۸ — حضرت مجدد الف ثانی — حالات و خدمات

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	امام ربانی مجدد الف ثانی کے حالات زندگی	ڈاکٹر سراج احمد خاں	اول	۴۰۵
۲	حضرت مجدد الف ثانی، لباس اور حلیہ شریف	محمد احسان مجددی سرہندی	اول	۴۴۱
۳	خانقاہ مجددی کا علمی ماحول	مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی	اول	۴۴۲
۴	ماہ و سال (سیرت مجدد الف ثانی)	علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہ جہانپوری	دوم	۲۷
۵	حضرت مجدد الف ثانی کے معمولات	سید زوار حسین شاہ	دوم	۴۰۷
۶	معمولات حضرت امام ربانی	پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد	دوم	۴۲۵
۷	امام ربانی کا لقب ”مجدد الف ثانی“	علامہ محمد فیض احمد اویسی	دوم	۶۱۷
۸	”مجدد الف ثانی“ ایک تحقیقی جائزہ	ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر	دوم	۶۳۳
۹	شیخ احمد سرہندی	ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ وسید نذیر نیازی	سوم	۲۵
۱۰	کرامات امام ربانی مجدد الف ثانی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	سوم	۵۷۲
۱۱	امام ربانی مجدد الف ثانی	شاہ ابوالحسن زید فاروقی	چہارم	۵۰
۱۲	حضرت مجدد الف ثانی	کوثر نیازی	چہارم	۵۸
۱۳	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی	نواب محمد صدیق حسن خاں بھوپالی	چہارم	۶۳
۱۴	حضرت مجدد الف ثانی کا سفر آخرت	خواجہ بدرالدین سرہندی	چہارم	۳۳۹
۱۵	اشک باری و دل فکاری	مترجم: اعزاز الدین احمد	چہارم	۳۵۲
۱۶	تاریخ ہائے وصال حضرت مجدد	خواجہ محمد ہاشم کشمی	چہارم	۳۵۳
۱۷	تعارف امام ربانی مجدد الف ثانی	خواجہ محمد ہاشم کشمی	پنجم	۳۱
۱۸	حضرت مجدد الف ثانی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد شیخ نور الحق بن شیخ عبدالحق دہلوی	ششم	۲۹

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱۹	امام ربانی مجدد الف ثانی	محمد صادق قصوری	ہشتم	۲۹
۲۰	امام ربانی کا سلسلہ نسب	سید زوار حسین شاہ	ہشتم	۳۵۷
۲۱	شیخ احمد سرہندی (سوانحی خاکہ)	ڈاکٹر ظفر الاسلام	نہم	۲۹
۲۲	احمد سرہندی مجدد الف ثانی	دکتر جمال الدین الشیال	نہم	۵۱
۲۳	حضرت مجدد لاہور میں	اردو ترجمہ: ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	نہم	۶۵
۲۴	لاہور سے امام ربانی کی نسبت	پروفیسر محمد اقبال مجددی	نہم	۷۳
۲۵	شیخ احمد سرہندی	ابوالسرور محمد مسرور احمد	دہم	۴۱
۲۶	مفکر اسلام شیخ احمد سرہندی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	دہم	۴۹
۲۷	شیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانی	پروفیسر ڈاکٹر محمد وکیل احمد	دہم	۹۱
۲۸	خواجہ محمد معصوم حرمین شریفین میں	ڈاکٹر ابوالعجاز رستم	دہم	۱۷۱
۲۹	شاہجہان واورنگزیب کے مرشد کریم	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	دہم	۱۸۱
۳۰	تجلیات امام ربانی	ڈاکٹر محمد ادیس	یازدہم	۴۵
۳۱	امام ربانی مجدد الف ثانی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	یازدہم	۶۵
۳۲	شیخ احمد سرہندی	ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی	یازدہم	۹۹
۳۳	ایک مرد آگاہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد اطہر عباس رضوی	یازدہم	۱۰۹
		مترجم: ڈاکٹر صفی الدین مسعودی		
		ڈاکٹر عبدالوارث خاں		





بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

باب..... ۹

# حضرت مجدد الف ثانی انتیازات و تفردات

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۹ — حضرت مجدد الف ثانی — امتیازات و تفردات

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	حضرت مجدد الف ثانی،			
	حضرت خواجہ باقی باللہ کی نظر میں	پروفیسر ڈاکٹر غلام سرور	اول	۳۶۵
۲	مقام حضرت مجدد الف ثانی،			
	حضرت خواجہ محمد باقی باللہ کی نظر میں	پروفیسر سید محمد کبیر مظہر	اول	۳۷۷
۳	امام ربانی کا منصب قیومیت	پروفیسر محمد حسین آسی نقشبندی	اول	۶۷۲
۴	امام ربانی مجدد الف ثانی کی شان قیومیت	علامہ محمد فیض احمد اویسی	اول	۶۹۰
۵	امتیازات امام ربانی مجدد الف ثانی	علامہ محمد ذاکر اللہ نقشبندی	اول	۴۳۵
۶	مقامات مجدد	مولانا محمد عبدالاحد	سوم	۱۱۱
۷	مقام مجدد الف ثانی	ڈاکٹر محمد اختر چیمہ	سوم	۱۲۱
۸	حضرت مجدد الف ثانی کا مقام تجدید	علامہ محمد جلال الدین قادری	سوم	۱۴۴
۹	حضرت مجدد الف ثانی کے			
	مقامات روحانی کی چند جھلکیاں	ڈاکٹر الف۔د۔ نسیم	سوم	۱۵۳
۱۰	حضرت مجدد دانشوروں کی نظر میں	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	چہارم	۳۲۰
۱۱	شیخ احمد سرہندی اور مستشرقین	ڈاکٹر محمد سلطان شاہ	ہشتم	۳۹۳
۱۲	مجدد الف ثانی کی علم پروری اور علماء نوازی	صاحبزادہ بدرالاسلام صدیقی	نہم	۱۹۳
۱۳	امام احمد رضا پر حضرت مجدد کے اثرات	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	نہم	۲۰۷
۱۴	حضرت مجدد الف ثانی اور ان کے ناقدین	شاہ ابوالحسن زید فاروقی	نہم	۲۳۳
۱۵	خاندان مجددیہ سے قائد اعظم			
	کے اجداد کی عقیدت	سید صابر حسین شاہ بخاری	نہم	۵۷۴
۱۶	مقام مجدد الف ثانی	ابوالسرور محمد سرور احمد	دہم	۱۰۵

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

باب.....۱۰

# حضرت مجدد الف ثانی اور علم تفسیر

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۱۰ — حضرت مجدد الف ثانی اور علم تفسیر

شمار	عنوان	تحریر	جلد	صفحہ
۱	تفسیر مظہری میں معارف و افکار امام ربانی	علامہ مفتی محمد جان نعیمی	ہفتم	۲۵۱
۲	افکار مجدد الف ثانی اور تفسیر روح المعانی	پروفیسر قاری محمد رفیق مسعودی	ہفتم	۷۰۷



بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

باب.....۱۱

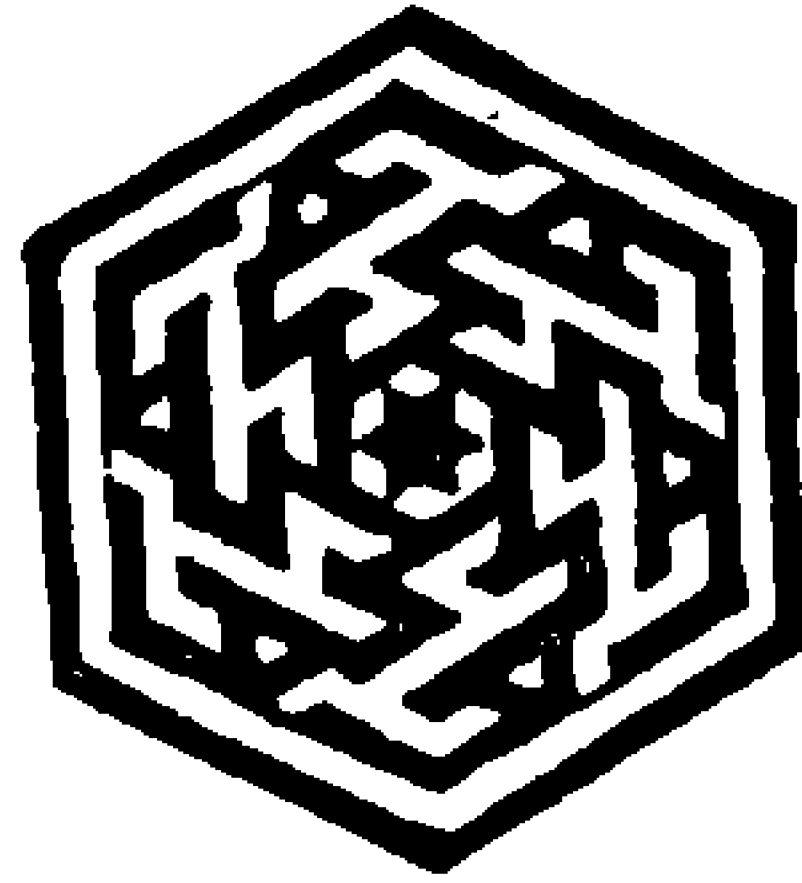
حضرت مجدد الف ثانی اور فقہ



بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۱۱ — حضرت مجدد الف ثانی اور فقہ

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	حضرت مجدد کی فقہی خدمات	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	اول	۱۸۳
۲	امام ربانی مجدد الف ثانی کا تصور بدعت	پروفیسر حافظ سید مقصود علی	اول	۳۵۷
۳	امام ربانی کا نظریہ قیومیت اور لفظ			
	”قیوم“ پر امام احمد رضا کے فتوے کی فقیہانہ تحقیق	مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی	اول	۶۵۱
۴	سنت حضرت مجدد کی نظر میں	پیر عبداللطیف نقشبندی	دوم	۳۲۵
۵	بدعت کیا ہے؟	پیر عبداللطیف نقشبندی	دوم	۳۲۹
۶	امام ربانی مجدد الف ثانی کا تصور بدعت	پروفیسر حافظ سید مقصود علی	دوم	۳۵۷
۷	نبوت و رسالت کا اثبات	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی	سوم	۱۹۹
۸	نماز کا جائزہ (مکتوبات و معمولات)			
	امام ربانی کی روشنی میں	مولانا بدرالاسلام صدیقی	سوم	۴۳۰
۹	حضرت مجدد الف ثانی کا طریقہ نماز	مولانا بدرالاسلام صدیقی	سوم	۴۳۶
۱۰	حضرت مجدد بحیثیت فقیہ اسلام	علامہ محمد صدیق ہزاروی	ہشتم	۱۳۹



بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

باب.....۱۲

# تخریج احادیث از مکتوبات

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسولہ الکریم

## باب ۱۲ — تخریج احادیث از مکتوبات

شمار	عنوان مقاله	مقاله نگار	جلد	صفحه
۱	تخریج احادیث (مکتوبات مجدد الف ثانی، جلد سوم)	پروفیسر ڈاکٹر محمد بابریگ مطالی	دوم	۳۲
۲	تخریج احادیث در مکتوبات (فارسی)	ڈاکٹر محمد بابریگ مطالی	ہفتم	۲۹۷
۳	تخریج احادیث مکتوبات امام ربانی	ابولکیم محمد صدیق فانی	ہفتم	۳۳۹

کتابخانہ

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

باب.....۱۳

حضرت مجدد الف ثانی  
اور عقائد و نظریات

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۱۳ — حضرت مجدد الف ثانی اور عقائد و نظریات

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	حضرت مجدد الف ثانی اور مسلک اہل سنت	علامہ غلام مرتضی ساقی مجددی	اول	۳۷۵
۲	شیخ احمد سرہندی کی اصلاحی و تجدیدی تحریک	ڈاکٹر اے۔ ایف۔ ایم ابو بکر صدیق		
۳	کامرکز و محور نبوت محمدی (ﷺ) پر ایمان و ایمان	مترجم: ڈاکٹر سید عدنان خورشید مسعودی	سوم	۲۳۷
۴	عقیدہ ختم نبوت اور حضرت مجدد الف ثانی	پروفیسر سید شبیر حسین زاہد	سوم	۲۴۰
۵	وسیلہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم	پروفیسر عبدالباری فرنگی محلی	سوم	۳۰۴
۶	ردِ روافض	امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی	سوم	۳۰۹
۷	حضرت مجدد الف ثانی اور تقلید ائمہ مجتہدین	علامہ محمد جلال الدین قادری	سوم	۳۲۹
۸	امام ربانی اور رفع سبابہ	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	سوم	۳۳۹
۹	مکتوبات امام ربانی در طریق ایصال ثواب و وسیلہ	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی	سوم	۳۵۵
۱۰	بعض عقائد و معمولات اہل سنت	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	سوم	۳۵۷
۱۱	(مکتوبات امام ربانی کی روشنی میں)	قاضی غلام محمود ہزاروی	سوم	۴۰۰
۱۲	عقائد و تعلیمات حضرت مجدد الف ثانی	صاحبزادہ میاں جمیل احمد شریقی	سوم	۴۱۲
۱۳	مسلک مجدد الف ثانی	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	سوم	۵۰۷
۱۴	حضرت مجدد الف ثانی کے تعلیمی افکار	مولوی سید احمد علی نقشبندی	ہشتم	۱۴۷
۱۵	مسئلہ اشارہ سبابہ	صاحبزادہ محمد بدرالاسلام صدیقی	ہشتم	۴۴۹
۱۶	طالبان علم کے لیے مینارہ نور	دکتر محمود احمد غازی	ہشتم	۴۳۱
۱۷	احمد بن عبد الاحد کے نزدیک عقائد اہل سنت	مترجم: پروفیسر عبدالرسول	ہشتم	۴۷۷
۱۸	مجدد الف ثانی کا پیغام	مفتی علی احمد سندیلوی	ہشتم	۴۷۷
۱۹	فکر مجدد الف ثانی میں خلفاء راشدین کا مقام و مرتبہ	محمد یاسین مظہر صدیقی	نہم	۸۱

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

باب.....۱۲

# حضرت مجدد الف ثانی اور تصوف



بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۱۲ — حضرت مجدد الف ثانی اور تصوف

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	تصوف اور اس کی بنیاد	صاحبزادہ محمد عمر بیر بلوی	اول	۱۵۱
۲	روح اسلام	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	اول	۱۶۷
۳	مکتوبات شریف حضرت خواجہ محمد باقی باللہ			
	بنام حضرت مجدد الف ثانی	حضرت خواجہ محمد باقی باللہ	اول	۳۵۳
۴	امام ربانی اور علم لدنی	شیخ الحدیث ابن الصدیق محمد ہادی بخش	اول	۴۳۱
۵	امام ربانی اور علم النفسیات	ڈاکٹر محمد اقبال		
		مرتبہ: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	اول	۵۵۳
۶	امام ربانی اور علم الکائنات	میاں فضل احمد جیبی	اول	۵۵۸
۷	دعوت الی اللہ میں مجدد الف ثانی کا کارنامہ	ڈاکٹر خالد علوی	دوم	۲۹۵
۸	ذکر الہی کی اہمیت			
	(حضرت مجدد کے مکتوبات کی روشنی میں)	مولانا نور الحسن تنویر چشتی	دوم	۳۹۳
۹	جذب و سلوک	شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی	دوم	۴۵۲
۱۰	امام ربانی کی تعلیمات تصوف	صاحبزادہ ڈاکٹر ساجد الرحمن	دوم	۵۰۰
۱۱	عہد اکبری کے صوفیہ کی اصلاح میں			
	مکتوبات امام ربانی کا کردار	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	دوم	۵۱۰
۱۲	حضرت مجدد الف ثانی، تزکیہ نفس اور اخلاص	پروفیسر عبدالباری فرنگی محلی	دوم	۵۱۹
۱۳	صحو و سکر مکتوبات امام ربانی کے آئینے میں	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	دوم	۵۳۵
۱۴	امام ربانی، عرفان کے مجتہد اعظم	پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی	دوم	۷۱۵
۱۵	حضرت مجدد الف ثانی اور وحدۃ الشہود	ڈاکٹر سراج احمد خاں	دوم	۷۴۰

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱۶	ابن عربی اور امام ربانی کے بعض نظریات (ایک تقابلی جائزہ)	شاہ ابوالحسن زید فاروقی	دوم	۷۵۳
۱۷	وحدة الوجود	علامہ سید محمد محدث کچھوچھوی	دوم	۷۵۸
۱۸	نبوت و رسالت کا اثبات	حضرت مجدد الف ثانی	سوم	۱۹۹
۱۹	حضرت مجدد کا انداز تعلیم و تبلیغ اور			
	اُس کے اثرات و نتائج	پروفیسر پیر نثار احمد جان سرہندی	سوم	۲۵۳
۲۰	چالیس ارشادات امام ربانی	علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری	سوم	۵۱۳
۲۱	حضرت مجدد کے اوراد	مولانا بدرالاسلام صدیقی	سوم	۵۲۳
۲۲	راہ ہدایت	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	سوم	۵۳۸
۲۳	ملفوظات حضرت مجدد الف ثانی	مولانا جاوید اقبال مظہری	سوم	۵۴۶
۲۴	مقدمہ شرح مکتوبات امام ربانی	مولوی نصر اللہ ہوتکی	پنجم	۱۸۷
۲۵	فلسفہ اقبال پر حضرت مجدد کے اثرات	ڈاکٹر محمد بابریگ مطالی	پنجم	۴۱۹
۲۶	تاریخ مکتوبات امام ربانی	ابوالسرور محمد مسرور احمد	ہشتم	۱۷۹
۲۷	جواہر مکتوبات مقدسہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	ہشتم	۱۹۷
۲۸	نرمی و آسانی			
	(مکتوبات امام ربانی کی روشنی میں)	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	ہشتم	۲۸۵
۲۹	مسلك اہل سنت اور مکتوبات امام ربانی	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	ہشتم	۳۰۹
۳۰	نقشبندیہ سلسلہ تصوف	محمد حنیف رامے	دہم	۱۹۳
۳۱	مرزا مظہر جان جاناں اور تصوف،			
	ادیان و مذاہب کے درمیان وسیلہ	ڈاکٹر محمد تعظیم	دہم	۲۳۷
۳۲	ارشادات سید امام علی شاہ مکان شریفی	سید شعیب افتخار مسعودی	دہم	۲۲۹

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۳۳	ملفوظاتِ مرزا مظہر جانِ جاناں	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	دہم	۲۵۱
۳۴	شجرہ مصافحہ		یازدہم	۱۳۲
۳۵	حقیقتِ محمدیہ، حقیقتِ احمدیہ اور حقیقتِ کعبہ، مکتوبات کی روشنی میں	صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر	یازدہم	۱۳۳



بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

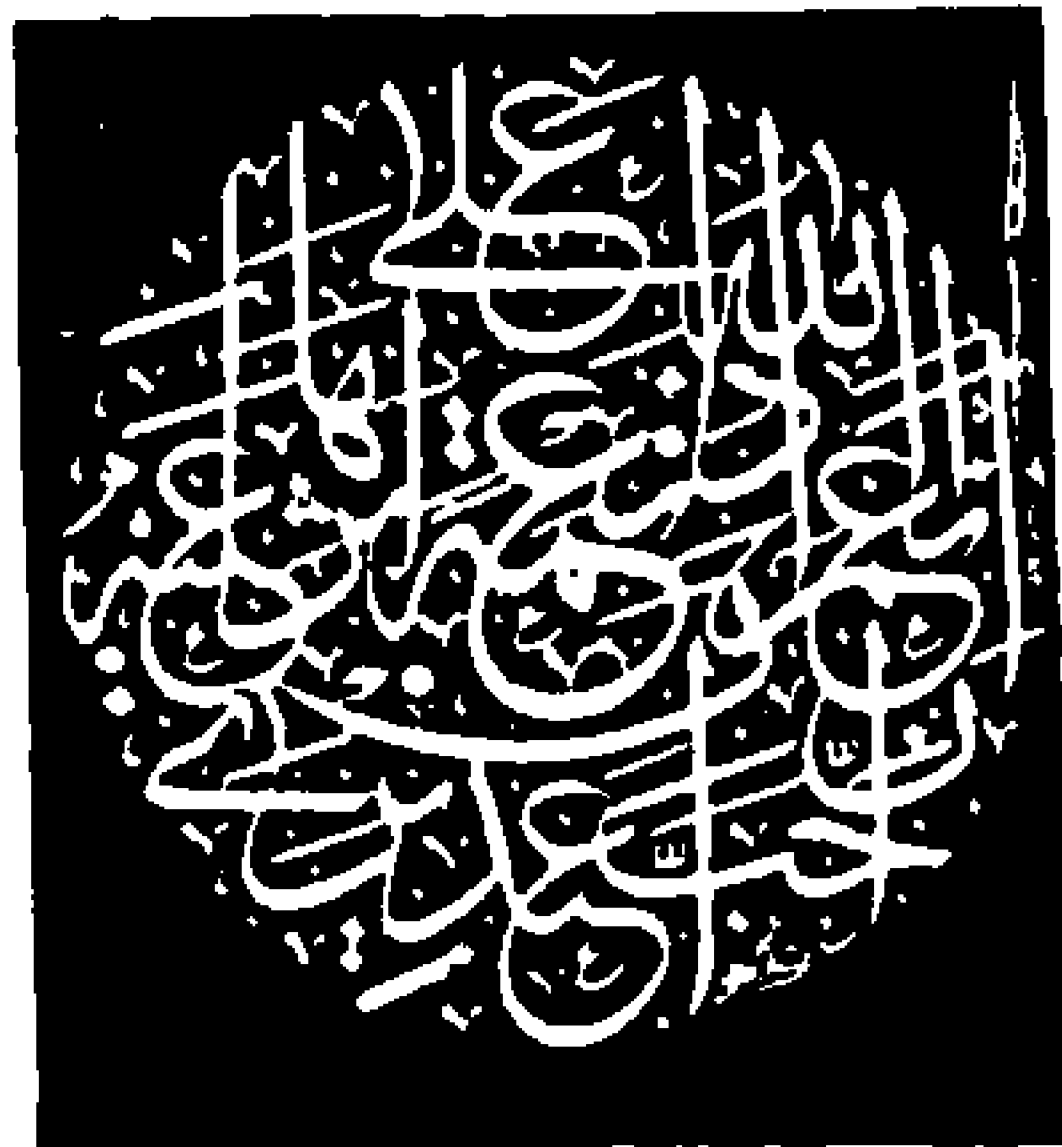
باب.....۱۵

# حضرت غوث الاعظم، امام اعظم اور مجدد الف ثانی

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۱۵..... حضرت غوث الاعظم، امام اعظم اور مجدد الف ثانی

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	حضرت غوث اعظم، حضرت مجدد کی نظر میں	امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی	پنجم	۵۴۶
۲	حضرت غوث اعظم اور حضرت مجدد الف ثانی	مرزا مظہر جان جاناں	پنجم	۵۵۰
۳	حضرت غوث اعظم، شاہ نقشبند اور حضرت مجدد	صوفی محمد صدیق ضیاء انجینئر	پنجم	۵۵۶
۴	حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت غوث الاعظم	مولانا محمد اقبال سعیدی	پنجم	۵۶۷
●	— حضرت امام اعظم اور حضرت مجدد الف ثانی			
شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	امام اعظم حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں	علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہ جہانپوری	پنجم	۵۴۹



بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

باب.....۱۶

حضرت مجدد الف ثانی اور

تاریخ و سیاست

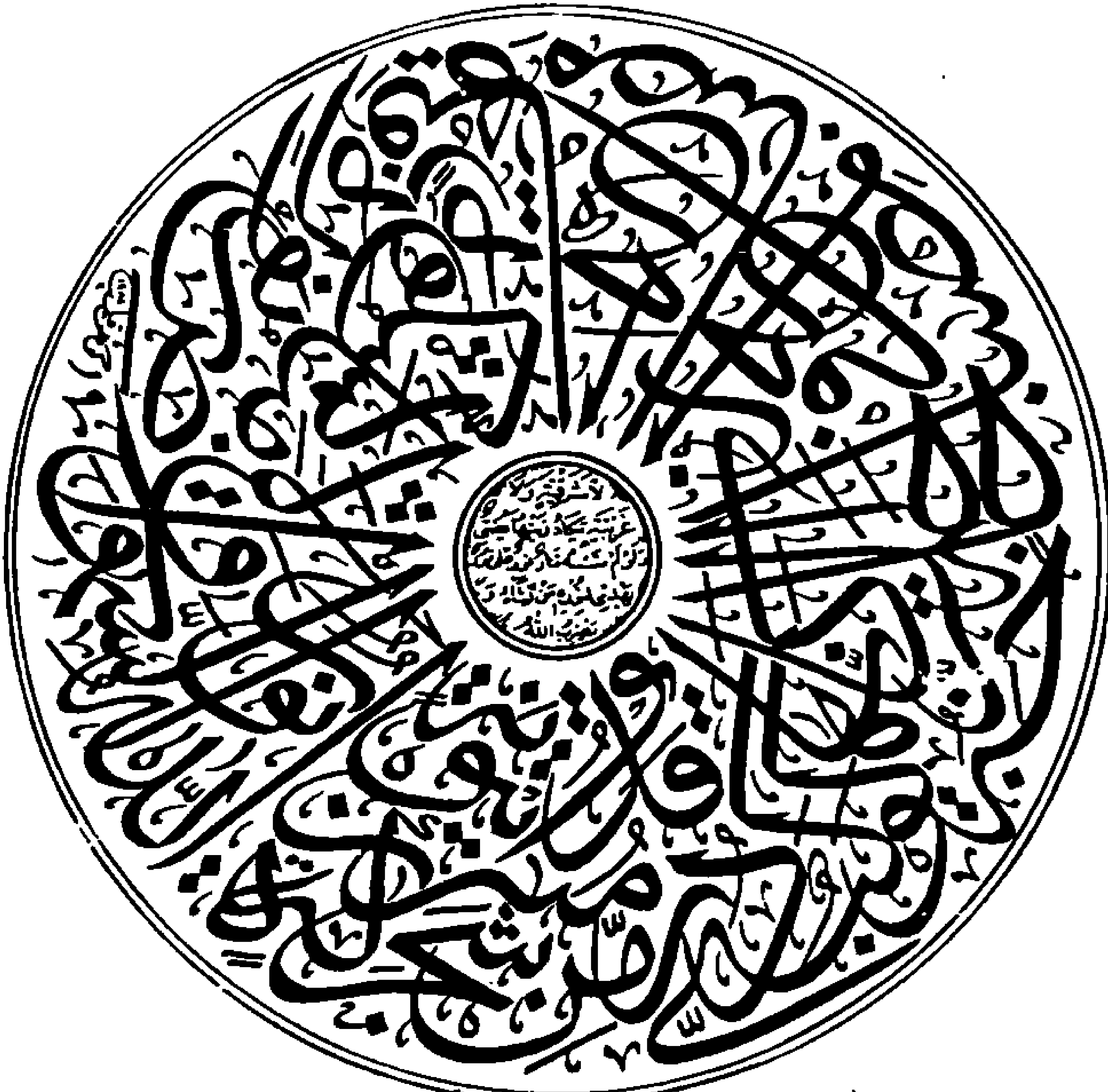


بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۲۰ — حضرت مجدد الف ثانی اور تاریخ و سیاست

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	مرکز نور و تجلی ہے دیار سرہند	قاری غلام صابر قدیری سندیلوی	اول	۳۸۹
۲	شان سرہند بزبان مجدد سرہند	امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی	اول	۳۹۱
۳	دیار سرہند	ڈاکٹر اقبال سرہندی	اول	۳۹۲
۴	اللہ والوں کی سرزمین	جمیل اطہر سرہندی	اول	۳۹۳
۵	سرہند شریف ایک نظر میں	صاحبزادہ سید محمد عاشق حسین مجددی	اول	۴۰۳
۶	حضرت مجدد الف ثانی کی ملی و دینی خدمات	پروفیسر محمد عارف اطہر	سوم	۱۷۶
۷	حضرت مجدد مطلع تاریخ پر	آبادشاہ پوری	چہارم	۶۵
۸	اکبر و جہانگیر اور مجدد الف ثانی	قاضی ظہور احمد اختر	چہارم	۱۰۱
۹	برصغیر میں حق و باطل کے معرکے	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	چہارم	۱۵۷
۱۰	دوقومی نظریہ اور حضرت مجدد الف ثانی	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	چہارم	۱۷۲
۱۱	حضرت مجدد الف ثانی اور دوقومی نظریہ	پروفیسر محمد اسلم	چہارم	۱۸۳
۱۲	برصغیر میں دوقومی نظریہ کی بنیاد			
	اور تحریک مجدد الف ثانی	سردار علی احمد خاں قادری	چہارم	۱۹۱
۱۳	خاندان مجدد کا زریں کردار	سردار علی احمد خاں قادری	چہارم	۲۸۵
۱۴	شیخ احمد سرہندی، سلسلہ مجددیہ کا نقطہ آغاز اور سلطنت مغلیہ پر اس کے اثرات	پروفیسر ڈاکٹر آرتھر بیور سالم عبد اللہ		
		مترجم: ڈاکٹر سید عدنان خورشید مسعودی	چہارم	۳۰۶
۱۵	حضرت مجدد اور محمد علی جناح	مولانا محمد بخش مسلم	چہارم	۳۱۳
۱۶	سرمایہ ملت کا نگہبان	ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی	چہارم	۳۱۵

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱۷	وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان	پروفیسر محمد حسین آسی نقشبندی	چہارم	۳۷۹
۱۸	مکتوباتِ معصومیہ، شاہ اورنگزیب عالمگیر کے نام — اور مکتوباتِ سیفیہ شاہ اورنگزیب عالمگیر، شہزادہ محمد معظم اور شہزادی روشن آراء کے نام	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	چہارم	۴۰۱
۱۹	حضرت مجدد اور علماء عصر	ڈاکٹر سراج احمد خاں	چہارم	۵۰۹
۲۰	حضرت مجدد کے معاصر علماء و مشائخ سے اختلافات کا تحقیقی جائزہ	ڈاکٹر محمد انصار خاں نقشبندی	چہارم	۵۵۰
۲۱	شاہانِ کابل و افغانستان سرہند شریف میں	صاحبزادہ سید محمد عاشق حسین شاہ	ہشتم	۲۲۱
۲۲	حضرت مجدد کا کارنامہ (علماء سوء کے کردار و عمل کے حوالے سے)	صاحبزادہ محمد عبدالسلام	ہشتم	۴۴۹
۲۳	شیخ احمد سرہندی اور اہل حکومت میں شریعت کی ترویج	ڈاکٹر ظفر الاسلام	نہم	۹۷
۲۴	شیخ احمد سرہندی، اصلاحی و تجدیدی خدمات کی روشنی میں	محمد شمیم اختر قاسمی	نہم	۱۲۹
۲۵	مجدد الف ثانی کی عربی نگارشات اور کار تجدید میں ان کی اہمیت	جمشید احمد ندوی	نہم	۱۷۵
۲۶	شیخ احمد سرہندی کی تحریک احیاء دین	پروفیسر محمد اقبال مجددی	دہم	۱۱۵
۲۷	مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے سلاطین کی ارادت و عقیدت	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	یازدہم	۲۰۱
۲۸	مکتوب خواجہ محمد سعید بنام والی یمن	خواجہ محمد سعید	یازدہم	۲۰۵
۲۹	امام اسماعیل توضیحات	پروفیسر سید کبیر احمد مظہر	یازدہم	۲۳۷



أَلَمْ تَأْلُ لِنَاسٍ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٤٥٢﴾

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

باب.....۱۷

مکتوبات شریف

اور عربی زبان و ادب

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۷۱ — مکتوبات شریف اور عربی زبان و ادب

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	حضرت شیخ احمد سرہندی کی عربی زبان و ادب میں خدمات	ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی	اول	۲۵۸
۲	مکتوبات امام ربانی کا عربی ترجمہ	عبدالحق انصاری	پنجم	۱۳۵
۳	اعلیٰ عربی زبان و ادب کی مثال، مکتوبات امام ربانی	اورنگزیب اعظمی	دہم	۱۲۵



بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

باب.....۱۸

مکتوبات شریف

اور فارسی زبان و ادب



بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۱۸ — مکتوبات شریف اور فارسی زبان و ادب

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	خاندانِ مجددیہ اور فارسی ادب	ڈاکٹر ادیس احمد	نہم	۴۷۵
۲	مکتوباتِ خواجہ ہاشم کشمی بنام حضرت مجدد الف ثانی (فارسی، قلمی)	خواجہ محمد ہاشم کشمی	دہم	۱۳۹

بلوغۃ الیٰ بحالہ  
کشف الہی بحالہ  
حُسنِ مستمع خصالہ  
عقل و قلوب و آلہ

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

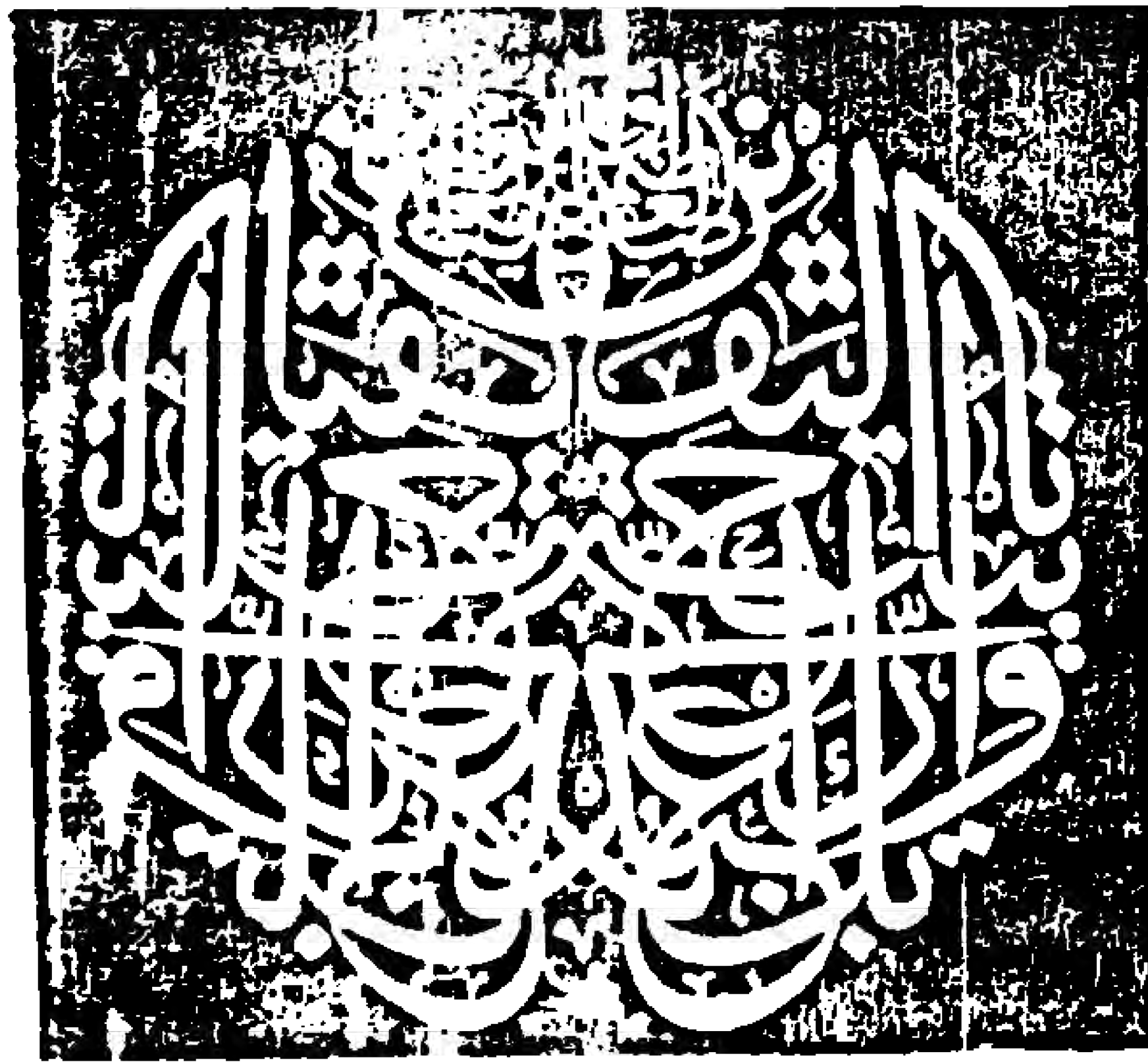
باب.....۱۹

# تفہیم مکتوبات شریف

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۱۹ — تفہیم مکتوبات شریف

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	مکتوبات امام ربانی — ایک تحقیقی جائزہ	حکیم محمد موسیٰ امرتسری	پنجم	۱۰۳
۲	مکتوبات کی فہم و تفہیم میں حضرات مجددیہ کی کوششیں	پروفیسر محمد اقبال مجددی	پنجم	۱۳۱



بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

باب.....۲۰

# حضرت مجدد الف ثانی اور متفرقات

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۲۰ — حضرت مجدد الف ثانی متفرقات

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	علم اور علماء حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں	مفتی محمد علیم الدین نقشبندی	سوم	۴۶۳
۲	تصانیف امام ربانی مجدد الف ثانی کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ	پروفیسر خورشید حسین بخاری	پنجم	۶۳
۳	تکمیلہ: تصانیف امام ربانی مجدد الف ثانی کا تحقیقی جائزہ	میاں محمد عالم مختار حق	پنجم	۹۸
۴	مکتوبات امام ربانی حضرت ضیاء المشائخ کی نظر میں	ضیاء المشائخ محمد ابراہیم مجددی	پنجم	۱۷۷
۵	”زبدۃ المقامات“ اور			
۶	”حضرات القدس“ کا تقابلی جائزہ	پروفیسر خورشید حسین بخاری	پنجم	۲۰۷
۷	سلسلہ مجددیہ کا ایک ترک مصنف	ڈاکٹر امین و شیر	پنجم	۲۲۹
۸	حضرت مجدد الف ثانی اور مارکسی مورخین	ڈاکٹر جمال محمد صدیقی	پنجم	۲۳۹
۹	حضرت مجدد الف ثانی کے دفاع میں لکھی جانے والی کتابیں	پروفیسر محمد اقبال مجددی	پنجم	۲۶۷
۱۰	حضرت مجدد کے اقوال پر مبنی دو تصانیف:			
۱۱	”تعلیمات مجددیہ“ اور ”ارشادات مجددیہ“	وقار انبالوی	پنجم	۲۹۱
۱۲	حضرت مجدد و مغرب میں	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	پنجم	۲۹۹
۱۳	حضرت مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری	پنجم	۳۲۳
۱۴	حضرت امام احمد رضا اور حضرات نقشبندیہ	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	پنجم	۳۷۰
۱۵	امام ربانی اور امام اہل سنت	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	پنجم	۳۸۷

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱۴	حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	پنجم	۳۹۴
۱۵	تصانیف اقبال میں ذکر مجدد	ڈاکٹر محمد بابریگ مطالی	پنجم	۴۹۱
۱۶	فلسفہ اقبال پر حضرت مجدد کے اثرات	ڈاکٹر محمد بابریگ مطالی	پنجم	۴۱۹
۱۷	دور حاضر میں درپیش چیلنجز اور اُن کا مقابلہ (حضرت مجدد کی دعوت حق اور طرز تبلیغ و ارشاد کی روشنی میں)	پروفیسر محمد عامریگ	ہشتم	۴۳۱
۱۸	حضرت مجدد پر اعتراضات اور جوابات	ابوالرضا مفتی محمد نیر مجددی	ہشتم	۲۲۱
۱۹	عہد حاضر اور حضرت مجدد الف ثانی (کام کی رفتار کا سرسری جائزہ)	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	ہشتم	۴۲۱
۲۰	حضرت مجدد اور ذرائع ابلاغ	صوفی غلام سرور نقشبندی	ہشتم	۴۴۳
۲۱	حضرت مجدد کا حسن ادب	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	ہشتم	۴۷۱
۲۲	سلسلہ نقشبندیہ کے مخطوطات کی اشاعت میں ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کی خدمات	ڈاکٹر مسرور احمد زئی	دہم	۵۱۵
۲۳	علم الکلام میں حضرت مجدد کے اجتہادات	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	یازدہم	۱۵۱
۲۴	جام جم (جہان تبریک و تشکر)	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم	۷۷۷
۲۵	فہارس جہان امام ربانی (اقلیم اول تا یازدہم)	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم	۸۶۳







الْبَاسْمَةُ مِنَ الْإِنشَاءِ

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

باب.....۲۱

# مشائخ نقشبندیہ مجددیہ

(جلد ۴ تا ۱۱)

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۲۱ — مشائخ نقشبندیہ مجددیہ

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	سلسلہ مجددیہ کے نامور شیخ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	چہارم	۵۷۱
۲	مرزا مظہر جان جاناں	علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہ جہانپوری	چہارم	۵۸۸
۳	حضرت شاہ غلام علی نقشبندی دہلوی	شاہ رؤف احمد مجددی	چہارم	۶۰۵
۴	ملفوظات شاہ غلام علی دہلوی	ڈاکٹر مہیندخت معتمدی		
۵	مولانا شیخ خالد نقشبندی	مترجم: شیخ محمد یونس باڑی مظہری	چہارم	۶۱۶
۶	قاضی عالم الدین نقشبندی مجددی	محمد عالم مختار حق	پنجم	۱۹۵
۷	(مکتوبات شریف کا ایک مترجم)	عبدالحق انصاری	ششم	۷۱
۸	دنیاۓ عرب کے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	عبدالحق انصاری	ششم	۱۰۵
۹	تیرہویں صدی کے عرب مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	انا بلے بوشر		
۱۰	ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں حضرات نقشبندیہ	مترجم: ڈاکٹر ثروت ندیم مسعودی	ششم	۱۲۲
۱۱	حافظ عمر ضیاء الدین داغستانی	زیب النساء مسعودی		
۱۲	شیخ محمد معصوم ضیاء نقشبندی	مترجم: کمانڈر محمد ظفر مجددی	ششم	۱۳۷
۱۳	ترکی کے بعض مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۱۴۴
۱۴	کردستان میں سلسلہ خالدیہ مجددیہ	مترجم: کمانڈر محمد ظفر مجددی	ششم	۱۵۰
۱۵	افغانستان میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ	فرہاد شکلیلی		
۱۶		مترجم: ڈاکٹر صفی الدین مسعودی	ششم	۱۵۵
۱۷		جناب بوٹاس		
۱۸		مترجم: شیخ محمد یونس باڑی مظہری	ششم	۱۷۵

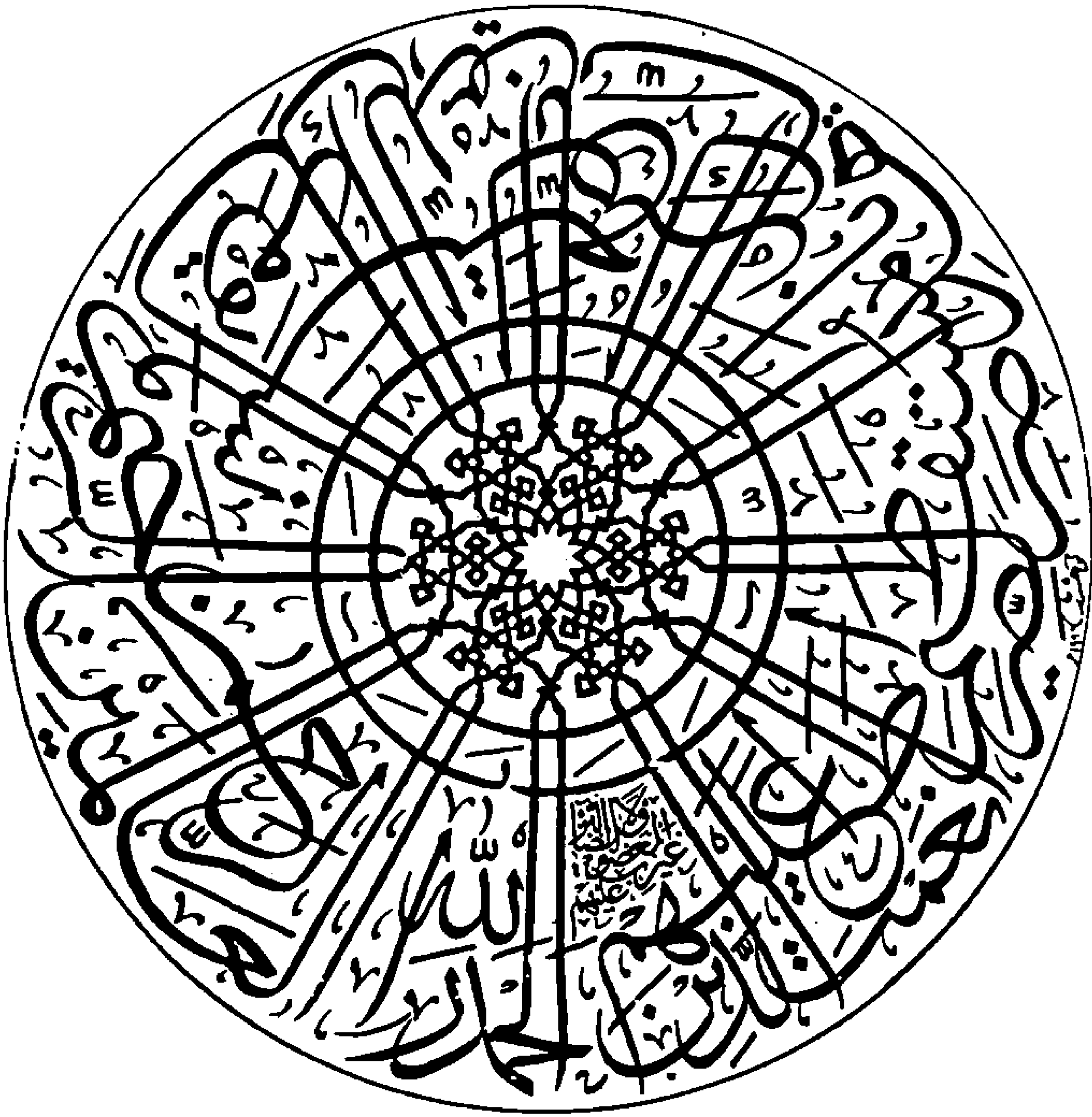
شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱۴	افغانستان کے بعض مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	ششم	۱۸۸
۱۵	دہلی کے بعض مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	مولانا جاوید اقبال مظہری	ششم	۲۲۳
۱۶	مولانا غلام نقشبند گھوسوی (اعظم گڑھ)	فروغ احمد مصباحی	ششم	۲۸۷
۱۷	مولانا شاہ آل محی الدین ہادی نقشبندی	اشرف خان، ایم۔ اے	ششم	۲۸۹
۱۸	سندھ کے اولیائے نقشبند	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	ششم	۲۹۵
۱۹	سندھ کے ممتاز صوفیائے نقشبندیہ مجددیہ	تحریر: ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر	ششم	۳۲۹
۲۰	ضمیمہ: سندھ کے ممتاز صوفیائے نقشبندیہ مجددیہ	مرتب: صاحبزادہ محمد مسرور احمد	ششم	۵۶۲
۲۱	بلوچستان کے صوفیائے نقشبندیہ مجددیہ	ڈاکٹر انعام الحق کوثر	ششم	۵۹۱
۲۲	ضمیمہ: بلوچستان کے صوفیائے نقشبندیہ مجددیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	ششم	۶۵۳
۲۳	پنجاب کی نقشبندی خانقاہوں پر ایک طائرانہ نظر	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی	ششم	۶۲۲
۲۴	تکملہ: پنجاب کی نقشبندی خانقاہیں	محمد صادق قصوری	ششم	۶۵۹
۲۵	مولانا محمد حسین پسروری نقشبندی	محمد یونس	ششم	۶۸۱
۲۶	کشمیر کے چند مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	ششم	۶۸۳
۲۷	سرحد کے بعض صوفیائے نقشبندیہ مجددیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	ششم	۷۰۷
۲۸	خانقاہ نقشبندیہ موسیٰ زئی شریف	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	ششم	۷۹۳
۲۹	حضرت زندہ پیر گھمکول شریف	مولانا محمد رفیق مجاہد نقشبندی	ششم	۸۰۳
۳۰	حضرت مجدد کا شجرہ طریقت قادریہ صابریہ	مرزا غلام جیلانی پشاوری	ہشتم	۳۶۱
۳۱	حضرت مجدد کے سلسلہ ہائے طریقت	سید محمد عبداللہ قادری	ہشتم	۳۶۳
۳۲	حضرت مجدد کے اربعہ سلاسل طریقت	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	ہشتم	۳۷۳
۳۳	مشائخ نقشبندیہ (ماہ و سال کے آئینے میں)	محمد یوسف مجددی	ہشتم	۳۸۵

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۳۴	خدمت خلق اور صوفیائے نقشبند	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	نہم	۲۱۷
۳۵	شیخ احمد سرہندی اور شیخ عبدالحق دہلوی	خلیق احمد نظامی	نہم	۲۳۳
۳۶	شیخ عبدالحق دہلوی کے ایک معاصر، مجدد الف ثانی	ڈاکٹر علیم اشرف خاں	نہم	۲۷۱
۳۷	قادری شہرت پانے والے مشائخ نقشبندیہ	محمد صادق قصوری	دہم	۲۱۷
۳۸	شاہ امان اللہ نقشبندی افغانی	مولانا عبدالباقی نقشبندی	دہم	۲۶۳
۳۹	خواجہ فیض محمد شاہ قندھاری	پروفیسر غلام سرور رانا	دہم	۲۶۷
۴۰	تذکرہ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ (سرحد)	راجہ نور محمد نظامی نقشبندی مجددی	دہم	۲۷۹
۴۱	خواجہ غلام حسن نقشبندی (سواگ شریف)	محبوب احمد بھٹی نقشبندی	دہم	۳۱۳
۴۲	خواجہ غلام قاسم کبوء نقشبندی	قاری محمد شریف کبوء	دہم	۳۱۹
۴۳	خواجہ رکن الدین صدیقی نقشبندی	کوکب زمان	دہم	۳۲۵
۴۴	شیخ کریم الدین بابا حسن ابدالی	راجہ نور محمد نظامی نقشبندی مجددی	دہم	۳۲۹
۴۵	تذکرہ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ پوٹھوہار	راجہ نور محمد نظامی نقشبندی مجددی	دہم	۳۴۳
۴۶	بلوچستان میں نقشبندی خانقاہیں	ڈاکٹر سلطان الطاف علی	دہم	۳۶۵
۴۷	مولانا سید حبیب اللہ نقشبندی توکلی	پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر	دہم	۳۸۵
۴۸	مولانا سید محمد یوسف نقشبندی	پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر	دہم	۳۹۳
۴۹	پروفیسر علامہ محمد نور بخش توکلی	صوفی عبدالستار طاہر مسعودی	دہم	۳۷۷
۵۰	حافظ محمد رانجھا نقشبندی مجددی	شاہد احمد خان مسعودی	دہم	۳۹۹
۵۱	چند ممتاز مشائخ نقشبندیہ			
	(خواجہ محمد نامدار، صوفی محمد علی، خواجہ سید امین)	ابوالبلیان علامہ محمد سعید احمد مجددی	دہم	۴۱۱
۵۲	خواجہ محمد سعید نقشبندی (پیر مٹھا)	محبوب احمد بھٹی نقشبندی	دہم	۴۳۳
۵۳	مولانا غلام محی الدین قصوری	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی	دہم	۴۴۹

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۵۴	خواجہ محمد فضل علی مجددی	محبوب احمد بھٹی نقشبندی	دہم	۴۵۹
۵۵	خواجہ محمد عبدالغفار فضلی نقشبندی	محبوب احمد بھٹی نقشبندی	دہم	۴۷۵
۵۶	علامہ سید حبیب احمد حبیب نقشبندی	پروفیسر شاہ انجم بخاری	دہم	۴۸۷
۵۷	حضرت کرماں والے	ملک بشیر احمد	دہم	۴۹۱
۵۸	پروفیسر محمد حسین آسی	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	دہم	۴۹۵
۵۹	شیخ محمد ناظم عادل قبرطی	مرتبین "جہان امام ربانی"	یازدہم	۴۱۹
۶۰	مولانا نور الدین نورانی نقشبندی	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	یازدہم	۴۲۷







بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

باب ۲۲

نگار خانہ

(تعارف مقالہ نگاران)

(جلد ۱ تا ۱۲)

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۲۲ — نگار خانہ (تعارف مقالہ نگاران)

شمار	نام شخصیت	ماخذ/مصنف	جلد	صفحہ
۱	شاہ ابوالحسن زید فاروقی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	اول	۴۵۷
۲	ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	اول	۴۵۸
۳	جمیل اطہر سرہندی	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	اول	۴۵۹
۴	ڈاکٹر سراج احمد خاں	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	اول	۴۶۰
۵	پروفیسر ڈاکٹر شمس الدین احمد	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	اول	۴۶۰
۶	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	اول	۴۶۱
۷	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	اول	۴۶۲
۸	ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	دوم	۷۶۴
۹	پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	دوم	۷۶۵
۱۰	علامہ عبدالحکیم اختر شاہ جہانپوری	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	دوم	۷۶۵
۱۱	پیر عبد اللطیف نقشبندی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	دوم	۷۶۶
۱۲	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	دوم	۷۶۷
۱۳	ڈاکٹر الف۔ د۔ نسیم	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	سوم	۶۰۸
۱۴	پروفیسر ڈاکٹر محمد اختر چیمہ	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	سوم	۶۰۸
۱۵	صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقی پوری	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	سوم	۶۰۹
۱۶	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	سوم	۶۰۹
۱۷	سردار علی احمد خان قادری	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	چہارم	۶۲۴
۱۸	قاضی ظہور احمد اختر	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	چہارم	۶۲۵
۱۹	مولانا کوثر نیازی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	چہارم	۶۲۵

شمار	نام شخصیت	ماخذ/مصنف	جلد	صفحہ
۲۰	ڈاکٹر محمد ایوب قادری	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	چہارم	۶۲۶
۲۱	پروفیسر محمد اسلم	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	چہارم	۶۲۷
۲۲	پروفیسر محمد اقبال مجددی	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	پنجم	۵۸۱
۲۳	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	پنجم	۵۸۲
۲۴	صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	ششم	۸۱۰
۲۵	ڈاکٹر انعام الحق کوثر	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	ششم	۸۱۱
۲۶	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	ششم	۸۱۲
۲۷	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	ششم	۸۱۳
۲۸	پروفیسر عبدالحفیظ کاردار	ڈاکٹر سید عدنان خورشید مسعودی	نہم	۵۸۸
۲۹	راجہ نور محمد نظامی نقشبندی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	دہم	۹۰۶

الشيء في كل شيء وفي العالم

علم الترابی



بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

باب.....۲۳

جامِ حم  
(جہانِ تبریک و تشکر)  
(جلد ۱۱)



بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۲۳ — جامِ جم (جہانِ امام ربانی کے مبصرین)

① — علماء و مشایخ کرام

شمار	نام شخصیت	مسکن
۱	خواجہ محمد صادق نقشبندی مجددی	(اگہار، آزاد کشمیر، پاکستان)
۲	علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی	(بہاول پور، پاکستان)
۳	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	(لاہور، پاکستان)
۴	علامہ جمیل احمد نعیمی	(کراچی، پاکستان)
۵	حضرت ابو حفص عمر مجددی	(کوئٹہ پاکستان)
۶	خواجہ محمد عبد اللہ جان نقشبندی	(پشاور، سرحد، پاکستان)
۷	حکیم سید اکرام حسین چشتی سیکری	(میرپور خاص، سندھ، پاکستان)
۸	علامہ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	(دہلی، بھارت)
۹	علامہ ڈاکٹر مفتی ابوالخیر محمد زبیر	(حیدر آباد، سندھ، پاکستان)
۱۰	علامہ عبدالمبین نعمانی	(مبارکپور، اعظم گڑھ، بھارت)
۱۱	علامہ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی	(جہلم، پاکستان)
۱۲	علامہ محمد منشا تابش قصوری	(لاہور، پاکستان)
۱۳	علامہ محمد صدیق ہزاروی	(لاہور، پاکستان)
۱۴	مولانا قاری محمد میاں نقشبندی	(ملتان، پاکستان)
۱۵	مولانا محمد قمر الدین نقشبندی	(سنام گنج، بنگلہ دیش)
۱۶	مولوی ابوالحسن سلطان احمد مسعود چشتی	(حافظ آباد، پنجاب، پاکستان)
۱۷	علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی	(کراچی، پاکستان)
۱۸	علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی	(لاہور، پاکستان)

شمار	نام شخصیت	مسکن
۱۹	ابوقاسم سید جلال الدین پاشا قادری	(جدہ، سعودی عرب)
۲۰	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	(لاہور، پاکستان)
۲۱	پیر طریقت عبدالعزیز صدیقی نقشبندی	(اندور، بھارت)
۲۲	علامہ مفتی محمد احمد نعیمی	(ملیر، کراچی، پاکستان)
۲۳	صاحبزادہ سید محمد طاہر مظہری	(اسلام آباد، پاکستان)
۲۴	میاں فضل احمد جیبی	(گجرات، پنجاب، پاکستان)
۲۵	علامہ محمد احمد اسد رضا	(بیلہ، آزاد کشمیر، پاکستان)
۲۶	علامہ محمد رضوان احمد خان نقشبندی	(کراچی، پاکستان)
۲۷	مولانا جمیل احمد قادری	(لورالائی، بلوچستان، پاکستان)
۲۸	مولوی محبت اللہ ترائی	(کوہاٹ، سرحد، پاکستان)
۲۹	مولوی جمیل احمد لوری نوحی	(دہلی، بھارت)
۳۰	مولانا محمد اقبال سعیدی	(سیالکوٹ، پنجاب، پاکستان)
۳۱	مفتی محمد نصیر الدین نصیر	(شورکوٹ، پنجاب، پاکستان)
۳۲	مولانا احمد القادری	(حیدرآباد، سندھ، پاکستان)
۳۳	مفتی محمد خالد مجددی	(گوجرانوالہ، پنجاب، پاکستان)
۳۴	علامہ حافظ اللہ دتہ نقشبندی	(پاکپتن، پنجاب، پاکستان)
۳۵	مولانا حافظ سخی محمد مہربان سکندری	(سانگھڑ، سندھ، پاکستان)
۳۶	مولانا معاذ احمد صدیقی	(کراچی، پاکستان)
۳۷	مولانا محمد نجم الحسن نقشبندی مجددی	(ڈیرہ اسماعیل خان، سرحد، پاکستان)
۳۸	مولانا مجاہد عبدالرسول خان	(لاہور، پاکستان)

## ② — دانشوران

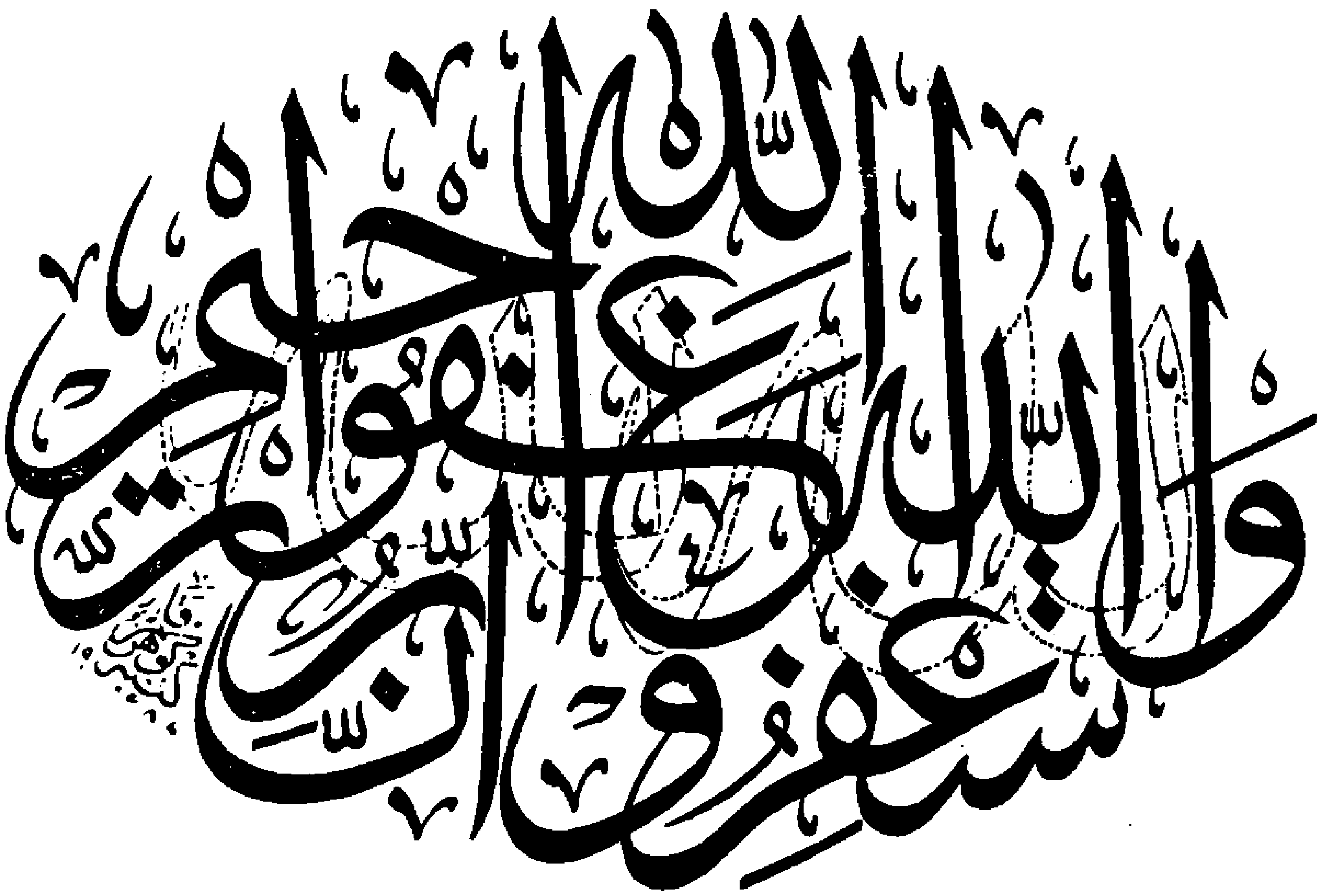
شمار	نام شخصیت	مسکن
۱	سردار علی احمد خان	(لاہور، پاکستان)
۲	سید انور علی ایڈووکیٹ	(کراچی، پاکستان)
۳	پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی	(لاہور، پاکستان)
۴	محمد عالم مختار حق	(لاہور، پاکستان)
۵	شاہ انجم بخاری	(حیدرآباد، سندھ، پاکستان)
۶	پروفیسر ڈاکٹر سلطان الطاف علی	(کوئٹہ، پاکستان)
۷	پروفیسر حافظ سید مقصود علی	(کراچی، پاکستان)
۸	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	(شکرگڑھ، پنجاب، پاکستان)
۹	پروفیسر عبدالقدوس جان سرہندی	(میرپور خاص، سندھ، پاکستان)
۱۰	پروفیسر ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	(لاہور، پاکستان)
۱۱	پروفیسر ڈاکٹر قاری محمد رفیق نقشبندی	(لاہور، پاکستان)
۱۲	پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد	(شیخوپورہ، پنجاب، پاکستان)

## ③ — خواص اہل سنت

۱	محمد فیاض صدیقی	(گجرات، پنجاب، پاکستان)
۲	محبوب احمد بھٹی نقشبندی	(لیہ، پنجاب، پاکستان)
۳	محمد یونس نوشاہی	(حافظ آباد، پنجاب، پاکستان)
۴	محمد وسیم قادری	(لاہور، پاکستان)
۵	نوخیز انور صدیقی	(اسلام آباد، پاکستان)
۶	محمد زبیر اختر القادری	(کراچی، پاکستان)
۷	ڈاکٹر شیر محمد مسعودی	(لاہور، پاکستان)

شمار	نام شخصیت	مسکن
۸	منیر حسین مسعودی	(برمنگھم، یو۔ کے)
۹	شاہ ذوالفقار علی مسعودی	(ٹورنٹو، کینیڈا)
۱۰	فواد عرفان شیخ	(ابوظہبی)
۱۱	شہزاد احمد اعوان قادری	(بھکر، پنجاب، پاکستان)
۱۲	خلیل احمد رانا	(جہانیاں منڈی، پنجاب، پاکستان)
۱۳	ملک محبوب الرسول قادری	(لاہور، پاکستان)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ  
 اَعَدَّ لِعِبَادِهِ  
 الْاٰثَارَ الْاَعْلٰی



بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

باب.....۲۴

رونداد محافل تشکر

(جلد ۱۱)



بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۲۲ — رونا و محافلِ تشکر

① — محفل تشکر بسلسلہ اجراءِ جہانِ امام ربانی، کراچی

( یکم ربیع الاول ۱۴۲۶ھ / ۱۰ اپریل ۲۰۰۵ء )

یازدہم	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	● — ابتدائیہ
یازدہم	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	● — خطبہء صدارت
یازدہم	مولانا جاوید اقبال مظہری	● — خطبہء استقبالیہ
یازدہم	مولانا جاوید اقبال مظہری	● — تعارف امام ربانی فاؤنڈیشن
یازدہم	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	● — رونا و

② — قومی جہانِ امام ربانی کانفرنس، لاہور

( ۱۴ ربیع الاول ۱۴۲۶ھ / ۲۳ اپریل ۲۰۰۵ء )

یازدہم	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	● — خطبہء صدارت
یازدہم	جمیل اطہر سرہندی	● — خطبہء استقبالیہ
یازدہم	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	● — رونا و
یازدہم	پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زابد	● — اظہار خیال

③ — حضرت مجدد الف ثانی عالمی کانفرنس، دہلی

( ۳۱ مارچ ۲۰۰۶ء )

یازدہم	ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری	● — رونا و
--------	-----------------------------	------------

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

باب.....۲۵

مخطوطات

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۲۵ ————— مخطوطات

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱	عکس مخطوط: شرح التعریف لمذہب التصوف		ہفتم	۴۸۳
۲	رسالہ در وحدۃ الوجود	خواجہ محمد فرخ شاہ مجددی	ہشتم	۴۹۵
۳	خزائن نبوت	خواجہ عبدالاحد وحدت	ہشتم	۴۹۸
۴	رسالہ اسرار الفقراء	خواجہ عبدالاحد وحدت	ہشتم	۵۰۱
۵	رسالہ مقاصد السالکین			
	(صفحہ اول و آخر)	خواجہ عبدالخالق غجدوانی (م ۵۷۵ھ)	دہم	۵۵۷، ۸
۶	رسالہ جامع الکلم (صفحہ اول)	خواجہ عبدالخالق غجدوانی	دہم	۵۵۹
۷	رسالہ خواجہ عزیزاں	خواجہ علی راہتینی (م ۷۱۵ھ)	دہم	۵۶۰
۸	رسالہ قدسیہ (صفحہ اول و آخر)	خواجہ محمد پارسا (م ۸۰۲ھ)		۵۶۲
		(خلیفہ خواجہ علاء الدین عطار)	دہم	۵۶۳
۹	رسالہ محبوبیہ (صفحہ اول و آخر)	خواجہ محمد پارسا	دہم	۵۶۴، ۵
۱۰	رسالہ خواجہ عبید اللہ احرار (صفحہ اول و آخر)	خواجہ عبید اللہ احرار (م ۸۹۵ھ)	دہم	۵۶۶، ۷
۱۱	جمال السلوک (قلمی)	منسوب بحضرت مجدد الف ثانی		
		مخزنہ کتب خانہ مدینہ منورہ	دہم	۵۸۲، ۳
۱۲	لوامع الاسرار شرح عطویات الاسرار (قلمی)	منسوب بحضرت مجدد الف ثانی	دہم	۵۸۴
۱۳	مخطوطہ مکتوبات امام ربانی	مخزنہ سید محمد عاشق حسین شاہ نقشبندی	دہم	۵۸۶
۱۴	نمونہ تحریر حضرت مجدد الف ثانی		دہم	۵۸۷
۱۵	سرورق مخطوطہ: مکتوبات امام ربانی			
	(دفتر اول: صفحہ اول و آخر)	مخزنہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۵۸۸، ۹

شمار	نام کتاب	مصنف / حوالہ	جلد	صفحہ
۱۶	سرورق مخطوطہ: مکتوبات امام ربانی (دفتر دوم: صفحہ اول و آخر)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۵۹۰، ۱
۱۷	سرورق مخطوطہ: مکتوبات امام ربانی (دفتر سوم: صفحہ اول و آخر)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۵۹۷ تا ۵۹۲
۱۸	فہرست مخطوطات و رسائل سبع	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۰ تا ۵۹۸
۱۹	مخطوطہ مبداء معاد (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۱
۲۰	مخطوطہ معارف لدنیہ (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۲
۲۱	مخطوطہ مکاشفات غیبیہ (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۳
۲۲	مخطوطہ تحقیق در کلمہ طیبہ (رسالہ تہلیلیہ) (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۴
۲۳	مخطوطہ شرح بعض رباعیات (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۵
۲۴	مخطوطہ رسالہ ردّ روافض (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۶
۲۵	مخطوطہ تحقیق النبوت (اثبات النبوة) (صفحہ اول و آخر)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۶، ۷
۲۶	مخطوطہ زبدۃ المقامات (صفحہ اول، دوم)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۱۷ تا ۶۱۵
۲۷	مخطوطہ زبدۃ المقامات بخط حضرت شاہ ابوالخیر دہلوی (صفحہ اول، دوم)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۱۸
۲۸	مخطوطہ زبدۃ المقامات بخط احمد علی نقشبندی (صفحہ اول، دوم، صفحہ ۴۷۸، ۴۷۹)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۱۹ تا ۶۱۳
				۶۱۷

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۲۹	مخطوطہ حضرات القدس (دفتر ثانی) (صفحہ اول و آخر)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۷۶
			تا	۶۷۹
۲۹	مخطوطہ حضرات القدس (دفتر ثانی) (تصحیح کردہ حضرت شاہ ابوالخیر دہلوی)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۸۰
			تا	۶۸۷
۳۰	سرورق مکتوبات معصومیہ جلد دوم (صفحہ اول و آخر) قلمی، مکتوبہ ۱۱۱ھ	مخزونہ کتب خانہ پروفیسر پیرسیدنا احمد جان سرہندی، میرپور خاص (سندھ)	دہم	۷۷۳
		شیخ مصطفیٰ بیک بن علی، مکتوبہ ۱۱۲۴ھ/تحقیق ڈاکٹر محمد رضا القہوجی		۷۷۴
		مطبوعہ بیروت	دہم	۷۹۸
		تہران	دہم	۸۰۰
		بیت الحکمہ، دمشق ۲۰۰۰ء	دہم	
			دہم	۸۰۱
۳۲	سرورق سوانح مولانا خالد النقشبندی			
۳۳	سرورق مولانا الشیخ خالد النقشبندی			
	محمد شریف الصواف			
۳۴	نمونہ تحریر مولانا خالد النقشبندی			
۳۵	مخطوطہ مجموعہ رسائل شیخ عبدالاحد:			
	●—رسالہ فیض العام			
	●—رسالہ الجنات الثمانیہ			
	●—رسالہ بدایع شرایع			
	●—رسالہ من الآثار فی قراۃ النبی المختار			

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۳۶	<ul style="list-style-type: none"> <li>● رسالہ برہان الجلی فی فضل الذکر الخفی</li> <li>● رسالہ اسرار الجمعہ</li> <li>● رسالہ نفی الاشارہ فی الصلوٰۃ</li> <li>مخطوطہ رسالہ وثیقہ الابرار</li> <li>(صفحہ اول و دوم و آخر)</li> </ul>	<p>مصنفہ: فقیر اللہ بن عبد الرحمن  الحنفی القرشی الباشمی  مولفہ ۱۱۶۵ھ، مکتوبہ  فرید الدین محمد منگریو  شکار پور، سندھ  عطیہ: پروفیسر ثار احمد جان سرہندی  میرپور خاص، سندھ</p>	یازدہم	۲۷۴
			یازدہم	۲۷۴



جمع فطر لظرم لظرم  
 الم فشرع حصر صدرک ووضعتنا حصرک ودرک لظری  
 الفتح فشرع حصرک ووضعتنا حصرک ودرک لظری  
 ان مع الم فشرع حصرک ووضعتنا حصرک ودرک لظری

خط و لوانی

ربیع الفطرین

کتب کوہ قلم ہا



بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

باب.....۲۶

# مرقعاتِ علمی

(علمی نواور)

(جلد ۱ تا ۱۲)

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۲۶ — مرقعات علمی (علمی نوادر)

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱	الاجلیۃ الربانیۃ اور الاشارات السنیۃ (ایک تعارف)	ڈاکٹر محمد ممتاز احمد سدیدی	پہلے	۳۳۱
۲	المکتوبات المجددیۃ		ہفتم	۲۸۷
۳	درستہ تحلیلیہ و نقدیہ لمکتوبات		ہفتم	۲۹۰، ۲۹۶
۴	مکتوبات امام ربانی دفتر		ہفتم	۲۸۹، ۲۸۸
۵	Analytical Indexes		ہفتم	۲۹۱
۶	کنز الہدایات	خواجہ محمد باقر	ہشتم	۵۰۴
۷	کنز الہدایات	خواجہ محمد باقر	ہشتم	۵۰۵
۸	مولانا الشیخ خالد النقشبندی (حیاء، منہج، آثارہ)	محمد شریف الصواف	ہشتم	۵۰۷
۹	تہذیب المواہب السرمدیۃ		ہفتم	۲۹۲
۱۰	لوائح خانقاہ مظہریہ (مکتوبات مدرسہ دیر)	ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	نہم	۱۸
۱۱	مقاصد السالکین	خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی	نہم	۲۶
۱۲	جامع الاصول	ضیاء الدین احمد بن مصطفیٰ	نہم	۲۸
۱۳	شیخ سرہند	جمیل اطہر سرہندی	نہم	۵۸
۱۴	الجنات الثمانیۃ (سوانح مجدد پر ایک نادر عربی مخطوطہ)			
	(تعارف)	پروفیسر عبدالباری، علی گڑھ	نہم	۵۹
۱۵	مجدد الف ثانی، کردار و افکار	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	نہم	۷۲
۱۶	رسائل مجدد الف ثانی	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	نہم	۸۰
۱۷	ملفوظات نقشبندیہ	محمد صادق قصوری	نہم	۹۶
۱۸	مکتوبات شیخ عبدالحق بنام حضرت مجدد الف ثانی		نہم	۲۳۶

## مرقع علمی: اکابر مجددیہ

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۹	سرورق کلیات باقی باللہ	مولانا ابوالحسن زید فاروقی، ڈاکٹر برہان احمد فاروقی	دہم	۵۷۱
۲۰	سرورق: احوال و سخنان خواجہ عبید اللہ احرار میر عبدالاول نیشاپوری	تصحیح و تعلیقات: عارف نوشاہی	دہم	۵۷۲
۲۱	سرورق: شرح رباعیات خواجہ باقی باللہ مع تعلیقات و حواشی حضرت مجدد الف ثانی	کراچی ایڈیشن/سید زوار حسین شاہ	دہم	۵۷۳
۲۲	سرورق: شرح رباعیات خواجہ باقی باللہ مع تعلیقات و حواشی حضرت مجدد الف ثانی	لاہور ایڈیشن/ترتیب جدید	دہم	۵۷۴
۲۳	سرورق: کشف الغین شرح الرباعیتین	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	دہم	۵۷۵
۲۴	ستہ ضروریہ	(چھ رسالہ کا مجموعہ)	دہم	۵۷۶

## مرقع علمی: امام ربانی کی تصانیف

۲۵	اشعار جالی شریف	مکتوبہ حضرت مجدد الف ثانی مخزنہ مدینہ منورہ	دہم	۵۸۱
۲۶	مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی، خواجہ محمد سعید، خواجہ سیف الدین		دہم	۵۸۵
۲۷	سرورق: مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی (جلد دوم: نور الخلائق)	دہلی ۱۲۸۸ھ/۱۸۷۱ء	دہم	۶۱۰، ۶۰۹
۲۸	سرورق: مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی (جلد اول: در المعرفت)	دہلی ۱۲۸۸ھ/۱۸۷۱ء	دہم	۶۱۱، ۶۱۲

شمار	نام کتاب	مصنف / حوالہ	جلد	صفحہ
۲۹	مکتوبات شریف حصہ اول (سرورق: دُر المعرفت)	مطبوعہ مطبع مجددی، امرتسر ۱۳۲۸ھ	دہم	۶۱۳
۳۰	سرورق: مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی (جلد اول: در المعرفت)	امرتسر ۱۹۱۰ء	دہم	۶۱۳ تا ۶۱۷
۳۱	سرورق الدرر المکنونات (ترجمہ عربی مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی) (صفحہ نمبر ۲، ۳، ۱۳۹، ۱۱۸۶)	ہر سہ مجلدات معربہ محمد مراد منزلی، مکہ معظمہ	دہم	۶۱۸ تا ۶۲۱
۳۲	اسرار المکنونات النفیہ (جلد سوم و صفحہ ۱۸۷، خاتمۃ الطبع)	ترجمہ محمد مراد منزلی	دہم	۶۲۲
۳۳	سرورق المکتوبات الربانیہ (ترجمہ و تخریج مکتوبات امام ربانی) (جز اول، ثانی، ثالث)	تخریج: مصطفیٰ حنین عبدالہادی مطبوعہ بیروت ۱۴۲۲ھ / ۲۰۰۲ء	دہم	۶۲۳ تا ۶۲۴
۳۴	سرورق ترجمہ مکتوبات امام ربانی (قدم و جدید — ہر سہ مجلدات)	قاضی عالم الدین نقشبندی، لاہور	دہم	۶۲۵ تا ۶۳۰
۳۵	سرورق ترجمہ مکتوبات امام ربانی (ہر سہ مجلدات)	سید زوار حسین شاہ، کراچی	دہم	۶۳۱ تا ۶۳۳
۳۶	سرورق در لا ثانی (خلاصہ مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی) (ہر سہ مجلدات)	ملخصہ محمد ہدایت علی نقشبندی حیدرآباد، سندھ	دہم	۶۳۵

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۳۷	سرورق تجلیات ربانی (ترجمہ و تلخیص مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی)	نسیم احمد فریدی امر و ہوی، موسیٰ زئی	دہم	۶۳۶
۳۸	سرورق منتخبات مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی	استانبول (ترکی) ڈاکٹر فضل الرحمن، کراچی	دہم	۶۳۷
۳۹	سرورق انتخاب مکتوبات شیخ احمد سرہندی		دہم	۶۳۸
۴۰	سرورق الشذرات الذهبیہ من المکتوبات المجددیہ	معربہ شیخ محمد مراد علی، اسلام آباد موسسۃ الافکار المجددیہ العالمیہ	دہم	۶۳۹
۴۱	سرورق ارشادات، از: مکتوبات شریفہ امام ربانی	پاکستان	دہم	۶۴۰
۴۲	سرورق فہارس تحلیل ہشتگانہ مکتوبات احمد سرہندی	ڈاکٹر آرتھر بیولر، لاہور	دہم	۶۴۱
۴۳	سرورق و مقدمہ شرح مکتوبات قدسی آیات (حصہ اول: سرورق و مقدمہ، صفحہ ۱۸-۲۵)	شارح: علامہ نصر اللہ ہوتکی کراچی	دہم	۶۴۲
۴۴	سرورق معارف مکتوبات امام ربانی	محمد نعیم اللہ خاں خیالی شاہ ابوالخیر اکیڈمی، دہلی	دہم	۶۴۳
۴۵	سرورق المینات شرح مکتوبات (جلد اول)	۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء ابوالبلیان محمد سعید احمد مجددی گوجرانوالہ	دہم	۶۴۴، ۵
۴۶	سرورق مکتوبات امام ربانی (ترجمہ و شرح انگریزی - جلد اول)	شیخ محمد وجیہ الدین نقشبندی لاہور	دہم	۶۴۶

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۴۷	سرورق المجموعۃ السنیۃ	مولانا ابوالحسن زید فاروقی، لاہور	دہم	۶۴۷
۴۸	سرورق رسائل مجددیہ	لاہور	دہم	۶۴۸
۴۹	سرورق رسائل تہلیلہ	امام ربانی مجدد الف ثانی، لاہور	دہم	۶۴۹
۵۰	سرورق معارف لدنیہ	امام ربانی مجدد الف ثانی، لاہور	دہم	۶۵۰، ۱
۵۱	سرورق اثبات النبوة	امام ربانی مجدد الف ثانی، لاہور	دہم	۶۵۲
۵۲	سرورق مکاشفات غیبیہ	امام ربانی مجدد الف ثانی، لاہور	دہم	۶۵۰
۵۳	سرورق مبداء و معاد	امام ربانی مجدد الف ثانی، لاہور	دہم	۶۵۳، ۵، ۶
۵۴	سرورق معارف لدنیہ	مدینہ پرلیس، بجنور ۱۳۵ھ	دہم	

### مرقع علمی: امام ربانی پر تصانیف

۵۵	سرورق بشار الحسنات فی الصلوٰۃ والسلام علی سید الکائنات	مرتبہ: مولانا عبدالسلام صدیقی، جہلم	دہم	۶۶۲
۵۶	سرورق ہدایۃ الطالبین	محمد صالح کولابی نقشبندی	دہم	۶۸۸
۵۷	سرورق زبدۃ المقامات	نول کشور گیس پرینگ پرلیس، لاہور	دہم	۶۸۹
۵۸	سرورق حضرات القدس	خواجہ محمد ہاشم کشمی، سیالکوٹ	دہم	۶۹۰
۵۹	سرورق وصال احمدی	خواجہ بدرالدین سرہندی، سیالکوٹ	دہم	۶۹۱
۶۰	اوراق شیخ آدم بنوری/ خلاصۃ المعارف فی اسرار العقائد	مخطوطہ انڈیا آفس لاہور، لندن	دہم	۶۹۲
۶۱	اوراق بدرالدین سرہندی/ مجمع الاولیاء	مکتوبہ ۱۰۳۷ھ/ ۱۶۲۷ء	دہم	۶۹۵
۶۲	اوراق محمد امین بدخشی/ مناقب الحضرات	مخطوطہ انڈیا آفس لاہور، لندن	دہم	۶۹۶
		مکتوبہ ۱۰۴۳ھ/ ۱۶۳۳ء	دہم	۶۹۸
		مخطوطہ برٹش میوزیم، لندن	دہم	۶۹۹
		مکتوبہ ۱۱۴۰ھ/ ۱۷۳۱ء	دہم	۷۰۲

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۶۳	سرورق مناقب الحضرات	شیخ محمد امین بدخشی	دہم	۷۰۳
۶۴	سرورق عمدۃ المقامات	شاہ محمد فضل اللہ، لاہور	دہم	۷۰۴
۶۵	سرورق سوانح عمری امام ربانی	مولانا شیخ قادر بخش، ممطبع		
	مجدد الف ثانی	منشی فخر الدین، لاہور ۱۳۱۴ھ	دہم	۷۰۵
۶۶	سرورق احوال حضرت مجدد الف ثانی	نظام الدین مجددی توکلی، لاہور	دہم	۷۰۶
۶۷	سرورق حضرت مجدد الف ثانی			
	کے سیاسی مکتوبات	آبادشاہ پوری، مکتبہ چراغ اسلام، لاہور	دہم	۷۰۷
۶۸	سرورق مجموعہ حالات و مقامات			
	امام ربانی مجدد الف ثانی	مولانا محمد عبدالاحد، مطبوعہ دہلی	دہم	۷۰۸
۶۹	سرورق ارتحال مجددی مع وصال احمدی	منشی محمد اعزاز الدین احمد، مکتبہ امجد علی، مراد آباد	دہم	۷۰۹
۷۰	سرورق ہدیہ احمدیہ	ابوالخیر مکی، کانپور ۱۳۱۳ھ	دہم	۷۱۰
۷۱	سرورق روضۃ القیومیہ	کمال الدین محمد احسان، سول اسٹیم پریس، لاہور	دہم	۷۱۱
۷۲	سرورق سوانح مجدد الف ثانی	محمد احسان عباس، ہمدرد کامریڈ پریس، دہلی	دہم	۷۱۳
۷۳	سرورق آفتاب شرف	شاہ محمد ابوالشرف مجددی مطبوعہ کلکتہ ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء	دہم	۷۱۴
۷۴	سرورق کنز الہدایات	مفتی محمد باقر بن شرف الدین، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۲ء	دہم	۷۱۵
۷۵	سرورق حضرت مجدد الف ثانی — ایک تحقیقی جائزہ	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کراچی ۱۹۶۵ء	دہم	۷۱۶



شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۷۶	حضرت مجدد کا تصور توحید (انگریزی) (مقالہ ڈاکٹریٹ)	ڈاکٹر برہان احمد فاروقی، بھارت	دہم	۷۱۷
۷۷	سرورق تذکرہ مجدد الف ثانی	محمد منظور نعمانی، کراچی	دہم	۷۱۸
۷۸	سرورق مکتوبات امام ربانی کی دینی و معاشرتی اہمیت	ڈاکٹر سراج احمد، کراچی (مقالہ ڈاکٹریٹ)	دہم	۷۱۹
۷۹	سرورق مکتوبات مجدد الف ثانی— تخریج احادیث (غیر مطبوعہ)	ڈاکٹر بابر بیگ مطالی (مقالہ ڈاکٹریٹ)	دہم	۷۲۰
۸۰	سرورق مکتوبات امام ربانی کی تاریخی تعین (غیر مطبوعہ)	ڈاکٹر محمد انصار خاں (مقالہ ڈاکٹریٹ)	دہم	۷۲۱
۸۱	سرورق حضرت مجدد الف ثانی کی تفسیری اور فقہی خدمات	ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس (مقالہ ڈاکٹریٹ)	دہم	۷۲۳
۸۲	سرورق ڈاکٹر محمد اقبال اور حضرت مجدد الف ثانی—افکار و نظریات	ڈاکٹر بابر بیگ مطالی (غیر مطبوعہ)	دہم	۷۲۳ تا ۷۲۷
۸۳	سرورق حیات مجدد	پروفیسر محمد فرمان، لاہور	دہم	۷۲۸
۸۴	سرورق سیرت مجدد الف ثانی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی	دہم	۷۲۹
۸۵	سرورق حضرت مجدد الف ثانی— حیات، افکار و خدمات	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی	دہم	۷۳۰
۸۶	سرورق مجدد ہزارہ دوم	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی	دہم	۷۳۱
۸۷	سرورق مقدمہ تجلیات امام ربانی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، لاہور	دہم	۷۳۲
۸۸	سرورق حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی	دہم	۷۳۳

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۸۹	سرورق صراط مستقیم	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی	دہم	۷۳۴
۹۰	سرورق حضرت مجدد فقہ کے اُفق پر	محمد معصوم، کوٹلی آزاد کشمیر	دہم	۷۳۵
۹۱	سرورق جواہر مجددیہ	خواجہ احمد حسین خاں، کراچی	دہم	۷۳۶
۹۲	سرورق تجلیات امام ربانی	علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہ جہانپوری	دہم	۷۳۷
۹۳	سرورق عقیدہ ختم نبوت اور			
	حضرت مجدد الف ثانی	پروفیسر سید شبیر حسین زاہد	دہم	۷۳۸
۹۴	سرورق حضور امام ربانی کا لقب			
	مجدد الف ثانی	علامہ محمد فیض احمد اویسی، سیالکوٹ	دہم	۷۳۹
۹۵	سرورق حضرت مجدد الف ثانی کی			
	شانِ قیومیت	علامہ محمد فیض احمد اویسی، سیالکوٹ	دہم	۷۴۰
۹۶	سرورق حضرت مجدد الف ثانی کی			
	مجددیت و قیومیت	پروفیسر محمد حسین آسی، شکر گڑھ	دہم	۷۴۱
۹۷	سرورق سلوک مجددیہ	سید عبد اللہ محدث دکن، لاہور	دہم	۷۴۲
۹۸	سرورق حضرت مجدد اور ان کے ناقدین	مولانا ابوالحسن زید فاروقی، استانبول (ترکی)	دہم	۷۴۳
۹۹	سرورق حضرت امام اعظم			
	حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں	علامہ عبدالحکیم اختر شاہ جہانپوری	دہم	۷۴۴
۱۰۰	سرورق حضرت مجدد الف ثانی اور			
	امام احمد رضا بریلوی	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی، لاہور	دہم	۷۴۵
۱۰۱	سرورق حضرت مجدد الف ثانی اور			
	امام احمد رضا بریلوی	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، کراچی	دہم	۷۴۶

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۰۲	سرورق امام احمد رضا اور حضرات نقشبندیہ	ابوالسرور محمد مسرور احمد، کراچی		۷۴۷
۱۰۳	سرورق ارشادات حضرت مجدد الف ثانی	ابوالبرکات سید احمد قادری، کراچی	دہم	۷۴۸
۱۰۴	سرورق ارشادات حضرت مجدد الف ثانی	صاحبزادہ جمیل احمد شرقی پوری، شرقی پور	دہم	۷۴۹
۱۰۵	سرورق ارشادات حضرت مجدد الف ثانی (انتخاب مکتوبات امام ربانی)	محمود اشرف عثمانی، لاہور	دہم	۷۵۰
۱۰۶	سرورق فرمودات حضرت مجدد الف ثانی	لاہور	دہم	۷۵۱
۱۰۷	سرورق مسلک امام ربانی	مولانا محمد سعید احمد نقشبندی	دہم	۷۵۲
۱۰۸	سرورق تائید اہل سنت	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان	دہم	۷۵۳
۱۰۹	سرورق امام ربانی اور اتباع رسول گرامی	ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر حیدر آباد سندھ	دہم	۷۵۴
۱۱۰	سرورق لمعات امام ربانی	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری، لاہور	دہم	۷۵۵
۱۱۱	سرورق حضرت مجدد الف ثانی کی دینی و ملی خدمات	صوفی غلام سرور نقشبندی، لاہور	دہم	۷۵۶
۱۱۲	سرورق حیات و تعلیمات مجدد الف ثانی	سرفراز احمد بھٹی، لاہور	دہم	۷۵۷
۱۱۳	سرورق یادگار مجدد الف ثانی	ابوالسرور محمد مسرور احمد، کراچی	دہم	۷۵۸
۱۱۴	سرورق تاجدار سرہند	معراج الدین مسعودی، کراچی	دہم	۷۵۹
۱۱۵	سرورق مجدد الف ثانی، کردار و افکار	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی، دہم		
۱۱۶	سرورق شیخ سرہند	جمیل اطہر سرہندی، لاہور	دہم	۷۶۰
۱۱۷	سرورق آفتاب ولایت	مولانا جاوید اقبال مظہری، کراچی	دہم	۷۶۱
۱۱۸	وہمال حضرت مجدد الف ثانی	مولانا جاوید اقبال مظہری، کراچی	دہم	۷۶۱
۱۱۹	سرورق جہاں نما	ڈاکٹر عدنان خورشید، کراچی	دہم	۷۶۲

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۲۰	سرورق امام ربانی	اقبال احمد اختر القادری، کراچی	دہم	۷۶۳
۱۲۱	سرورق امام ربانی کی تحریک			
	اصلاح تصوف	اقبال احمد اختر القادری، کراچی	دہم	۷۶۴
۱۲۲	سرورق ایک انمول ہیرا،			
	سیرت حضرت عالی امام ربانی	صوفی ثار الحق سیفی نقشبندی		
	مجدد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی	مجددی، کراچی ۲۰۰۴ء	دہم	۷۶۵
۱۲۳	جواہر علویہ	محمد اشرف احمد نقشبندی مجددی	دہم	۷۶۶
		نول کشور گیس پرنٹنگ پریس، لاہور		
۱۲۴	سرورق انساب الانجاب	محمد حسن جان مجددی، لاہور	دہم	۷۶۷
۱۲۵	سرورق حضرت مجدد الف ثانی	سید زوار حسین شاہ، کراچی	دہم	۷۶۸
۱۲۶	افکار حضرت مجدد الف ثانی اور عصر حاضر	شیر ربانی پبلیکیشنز، لاہور	دہم	۷۶۹

### صاحبزادگان و خلفاء اور دیگر مشایخ نقشبندیہ مجددیہ کی تصانیف

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۲۷	سرورق مکتوبات معصومیہ (ہر سہ مجلدات)	خواجہ محمد معصوم	دہم	۷۷۵ تا ۷۷۷
		سید زوار حسین شاہ، کراچی		
۱۲۸	سرورق مقامات معصومی (چار مجلدات)	پروفیسر محمد اقبال مجددی، لاہور	دہم	۷۷۸ تا ۷۸۱
۱۲۹	سرورق مقامات معصومی (انگریزی ترجمہ)	پروفیسر محمد اقبال مجددی، لاہور	دہم	۷۸۲ تا ۷۸۵

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۳۰	سرورق اذکار نبویہ (اردو ترجمہ)	خواجہ محمد معصوم، سیالکوٹ	دہم	۷۸۶
۱۳۱	سرورق حسنت الحرمین	پروفیسر محمد اقبال، موسیٰ زئی	دہم	۷۸۷
۱۳۲	سرورق انوار معصومیہ	سید زوار حسین شاہ، کراچی	دہم	۷۸۸
۱۳۳	سرورق گلشن وحدت	خواجہ عبدالاحد بن خواجہ محمد سعید	دہم	۷۸۹
۱۳۴	سرورق مکتوبات شریفہ			
	خواجہ سیف الدین بن خواجہ معصوم	کراچی	دہم	۷۹۰
۱۳۵	سرورق جواہر معصومیہ	خواجہ احمد حسین، مشہور عالم پریس، لاہور	دہم	۷۹۱
۱۳۶	سرورق سوانح شیخ طاہر بندگی	خالد مجددی سلطانی، لاہور	دہم	۷۹۲

### سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سے متعلق دیگر تصانیف

۱۳۷	سرورق مقامات مظہری	شاہ غلام علی دہلوی		
		ترجمہ و تعلیق: پروفیسر محمد اقبال، لاہور	دہم	۷۹۶
۱۳۸	سرورق دارالمعارف			
	(ملفوظات شاہ غلام علی دہلوی)	مرتبہ: شاہ رؤف احمد مجددی، لاہور	دہم	۷۹۷
۱۳۹	سرورق الایمان والاسلام	شیخ ضیاء الدین خالد البغدادی،	دہم	۸۰۳
	(صفحہ ۱۰، ۶۴)	استانبول (ترکی)		
۱۴۰	سرورق سل الحسام الہندی نصرة	علامہ ابن عابدین شامی،	دہم	۸۰۶ تا
	مولانا خالد النقشبندی (صفحہ ۳۲۰، ۳۲۵)	استانبول (ترکی)		۸۱۳
۱۴۱	سرورق مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی	مطبوعہ لاہور	دہم	۸۱۴
۱۴۲	سرورق باقیات مظہری	محمد عبدالستار طاہر مسعودی	دہم	۸۱۵
۱۴۳	سرورق الحدائق الوردیہ	(تالیف مابعد ۱۳۰۶ھ) دمشق		
	فی حقائق اجلاء النقشبندیہ	عبدالحمید بن محمد الحنفی الخالدی النقشبندی	دہم	۸۱۶

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۴۴	سرورق سلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر	محمد خلیل المرادی/تحقیق: اکرم حسن الحلی، بیروت	دہم	۸۱۸
۱۴۵	التصوف الاسلامی الطریقتہ النقشبندیہ	الدکتور محمد احمد درنیقہ	دہم	۸۱۹
۱۴۶	واعلامہا الاجابۃ الربانیہ	نجم الدین محمد امین الکردی	دہم	۸۲۰
۱۴۷	سرورق مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	محمد حسن نقشبندی مجددی، لاہور	دہم	۸۲۲
۱۴۸	سرورق سندھ کے صوفیائے نقشبندیہ (دو مجلدات)	ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، حیدرآباد سندھ (مقالہ ڈاکٹریٹ)	دہم	۸۲۳
۱۴۹	تاریخ مشائخ نقشبندیہ (جماعتیہ)	محمد صادق قصوری، لاہور	دہم	۸۲۵
۱۵۰	سرورق انارۃ الاشارہ (۱۳۱۰ھ)	مطبع محمدی، لاہور	دہم	۸۲۶
۱۵۱	سرورق مجموعہ رسالہ خواجہ علی متقی و رسالہ ابوالکارم وغیرہ	مطبع خادم الاسلام، دہلی	دہم	۸۲۶
۱۵۲	سرورق مشیدات دمشق وعناصرها الجمالیہ وذات الاضرۃ	ڈاکٹر قتیبہ الشہابی، دمشق ۱۹۹۰ء	دہم	۸۲۸
۱۵۳	سرورق مسئلۃ الاشارة بالسبابہ فی التشہد	فی الصلوٰۃ مؤلفہ سید احمد علی شاہ	دہم	۸۲۹
۱۵۴	سرورق کتاب الہجۃ السنیۃ فی آداب الطریقۃ العلویۃ الخالدیۃ النقشبندیہ	مؤلفہ شیخ محمد بن عبداللہ الخانی الخالدی النقشبندی	دہم	۸۳۰
۱۵۵	سرورق رشحات عین الحیات	شیخ علی بن حسین الواعظ الہردی/ ترجمہ: الشیخ محمد مراد بن عبدالقزانی، مکتبۃ الاسلامیہ دبار بکر (ترکی)	دہم	۸۳۱

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۵۶	السعادة الابدیہ فیما جاء به النقشبندیہ	عبد الحمید بن محمد الخانی الخالدی النقشبندی	دہم	۸۳۲
۱۵۷	سرورق الحدیقۃ الندیہ فی الطریقۃ النقشبندیہ	محمد بن سلیمان البغدادی حنفی النقشبندی قاہرہ ۱۳۱۳ھ - استانبول ۱۳۱۳ھ/۱۹۹۲ء	دہم	
۱۵۸	سرورق الاشارة السدیہ لساکی الطریقۃ النقشبندیہ	ابوزہرہ اویس بن عبد اللہ الحسینی، دارالمصطفیٰ، مصر ۱۳۲۳ھ/۲۰۰۲ء	دہم	۸۳۳
۱۵۹	سرورق تتمہ دیوان فارسی	مولانا خالد نقشبندی بیروت ۱۹۵۵ء	دہم	۸۳۶
۱۶۰	Sufi Heirs of the Prophet	آرتھرایف - بیور یونیورسٹی آف ساؤتھ کیرولینا	دہم	۸۳۷
۱۶۱	Islam in Indian Sub-Continent	این میری شمل، لیڈن ۱۹۸۰ء	دہم	۸۸۳
۱۶۲	The Influence of Shaykh Ahmed Sirhindi on Dr. Muhammad Iqbal	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کراچی، ۱۹۹۶ء	دہم	۸۳۹
۱۶۳	The Naqshbandi's	سردار علی احمد خان، لاہور	دہم	۸۴۰



شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۶۴	Hazrat Mujaddid & His critics	ابوالحسن زید فاروقی، لاہور	دہم	۸۴۱
۱۶۵	نزہۃ الخواطر و ہیبتہ	المسامع والنواظر المجلد الثانی	از عبدالحی، دار ابن حزم،	۲۶۶
۱۶۶	رجال الفکر والدعوة فی الاسلام،	الامام السرهندی، از ابوالحسن علی ندوی،	یازدہم	۲۶۶
	(الجزء الثالث ۱۹۹۸ء)	دار ابن کثیر، دمشق	یازدہم	۲۶۶
<b>مرقع جرائد نقشبندیہ</b>				
۱۶۷	ماہنامہ نور اسلام، شرقپور شریف		دہم	۸۴۵
۱۶۸	مجلد المنظر، کراچی		دہم	۸۴۶
۱۶۹	ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام، گوجرانوالہ		دہم	۸۴۷
۱۷۰	مجلد المقصود، کراچی		دہم	۸۴۸
۱۷۱	ماہنامہ انوار لاٹانی، لاہور		دہم	۸۴۹
۱۷۲	ماہنامہ فیض، شیرگڑھ		دہم	۸۵۰
۱۷۳	ماہنامہ مجلہ الحقیقہ، شکرگڑھ		دہم	۸۵۱
۱۷۴	Sher-e-Rabbani Digest(Quarterly)Lahore		دہم	۸۵۲
۱۷۵	Sufi Illuminations, Boston(U.S.A)		دہم	۸۵۳
۱۷۶	مجلد رکن الاسلام، حیدرآباد سندھ		دہم	۸۵۴
۱۷۷	ماہنامہ مجلہ فیضان کرم، کراچی		دہم	۸۵۵
۱۷۸	ماہنامہ نور العرفان، لاہور		دہم	۸۵۶

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۷۹	ماہنامہ الخیر، پشاور		دہم	۸۵۷
۱۸۰	ماہنامہ سیدھا راستہ، لاہور		دہم	۸۵۸
۱۸۱	ماہنامہ نوائے اسلام، پاکپتن شریف		دہم	۸۵۹
۱۸۲	ماہنامہ القول السدید، لاہور		دہم	۸۶۰
۱۸۳	پندرہ روزہ آواز نقشبند، شیخوپورہ		دہم	۸۶۱
۱۸۴	البعث ڈائجسٹ، لاہور		دہم	۸۶۲



نقشِ قرآن، بیرونی حاشیہ بہ سائے تیسرا پسے  
اندرونی حاشیہ عظمتِ قرآن پر آیت، کرنی سلوہ  
یاد کے باہر ناکحہ "یاروں قتل، گر برکلم،

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

باب.....۲۷

# مرقعاتِ عمومی

(مزارات و عمارات)

(جلد ۱۳۳۱)

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۲۷ — مرقات عمومی (مزارات و عمارات)

شمار	نام عمارت و مزار	مقام	جلد	صفحہ
۱	گنبد خضراء	مدینہ منورہ	اول	۶
۲	شہر سرہند	مشرقی پنجاب	اول	۱۵۰
۳	مرکزی دروازہ درگاہ شریف امام ربانی	سرہند شریف	اول	۱۹۹
۴	مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	قصر عارفاں، بخارا	اول	۲۲۲
۵	مزارات حضرات خواجگان نقشبند علیہم الرحمۃ	سرہند شریف	اول	۲۶۸
۶	قبر انور امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	مشرقی پنجاب	اول	۳۸۶
۷	شہر سرہند	سرہند شریف	اول	۳۸۸
۸	خانقاہ عالیہ مجددیہ کے حجرے	سرہند شریف	اول	۳۸۸
۹	مزار مبارک خواجہ عبدالاحد قادری چشتی	سرہند شریف	اول	۳۵۶
۱۰	والد ماجد حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	(بستی پٹھاناں)	اول	۳۶۷
۱۱	مزار مبارک خواجہ ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ	خرقان	اول	۳۶۷
۱۲	مقبرہ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند علیہ الرحمۃ	قصر عارفاں، بخارا	اول	۳۶۸
۱۳	جامع مسجد خواجہ بہاء الدین نقشبند کامرکزی دروازہ	قصر عارفاں، بخارا	اول	۳۶۹
۱۴	جامع مسجد خواجہ بہاء الدین نقشبند کاندرونی منظر	قصر عارفاں، بخارا	اول	۳۷۰
۱۵	جامع مسجد خواجہ بہاء الدین نقشبند کاعام فضائی منظر	قصر عارفاں، بخارا	اول	۳۷۱
۱۶	مزار مبارک خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ	دہلی	اول	۳۷۲
۱۷	مرکزی دروازہ خانقاہ عالیہ مجددیہ	سرہند شریف	اول	۳۷۳
۱۸	خانقاہ عالیہ مجددیہ	سرہند شریف	اول	۳۷۴
۱۹	روضہ مبارک حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	اول	۳۷۵

شمار	نام عمارت و مزار	مقام	جلد	صفحہ
۱۸	صدر دروازہ خانقاہ عالیہ مجددیہ	سرہند شریف	دوم	۷۷۱
۱۹	روضہ مبارک حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور مسجد شریف	سرہند شریف	دوم	۷۷۲
۲۰	مزار مبارک حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	دوم	۷۷۳
۲۱	مسجد معصومیہ (تعمیر کردہ خواجہ محمد عبید اللہ فرزند سوم خواجہ محمد معصوم علیہما الرحمۃ)	سرہند شریف	دوم	۷۷۴
۲۲	امر تر روڈ — سرہند شریف کے قریب سنگ میل		سوم	۶۱۳
۲۳	روضہ مبارک حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی نو تعمیر شدہ عمارت	سرہند شریف	سوم	۶۱۵
۲۴	روضہ مبارک حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور مسجد شریف، کابیرونی منظر	سرہند شریف	سوم	۶۱۷
۲۵	قومی عجائب گھر، لاہور	لاہور	سوم	۶۱۹
۲۶	قلعہ گوالیار	گوالیار	چہارم	۹۹
۲۷	قلعہ گوالیار	گوالیار	چہارم	۱۵۱
۲۸	قلعہ گوالیار	گوالیار	چہارم	۱۵۳
۲۹	مقبرہ اورنگزیب عالمگیر بادشاہ	اورنگ آباد	چہارم	۳۹۸
۳۰	مرکزی دروازہ مقبرہ شریف خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۴۶۴
۳۱	قبر انور خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۴۶۵
۳۲	مقبرہ شریف خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۴۶۶
۳۳	مقبرہ شریف شیخ سیف الدین علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۴۶۷
۳۴	مزار پرانوار خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۴۶۸

شمار	نام عمارت و مزار	مقام	جلد	صفحہ
۳۵	قبر شہزادی روشن آراء بیگم	دہلی	چہارم	۴۶۹
۳۶	قبر شہزادی روشن آراء بیگم	دہلی	چہارم	۴۷۰
۳۷	مزار مبارک خواجہ محمد معصوم و فرزند ان گرامی علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۶۳۰
۳۸	مزار مبارک حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۶۳۱
۳۹	مزار مبارک خواجہ محمد نقشبند ثانی فرزند دوم			
	خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۶۳۲
۴۰	مزار مبارک خواجہ محمد زبیر نبیرہ			
	خواجہ محمد نقشبند ثانی علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۶۳۳
۴۱	مزار مبارک خواجہ سیف الدین نبیرہ			
	حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا ایک منظر	سرہند شریف	چہارم	۶۳۴
۴۲	مکتوبات شریف قلمی امام ربانی مجدد الف ثانی	شیخوپورہ	پنجم	۳۰
۴۳	مزار ڈاکٹر محمد اقبال	لاہور	پنجم	۵۱۸
۴۴	روضہ مبارک حضرت غوث الاعظم			
	شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ	بغداد شریف	پنجم	۵۲۰
۴۵	صدر دروازہ خانقاہ عالیہ مجددیہ	سرہند شریف	پنجم	۵۸۵
۴۶	مسجد شریف و روضہ شریف حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	پنجم	۵۸۶
۴۷	روضہ شریف خواجہ محمد صدیق نبیرہ			
	حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	پنجم	۵۸۷
۴۸	مزار مبارک خواجہ محمد صادق و خواجہ محمد سعید			
	(فرزند گرامی) اُم کلثوم (صاحبزادی)			
	حضرت مجدد الف ثانی علیہم الرحمۃ	سرہند شریف	پنجم	۵۸۸

شمار	نام عمارت و مزار	مقام	جلد	صفحہ
۴۹	روضہ شریف شیخ خالد کردی نقشبندی علیہ الرحمۃ	دمشق، شام	ششم	۲۸
۵۰	مقبرہ مرادی کا گول گنبد	دمشق	ششم	۱۰۰
۵۱	خانقاہ مرادی کا جنوبی دروازہ	دمشق	ششم	۱۰۱
۵۲	مقبرہ مرادی کے اندر تین مزارات	دمشق	ششم	۱۰۲
۵۳	مقبرہ مرادی کا کتبہ	دمشق	ششم	۱۰۳
۵۴	مدرسہ مرادیہ کا غربی دروازہ	دمشق	ششم	۱۰۴
۵۵	مکتوب شریف شیخ خالد کردی نقشبندی علیہ الرحمۃ		ششم	۱۷۲
۵۶	مزار شاہ افغانستان (احاطہ روضہ شریف)	سرہند شریف	ششم	۱۷۴
۵۷	شاہان افغانستان کے مزارات (احاطہ روضہ شریف)	سرہند شریف	ششم	۲۲۰
۵۹	مزار پُرانوار سید نور محمد بدایونی علیہ الرحمۃ	دہلی	ششم	۲۷۸
۶۰	مزار پُرانوار سید نور محمد بدایونی علیہ الرحمۃ	دہلی	ششم	۲۷۹
۶۱	خانقاہ مظہریہ	دہلی	ششم	۲۸۰
۶۲	خانقاہ مظہریہ	دہلی	ششم	۲۸۱
۶۳	مزارات: مرزا مظہر جان جاناں، شاہ غلام علی، شاہ ابوسعید، شاہ ابوالخیر علیہم الرحمۃ	دہلی	ششم	۲۸۲
۶۴	مزار مبارک مرزا مظہر جان جاناں علیہ الرحمۃ	دہلی	ششم	۲۸۳
۶۵	مسجد شریف خانقاہ مظہریہ	دہلی	ششم	۲۸۵
۶۶	مسجد حضرت شاہ غلام علی عبداللہ دہلوی	دہلی	ششم	۲۸۷
۶۷	مزار شریف حضرت شاہ ابواسعد سالم مجددی	کوئٹہ	ششم	۵۹۰
۶۸	مقبوضہ کشمیر		ششم	۷۰۶
۶۹	روضہ مبارک حضرت زندہ پیر گھمکول شریف	صوبہ سرحد	ششم	۸۰۷



شمار	نام عمارت و مزار	مقام	جلد	صفحہ
۷۰	آخری آرامگاہ حضرت زندہ پیر گھمکول شریف	صوبہ سرحد	ہشتم	۸۰۸
۷۱	مزار مبارک حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ	پانی پت	ہشتم	۵۰۶
۷۲	مزار شریف مولانا شیخ خالد انقشبندی		ہشتم	۵۰۷
۷۳	دربار عالیہ گھمکول شریف کی خوبصورت جامع مسجد		یازدہم	۲۷۸
۷۴	مزار شریف حضرت شاہ سید ابوالسعد سالم مجددی	سریاب، کوئٹہ	یازدہم	۳۶۴
●	<b>مرقع مقامات مقدسہ:</b>			
۱	بیت اللہ شریف، مسجد حرام	مکہ معظمہ	نور علی نور	۴۹
۲	بیت اللہ شریف مسجد حرام کی جالیوں سے	مکہ معظمہ	نور علی نور	۵۰
۳	گنبد خضراء	مدینہ منورہ	نور علی نور	۵۱
۴	مسجد نبوی شریف اور گنبد خضراء	مدینہ منورہ	نور علی نور	۵۲
۵	مسجد نبوی شریف کا اندرونی منظر	مدینہ منورہ	نور علی نور	۵۳
۶	مسجد نبوی شریف	مدینہ منورہ	نور علی نور	۵۴
۷	مسجد نبوی شریف اور گنبد خضراء	مدینہ منورہ	نور علی نور	۵۵
۸	شہر مدینہ منورہ کا فضائی منظر	مدینہ منورہ	نور علی نور	۵۶
۹	روضہ شریف حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم		نور علی نور	۵۷
۱۰	اندرونی منظر روضہ مبارک			
	حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم		نور علی نور	۵۸
۱۱	روضہ مبارک سراقہ حضرت سیدنا امام حسین ؑ		نور علی نور	۵۹
۱۲	مسجد شریف حضرت سیدنا امام حسین ؑ		نور علی نور	۶۰
۱۳	بیرونی منظر مزار مبارک			
	حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا		نور علی نور	۶۱
۱۴	مزار مبارک حضرت امام ابوحنیفہ ؑ		نور علی نور	۶۲

شمار	نام عمارت و مزار	مقام	جلد	صفحہ
۱۵	مسجد شریف حضرت امام ابوحنیفہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>		نور علی نور	۶۳
۱۶	جامع مسجد کوفہ		نور علی نور	۶۴
۱۷	مرقد حسین بن منصور الحلاج		نور علی نور	۶۵
۱۸	مرکزی دروازہ مرقد حسین بن منصور الحلاج		نور علی نور	۶۶
۱۸	مزار مبارک و مسجد شریف سید علی ہجویری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	لاہور	نور علی نور	۶۷
۱۹	مینارہ مزار مبارک سیدنا غوث اعظم <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	بغداد	نور علی نور	۶۸
۲۰	مرکزی دروازہ دربار حضرت غوث اعظم <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	بغداد	نور علی نور	۶۹
۲۱	حضرت غوث اعظم <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے مزار اقدس کی جالیوں کا دروازہ	بغداد	نور علی نور	۷۰
۲۲	اندرونی منظر مزار مبارک حضرت غوث اعظم <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	بغداد	نور علی نور	۷۱
۲۳	مزار پرانوار حضرت غوث اعظم <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	بغداد	نور علی نور	۷۲
۲۴	روضہ مبارک خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ	اجمیر شریف	نور علی نور	۷۳
۲۵	دربار عالیہ خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ	اجمیر شریف	نور علی نور	۷۴
۲۶	درگاہ شریف خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ	اجمیر شریف	نور علی نور	۷۵
۲۷	مرقد انور حضرت امام محمد غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ		نور علی نور	۷۶
۲۸	شکستہ دیوار ایوان کسریٰ		نور علی نور	۷۷
۲۹	مزار مبارک شیخ محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ تعالیٰ		نور علی نور	۷۸
●	<b>مرقع نقشبندی:</b>			
۱	سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	مدینہ منورہ	نور علی نور	۸۱
۲	روضہ شریف حضرت سلمان فارسی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا بیرونی منظر		نور علی نور	۸۲
۳	مزار شریف حضرت سلمان فارسی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>		نور علی نور	۸۳

شمار	نام عمارت و مزار	مقام	جلد	صفحہ
۴	مرقد انور حضرت جنید بغدادی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>		نور علی نور	۸۴
۵	مزار مبارک حضرت بایزید بسطامی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>		نور علی نور	۸۵
۶	مزار مبارک حضرت بہاء الدین نقشبند <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>		نور علی نور	۸۶
۷	مزار مبارک حضرت خواجہ عبید اللہ احرار <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>		نور علی نور	۸۷
۸	مزار مبارک حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ		نور علی نور	۸۸
۹	مزار مبارک حضرت خواجہ باقی باللہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	دہلی	نور علی نور	۸۹
۱۰	مزار مبارک حضرت خواجہ باقی باللہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	دہلی	نور علی نور	۹۰
۱۱	مزار مبارک خواجہ عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ			
	(ابن خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ)		نور علی نور	۹۱
۱۲	مزار مبارک خواجہ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ			
	(ابن خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ)		نور علی نور	۹۲
●	<b>مرقع مجددی (اول):</b>			
۱	روضہ شریف حضرت مجدد الف ثانی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	سرہند شریف	نور علی نور	۹۵
۲	مسجد شریف و روضہ شریف حضرت			
	مجدد الف ثانی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	سرہند شریف	نور علی نور	۹۶
۳	مکتوبات شریف حضرت مجدد الف ثانی،			
	حضرت خواجہ محمد سعید، اور شجرہ شریف			
	مکتوبہ خواجہ سیف الدین علیہما الرحمۃ		نور علی نور	۹۷
۴	مزار پُر انور ملا کمال الدین کشمیری رحمۃ اللہ علیہ		نور علی نور	۹۸
۵	مرکزی مسجد شریف ملا کمال الدین کشمیری رحمۃ اللہ علیہ		نور علی نور	۹۹
۶	اندرونی منظر مسجد شریف ملا کمال الدین کشمیری		نور علی نور	۱۰۰

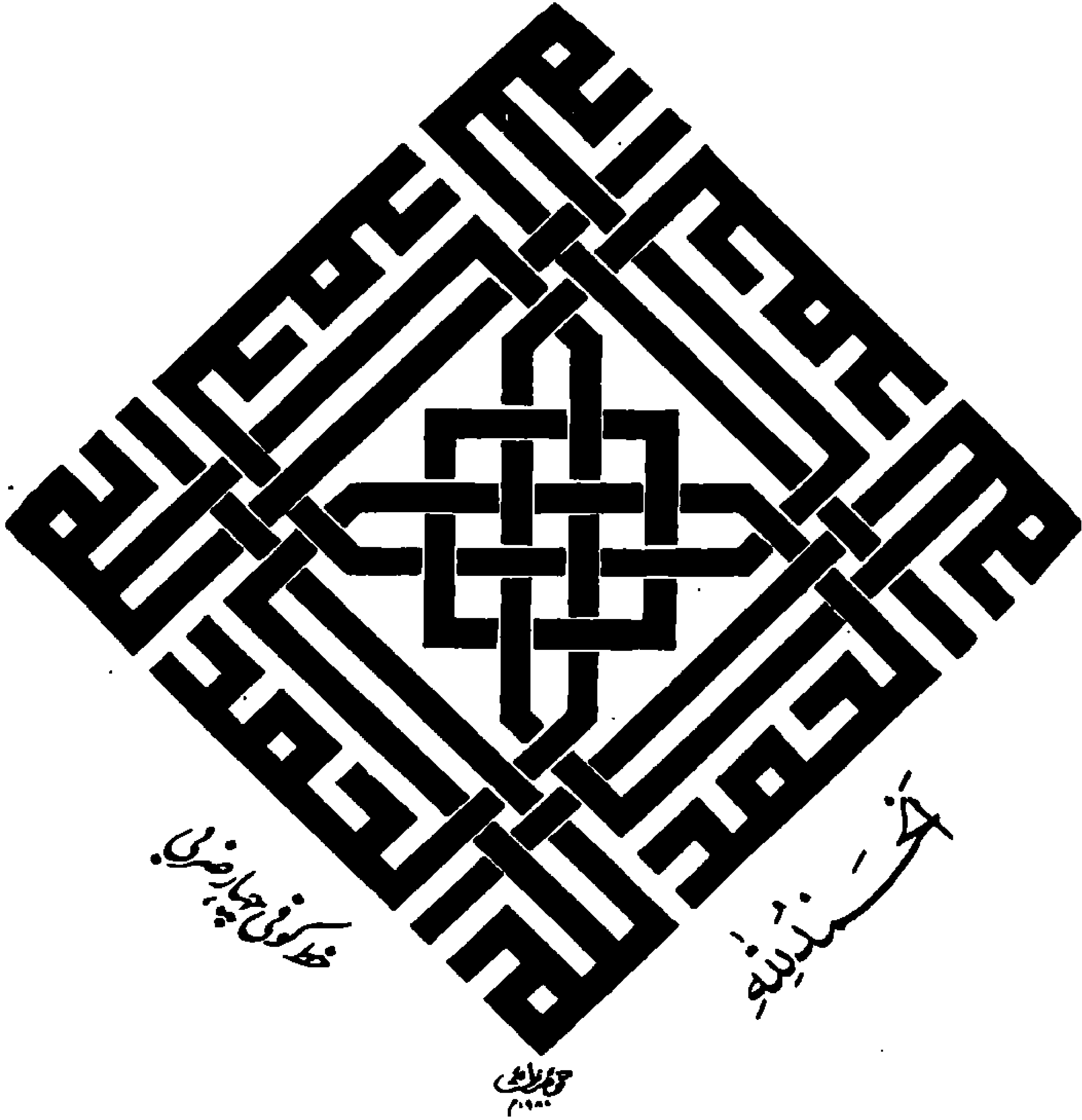
شمار	نام عمارت و مزار	مقام	جلد	صفحہ
۷	اندرونی منظر مسجد شریف ملا کمال الدین کشمیری		نور علی نور	۱۰۱
۸	جامع مسجد فیروز شاہ بادشاہ		نور علی نور	۱۰۲
۹	مرکزی دروازہ جامع مسجد فیروز شاہ بادشاہ	سیالکوٹ	نور علی نور	۱۰۳
۱۰	مزار مبارک علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ	سیالکوٹ	نور علی نور	۱۰۴
۱۱	مزار مبارک علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ	سیالکوٹ	نور علی نور	۱۰۵
۱۲	محراب شریف مسجد عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ	سیالکوٹ	نور علی نور	۱۰۶
۱۳	اندرونی منظر مسجد شریف			
۱۴	علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ نو تعمیر شدہ محراب شریف	سیالکوٹ	نور علی نور	۱۰۷
۱۵	مسجد علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ گنبد شریف مزار مبارک حضرت شیخ عبدالحق	سیالکوٹ	نور علی نور	۱۰۸
۱۶	محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	دہلی	نور علی نور	۱۰۹
۱۷	مزار مبارک شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	دہلی	نور علی نور	۱۱۰
۱۸	مسجد خیر المنازل شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	دہلی	نور علی نور	۱۱۱
۱۹	مزار مبارک خواجہ حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ		نور علی نور	۱۱۲
۲۰	مزار مبارک عبد الرحیم خان خاناں رحمۃ اللہ علیہ		نور علی نور	۱۱۳
۲۱	مزار مبارک عبد الرحیم خان خاناں رحمۃ اللہ علیہ		نور علی نور	۱۱۴
۲۲	مزار مبارک مرتضیٰ خاں شیخ فرید بخاری		نور علی نور	۱۱۵
۲۳	مقبوضہ کشمیر		نور علی نور	۱۱۶
۲۴	مقبوضہ کشمیر		نور علی نور	۱۱۷
۲۵	قلعہ کانگرہ		نور علی نور	۱۱۸

## ● مرقع جہاں گیری:

شمار	نام عمارت و مزار	مقام	جلد	صفحہ
۱	قبر اکبر بادشاہ	سکندرا	نور علی نور	۱۲۱
۲	عبادت خانہ اکبر بادشاہ	فتح پور سیکری	نور علی نور	۱۲۲
۳	قلعہ جہاں گیر بادشاہ	آگرہ	نور علی نور	۱۲۳
۴	قلعہ جہاں گیر بادشاہ	آگرہ	نور علی نور	۱۲۴
۵	مقبرہ جہاں گیر بادشاہ	لاہور	نور علی نور	۱۲۵
۶	شیش محل	لاہور	نور علی نور	۱۲۶
۷	دروازہ قلعہ	لاہور	نور علی نور	۱۲۷
۸	لال قلعہ	دہلی	نور علی نور	۱۲۸
۹	دیوان خاص لال قلعہ	دہلی	نور علی نور	۱۲۹
۱۰	دیوان خاص لال قلعہ	دہلی	نور علی نور	۱۳۰
۱۱	دیوان خاص لال قلعہ کابیر و فی منظر	دہلی	نور علی نور	۱۳۱
۱۲	دیوان عام لال قلعہ	دہلی	نور علی نور	۱۳۲
۱۳	دیوان عام لال قلعہ کابیر و فی منظر	دہلی	نور علی نور	۱۳۳
۱۴	جامع مسجد شاہجہانی	دہلی	نور علی نور	۱۳۴
۱۵	تاج محل	آگرہ	نور علی نور	۱۳۵
۱۶	مزارات شاہ جہاں بادشاہ، ملکہ ممتاز محل	آگرہ	نور علی نور	۱۳۶
۱۷	موتی مسجد عالمگیری، لال قلعہ	دہلی	نور علی نور	۱۳۷
۱۸	جامع مسجد عالمگیری	لاہور	نور علی نور	۱۳۸
●	مرقع مجددی دوم:			
۱	مزار مبارک خواجہ محمد صادق، خواجہ محمد سعید علیہما الرحمہ	سرہند شریف	نور علی نور	۱۴۱

شمار	نام عمارت و مزار	مقام	جلد	صفحہ
۲	مزار مبارک خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	نور علی نور	۱۴۲
۳	مزار مبارک خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	نور علی نور	۱۴۳
۴	مزار مبارک خواجہ میر محمد نعمان علیہ الرحمۃ	آگرہ	نور علی نور	۱۴۴
۵	مزار مبارک شیخ طاہر بندگی علیہ الرحمۃ	لاہور	نور علی نور	۱۴۵
۶	مزار مبارک شیخ طاہر بندگی علیہ الرحمۃ	لاہور	نور علی نور	۱۴۶
۷	مزار مبارک شیخ طاہر بندگی علیہ الرحمۃ	لاہور	نور علی نور	۱۴۷
۸	مزار مبارک شیخ نور محمد بدایونی علیہ الرحمۃ	دہلی	نور علی نور	۱۴۸
۹	خانقاہ مظہریہ	دہلی	نور علی نور	۱۴۹
۱۰	مزارات مبارکہ مرزا مظہر جان جاناں،			
	شاہ غلام علی دہلوی، شاہ ابوالخیر، شاہ ابوسعید	دہلی	نور علی نور	۱۵۰
۱۱	درگاہ شریف شیخ خالد کردی نقشبندی رحمہ اللہ	دمشق	نور علی نور	۱۵۱
۱۲	مزار پرانوار شیخ خالد کردی نقشبندی رحمہ اللہ	دمشق	نور علی نور	۱۵۲
۱۳	مزار مبارک شیخ خالد کردی نقشبندی رحمہ اللہ	دمشق	نور علی نور	۱۵۳
۱۴	کتبہ مزار مبارک شیخ خالد کردی نقشبندی رحمہ اللہ	دمشق	نور علی نور	۱۵۴
۱۵	بیرونی منظر مزار مبارک شیخ خالد کردی نقشبندی	دمشق	نور علی نور	۱۵۵
۱۶	روضہ شریف امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ	بریلی شریف	نور علی نور	۱۵۶
۱۷	مزار پرانوار امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ	بریلی شریف	نور علی نور	۱۵۷
۱۸	مسجد جامع فتح پوری	دہلی	نور علی نور	۱۵۸
۱۹	مسجد جامع فتح پوری کا ایک منظر	دہلی	نور علی نور	۱۵۹
۲۰	مزار مبارک مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ رحمہ اللہ	دہلی	نور علی نور	۱۶۰
۲۱	مزار ڈاکٹر محمد اقبال	لاہور	نور علی نور	۱۶۱

شمار	نام عمارت و مزار	مقام	جلد	صفحہ
۲۲	روضہ شریف حضرت سالم ابوسعید مجدی رحمہ اللہ	کوئٹہ	نور علی نور	۱۶۲
۲۳	روضہ شریف حضرت مفتی محمد محمود الوری رحمہ اللہ	حیدر آباد	نور علی نور	۱۶۳
۲۴	روضہ شریف حضرت حکیم مشتاق احمد رحمہ اللہ	کراچی	نور علی نور	۱۶۴





بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

باب.....۲۸

کتابیات

(جلد ۱۰ تا ۱۱)

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## باب ۲۸ — کتابیات

● — نقشبندیہ مآخذ و مراجع:

صفحہ	جلد	مصنف / مرتب	موضوع	نمبر شمار
۸۶۳ تا ۹۰۴	یازدہم	ویکا گارڈنر (مرسلہ: منیر احمد مسعودی برہنگہم، یو۔ کے)	یہ انگریزی مطبوعات کی فہرست ہے جو کہ درج ذیل عنوانات کے تحت مرتب کی گئی ہے: ① General Histories اس کے تحت 47 کتابیں مذکور ہیں۔ ② Historiography, Catalogues, اس عنوان کے تحت 63 کتب و رسائل مذکور ہیں۔ ③ Secondary Sources, Before Twentieth Century: اس عنوان کے تحت 16 کتب و رسائل مذکور ہیں۔ ④ Secondary Sources, Twentieth Century: اس عنوان کے تحت 20 کتب و رسائل مذکور ہیں۔ ⑤ Historically or Geographically Periodicized works, by Region Eurasia (includes China): اس عنوان کے تحت 74 کتب و رسائل مذکور ہیں۔	۱

		<p>⑥ Turkey and the Othoman Empire (see also Balkans, Middle East) اس عنوان کے تحت 19 کتب و رسائل مذکور ہیں۔</p> <p>⑦ India and Southeast Asia: اس عنوان کے تحت 34 کتب و رسائل مذکور ہیں۔</p> <p>⑧ Balkans: اس عنوان کے تحت 7 کتب مذکور ہیں۔</p> <p>⑨ Middle East (see also Ottoman Turkey) اس عنوان کے تحت 6 کتب مذکور ہیں۔</p> <p>⑩ Other: اس عنوان کے تحت 8 کتب مذکور ہیں۔</p> <p>11-Working Bibliography General Works on the Naqshbandiyya: اس عنوان کے تحت 18 کتب مذکور ہیں۔</p>	
--	--	--	--

### ● اشاریہ مآخذ و مراجع:

۱۔	(اردو، عربی، فارسی، انگریزی) یہ اشاریہ تقریباً پانچ ہزار کے لگ بھگ کتب و رسائل پر مشتمل ہے، جن سے ”جہانِ امام ربانی“ میں محققین نے استفادہ کیا۔ آئینہ مجدد	صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی، صبا مسعودی، حنّا مسعودی، شاہد احمد کمانڈر محمد ظفر۔	یازدہم ۳۲۷ یازدہم ۳۱۹
۲۔		شہزاد احمد مسعودی	

فَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيهِمْ

مشتق از مع "بخط ثلث" و تکرار این کلمات در

فَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيهِمْ

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

باب.....۲۹

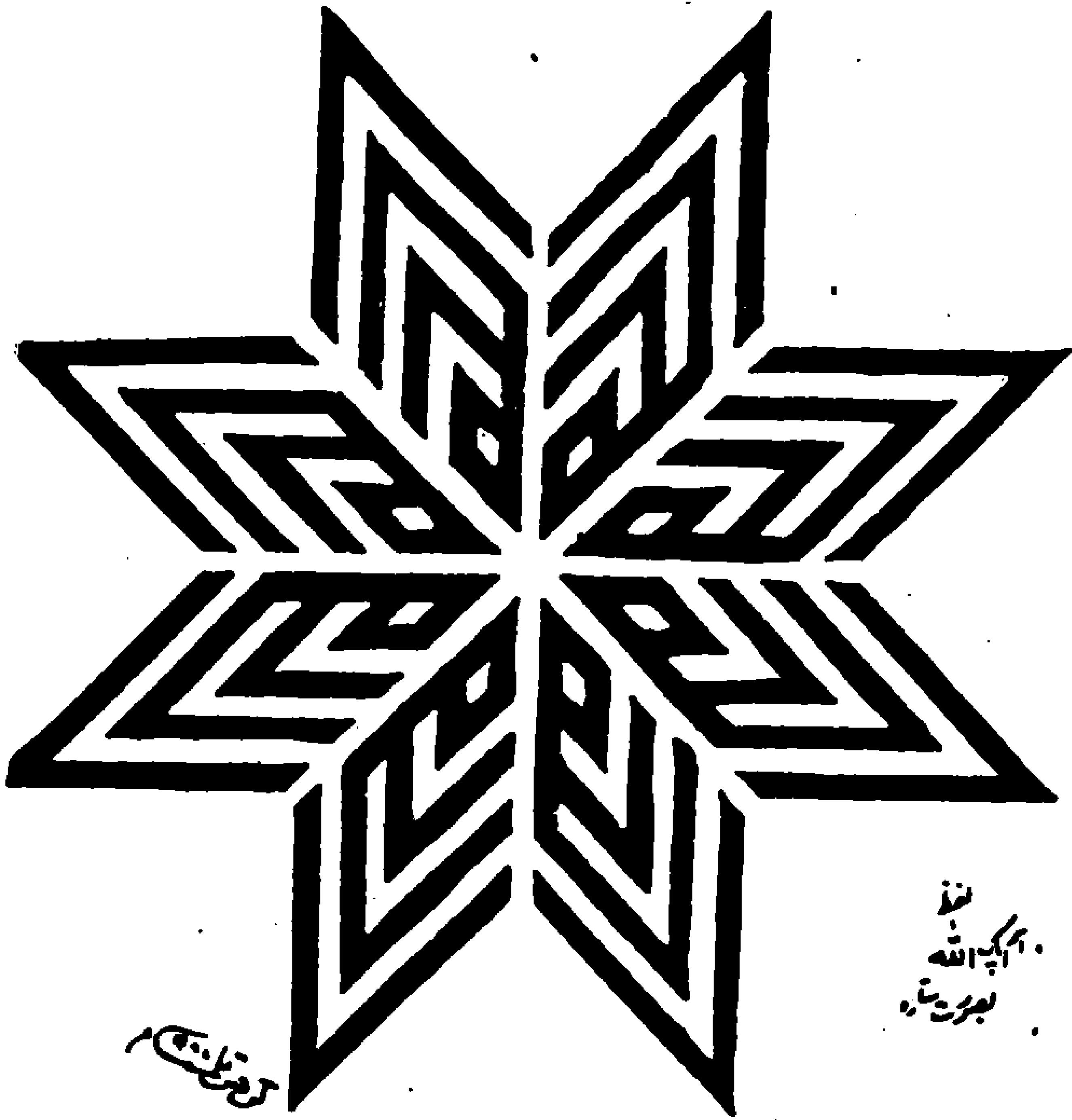
اشارات

(جلد ۱۱)

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم  
باب نمبر ۲۹ — اشاریات

شمار	موضوع	مرتبہ	جلد	صفحہ
۱	<b>اشاریہ اسماء الرجال</b> (یہ تقریباً سات ہزار مصنفین و مؤلفین اور عوام و خواص کے ناموں کا اشاریہ ہے۔)	مولانا شجاع الرحمن، مولانا احمد صادق مولانا غلام نبی، پروفیسر سید مقصود علی مولانا نصیر احمد، کمانڈر محمد ظفر، شاہد احمد، بشری، حنا مسعودی، صبا مسعودی، ربیعہ شاہد، سمیعہ شاہد پروفیسر قاری محمد رفیق مسعودی صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی سید زبیر حسین جیلانی، حاجی محمود حاجی امجد افضل، محمد شریف اعوان صبا مسعودی، حنا مسعودی، بشری، کمانڈر محمد ظفر، شاہد احمد، محمد سجاد مدثر چوہدری، محمد عثمان، حافظ محمد سعید حافظ محمد انس، محمد اشفاق، اسامہ امجد حافظ شرافت، محمد عاطف، عامر اسلم محمد عامر، محمد ہارون، حافظ بلال ساجد محمد عاصم مسعودی، محمد سہیل، ثروت، صبا مسعودی، بشری حنا مسعودی، سمیعہ شاہد، ربیعہ شاہد، کمانڈر محمد ظفر شاہد احمد	یازدہم	۳۹۱
۲	<b>اشاریہ اسماء الکتب و رسائل جہان امام ربانی</b> (یہ تقریباً پانچ ہزار عربی، فارسی، اردو، انگریزی، کتب و رسائل کی فہرست کا اشاریہ ہے۔)			
۳	<b>اشاریہ اماکن جہان امام ربانی</b> (یہ تقریباً ڈیڑھ ہزار ملکوں، شہروں، علاقوں کا اشاریہ ہے)			
			یازدہم	۶۱۷
			یازدہم	۷۲۳

شمار	موضوع	مرتبین	جلد	صفحہ
۴	جام جم (جہان تبریک و تشکر)	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم	۷۷۷
۵	فہارس جہان امام ربانی (اقلیم اول تا یازدہم)	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم	۸۶۳







بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مِنْ مَقَالَتِ الْمَدِينَةِ

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

باب.....۳۰

نظامِ خوشنویسی

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

## باب ۳۰ — نظائر خوشنویسی

خطاط: صوفی خورشید عالم گوہر رقم، لاہور

شمار	موضوع قلم	جلد	صفحہ
۱	بسم الله الرحمن الرحيم	اول	۱۴
۲	طغری آیت قرآنی ربها فتقبلها	اول	۵۸
۳	الله نور السموات والارض	اول	۶۸
۴	علمه الانسان	اول	۱۱۵
۵	نصر من الله وفتح قريب	اول	۱۱۶
۶	بسم الله الرحمن الرحيم	اول	۱۱۷
۷	بسم الله الرحمن الرحيم	اول	۱۱۹
۸	بسم الله الرحمن الرحيم	اول	۱۲۰
۹	سبحان الله وبحمده	اول	۱۲۴
۱۰	فهو الله على حسبه	اول	۱۲۶
۱۱	الم نشرح لك صدرك	اول	۱۳۳
۱۲	طغری آیت قرآنی	اول	۱۳۶
۱۳	طغری آیت قرآنی	اول	۱۳۸
۱۴	بسم الله الرحمن الرحيم	اول	۱۳۹
۱۵	طغری آیت قرآنی	اول	۱۶۵
۱۶	طغری آیت قرآنی	اول	۱۶۶
۱۷	طغری آیت قرآنی	اول	۱۹۷
۱۸	طغری آیت قرآنی	اول	۱۹۸

شمار	موضوع	جلد	صفحہ
۱۹	بسم اللہ الرحمن الرحیم	اول	۲۰۲
۲۰	طغری آیت قرآنی	اول	۲۲۱
۲۱	طغری آیت قرآنی	اول	۲۵۷
۲۲	طغری آیت قرآنی	اول	۲۶۵
۲۳	طغری آیت قرآنی	اول	۲۶۶
۲۴	بسم اللہ الرحمن الرحیم	اول	۲۶۷
۲۵	طغری آیت قرآنی	اول	۲۹۲
۲۶	طغری آیت قرآنی	اول	۳۵۲
۲۷	طغری آیت قرآنی	اول	۳۶۲
۲۸	طغری آیت قرآنی	اول	۳۷۶
۲۹	طغری آیت قرآنی	اول	۴۰۲
۳۰	صلی اللہ علیہ وسلم	اول	۴۳۲
۳۱	طغری آیت قرآنی	اول	۴۴۰
۳۲	السلام قبل الکلام	اول	۴۵۲
۳۳	بسم اللہ الرحمن الرحیم	دوم	۴
۳۴	طغری آیت قرآنی	دوم	۶
۳۵	طغری اسم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)	دوم	۱۷
۳۶	سبحان اللہ وبحمدہ	دوم	۲۰
۳۷	اسم ذات اللہ بصورت ستارہ	دوم	۲۶
۳۸	لفظ علی بصورت مربع	دوم	۳۱
۳۹	نصر من اللہ وفتح قریب	دوم	۲۹۲

شمار	موضوع قلم	جلد	صفحہ
۴۰	السلام قبل الکلام	دوم	۳۳۸
۴۱	طغری آیت قرآنی	دوم	۳۹۲
۴۲	طغری آیت قرآنی	دوم	۴۰۶
۴۳	طغری آیت قرآنی	دوم	۴۲۲
۴۴	خط دیوانی میں سورہ الم شرح	دوم	۴۳۰
۴۵	سورہ اخلاص مربع	دوم	۵۳۳
۴۶	طغری آیت قرآنی	دوم	۵۵۶
۴۷	طغری آیت قرآنی	دوم	۶۱۶
۴۸	طغری	دوم	۶۵۰
۴۹	طغری آیت قرآنی	دوم	۶۵۹
۵۰	طغری آیت قرآنی	دوم	۷۱۴
۵۱	طغری آیت قرآنی	دوم	۷۵۷
۵۲	الحمد لله بصورت مربع	دوم	۷۸۴
۵۳	بسم الله الرحمن الرحيم	سوم	۴
۵۴	بلغ العلی بکماله (رباعی)	سوم	۶
۵۵	طغری آیت قرآنی	سوم	۲۴
۵۶	طغری آیت قرآنی	سوم	۱۹۶
۵۷	طغری آیت قرآنی	سوم	۱۹۸
۵۸	طغری آیت قرآنی	سوم	۳۰۳
۵۹	نقش قرآن (بیرونی حاشیہ ۳۰ ستارے ۳۰ پارے اندرونی حاشیہ عظمت قرآن پر آیت، کوئی سادہ چاند کے باہر "فاتحہ" چاروں قلم)	سوم	۳۰۸

شمار	موضوع قلم	جلد	صفحہ
۶۰	صلی اللہ علیہ وسلم	سوم	۳۵۲
۶۱	طغری آیت قرآنی	سوم	۳۵۳
۶۲	طغری آیت الکرسی	سوم	۳۵۶
۶۳	خط گلزار میں طغری ولقد علموا المن اشتروہ و مالہ	سوم	۳۹۹
۶۴	اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	سوم	۴۵۲
۶۵	رباعی بلغ العلی بکمالہ	سوم	۴۶۰
۶۶	طغری آیت الکرسی	سوم	۴۶۲
۶۷	طغری آیت الکرسی	سوم	۵۰۶
۶۸	خط دیوانی میں الم نشرح	سوم	۵۳۷
۶۹	طغری آیت قرآنی	سوم	۵۷۱
۷۰	الحمد لله بخط کوفی چہار ضربی	سوم	۶۲۳
۷۱	طغری آیت قرآنی	چہارم	۸
۷۲	طغری آیت قرآنی	چہارم	۱۲
۷۳	نقش قرآن بیرونی حاشیہ ۳۰ ستارے تیس پارے	چہارم	۱۵۶
۷۴	لفظ اللہ بصورت ستارہ	چہارم	۱۸۳
۷۵	طغری آیت قرآنی	چہارم	۲۸۲
۷۶	طغری آیت قرآنی	چہارم	۳۱۲
۷۷	طغری آیت قرآنی	چہارم	۳۳۶
۷۸	طغری لاحول ولا قوۃ الا باللہ	چہارم	۳۳۸
۷۹	طغری آیت قرآنی	چہارم	۳۵۱
۸۰	طغری آیت قرآنی	چہارم	۳۶۶

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۸۱	خط دیوانی میں الم نشرح	چہارم	۳۷۷
۸۲	نقش قرآن، ۳۰ ستارے ۳۰ پارے	چہارم	۳۷۸
۸۳	طغری آیت قرآنی	چہارم	۵۳۹
۸۴	طغری آیت قرآنی	چہارم	۵۷۱
۸۵	طغری آیت الکرسی	چہارم	۶۱۳
۸۶	طغری بسم اللہ	چہارم	۶۲۷
۸۷	الحمد للہ خط کو فی چہار ضربی	چہارم	۶۳۰
۸۸	بسم اللہ الرحمن الرحیم	پنجم	۲
۸۹	صلی اللہ علیہ وسلم	پنجم	۶
۹۰	طغری آیت قرآنی	پنجم	۲۵
۹۱	طغری آیت قرآنی	پنجم	۵۳
۹۲	طغری الحمد للہ	پنجم	۹۷
۹۳	طغری علمہ الانسان	پنجم	۱۳۲
۹۴	طغری والشمس	پنجم	۱۷۶
۹۵	طغری آیت قرآنی	پنجم	۲۰۴
۹۶	طغری جلالة	پنجم	۲۹۰
۹۷	طغری آیت قرآنی	پنجم	۲۹۶
۹۸	اسم پاک اللہ بصورت ستارہ	پنجم	۳۳۳
۹۹	طغری آیت قرآنی	پنجم	۳۴۲
۱۰۰	طغری آیت قرآنی	پنجم	۳۸۶
۱۰۱	طغری آیت قرآنی	پنجم	۳۹۳



شمار	موضوع قلم	جلد	صفحہ
۱۰۲	لفظ علی بصورت مربع	پنجم	۴۹۰
۱۰۳	طغری آیت قرآنی	پنجم	۵۲۵
۱۰۴	طغری آیت قرآنی	پنجم	۵۴۹
۱۰۵	طغری آیت قرآنی	پنجم	۵۶۶
۱۰۶	نقش قرآن ۳۰ ستارے ۳۰ پارے	پنجم	۵۸۰
۱۰۷	اسم الحمد للہ بصورت مربع	پنجم	۵۹۲
۱۰۸	بسم اللہ الرحمن الرحیم	ششم	۴
۱۰۹	رباعی بلغ العلیٰ بکمالہ	ششم	۶
۱۱۰	صلی اللہ علیہ وسلم	ششم	۱۲
۱۱۱	طغری آیت قرآنی	ششم	۱۶
۱۱۲	طغری آیت قرآنی	ششم	۲۰
۱۱۳	طغری آیت قرآنی	ششم	۱۴۹
۱۱۴	طغری اللہ محمد	ششم	۱۵۴
۱۱۵	طغری آیت قرآنی	ششم	۲۷۷
۱۱۶	طغری کلمہ طیبہ	ششم	۲۹۴
۱۱۷	طغری آیت قرآنی	ششم	۳۲۸
۱۱۸	الحمد للہ بخط کوئی چہار ضربی	ششم	۵۶۱
۱۱۹	لفظ علی بصورت مربع	ششم	۶۳۴
۱۲۰	السلام قبل الکلام	ششم	۶۴۱
۱۲۱	طغری آیت قرآنی	ششم	۶۵۸
۱۲۲	طغری آیت قرآنی	ششم	۶۸۰

شمار	موضوع قلم	جلد	صفحہ
۱۲۳	طغری آیت قرآنی	ششم	۷۹۲
۱۲۴	صلی اللہ علیہ وسلم	ششم	۸۰۶
۱۲۵	طغری آیت قرآنی	ششم	۸۱۳
۱۲۶	طغری آیت قرآنی	ششم	۸۱۷
۱۲۷	الحمد للہ بخط کوئی چہار ضربی	ششم	۸۶۳
۱۲۸	بسم اللہ الرحمن الرحیم	ہفتم	۲
۱۲۹	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۶
۱۳۰	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۱۲
۱۳۱	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۱۶
۱۳۲	طغری بسم اللہ الرحمن الرحیم	ہفتم	۲۶
۱۳۳	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۳۲
۱۳۴	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۵۲
۱۳۵	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۶۸
۱۳۶	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۱۰۰
۱۳۷	لفظ اللہ بصورت ستارہ	ہفتم	۱۱۶
۱۳۸	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۱۱۸
۱۳۹	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۱۸۱
۱۴۰	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۱۸۲
۱۴۱	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۲۳۶
۱۴۲	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۲۴۸
۱۴۳	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۲۵۰

شمار	موضوع قلم	جلد	صفحہ
۱۴۴	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۲۷۵
۱۴۵	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۲۷۶
۱۴۶	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۲۳۲
۱۴۷	صلی اللہ علیہ وسلم	ہفتم	۲۴۰
۱۴۸	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۲۴۲
۱۴۹	طغری الحمد للہ بخط کوفی چہار ضربی	ہفتم	۲۴۷
۱۵۰	طغری آیت قرآنی	ہفتم	۲۵۰
۱۵۱	طغری کلمہ طیبہ	ہفتم	۲۶۲
۱۵۲	مختلف طغرے	ہفتم	۲۶۷
۱۵۳	اسم اللہ بصورت ستارہ	ہفتم	۲۷۹
۱۵۴	طغری آیت قرآنی بخط ثلث	ہفتم	۲۸۰
۱۵۵	طغری بسم اللہ الرحمن الرحیم	ہفتم	۲۸۲
۱۵۶	طغری سبحانہ و تعالیٰ	ہفتم	۲۹۶
۱۵۷	طغری بسم اللہ	ہشتم	۲
۱۵۸	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۶
۱۵۹	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۱۰
۱۶۰	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۲۸
۱۶۱	الم نشرح بخط دیوانی	ہشتم	۱۳۶
۱۶۲	نصر من اللہ و فتح قریب	ہشتم	۱۶۸
۱۶۳	طغری لا حول ولا	ہشتم	۱۷۴
۱۶۴	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۱۷۵

شمار	موضوع	جلد	صفحہ
۱۶۵	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۲۰۰
۱۶۶	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۲۰۲
۱۶۷	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۲۲۲
۱۶۸	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۲۸۲
۱۶۹	طغری نصر من اللہ وفتح قریب	ہشتم	۳۰۸
۱۷۰	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۳۳۰
۱۷۱	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۳۵۲
۱۷۲	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۳۵۶
۱۷۳	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۳۷۲
۱۷۴	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۳۸۲
۱۷۵	الم نشرح بخط دیوانی	ہشتم	۳۹۲
۱۷۶	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۴۱۹
۱۷۷	لفظ اللہ بصورت ستارہ	ہشتم	۴۲۰
۱۷۸	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۴۳۰
۱۷۹	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۴۴۲
۱۸۰	طغری لاحول ولا قوۃ	ہشتم	۴۴۶
۱۸۱	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۴۴۸
۱۸۲	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۴۷۶
۱۸۳	طغری آیت قرآنی بخط دیوانی الجلی	ہشتم	۴۹۱
۱۸۴	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۴۹۲
۱۸۵	طغری آیت قرآنی	ہشتم	۴۹۳

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۱۸۶	الحمد للہ بخط کوئی چہار ضربی	ہشتم	۵۱۲
۱۸۷	طغری بسم اللہ	نہم	۴
۱۸۸	طغری بسم اللہ	یہم	۶
۱۸۹	طغری آیت قرآنی	تیم	۴۵
۱۹۰	نقش قرآن ۳۰ ستارے ۳۰ سپارے	چہم	۴۹
۱۹۱	طغری آیت قرآنی	جہم	۵۷
۱۹۲	طغری آیت قرآنی	دہم	۶۴
۱۹۳	طغری لاحول ولا	ہم	۷۸
۱۹۴	طغری سورہ القارعہ	یہم	۱۷۲
۱۹۵	ولسوف یعطیک ربک فترضی	تیم	۱۷۴
۱۹۶	طغری اللہ محمد	چہم	۱۹۲
۱۹۷	الحمد للہ بخط کوئی چہار ضربی	دہم	۲۰۶
۱۹۸	طغری آیت قرآنی	ہم	۲۱۵
۱۹۹	طغری آیت قرآنی	یہم	۲۱۶
۲۰۰	طغری آیت قرآنی بصورت تلی	تیم	۲۳۰
۲۰۱	طغری آیت قرآنی	چہم	۲۳۲
۲۰۲	طغری آیت قرآنی	دہم	۳۹۳
۲۰۳	طغری آیت قرآنی	ہم	۴۱۸
۲۰۴	برز مینی کہ نشان کف پائے تو بود	یہم	۴۶۸
۲۰۵	طغری آیت قرآنی	تیم	۴۶۹
۲۰۶	طغری علمہ الانسان	چہم	۴۷۰

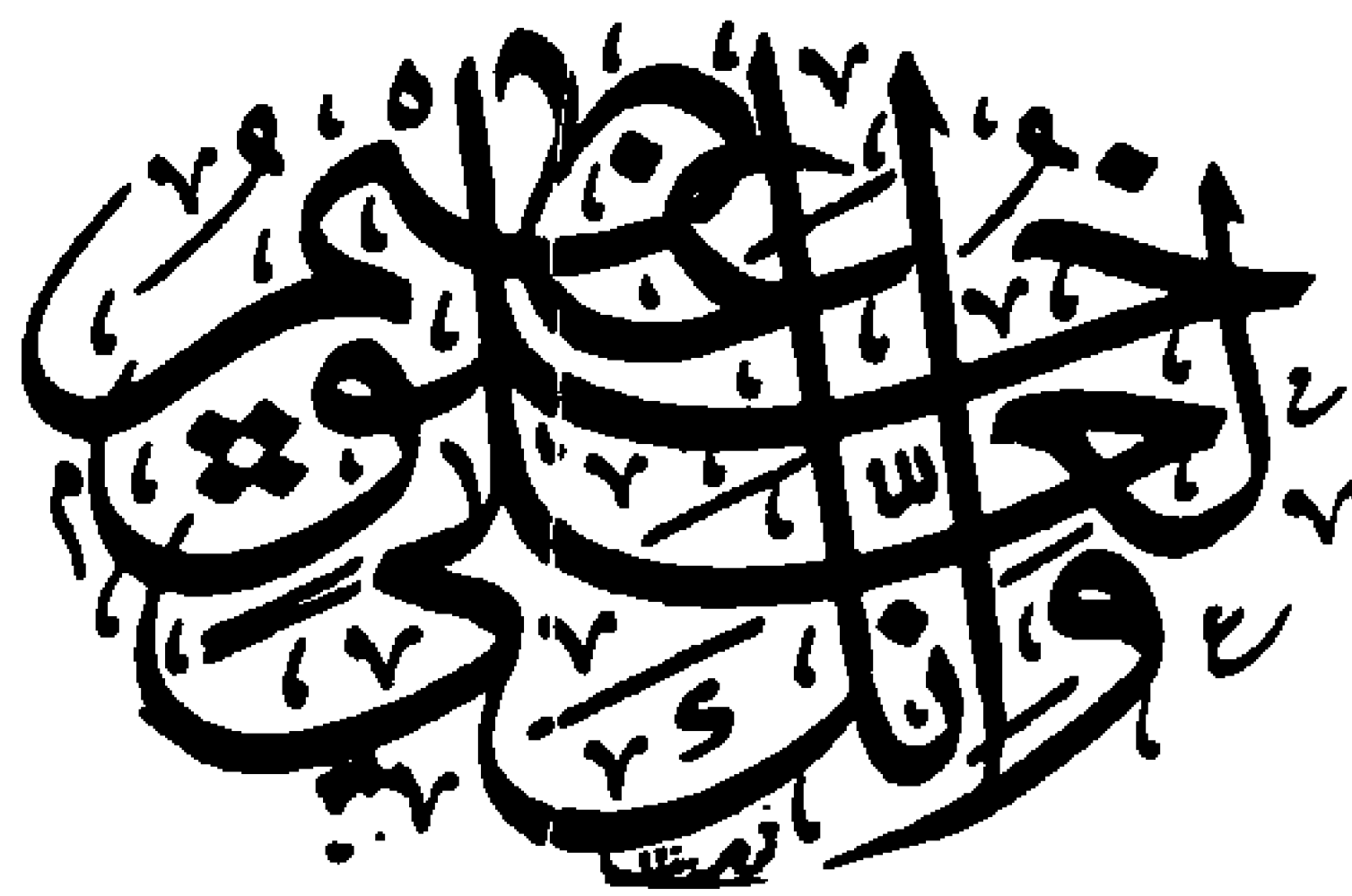
شمار	موسم قلم	جلد	صفحہ
۲۰۷	طغری آیت قرآنی	نہم	۲۷۲
۲۰۸	طغری آیت قرآنی	نہم	۵۷۳
۲۰۹	طغری توغنی از ہر دو عالم من فقیر	نہم	۵۷۴
۲۱۰	طغری بسم اللہ الرحمن الرحیم	دہم	۴
۲۱۱	طغری آیت الکرسی	دہم	۶
۲۱۲	طغری الزرق علی اللہ	دہم	۱۲
۲۱۳	طغری آیت قرآنی	دہم	۲۱
۲۱۴	طغری آیت قرآنی	دہم	۲۸
۲۱۵	طغری آیت قرآنی	دہم	۳۲
۲۱۶	طغری آیت قرآنی	دہم	۴۰
۲۱۷	طغری اللہ نور السموات والارض	دہم	۴۸
۲۱۸	طغری بسم اللہ الرحمن الرحیم	دہم	۱۰۳
۲۱۹	نقش قرآن ۳۰ ستارے ۳۰ سپارے	دہم	۱۰۴
۲۲۰	طغری بسم اللہ بصورت مربع	دہم	۱۱۲
۲۲۱	طغری آیت قرآنی	دہم	۱۱۴
۲۲۲	طغری آیت قرآنی	دہم	۱۲۲
۲۲۳	طغری آیت قرآنی	دہم	۱۳۸
۲۲۴	طغری آیت قرآنی	دہم	۱۷۰
۲۲۵	طغری آیت قرآنی	دہم	۱۸۰
۲۲۶	طغری آیت قرآنی	دہم	۱۸۹
۲۲۷	طغری کلمہ طیبہ	دہم	۱۹۰

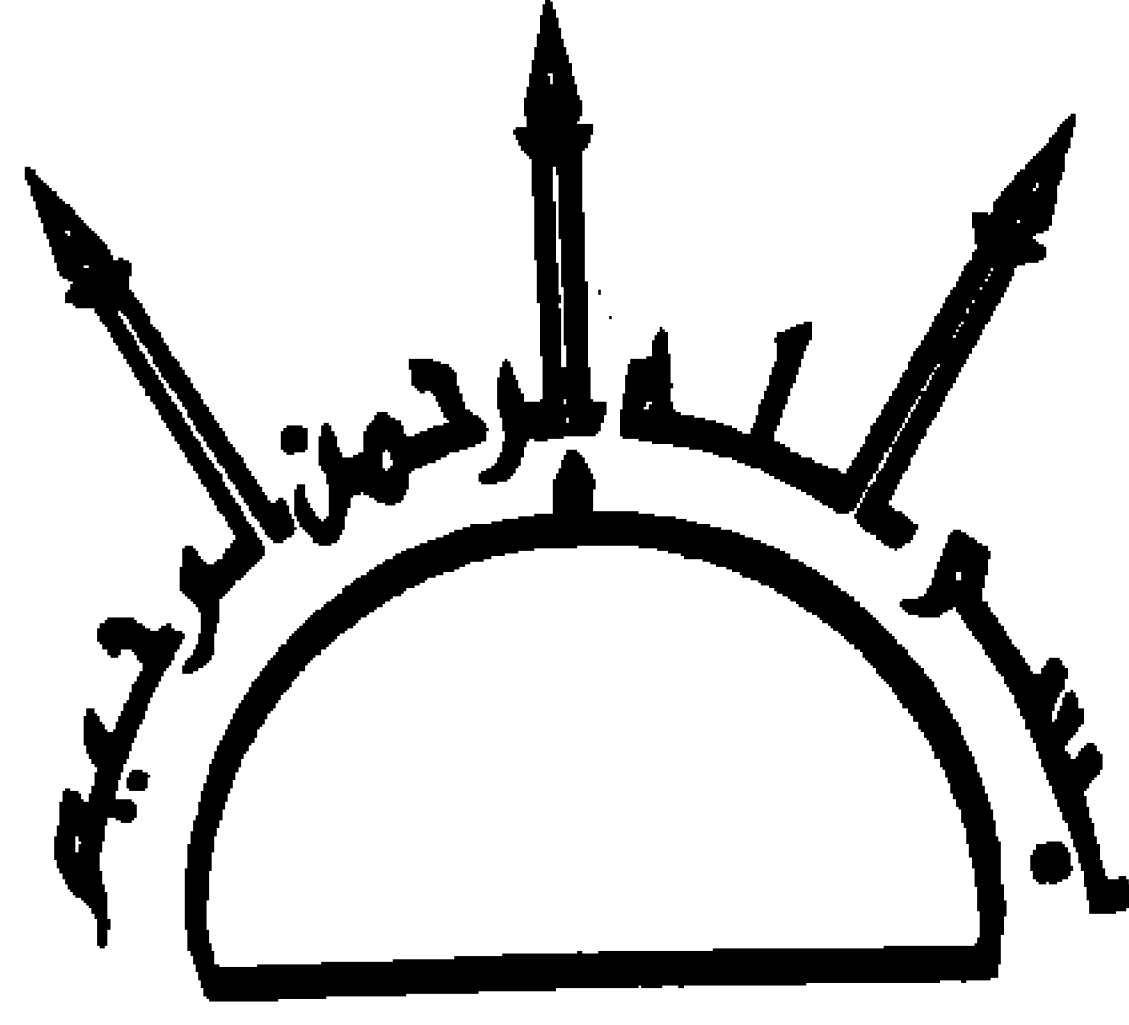
شمار	موعے قلم	جلد	صفحہ
۲۲۸	طغری شوکت و سحر و سلیم تیرے جلال کی نمود	دہم	۱۹۲
۲۲۹	طغری آیت قرآنی	دہم	۲۲۷
۲۳۰	طغری آیت قرآنی	دہم	۲۲۸
۲۳۱	طغری آیت قرآنی	دہم	۲۳۵
۲۳۲	طغری آیت قرآنی	دہم	۲۳۶
۲۳۳	طغری آیت قرآنی	دہم	۲۶۰
۲۳۴	طغری آیت قرآنی و حدیث پاک	دہم	۲۶۲
۲۳۵	طغری آیت قرآنی	دہم	۲۶۶
۲۳۶	طغری آیت قرآنی	دہم	۳۱۱
۲۳۷	طغری آیت قرآنی خط دیوانی الجلی	دہم	۳۱۲
۲۳۸	طغری آیت قرآنی	دہم	۳۱۸
۲۳۹	طغری بسم اللہ	دہم	۳۲۳
۲۴۰	طغری کل من علیہا فان	دہم	۳۲۸
۲۴۱	طغری یکچند پی دانش و دفتر کشتیم	دہم	۳۷۶
۲۴۲	طغری سورہ اخلاص مربع	دہم	۳۸۳
۲۴۳	طغری الحمد للہ بخط کوئی چہار ضربی	دہم	۴۱۰
۲۴۴	طغری نصر من اللہ و فتح قریب	دہم	۴۱۹
۲۴۵	طغری کلمہ طیبہ بخط کوئی بنائی متوسط	دہم	۴۲۳
۲۴۶	طغری رباعی از رخت مست بزم احباب ست	دہم	۴۳۲
۲۴۷	طغری آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی	دہم	۴۴۸
۲۴۸	طغری والشمس	دہم	۴۵۸



شمار	موسم قلم	جلد	صفحہ
۲۴۴	طغری آیت قرآنی	دہم	۴۷۳
۲۴۵	طغری آیت قرآنی	دہم	۴۷۴
۲۴۶	طغری آیت قرآنی	دہم	۴۸۶
۲۴۷	السلام قبل الکلام	دہم	۴۹۰
۲۴۸	طغری رباعی بلغ العلیٰ بکمالہ	دہم	۵۵۰
۲۴۹	طغری آیت قرآنی	دہم	۵۵۲
۲۵۰	طغری اسم پاک اللہ بصورت ستارہ	دہم	۵۵۳
۲۵۱	طغری اسم محمد	دہم	۵۸۰
۲۵۲	طغری نصر من اللہ وفتح قریب	دہم	۷۷۰
۲۵۳	طغری اللہ محمد	دہم	۸۱۲
۲۵۴	طغری لا حول ولا	دہم	۸۴۲
۲۵۵	طغری الحمد للہ بخط کوئی چہار ضربی	دہم	۹۰۴
۲۵۶	طغری نصر من اللہ وفتح قریب	دہم	۹۱۲

☆.....☆.....☆

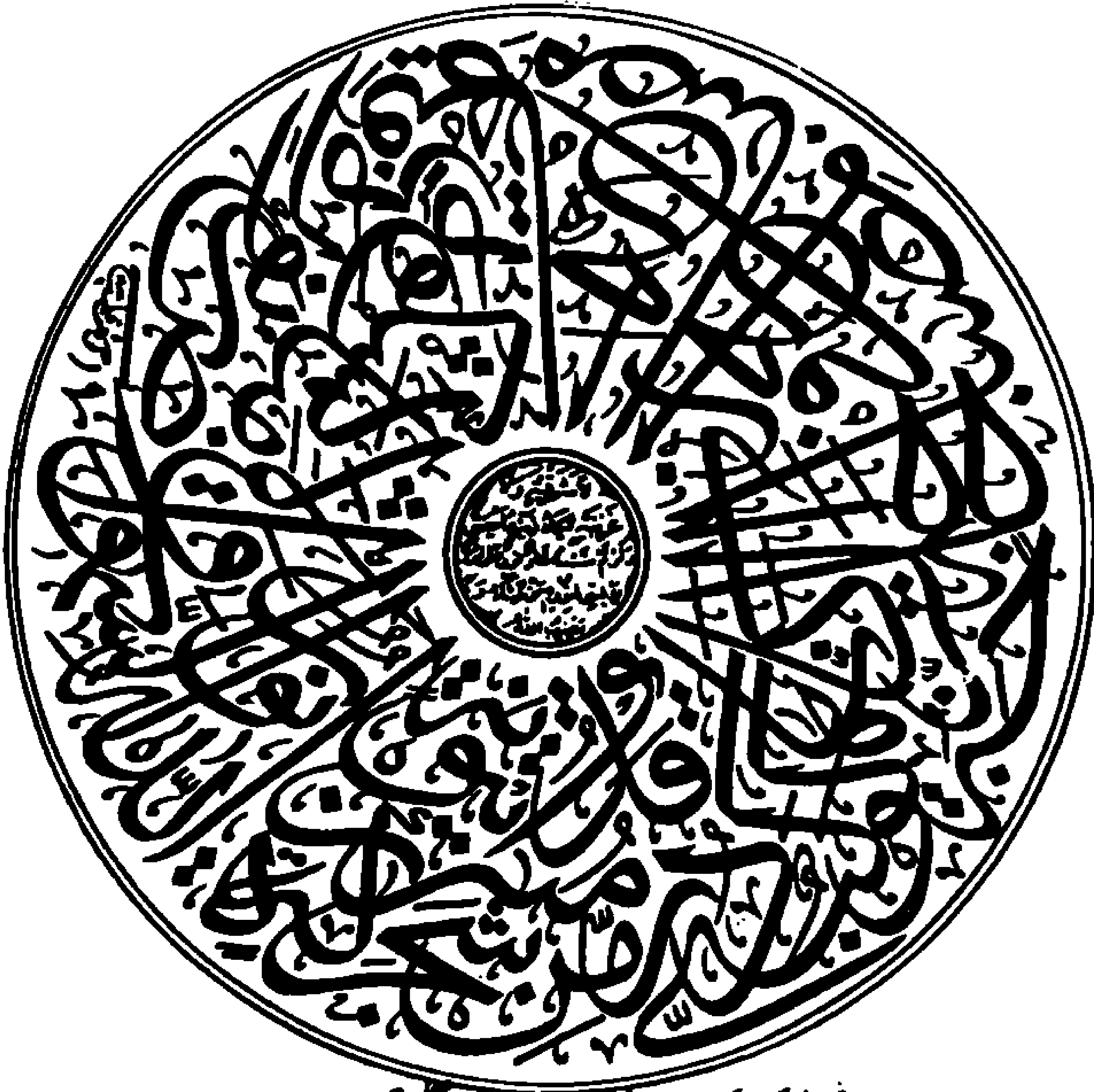




# باقیاتِ جہانِ امام ربانی

جلد سوم..... باب پنجم





أَلَمْ تَأْتِ الْبَنَاتِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٨٢٠﴾

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

## کُتبات مزارات وغیرہ احاطہ روضہ شریف، سرہند

اعجاز احمد نقشبندی اشرفی

☆☆

(۱)

گنبد شریف میں شمال مغربی جانب مندرجہ ذیل مزارات ہیں:

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی..... قیوم اول

ولادت:- شب جمعہ ۱۲ شوال ۹۷۱ھ / بمطابق ۱۵۶۳ء

وصال:- شنبہ ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ / بمطابق ۱۶۲۲ء۔ قیوم اول

(۱) اکابر اولیاء حضرت خواجہ محمد صادق علیہ الرحمۃ فرزند اول حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

ولادت:- ۱۰۰۰ھ وصال:- ۹ ربیع الاول ۱۰۲۵ھ

(ب) خازن الرحمۃ حضرت خواجہ محمد سعید علیہ الرحمۃ فرزند ثانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

ولادت:- ۱۰۰۵ھ وصال:- ۲۷ ربیع الثانی ۱۰۷۰ھ

(ج) اُمّ کلثوم بنت مجدد الف ثانی کی قبر مبارک خواجہ محمد سعید علیہ الرحمۃ کی قبر مبارک کے

ساتھ چھوٹی قبر ہے۔ اُس وقت عمر مبارک ۱۲ سال تھی۔

(۲)

شمال کی جانب تھوڑے فاصلے پر ایک گنبد شریف میں مندرجہ ذیل  
مزارات ہیں

حضرت امام الہدی سراج الاولیاء عروۃ الوثقیٰ قیوم زمانی فرزند ثالث خلیفہ اکمل امام ربانی  
خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ، قیوم ثانی

وصال:- ۹ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ

(۱) حضرت قطب زماں خواجہ محمد صبغۃ اللہ علیہ الرحمۃ فرزند اکبر عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ

وصال:- ۴ ربیع الثانی ۱۱۲۲ھ

(ب) حضرت قیوم ثالث حزب اللہ خواجہ محمد نقشبند ثانی حُجۃ اللہ فرزند دوم حضرت عروۃ الوثقیٰ  
علیہما الرحمۃ (مزار باہر کھیتوں میں ہے)

وصال:- ۲۰ محرم الحرام ۱۱۱۰ھ..... حُجۃ اللہ کے گنبد کے نیچے مزار کے دائیں طرف  
تین قبریں اور بائیں طرف بھی تین قبریں ہیں۔

(ج) حضرت خواجہ محمد عبید اللہ علیہ الرحمۃ فرزند ثالث عروۃ الوثقیٰ علیہما الرحمۃ

وصال:- ۱۵ ربیع الاول ۱۰۸۳ھ

(د) حضرت قطب دوراں خواجہ محمد اشرف فرزند چہارم عروۃ الوثقیٰ علیہما الرحمۃ

وصال:- ۲۸ صفر المظفر ۱۱۱۸ھ

(۳)

حضرت سلطان الاولیاء خواجہ محمد سیف الدین فرزند پنجم عروۃ الوثقی علیہما الرحمۃ

وصال:- ۱۵ جمادی الاول ۱۰۹۶ھ

گنبد میں دو بڑی اور ایک چھوٹی قبر مبارک اور بھی ہیں۔ حجۃ اللہ کے گنبد کے نیچے مزار کی دائیں طرف تین قبریں اور بائیں طرف بھی تین قبریں ہیں۔

(۴)

روضہ شریف کی مسجد کے عقب اور مزار پاک کے سامنے والے دروازے کے سامنے بڑی گنبد والے مزار میں بادشاہ زمان خان اور اس کی بیوی کی قبریں ہیں۔ حکمران افغانستان

(۵)

## شمال کی جانب

خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے گنبد شریف سے پہلے ایک گنبد میں حضرت قیوم رابع سلطان الاولیاء، --- قبلہ عالم، مجدد العصر خواجہ محمد زبیر علیہما الرحمۃ نبیرہ اکرم، خلیفہ اعظم حجۃ اللہ علیہ الرحمۃ کا مزار شریف ہے

وصال:- ۴ ذیقعد ۱۱۵۲ھ

آپ پوتے ہیں خواجہ محمد نقشبند بن خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ بن امام ربانی کے..... آپ کے والد صاحب کا نام ہے خواجہ ابو العلی..... اندر مزار پاک کے دروازے کے سامنے کمرے میں

حضرت مولوی معصومی شاہ / محمد فرخ محدث فرزند سوم حضرت خازن الرحمۃ اکثر اولاد  
حضرت مجدد، جن کے شاگرد ہیں ان کی دو قبر مبارک ہیں

(۶)

مزار مبارک والدہ مرحومہ خواجہ محمد یحییٰ علیہ الرحمۃ سجادہ نشین روضہ شریف

حق نے بھیجا انہیں پیغام اجل کر سکا نہ کچھ طیب حاذق

چھوڑ دنیا کو گئیں سوئے جناں جان دی پاتے ہی حکم خالق

اصطفا کو لکھو یہ تاریخ وفات درئے خاتون محمد صادق ۱۳۶۱ھ

(۷)

اندر مزار پاک کے دروازے کے سامنے بائیں جانب کمرے میں یہ مزار ہے

حضرت دلیل اللہ الصمد خواجہ عبدالاحد شاہ فرزند پنجم حضرت خازن علیہما الرحمۃ

وصال:- ۲۷/ ذی الحجہ ۱۱۲۶ھ

مسجد کے صحن کے باہر معبد کعبہ کے پہلو میں دو قبور ہیں



(۸)

۷۸۶

الصلوة والسلام یا رسول اللہ

غریبم یا رسول اللہ ﷺ اللہ غریبم  
ندارم درجہاں جز تو جیممرض دارم ز عصیاں لادوائے  
مگر الطاف تو یا شد طبیمبریں نازم کہ ہستم اُمت تو  
گنہگارم ولیکن خوش نصیمفاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر

اگر دوئم روئی وری قول..... من دوست و دامان آل رسول

پیشانی مبارک  
خارجہ مبارک  
راستہ مبارک  
چپہ مبارکعلی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ  
محمد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

کہہ قول ایمان کنی فاطمہ

عندہ تعالیٰ علیہ السلام  
حسن بن علی رضی اللہ عنہما  
حیدر و ابوبکر و عثمان و عمر و فاطمہ

(۹)

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مبارک کے دروازے کے باہر

لکھا ہوا ہے:

۷۸۶

سبحان اللہ ماشاء اللہ واہ چه تعمیر نورانی  
بعد از سه صد سال بنا شد روضہ محبوب ربانی  
پر تو گنبد خضرا گویا  
کارخ مجدد الف ثانی

۱۳۲۲ھ

محمد اصطفان خان اصطفی مالک کارخانہ اصغر علی محمد علی، تاجران لکھنؤ محمد عبدالحمید حمید صدیقی لکھنوی  
تحریر نمود ۱۳۶۲ھ

(۱۰)

مسجد روضہ شریف کے اندر برآمدے کے سامنے لکھا ہے:

گر درین عالم بجوئی منظر خلد بریں  
مسجد حضرت مجدد را بچشم دل بین  
الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ  
(بجضور رحمت للعلمین)

حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم

بَلِّغِ الْعُلَىٰ بِكَمَالِهِ كَشَفِ الدَّجَىٰ بِجَمَالِهِ  
حَسَنَتِ جَمِيعُ خِصَالِهِ صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ  
يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
گرچه من نالاقم تو کن قبول

(۱۱)

رباعی شریف در مدح غوث الاعظم

از حضرت خواجہ بزرگ سید بہاء الدین نقشبند مشعل کشا

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کن باطنی، صاف بیک جلوہ او  
آلودہ سازیا غرض ہائے نقسانی

بادشاہ ہر دو عالم شاہ عبدالقادر است  
سرور اولاد آدم شاہ عبدالقادر است  
آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم  
نورِ قلب از نورِ اعظم شاہ عبدالقادر است

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
یا رب کمال شیر جیلانی  
کا نذر کرم و لطف ندارد ثانی

(۱۲)

حضرت مجدد الف ثانی کے مزار مبارک کے باہر بائیں طرف آویزاں ہے

سیدنا سرکار حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کے گیارہ اسمائے گرامی

سید محی الدین۔ غوث محی الدین۔ قطب محی الدین۔ شیخ محی الدین۔

فقیر محی الدین۔ محبوب محی الدین۔ مخدوم محی الدین۔ معشوق محی الدین۔

مولینا محی الدین۔ سلطان محی الدین۔ ولی محی الدین

(۱۲)

## قطعه

بمدح حضرت امام ربانی شیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانی نقشبندی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

چہ عالی شان دربار امام دین ربانی	ملائک صف بہ صف استادہ ایں جاہر درباری
چو دیدہ طوطی ہندوستان آں خواجہ باقی	شکر دادہ بہ منقار ازاں شُد شیر یزدانی
محمد مصطفیٰ ﷺ ختم الرسل آمد دریں عالم	مجدد الف ثانی آمد از بہر نگہبانی
جہانگیر زماں بر دست تو بہ کرد در آخر	شُد آگاہ حقیقت دیگر از راز جہاں بانی
عیان است نور ذات رحمت للعلمین اینجا	کہ تقلید محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کرد احمد شیخ لا ثانی
کہ ہستند پاچہ شان ہست، بس جائے ادب ایں است	مگوئی کلمہ یسارے دل گر نمی دانی
شجاع ادنی گدائے بر سر بازار می گوئم	گدائے ایں در دولت کند ہر جا سلیمانی

(۱۳)

خواجہ محمد تکیٰ فرزند ہفتم امام ربانی

روضہ اقدس کی مغرب کی جانب گیلری میں مع دو صاحبزادگان

خواجہ محمد تکیٰ سے مغرب کی جانب چھپر کے نیچے اہل خانہ حضرت امام ربانی علیہ الرحمۃ، اہلیہ امام ربانی اور بہو علیہم الرحمۃ، خواجہ محمد فرخ فرزند ششم امام ربانی اور خواجہ محمد عیسیٰ فرزند پنجم امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

(۱۵)

حضرت خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ

فرزند دوم حضرت مزوج الشریعہ علیہما الرحمۃ

وصال: ۱۰ ربیع الاول ۱۱۳۲ھ

خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے مقبرہ کے باہر کونے میں چھوٹے قبہ میں مزار شریف ہے

(۱۶)

دسواں نمبر خلافت سید یحییٰ صاحب

خلیفہ سید محمد صادق صاحب، والد سید محمد یحییٰ (دسویں خلیفہ)

دونوں طرف دو والدہ صاحبان.....

باہر گیلری میں پردادی صاحبہ

خواجہ سیف الدین کی پوتی

دروازے کے دائیں طرف خلیفہ محمد صادق کے دادا صاحب میر شیر علی، پردادا محبوب علی شاہ صاحب  
 ان کے والد سید فیض علی شاہ ان کے والد عبدالقادر صاحب ان کے والد شفیع اللہ صاحب ان کے والد  
 میر لالہ صاحب سید عبدالرحیم صاحب ان کے والد سید میر حفیظ اللہ صاحب

(۱۷)

امیر محمد یعقوب خان صاحب بہادر امیر افغانستان و اہلیہ سردار محمد اکرم خان

بندگان والد سردار محمد ایوب خاں صاحب ۱۳۲۵ھ

مرحومہ مغفورہ بنت جناب مرحمت، غفران پناہ علیہین آرام  
 گاہ بندگان امجد والد جناب سردار محمد ایوب خاں صاحب اور اہلیہ سردار عبدالعلی خاں  
 صاحب بندگان امجد والد علی حضرت سردار محمد یعقوب صاحب حکمران افغانستان ۲۹/۷/۱۳۳۲ھ  
 المبارک ۱۳۳۲ھ

(۱۸)

احاطہ مبارک/لوح مزار

درگاہ حضرت شیخ امام رفیع الدین فاروقی قدس سرہ  
 جد ششم

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس اللہ سرہ الاقدس  
 پیش کردہ

خادمان درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر، دہلی

(۱۹)

حضرت خواجہ محمد ضیاء اللہ نقشبندی مجددی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلیفہ حضرت قبلہ عالم خواجہ زبیر علیہ الرحمۃ

وصال: ۱۴/ربیع الاول ۱۲۰۰ھ

(۲۰)

لوح مزار

محترمہ والدہ ماجدہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی قدس سرہ

خادمان درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر، دہلی

۷۸۶

مرقد منور

والدہ ماجدہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ

منجانب

خادم الفقراء میاں محمد امجد لاہور، پاکستان

(۲۱)

مزار پرانوار

حضرت شیخ مخدوم عبد الاحد قدس سرہ اوالا قدس

والد ماجد

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ



وصال: ۱۲ رجب ۱۰۰۲ھ، عمر مبارک ۷۰ سال

آں شیخ کہ بود اَلم اتذر ہر فن جانشیں گہر سرے ازل رامعدن  
چوں شیخ زمانہ بود در علم و عمل تاریخ وصالِ آں بگو ”شیخِ زمن“

۱۰۰۷ھ

(۲۲)

شجرہ شریف

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ موہرویہ

اے خدارحم کر اپنی کبریائی کے لیے اور رسول پاک کی خیر الوری کے لیے  
بخش دے سب خطائیں انبیاء کے واسطے خواجگان نقشبنداں باخدا کے واسطے  
گو نہیں ہم لائق دیار اے رب غفور ان بزرگوں کا وسیلہ لائے ہیں تیرے حضور  
حضرت صدیق اکبر یار غار مصطفیٰ ﷺ حضرت سلیمان فارس عاشق شاہِ ہدا  
حضرت قاسم و حضرت جعفر صادق امام با یزید برگزیدہ بو الحسن شاہِ امام  
بو علی فارمدی اور یوسف ہمدانی عبدالحق عجدوانی عارف ریوگری  
خواجہ محمود فغناں شاہ عزیزاں شاہ کمال حضرت بابا سماسی حضرت میر کلال  
آفتاب نقشبنداں شاہ بہاوالدین خنی حضرت خواجہ علاء الدین عطار ولی  
شاہ یعقوب و عبید اللہ احرارِ زماں شاہ زاہد اور درویش محمد والا شان  
خواجہ امکنگی، حضرت باقی باللہ باخبر قطب سرہندی مجدد الف ثانی تاجور  
خواجہ معصوم حضرت حُجۃ اللہ با صفا شاہ زبیر و خواجہ اشرف محمد پارسا

شاہ جمال اللہ اور عیسیٰ محمد اولیاء      خواجہ فیض اللہ اور نور محمد باوفا  
 کرکرم با فقیر محمد صاحب جنت نشاں      نور جن کا میرے مرشد کی جہیں میں تھا عیاں  
 وہ سخی ابن سخی وہ صاحب لطف عمیم      ہادی دارین حضرت حافظ عبدالکریم  
 رحم فرما از طفیل ہادی دین مبیں      صاحب نور بصیرت خواجہ نواب دین  
 از طفیل حضرت خواجہ محمد معصوم سن لے التجا      منزل مقصود تک ہم سب کو پہنچا اے خدا  
 جان ہو میری تصدق کیسا پیارا نام ہے      ہر طرف دنیا میں جاری جن کا فیض عام ہے  
 خواجگان نقشبندی کی محبت کر عطا      حشر میں بھی ساتھ انہیں کے اے خدا وندا اٹھا  
 یا الہی سب دعائیں لطف سے مقبول ہوں      جب چلیں دنیا سے تیری یاد میں مشغول ہوں

(۲۳)

### زیاراتِ براس

سرہند شریف شہر سے باہر گاؤں براس میں نو ۹ انبیاء علیہم السلام کی قبور ہیں۔ گاؤں کے درمیان ایک اونچے ٹیلے/بٹے پر ہر قبر کی لمبائی تقریباً ۹ گز ہے۔ ایک قبر کی چوڑائی تقریباً دو قبروں کے برابر ہے۔ باقی آٹھ قبروں کی چوڑائی نارمل ہے۔ قبروں کے احاطہ کے باہر قریب ہی بڑی شاندار مسجد ہے۔ مسجد کے باہر قریب ہی تین اور قبریں ہیں۔ جو صحابہ کرام کی ہیں۔ ان سب قبروں کی نشان دہی حضور قبلہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی رہنمائی میں کی گئی۔ سرکار نے نام ظاہر نہیں فرمائے۔

(۲۴)

۷۸۶

حضرت امام العارفین شیخ محمد اسماعیل علیہ الرحمۃ

فرزند دوم حضرت خواجہ محمد صبغۃ اللہ علیہما الرحمۃ

وصال: ۱۱۳۶ھ

(۲۵)

۷۸۶

حضرت قطب عالم حاجی شاہ غلام محمد معصوم

فرزند دوم حضرت شاہ محمد اسماعیل علیہما الرحمۃ

وصال: ۵/ ذوالحجہ ۱۱۶۱ھ

خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے بڑے قبے کے مغرب میں ساتھ ہی چھوٹا قبہ (گنبد) ہے  
خواجہ کے مزار (قبے) کے پیچھے بڑی مسجد کے نیچے تہ خانہ میں دونوں طرف حجرہ عبادت گاہ

☆.....☆.....☆

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

# آخذ و مراجع



کمانڈر (ر) محمد ظفر مجددی

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

# کتابیات باقیات جهان امام ربانی

(مآخذ و مراجع)

کمانڈر (ر) محمد ظفر مجددی



کتب:

۱

القرآن الكريم

القرآن الكريم و ترجمه معانيها و تفسير الى اللغة الاردوية ، مجمع الملك الفهد لطباعة المصحف الشريف ، المدينة المنوره

ابن حجر عسقلاني ، علامه : (شارح بخارى) ، الاصابة في تمييز الصحابة ، طبع كرده كلكته

ابن حجر مكي : فتاوى كبرى (بحواله نوادر الاصول للترمذی ، دارالكتب العلمیة ، بیروت)

ابن همام (م- ۸۶۱ھ) : فتح القدير شرح الهداية للمرغيناني ، لاہور ۱۳۹۹ھ

ابو الحسن علی (م- ۵۹۳ھ) : الهداية شرح البداية ، مطبوعہ دہلی

ابوالقاسم ہندو شاہ فرشتہ : تاریخ فرشتہ ، ج: ۲ ، مطبوع نوکلشور ، ۱۲۸۱ھ

ابوالکلام آزاد : تذکرہ ، مطبوعہ لاہور

ابو عمر صالح عبد الكريم بشير بن صالح بن مبارك : اعلام العلم والادب في مدينة مخطوط بخط مصنف كعكس

ابو نعیم الاصفہانی : حلیۃ الاولیاء جلد ۹، مطبوعہ قاہرہ

ابوبکر بن احمد حبشی علوی ، سید شیخ : الدلیل المشیر الی فلك اسانید الاتصال بالحبيب البشير صلى الله عليه وآله ذوی الفضل الشہیر وصحبہ ذوی القدر الکبیر ، طبع اول ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۷ء ،  
مکتبہ مکبہ ، مکہ مکرمہ

احمد الحدع ، شیخ : معجم الادباء الاسلامیین المعاصرین ، طبع اول ۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۰ء دار الضیاء ،  
عمان (اردن)

احمد بن محمد خضراوی ہاشمی ، شیخ : نزہۃ الفکر فیما مضی من الحوادث والعبر فی تراجم رجال  
القرن الثانی عشر والثالث عشر ، تحقیق محمد المصری ، طبع اول ۱۹۹۶ء وزارت ثقافت ، دمشق  
احمد حسن الحسنی ، صاحبزادہ : فیوضات حسنیہ ، ناشر مکتبہ حسنیہ دربار عالیہ سواگ شریف ، ضلع لہ ۱۹۹۹ء  
احمد رضا خان بریلوی ، امام : الکوکبۃ الشہابیہ (۱۳۱۲ھ) مطبوعہ اہل سنت برقی پریس ، مراد آباد ۱۳۵۳ھ  
احمد رضا خان بریلوی ، امام : حدائق بخشش ، مطبوعہ کراچی

احمد رضا خان بریلوی ، امام : حیات الموات فی بیان سماع الاموات ، رضا فاؤنڈیشن لاہور ، ۲۰۰۵ء  
احمد رضا خان بریلوی ، امام : شائم العنبر فی ادب النداء امام المنبر ، رضا اکیڈمی ممبئی ۲۰۰۰ء  
احمد رضا خان بریلوی ، امام : فتاوی رضویہ (مع تخریج و ترجمہ) ، رضا فاؤنڈیشن ، لاہور  
احمد رضا خان بریلوی ، امام : قمر التمام فی نفی الظل عن سید الانام ، ۱۲۹۶ھ  
احمد رضا خان بریلوی ، امام : کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن ، لاہور  
احمد رضا خان بریلوی ، امام : نفی الفتی عن استنار بنورہ کل شئی ، ۱۲۹۶ھ  
احمد رضا خان بریلوی ، امام : ہدی الحیران فی نفی الظل عن سید الاکوان ، ۱۲۹۹ھ  
احمد سرہندی ، شیخ (مجدد الف ثانی) : اثبات النبوة ، مطبوعہ کراچی  
احمد سرہندی ، شیخ (مجدد الف ثانی) : مبداء و معاد ، مطبوعہ لاہور  
احمد سرہندی ، شیخ (مجدد الف ثانی) : مکتوبات امام ربانی ، اردو ترجمہ عالم الدین لاہور (اللہ والے کی قومی دکان)  
احمد سرہندی ، شیخ (مجدد الف ثانی) : مکتوبات شریف ، امرتسر ۱۳۳۳ھ ، (تین مجلدات)

اخلاق احمد، میاں: تذکرہ حضرت ایشاں، مطبوعہ شاد باغ، لاہور

اردو انسائیکلو پیڈیا آف اسلام، جلد ۱۱، لاہور

اسماعیل دہلوی، مولوی: عبقات، مطبوعہ علمی مجلس، کراچی ۱۳۸۰ھ

اشرف جہانگیر سمنانی، مخدوم سید: لطائف اشرفی (۷۰۸-۸۳۲ھ)، مطبوعہ کراچی

افتخار احمد قادری، مولانا: قصائد غوثیہ، مطبوعہ راولپنڈی ۲۰۰۲ء

اقبال احمد اختر قادری، ڈاکٹر: جہاں نما، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۷ء

اقبال احمد فاروقی، پیرزادہ: تذکرہ علماء اہل سنت و جماعت لاہور، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء

اقبال احمد فاروقی، پیرزادہ: رسائل نقشبندیہ، مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ، لاہور ۱۹۸۱ء

اقبال احمد فاروقی، پیرزادہ: مقدمہ شواہد النبوة ملا عبد الرحمن جامی، مطبوعہ قادری بک ڈپو، بریلی ۱۹۸۷ء

اکبر علی شاہ نقشبندی دہلوی، سید: مجموعہ فوائد عثمانیہ (فارسی) ناشر حافظ محمد نصر اللہ خان خاکوانی ۱۳۸۲ھ

انس یعقوب کتبی، شیخ: اعلام من ارض النبوة، جلد اول طبع اول ۱۴۱۴ھ / ۱۹۹۳ء جلد اول طبع

دوم ۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۴ء مطابع دار البلاد، جدہ

انسائیکلو پیڈیا آف اسلام (انگریزی)، مطبوعہ پیرس

انسائیکلو پیڈیا آف اسلام، جلد اول، مطبوعہ لاہور

## ب

بحر العلوم لکھنوی، علامہ: رسالہ وحدت الوجود، ترجمہ اردو مولانا ابوالحسن زید فاروقی، طبع کردہ ندوۃ المصنفین، دہلی

البخاری بشرح الکرمانی

بدرالدین سرہندی، شیخ: حضرات القدس۔ مطبوعہ، سیالکوٹ ۱۴۰۱ھ

بدرالدین سرہندی، شیخ: مجمع الاولیاء (۱۰۴۳ھ) انڈیا آفس لائبریری، لندن مخطوطہ نمبر ۱۴۵

بروکلان: تاریخ ادب عربی، جلد ۱، مکملہ اول

بشارت بن یوسف الحادی، شیخ: علماء و ادباء البحرین فی القرن الرابع عشر الهجری، طبع اول

۱۴۲۶ھ / ۲۰۰۵ء بیت البحرین للدراسات والتوثیق بحرین



ت

تاریخ مشائخ چشت، مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۶۳ھ  
تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر، ۱/۱۹۶

ج

الجامع الصحيح للبخاری، نور محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی  
الجامع لاحکام القرآن للقرطبی  
الجواهر الغالیہ  
جواہر نقشبندیہ، فیصل آباد ۱۹۹۰ء  
جہانگیر، محمد نور الدین (بادشاہ): ترک جہانگیری، لاہور ۱۹۶۰ء

ح

حاشیہ شیخ زادہ علی تفسیر القاضی البیضاوی، اشیق، استنبول، ترکیہ  
حبیب الرحمن گبول: خطبات غفاریہ، مطبوعہ درگاہ اللہ آباد کنڈیارو ضلع نوشہرہ فیروز، سندھ  
حسن رضا خان بریلوی مولانا: مراسلت اہل سنت وندوہ، مطبع نظامی، بریلی، ۱۳۱۳ھ  
حسین بن محمد خطیب طیبانی، شیخ: الدرا للطف فی فضائل الختم الشریف، طبع ۱۳۴۲ھ /  
۱۹۶۴ء مطبع فتی الشرق، حمص  
حکیم ترندی، منشورات مکتبہ ایۃ اللہ، قم، ایران  
حلیۃ الاولیاء، مطبوعہ دارالکتب العربیۃ، بیروت

خ

خلیق احمد نظامی، پروفیسر: تاریخ مشائخ چشت، مطبوعہ ادارہ ادبیات، دہلی ۱۹۸۰ء

خیر الدین محمود زرکلی، شیخ: الاعلام، قاموس تراجم لاشہر الرجال والنساء من العرب والمستعربین  
والمستشرقین، طبع ششم ۱۹۸۴ء، دارالعلم للملایین، بیروت

و

داراشکوہ: سفینۃ الاولیاء، لکھنؤ ۱۸۷۸ء  
الدر المختار علی ہامش رد المحتار، جلد اول  
دوست محمد قندھاری، حاجی: تحفہ ابراہیمیہ اردو ترجمہ مکتوبات (مترجم صوفی محمد احمد)، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۸ء

ر

رحمان علی، مولانا: تذکرہ علمائے ہند، لکھنؤ ۱۹۱۴ء  
رد المحتار، عثمانیہ استنبول ۱۳۲۷ھ  
روف احمد شاہ مجددی: در المعارف، مطبوعہ لاہور  
ریاض احمد، مرزا: نجم الہدی، مطبوعہ لاہور، اشاعت دوم ۲۰۰۳ء

ز

زاد المعاد، موسسة الرسالة، بیروت ۱۹۹۶ء  
زوار حسین شاہ مجددی، سید: انوار معصومی، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۰ء  
زوار حسین شاہ مجددی، سید: حضرت مجدد الف ثانی، کراچی  
زوار حسین شاہ مجددی، سید: مقامات فضلیہ، مطبوعہ فیصل آباد، مارچ ۱۹۷۳ء

س

سباحتہ الفکر، مطبوعہ ہند  
سنن ترمذی کتاب تفسیر القرآن

سیف الدین، خواجہ، مکتوبات سیفیہ، مطبوعہ حیدرآباد، سندھ

ش

شتمۃ الاعلام، جلد ۲

شرح صحیح مسلم نووی، نور محمد کتب خانہ، کراچی

شہاب الدین سہروردی، شیخ: عوارف المعارف (ترجمہ سید احمد علی چشتی)

شہزاد احمد: تذکرہ عاشق رسول، مطبوعہ لاہور ۱۴۰۷ھ / ۱۹۸۷ء

ص

صدیق حسن خاں، نواب: ابجد العلوم، جلد سوم، بھوپال، ۱۲۹۵ھ

صغیری شرح مدیۃ المصلی

ع

عالم فقہی، علامہ: تذکرہ اولیاء پاکستان، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۳ء

عبدالاحد وحدت سرہندی، خواجہ: سبیل الرشاد، مرتبہ غلام مصطفیٰ خان، حیدرآباد، سندھ، ۱۹۷۸ء

عبد الحفیظ بن محمد طاہر فاسی، شیخ: معجم الشیوخ، تحقیق شیخ عبد المجید خیالی، طبع اول

۱۴۲۴ھ / ۲۰۰۳ء دارالکتب العلمیۃ بیروت

عبدالحق دہلوی، محدث: تکمیل الایمان، مکتبہ نبویہ، لاہور، ۱۹۸۰ء

عبدالحق دہلوی، محدث: مدارج النبوة، مکتبہ اسلامیہ، لاہور

عبد الحی ابن العماد حنبلی، علامہ: شذرات الذهب، مطبوعہ تجاریۃ کبریٰ، بیروت

عبدالداؤم، قاضی: حیات صدریہ، خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ، ہری پور، ۲۰۰۶ء

عبدالرحمن جامی، مولانا: نفحات الانس، مترجم از سید احمد علی چشتی، شبیر برادرز، لاہور، ۲۰۰۲ء

عبد الرزاق بن حسن بيطار، شیخ: حلیۃ البشر فی تاریخ القرن الثالث عشرہ، تحقیق شیخ محمد بہجت

بن محمد بهاء الدین بيطار ، طبع اول ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۱ء مجمع اللغة العربيه دمشق

عبدالستار ہمدانی، مولانا: امام احمد رضا ایک مظلوم مفکر، انڈین اسلامک مشن، بمبئی، ۱۹۹۸ء

عبدالقادر بدایونی، ملا: منتخب التواریخ، مطبوعہ کلکتہ، ۱۸۶۹ء، لاہور ۱۹۶۲ء

عبدالقادر جیلانی، شیخ، غنیۃ الطالبین (ترجمہ اردو) علامہ شمس بریلوی، کراچی ۱۹۷۳ء

عبد اللہ بن عبد الرحمن معلمی، شیخ: معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم المکی الشریف، طبع اول

۱۴۱۶ھ / ۱۹۹۶ء مکتبہ شاہ فہد، ریاض

عبد اللہ بن محمد حبشی، شیخ: معجم الموضوعات المطروقة، فی التالیف الاسلامی و بیان مالف

فیہا، طبع ۲۰۰۰ء، کلچرل فائونڈیشن، ابوظہبی

عبد المجید بن محمد خانی، شیخ: الحدائق الوردیة فی حقائق اجلاء النقشبندیہ، طبع ۱۳۰۸ھ عبد

الوکیل دروہی، جامع درویشیہ، دمشق

عبدالحمید بیانونی، ڈاکٹر شیخ: رسالۃ المسجد فی سورۃ (مقالہ ڈاکٹریٹ) کمپوز شدہ کا عکس

عبداللہ، خواجہ: یا قوت احمر

عدنان خورشید، ڈاکٹر: جہاں نما، مطبوعہ کراچی، ۲۰۰۵ء

العروہ لاهل الخلوہ، قلمی نسخہ، بانکی پور، نمبر ۹۰۵

علاء الدین علی متقی، علامہ (م ۹۷۵ھ): کنز العمال فی سنن الاقوال و الاعمال

علماء و ادباء البحرین

علی بن حسین واعظ کاشفی ہروی، شیخ: نفائس السانحات فی تذیل الباقیات الصالحات، (فارسی

سے عربی ترجمہ پر تکرار) شیخ محمد مراد بن عبد اللہ قازانی، دار صادر، بیروت

علی قاری (م ۱۰۱۴ھ): مرقاۃ شرح مشکوٰۃ

علی ندوی، ابوالحسن، مولوی: تاریخ دعوت و عزیمت، جلد چہارم، مطبوعہ کراچی

علی ندوی، ابوالحسن، مولوی: تذکرہ حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مراد آبادی شعبہ طبع و اشاعت ندوۃ العلماء لکھنؤ

علی ہجویری، سید: کشف المحجوب، لاہور ۱۹۷۷ء

عمر رضا کحاله، شیخ: معجم المؤلفین تراجم مصنفی الكتب العربية،، طبع اول ۱۴۱۴ھ / ۱۹۹۳ء،  
مؤسسة الرسالة، بیروت

عیسیٰ بن حسن بیانونی، شیخ: فتح المجید فی مدح الحبيب صلی اللہ علیہ وسلم، طبع اول ۱۴۱۹ھ /  
۱۹۹۸ء، دارطوق النجات، بیروت

## غ

- غلام جابر شمس مصباحی، ڈاکٹر: پرواز خیال، ادارہ مسعودیہ، کراچی، ۲۰۰۵ء  
غلام جابر شمس مصباحی، ڈاکٹر: خطوط مشاہیر بنام امام احمد رضا خاں بریلوی، (قلمی)  
غلام جابر شمس مصباحی، ڈاکٹر: کلیات مکاتیب رضا، مکتبہ نبویہ، لاہور، ۲۰۰۵ء  
غلام دستگیر قصوری، مولانا: تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل، نوری کتب خانہ، لاہور  
غلام دستگیر نامی، مولانا پیر سید: بزرگان لاہور، مطبوعہ لاہور  
غلام سرور لاہوری، مفتی: حدیقۃ الاولیاء، مطبوعہ لاہور  
غلام سرور لاہوری، مفتی: آثار لاہور، مطبوعہ لاہور  
غلام علی آزاد بلگرامی: سبحة المرجان فی آثار ہندوستان، ۱۳۰۳ھ  
غلام علی دہلوی، شاہ: مقامات مظہری، اردو ترجمہ از محمد اقبال مجددی، طبع حضرت شاہ ابوالخیر اکاڈمی، دہلی، ۲۰۰۵ء  
غلام علی شاہ: ایضاح الطریقہ، مطبوعہ لاہور  
غلام مصطفیٰ مجددی، پروفیسر: مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا، رضا، دارالاشاعت، لاہور، ۱۹۹۸ء

## ف

- فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت، طبع مصر ۱۳۲۴ھ  
فواد بن سید عمار، شیخ: فہرست المخطوطات دارالکتب المصریہ، مصطلح الحدیث، جلد اول  
۱۳۷۵ھ / ۱۹۵۶ء، دارالکتب المصریہ، قاہرہ

ک

کلیم اللہ جہان آبادی، شاہ: مکتوبات کلیسی، مرتبہ مولوی محمد قاسم کلیسی، مطبع یوسفی، دہلی ۱۳۰۱ھ

ل

لطائف اشرفی، مطبوعہ کراچی، پاکستان

م

مجید اللہ قادری، پروفیسر: مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا، ادراہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی، ۱۹۹۹ء

محبوب احمد نقشبندی، فقیر: ملفوظات سعیدیہ (قلمی)

محبوب الہی، مولانا: تحفہ سعدیہ، خانقاہ سراجیہ کنڈیاں، میانوالی، ۱۹۷۹ء

محبوب عالم، خواجہ: ذکر خیر، مطبوعہ گجرات ۱۹۵۴ء

محسن فانی: دبستان مذاہب، مطبوعہ بمبئی، ۱۸۲۶ء

محمد احسان مجددی، خواجہ: روضۃ القیومیہ، لاہور ۲۰۰۲ء

محمد احمد درنیقہ، ڈاکٹر: الطریقة النقشبندیہ و اعلامہا، (سنہ اشاعت درج نہیں جبکہ مقدمہ کتاب

۱۳۰۷ھ/۱۹۸۷ء کو لکھا گیا)، جروس پریس، طرابلس، لبنان

محمد احمد نقشبندی، صوفی (مترجم): تحفہ زاہدیہ مکتوبات شریف حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی و خواجہ محمد سراج الدین نقشبندی،

مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۸ء

محمد اسماعیل سراجی مجددی، خواجہ: تجلیات دوستیہ، ناشر مکتبہ سراجیہ، موسیٰ زئی شریف، ۱۹۸۵ء

محمد اسماعیل سراجی مجددی، خواجہ: کمالات عثمانیہ، مکتبہ سراجیہ، موسیٰ زئی شریف، ۱۹۸۶ء

محمد افضل جالندھری، ڈاکٹر: کمالات فضلیہ، مطبوعہ لاہور، ۱۹۳۶ء

محمد اقبال مجددی: مقامات معصومی، جلد اول، مطبوعہ لاہور، ۲۰۰۴ء

محمد اقبال، علامہ، ڈاکٹر: بال جبریل، مطبوعہ لاہور

محمد اقبال، علامہ، ڈاکٹر: پیام مشرق مشمولہ کلیات اقبال، (فارسی)، لاہور ۱۹۷۳ء

محمد اقبال، علامہ، ڈاکٹر: ضرب کلیم مشمولہ کلیات اقبال: (اردو)، لاہور ۱۹۷۲ء

محمد اکرام، شیخ: عہد مغلیہ مع دستاویزات

محمد الدین فوق، منشی: تذکرہ علمائے لاہور، مطبوعہ لاہور

محمد الدین فوق، منشی: مآثر لاہور، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۲ء

محمد الدین فوق، منشی: یاد رفتگان، مطبوعہ لاہور

محمد امین بدخشی: مناقب آدمیہ و حضرات احمدیہ (۱۰۷۰ھ) مخطوطہ برٹش میوزیم، لندن

محمد بن احمد مطیع الرحمن و شیخ عادل بن جمیل بن عبد الرحمن عید، شیخ: الفہرس المختصر

لمخطوطات، مکتبۃ الحرم المکی الشریف، جلد اول تا سوم، طبع اول ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء جلد چہارم طبع اول

۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء مکتبہ شاہ فہد، ریاض

محمد بن سعد، علامہ: طبقات کبریٰ، طبع بیروت

محمد بن عبد اللہ الرشید، شیخ: امداد الفتاح باسانید و مرویات الشیخ عبد الفتاح، طبع اول ۱۴۱۹ھ

/ ۱۹۹۹ء مکتبہ امام شافعی، ریاض

محمد بن عزوز، شیخ: الرحلة السامیة الی الاسکندریة ومصر والحجاز والبلاد الشامیة، طبع اول

۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء دار ابن حزم بیروت

محمد حسن نقشبندی، قادری رضوی، مولانا: مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، کتب خانہ، لاہور ۲۰۰۳ء

محمد حسین بدر، حکیم: سات ستارے، مطبوعہ لاہور جمادی الاول ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء

محمد خیر رمضان یوسف، شیخ: تنمة الاعلام للزرکلی، طبع اول ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء دار ابن حزم، بیروت

محمد زکی بن محمد مجاہد، شیخ: الاعلام الشرقیة فی المائۃ الرابعة عشر الهجریة، طبع دوم ۱۹۹۳ء

دار الغرب الاسلامی، بیروت

محمد سعید احمد نقشبندی، مولانا: مکتوبات امام ربانی (رد و ترجمہ)، دفتر سوم، حصہ دوم، اعتقاد پبلشنگ ہاؤس، دہلی

محمد صادق قصوری: تذکرہ نقشبندیہ خیریہ، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۸ھ



محمد صادق قصوری، ملفوظات نقشبندیہ، زاویہ پبلشرز گنج بخش روڈ، لاہور، ۱۹۹۸ء

محمد ظفر الدین، مولانا: حیات اعلیٰ حضرت، مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی

محمد عارف ریوگری، خواجہ: عارف نامہ (اردو ترجمہ) مترجم، قدیر محمد قریشی اکبر آبادی، مطبوعہ حیدرآباد ۱۹۹۷ء

محمد عبدالحکیم شرف قادری، مولانا: الجواهر الغالية من الاسانید العالیة طبع دوم ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء مؤسسۃ الشرف، لاہور

محمد عبدالحی بن عبد الکبیر کتانی، سید شیخ: فہرس الفہارس و معجم المعاجم والمشیخات

والمسلسلات، تحقیق ڈاکٹر احسان عباس، طبع دوم ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء دار الغرب الاسلامی، بیروت

محمد عبدالرسول للہی، پروفیسر صاحبزادہ: تاریخ مشائخ نقشبندیہ، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۰ء

محمد عبدالرسول للہی، پروفیسر صاحبزادہ: ملفوظات نقشبندیہ، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۰ء

محمد عبدالستار خان، ابوالخیرات، مولانا ڈاکٹر: تذکرہ حضرت محدث دکن، طبع اول ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء، الممتاز پبلی کیشنز، لاہور

محمد عبدالستار طاہر: خلفائے مظہری، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۴ء

محمد عبدالغفار نقشبندی، خواجہ: مکتوبات غفاریہ (قلمی)

محمد عبدالمالک صدیقی نقشبندی: تجلیات قریشی و صدیقی، احمد پور شرقیہ، ضلع بہاولپور

محمد عبدالغفار فضلی نقشبندی، خواجہ: ملفوظات فضلیہ حصہ اول (لاڑکانہ) مطبوعہ جنوری ۱۹۸۸ء

محمد عبید اللہ: حسنات الحرمین، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۱ء (تحقیق و تعلق پروفیسر محمد اقبال مجددی)

محمد عمر بیر بلوی: انقلاب الحقیقت، مطبوعہ لاہور

محمد غزالی، امام: المنقذ من الضلال ترجمہ عبدالرسول ارشد

محمد غزالی، امام: کیسائے سعادت، مطبوعہ لاہور

محمد غوثی شطاری: گلزار ابرار، فارسی قلمی، اردو ترجمہ مفید عام، مطبع آگرہ ۱۳۲۶ھ

محمد لطیف، ملک: اولیاء لاہور، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۴ء

محمد مراد منزلی: الدرر المکنونات النفیسة، جلد اول، مطبوعہ مکہ مکرمہ ۱۸۹۸ء

محمد مسرور احمد ابوالسرور، جاوید اقبال مظہری، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری، ڈاکٹر، (مرتبین): جہان امام ربانی مجدد الف

ثانی، بارہ مجلدات ۲۰۰۵ء/۲۰۰۷ء کراچی

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: افتتاحیہ جہان امام ربانی مجدد الف ثانی، مطبوعہ کراچی، ۲۰۰۵ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال، مطبوعہ کراچی، ۲۰۰۲ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: حضرت مجدد الف ثانی، حالات و افکار و خدمات (ترجمہ فارسی صاحبزادہ محمد زبیر مجددی) مطبوعہ کراچی ۲۰۰۷ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: حضرت مجدد الف ثانی، حالات و افکار و خدمات، (ترجمہ انگریزی قاضی عبدالمنان)، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۷ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: سیرت مجدد الف ثانی۔ کراچی ۲۰۰۵ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: مجدد اعظم مطبوعہ دہلی ۲۰۰۷ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: مجدد ہزارہ دوم، ادارہ معارف مجدد الف ثانی، کراچی ۱۹۹۷ء

محمد مطیع الحافظ، شیخ و شیخ نزار اباضہ، تاریخ علماء دمشق فی القرن الرابع عشر الهجری، طبع اول

، جلد اول و دوم ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء جلد سوم ۱۴۱۲ھ / ۱۹۹۱ء دارالفکر، دمشق

محمد معصوم سرہندی، خواجہ: مکتوبات معصومی (سہ مجلدات)، مطبوعہ کراچی ۱۹۷۹ء

محمد مکرم احمد، ڈاکٹر مفتی: شیخ احمد السرہندی حیاتیہ و آثارہ، جہلم ۲۰۰۷ء

محمد نذیر انجھا: تاریخ و تذکرہ خانقاہ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان، مطبوعہ لاہور، جنوری ۲۰۰۵ء

محمد نذیر انجھا: شرح دیباچہ مثنوی مولانا روم المعروف رسالہ ناسیہ، مولانا یعقوب چرخ، ترجمہ جمعیت پہلی کیشنز، لاہور

۲۰۰۳ء

محمد نذیر انجھا، (مترجم): مجموعہ فوائد عثمانیہ، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۸ء

محمد نذیر انجھا، (مترجم): سہ رسائل حضرت مولانا یعقوب چرخ، میاں اخلاق اکیڈمی شاد باغ، لاہور ۱۹۹۷ء

محمد نصر اللہ خان خاکوانی، حافظ (ناشر): مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قندھاری (فارسی) ۱۳۸۳ھ

محمد نور بخش توکلی: تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، مطبوعہ لاہور

محمد ہاشم جان مجددی سرہندی: بیاض قلمی، کراچی

محمد ہاشم کشمی بدخشانى، خواجه: زبدة المقامات، کانپور، ۱۳۰۷ھ  
 محمد ہاشم کشمی بدخشانى، خواجه: زبدة المقامات، لاہور، ۱۹۶۹ء  
 محمد ہاشم کشمی بدخشانى، خواجه: زبدة المقامات، مطبوعہ لکھنؤ

محمد یاسین بن محمد عیسیٰ فادانی، شیخ: اتحاد الاخوان باختصار مطمح الوجدان فی اسانید

الشیخ عمر حمدان، طبع دوم ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۵ء دار البصائر، دمشق

محمد یوسف مجددی: جواہر نقشبندیہ، مکتبہ انوار مجددیہ فیصل آباد ۲۰۰۳ء

محمود آلوسی، علامہ: تفسیر روح المعانی، ملتان

محمود احمد قادری، علامہ: مکتوبات امام احمد رضا بریلوی، لاہور ۱۹۹۲ء

محمود سعید ممدوح، شیخ: تشنیف الاسماع بشیوخ الاجازة والسماع، طبع اول غالباً ۱۳۰۴ھ

دار الشباب للطباعة، قاہرہ

محمود عمر سباعی و شیخ نعیم سلیم زہراوی، شیخ: حمص، دراسة و تائقیة،، جلد اول طبع اول

۱۴۱۳ھ / ۱۹۹۲ء مطبع الروضة، حمص

مصطفیٰ رضا خان مولینا: الطاری الداری، حسی پریس، بریلی، ۱۹۲۱ء

معجم الادباء، جلد ۲

معجم المطبوعات العربیہ والمعریہ، جلد ۲

معجم المؤلفین العراقیین فی القرن التاسع عشر و العشرين، کورکیس عواد، طبع اول ۱۹۶۹ء

مطبع ارشاد، بغداد

مکتوبات شاہ محبت اللہ آبادی، قلمی

ملفوظات غفاریہ، مطبوعہ سیٹھ خارجہ، ضلع خیر پور ۱۹۹۰ء

منیر محمود وتری، ڈاکٹر: آثار آل الوتری العلمیہ، طبع ۱۹۷۴ء مطبع الامۃ، بغداد

ن

ناصر الدین ابو الخیر عبد اللہ بن عمر الشیرازی البیضاوی، الامام القاضی: انوار التنزیل و اسرار التاویل

المعروف بالتفسير البيضاوی، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی  
 نجم الدین فتحپوری شیخاوائی، حاجی: مناقب المحبوبین، مطبع محمد حسن، رام پور ۱۲۷۹ھ  
 نذیر احمد نقشبندی، حافظ: حضرات کرام نقشبندیہ، خانقاہ سراجیہ کنڈیاں، میانوالی ۱۴۱۰ھ  
 نذیر احمد، میاں: وصیت نامہ حضرت مہر محمد صوبہ

نفائس السانحات فی تذیل الباقیات الصالحات، دار صادر، بیروت  
 نور احمد چشتی، مولوی: تحقیقات چشتی، مطبوعہ لاہور  
 نیل الاوطار، ۳/۳۲۵، الکلیات الاریہ ۱۳۹۸ھ

و

ولی الدین خطیب (م ۷۲۰ھ): مشکوٰۃ المصابیح، مطبوعہ دہلی ۱۳۱۰ھ  
 ولی اللہ شاہ: انفاس العارفین، مطبع مجتہائی، دہلی، ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۹۱۷ء

ی

یافعی، امام: مرآۃ الجنان، مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۳۷ھ  
 یعقوب چرخ، مولانا: ابدالیہ، مترجم محمد نذیر انجھا، اسلامک بک فاؤنڈیشن، لاہور ۱۹۷۸ء  
 یعقوب چرخ، مولانا: انبیہ رسالہ فارسی، مترجم محمد نذیر انجھا، مکتبہ سراجیہ موسیٰ زئی شریف، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان ۱۴۰۴ھ  
 یعقوب چرخ، مولانا: تفسیر چرخ، مترجم محمد نذیر انجھا، جمعیت پبلی کیشنز، لاہور ۲۰۰۵ء  
 یوسف بن البادر سرکیس: معجم المطبوعات العربیة والمصریة، طبع جدید دار صادر، بیروت

رسائل:

الفرقان، ماہنامہ، لکھنؤ، مجدد الف ثانی نمبر، مطبوعہ دہلی

اورینٹل کالج میگزین، اگست ۱۹۳۵ء

سوئے حجاز، ماہنامہ، لاہور، شمارہ جنوری ۱۹۹۹ء

معارف رضا، ماہنامہ، کراچی، شمارہ جنوری ۲۰۰۲ء، شمارہ فروری ۲۰۰۲ء، شمارہ جون ۲۰۰۲ء، نومبر ۲۰۰۲ء

معارف ماہنامہ (اعظم گڑھ) شمارہ جون ۱۹۶۲ء تا فروری ۱۹۶۳ء

نعت، ماہنامہ، لاہور، شمارہ فروری ۲۰۰۵ء

نقوش، ماہنامہ، لاہور نمبر، لاہور

نور اسلام، ماہنامہ (شرقیہ شریف)، اولیائے نقشبند نمبر، حصہ دوم، مکتبہ نور اسلام شرق پور شریف، ضلع شیخوپورہ ۱۹۷۹ء

نور اسلام، ماہنامہ (شرقیہ شریف)، گولڈن جوبلی نمبر (حصہ دوم) ۲۰۰۰ء

نور الحبيب، ماہنامہ، بصیر پور، شمارہ مارچ ۲۰۰۰ء

## مکتوبات

آرتھر بیولر، ڈاکٹر: مکتوب محررہ ۲۰۰۶ء از نیوزی لینڈ

محمد کبیر احمد مظہر، پروفیسر: مکتوب محررہ ۳۱ مئی ۲۰۰۷ء، از لاہور

محمد مکرم احمد، ڈاکٹر مفتی: مکتوب محررہ ۳۱ مئی ۲۰۰۷ء، از دہلی

## English Books:

Arthur Buehler, "The Naqshbandiyya in Timurid India: the Central

Asian legacy, " JIS, 7 (1996)

I.H.Qureshi: History of Freedom Movement Karachi, 1957

Richard Foltz, the Central Asian Naqshbandi Connections of the

Mughal Emperors." JIS, 7 (1996)

T.W.AArnold: The Preaching of Islam, Lahore, 1956

Tripathi: Rise And Fall of Mughal Eampire, 1956

V.G. Kiernan, ed., To the Punjab Pirs, Poem from Iqbal (London, 1958)

وضاحتی نوٹ: ہم نے بعض نا تمام حوالوں کو کتابیات میں شامل نہیں کیا۔ اس کے علاوہ وقت کی کمی کی وجہ سے کتابیات کی تدوین کا کام بھی عجلت میں کیا گیا، ۲۵۰ سے زیادہ مآخذ و مراجع کے باوجود کام مکمل نہ ہو سکا کیوں کہ ۲ مارچ ۲۰۰۸ء کی منعقدہ کانفرنس میں باقیات جہان امام ربانی کی تین جلدیں پیش کرنی تھیں اور کتابیات کی تدوین بھی فروری میں ہو رہی تھی۔ ان شاء اللہ یہ کمی آئندہ اڈیشن میں پوری کر دی جائے گی۔..... مرتبین (۲ فروری ۲۰۰۸ء)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
مَنْ لَمْ يَرْوِ عَنْكَ كَذِبًا  
فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ

کتاب طرز سطر  
وضع من غری سطر





بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

# مرقعات





# IMAM RABBANI AS FOLLOWER OF THE HOLY PROPHET

By:  
Abul Khair Dr. Muhammad Zubair

Translated by  
Abdul Mannan Qureshi  
Naqshbandi Mujaddadi  
B.Com; LLB; DAIBP

# SIRAG AL-QULOUB

"LANTERN OF HEARTS"

BY

HADRAT SHAIKH  
MUHAMMAD UTHMAN SIRAG AD-DEEN  
AN-NAQSHBANDI AL-KADERI

(may his secret be sanctified)

*All rights reserved.*

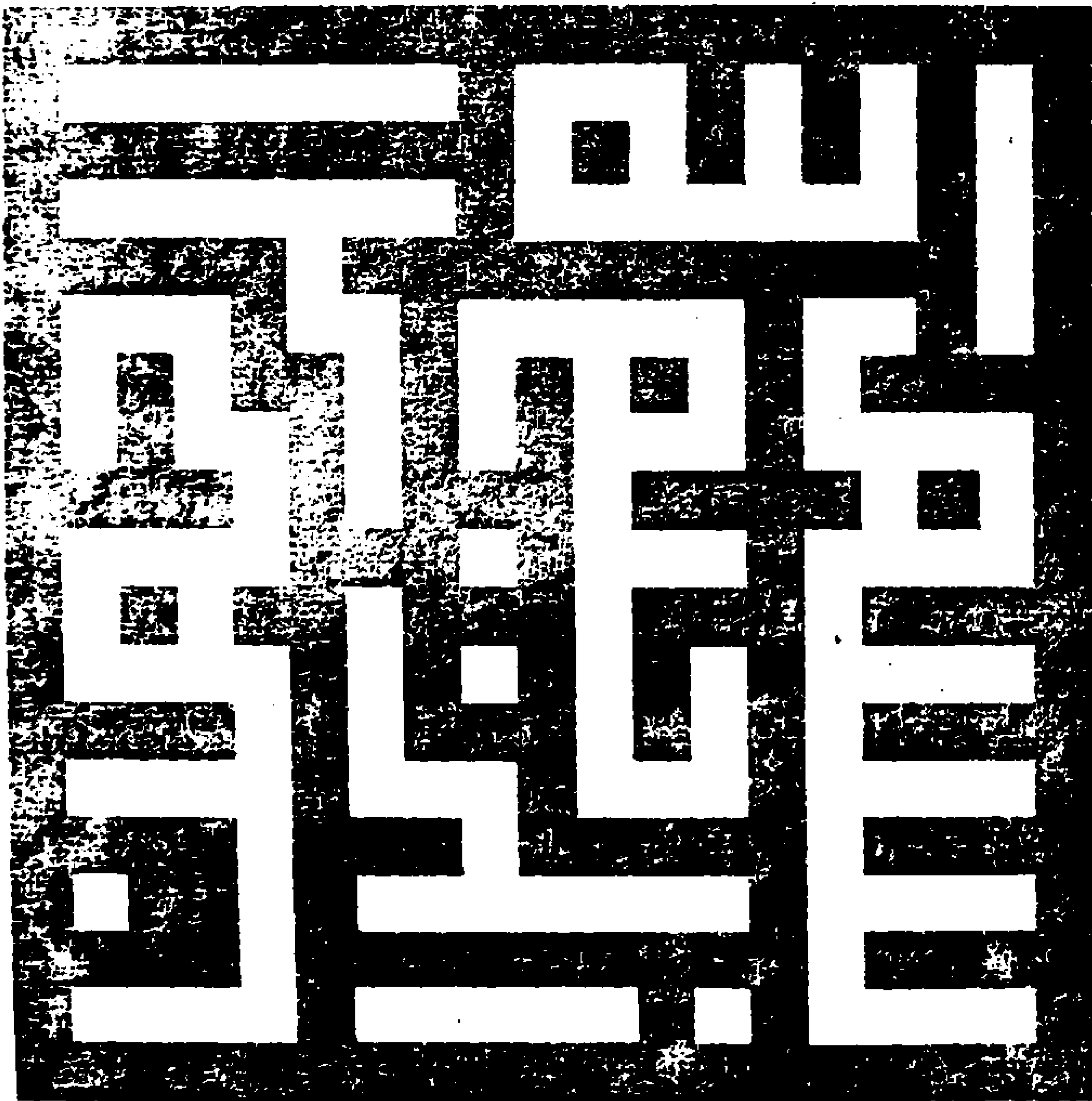
*Copyright © 1992 by Yehia Hakwik*

*ISBN 0-9696871-0-9*

PUBLISHED AND PRINTED IN CANADA

# THE CONCEPT OF BID'AH IN THE ISLAMIC SHARI'AH

Nuh Ha Mim Keller



THE M. A. T. PAPERS

# NAQSHBANDIS IN WESTERN AND CENTRAL ASIA CHANGE AND CONTINUITY

Papers Read at a Conference Held  
at the Swedish Research Institute  
in Istanbul June 9-11, 1997

Edited by Elisabeth Özdalga



SWEDISH RESEARCH INSTITUTE IN ISTANBUL  
TRANSACTIONS VOL. 9

الم یأْن للذین آمنوا  
ان تخشع قلوبهم لذكر الله ؟

# حقیقت تصوف و

بحثی از طریقہ نقشبندیہ

مؤلف : شیخ امین علام الدین نقشبندی

مترجم : بہا الدین «بہا»

مَا هُوَ الصَّوْفُ

وَالْمَ بَانَ لِلَّذِينَ آمَنُوا  
أَن تَخْشَعُ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ

# مَا هُوَ الصَّوْفُ

مَا فِي الطَّرِيقَةِ الصَّوْفِيَّةِ

تأليف

الشيخ أمين الدين علاء الدين القسري

ترجمة

الدكتور محمد شريف أحمد

مقدم

العلامة الشيخ عبد الكريم الكروكي



# مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے سلاطین کی ارادت و عقیدت (ہندوستان، افغانستان، ترکی)

صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد  
(چیئرمین، امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، کراچی)

بتقریب محفل اطہار تشکر  
بلسلسہ تکمیل جہان امام ربانی مجدد الف ثانی  
۱۱ مارچ ۲۰۰۷ء پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی کمیونٹی ہال، کراچی

امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل)، کراچی  
اسلامی جمہوریہ پاکستان  
۱۴۲۸ھ / ۲۰۰۷ء



پچاس سالہ گولڈن جوبلی نمبر

جلداول

مدیر اعلیٰ

مہیاں میاں احمد شریقی نقشبندی مجذبی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی شریقیو شریف ضلع شیخوپورہ

جہانگیر الہ آبادی حیدر الف ثانی قوی کالفرنس کا

# پس منظر و پیش منظر

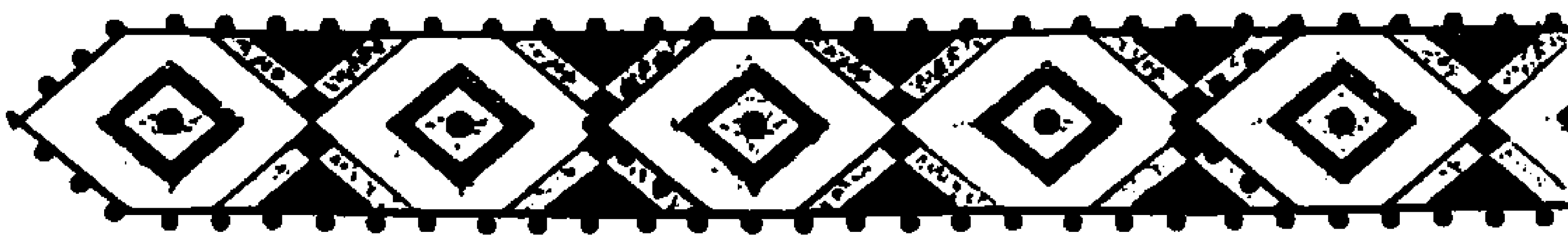
موتبہ:

صوفی غلام حسرت و نقشبندی مجددی

ناشر:-

شیریں بانی پبلی کیشنز

جامع مسجد قادریہ شیرینی، شیرینی روڈ، چوک شیرینی  
۲۱۔ ایکڑ سکیم نیو منگ سمن آباد، لاہور



جہانِ امامِ ربانی مجددِ الفِ ثانیؒ قومی کانفرنس کے موقع پر پڑھے جانے والے  
علمی تحقیقی مقالات پر مبنی

# اچھوت مغار امامِ ربانیؒ

موتبہ:

صوفی علامہ سرورِ نقشبندی مجددیؒ

ناشر:

شیرِ ربانی پبلی کیشنز

جامع مسجد قادریہ شیرِ ربانی، شیرِ ربانی روڈ، چوک شیرِ ربانی  
۲۱۔ ایکڑ سکیم نیو منگ سمن آباد، لاہور

مجلد سہ ماہی، عرفانی اور تحقیقی

## الفیض

پیر سید حسین علی شاہ

قدحاری نقشبندی مجددی

شمار نمبر 6

جلد نمبر 7

شوال المکرم ۱۴۲۷ھ بمطابق نومبر 2006ء

پیر سید

محمد احمد رضا

نقشبندی مجددی

پیر سید

حضرت علامہ مولانا

محمد ہاشم سعیدی

پیر سید

پیر سید رضا حسین

شاہ قدحاری

مدیر منظم  
سید محمد عزیز شاہ

جلس مفاد میں

جلس مشاورت

محمد احمد (راوی فلوئز)

سید فصیح احمد جعفری

ملک محمد زہیر

حاجی ملک سخاوت علی

مولوی عبدالرشید

حاجی ملک پرنس علی

نامہ مرتضیٰ آذری

رضی اللہ

حاجی فضل الہی

حافظ محمد افضال

ملک ظہیر الدین بابر

حاجی ملک نواز علی

حاجی ملک محمد ریاض

ملک زاہد خان

ملک محمد مشتاق

☆ سید پرویز شاہ قدحاری

☆ سید عبدالواحد شاہ قدحاری

☆ سید عبدالوحید شاہ قدحاری

☆ سید عامر شاہ قدحاری

☆ سید محمد عمیر شاہ قدحاری

☆ میاں معروف نقشبندی مجددی

حرب اورات

یو ایس ایس (امریکا)

یو کے

پاکستان سالانہ

ہدینہ شمارہ

پاکستان

60 روپے سالانہ

35 روپے سالانہ

18 روپے سالانہ

140 روپے

15 روپے

مجلد الفیض چک نمبر 411 فیض آباد شریف

تذکرہ نواب شاہ فیصل آباد 0413-441211 نشر و اشاعت 122 اپر مال لاہور، وہاگل 0321-7540550

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## جہانِ تشکر

ابوالسرور محمد مسرور احمد

(چیرمین امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی)



ہر کام کا ایک وقت ہوتا ہے وہ اسی وقت پر ہوتا ہے۔ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ سے پہلے کسی کو معلوم نہ تھا کہ ”جہان امام ربانی مجدد الف ثانی“ کے عظیم انسائیکلو پیڈیا کا عنقریب آغاز ہونے والا ہے۔ ایک روز علامہ رضوان احمد خاں نقشبندی، حضرت والد ماجد پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کی خدمت میں حاضر ہوئے، باتوں باتوں میں فرمایا ”کیا یہ ممکن نہیں کہ حضرت مجدد الف ثانی پر مقالات کا ایک وسیع مجموعہ مرتب کیا جائے“ فرمایا، کیوں ممکن نہیں۔ ہاتف غیبی نے بات سن لی۔ رب کریم کی بارگاہ سے فرمان جاری ہوا۔ یہی خیال مولانا جاوید اقبال مظہری کے دل میں بھی آیا۔ حضرت والد ماجد مدظلہ العالی سے عرض کیا، اجازت ملتے ہی ۲۰۰۲ء میں امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل قائم کر دی گئی..... میاں جمیل احمد شرچپوری مدظلہ العالی کے ماہنامہ ”نور اسلام“ (شرچپور) کے ضخیم مجدد الف ثانی نمبر (مرتبہ صوفی غلام سرور نقشبندی) جو ۷۰ کی دہائی میں شائع ہوا تھا محرک ثابت ہوا..... اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی بارش ہونے لگی، احباب نے تعاون فرمایا، مقالہ نگاروں اور منقبت نگاروں کے مقالات کا اک تانتا بندھ گیا اور حضرت والد ماجد پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کی سرپرستی، نگرانی اور رہنمائی میں اس عظیم منصوبہ پر کام شروع ہوا..... تعاون کرنے والے احباب میں وہ بھی ہیں جنہوں نے اپنی دعاؤں سے نوازا، وہ بھی ہیں جنہوں نے مالی معاونت کی، وہ بھی ہیں جنہوں نے مواد کی فراہمی میں مدد دی، وہ بھی ہیں جنہوں نے تاریخی آثار و مزارات کی تصاویر مہیا کیں، وہ بھی ہیں جنہوں نے پروف ریڈنگ میں مدد دی، وہ بھی ہیں جنہوں نے جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کی تدوین و تالیف میں بھرپور تعاون کیا، وہ بھی ہیں جنہوں نے

جہان امام ربانی کی پیسٹنگ، کاغذ کی فراہمی، پرنٹنگ اور جلد بندی میں مدد کی، وہ بھی ہیں جنہوں نے جہان امام ربانی کے ذخیرے کو محفوظ کرنے میں مدد کی، وہ بھی ہیں جنہوں نے ترسیل و تقسیم میں مدد کی، اور وہ بھی ہیں جنہوں نے عظیم ویب سائٹ بنا کر حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے پیغام کو عالم گیر بنایا..... ان سب کی الگ الگ خدمات کا ذکر کرنا اور شکریہ ادا کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے..... اس لیے میں ان حضرات کے اسمائے گرامی کی ایک فہرست پیش کرتا ہوں تاکہ اس مقدس جماعت کا تعارف ہو جائے اور یہ معلوم ہو جائے کہ دنیا ایسے نیک لوگوں سے ابھی تک خالی نہیں ہوئی..... امام ربانی فاؤنڈیشن کے سرپرست حضرت والد ماجد پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی ان سب حضرات کے تہہ دل سے ممنون ہیں جنہوں نے جہان امام ربانی کی تدوین و اشاعت میں بھرپور کردار ادا کیا۔ ان کے اخلاص و محبت کا شکریہ ادا کرنے لیے الفاظ نہیں پاتے۔ مولیٰ تعالیٰ سب حضرات کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور مشکلات آسان فرمائے، اللہ تعالیٰ انہیں اپنے بے کراں انعام و اکرام سے نوازے..... (آمین)

اب میں ان حضرات کے اسمائے گرامی پیش کرتا ہوں:

- ☆..... حضرت پیر آغا فضل ربی مجددی (کراچی)
- ☆..... حضرت پیر فضل الرحمن آغا مجددی (کراچی)
- ☆..... صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری (شرقپور)
- ☆..... مفتی اعظم ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد (دہلی)
- ☆..... قاری محمد ظفر احمد (کراچی)
- ☆..... صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر (حیدر آباد، سندھ)
- ☆..... مفتی محمد جان نعیمی (کراچی)
- ☆..... مفتی محمد معظم احمد (دہلی)
- ☆..... صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی (لاہور)
- ☆..... علامہ محمد رضوان احمد خان نقشبندی (کراچی)
- ☆..... مولانا جاوید اقبال مظہری (کراچی)



- ☆.....ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری (کراچی)
- ☆.....حاجی معراج الدین مسعودی (کراچی)
- ☆.....حاجی محمد الیاس مسعودی (کراچی)
- ☆.....شیخ صبورا احمد محمودی (کراچی)
- ☆.....ڈاکٹر صفی الدین مسعودی (کراچی)
- ☆.....حاجی محمد اسلم مسعودی (کراچی)
- ☆.....ڈاکٹر سید عدنان خورشید مسعودی (کراچی)
- ☆.....سید محمد منصور شاہ مسعودی (کراچی)
- ☆.....محمد عالم مختار حق (لاہور)
- ☆.....صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی (لاہور)
- ☆.....ملک محمد سعید مجاہد آبادی (لاہور)
- ☆.....شاہد احمد مسعودی (لاہور)
- ☆.....کمانڈر محمد ظفر احمد (کراچی)
- ☆.....پروفیسر قاری محمد رفیق احمد (لاہور)
- ☆.....محمد معروف شرقپوری (لاہور)
- ☆.....انیس احمد مسعودی (کراچی)
- ☆.....شمیم احمد (کراچی)
- ☆.....سید محمد انیس مسعودی (کراچی)
- ☆.....محمد محسن خان (دہلی)
- ☆.....نسیم حضرت جی (کراچی)
- ☆.....اعجاز محمد حضرت جی (گوالیار)
- ☆.....محمد عبدالواسع باقر (امریکہ)

- ☆.....سید جلال الدین قادری (امریکہ)
- ☆.....نور احمد مسعودی (کراچی)
- ☆.....سید محمد شعیب افتخار (کراچی)
- ☆.....قاری محمد شریف کبوه (ڈیرہ اسماعیل خان)
- ☆.....خورشید عالم گوہر قم (لاہور)
- ☆.....منیر حسین مسعودی (برمنگھم)
- ☆.....شہزاد مسعودی (کراچی)
- ☆.....محمد خالد (کراچی)
- ☆.....حاجی چراغ الدین مسعودی (کراچی)
- ☆.....محمد عامر مسعودی (کراچی)
- ☆.....محمد ابراہیم مسعودی (کراچی)
- ☆.....محمد عارف (کراچی)
- ☆.....عبدالراشد (کراچی)
- ☆.....مسعود احمد (کراچی)
- ☆.....محمد سہیل خان (کراچی)
- ☆.....اقبال الرحمن (کراچی)
- ☆.....وسیم الرحمن (کراچی)
- ☆.....مسعود عارف (کراچی)
- ☆.....سلیم سواتی (کراچی)
- ☆.....شوکت علی (کراچی)
- ☆.....حنّا مسعودی (حیدرآباد، سندھ)
- معاونین میں خواتین بھی شامل ہیں مثلاً

☆.....صبا مسعودی (کراچی)

☆.....ربیعہ (کراچی)

☆.....سمیعہ (کراچی)

☆.....زیب النساء مسعودی (کراچی)

☆.....روبی اقبال (کراچی)

☆.....ڈاکٹر ثروت جہاں وغیرہ وغیرہ (بلیک برن، یو۔ کے)

جن حضرات نے جہان امام ربانی کے عظیم منصوبہ میں دل و جان سے مسلسل تعاون کیا اور کر رہے ہیں اگر چہ ان کے نام اوپر آچکے ہیں مگر بطور تحدیث نعمت پھر ذکر کرنا چاہوں گا، مولانا جاوید اقبال مظہری، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری، حاجی معراج الدین مسعودی، شیخ صبور احمد، حاجی محمد الیاس، سید محمد منصور شاہ، نور احمد، چراغ الدین، اقبال الرحمن، وسیم الرحمن، محمد سہیل خان، ڈاکٹر صفی الدین صدیقی۔

”جہان امام ربانی“ کی تدوین میں جن محققین نے کھلے دل سے اپنی تصانیف اور تحقیقی مقالات سے ابواب و فصول مستعار لینے کی اجازت دی ان میں ڈاکٹر آرتھر بیولر (امریکہ)، پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان (حیدر آباد، سندھ)، وائس چانسلر آف پنجاب یونیورسٹی، لاہور، میاں جمیل احمد شرقی پوری (شرقی پور)، ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس (لاہور)، ڈاکٹر بابر بیگ مطالی (لاہور)، ڈاکٹر انصار (کراچی) وغیرہ قابل ذکر ہیں.....

مقالہ نگار حضرات کے علاوہ محققین، دانشوروں، شاعروں اور نظر ثانی کرنے والوں کا الگ الگ شکریہ ادا کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے کیوں کہ یہ ایک طویل فہرست ہے اس کے علاوہ ”جہان امام ربانی“ میں سب کے اسمائے گرامی اور کاوشوں کی تفصیل موجود ہے، امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی کے سرپرست اعلیٰ، حضرت والد ماجد پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی تمام حضرات کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ان حضرات گرامی نے جس خلوص و محبت سے قلمی تعاون کیا، مولیٰ تعالیٰ اس کا اجر عظیم عطا فرمائے..... آمین



اراکین امام ربانی فاؤنڈیشن کا یہ امتیاز ہے کہ جس نے جو کام کیا اللہ کے لیے کیا کوئی معاوضہ نہ

چاہا..... فاؤنڈیشن کے اس عظیم منصوبہ میں کوئی تنخواہ دار نہیں، کوئی افسر نہیں، کوئی ماتحت نہیں، سب خادم ہیں، سب مسعود ملت یا کسی نہ کسی بزرگ کے دامن سے وابستہ ہیں.....

۲۰۰۲ء میں اس منصوبہ کا آغاز ہوا، ۲۰۰۵ء میں ”جہان امام ربانی مجدد الف ثانی“ بشمول ”نور علی نور“ سات جلدیں شائع ہوئیں..... ۲۰۰۷ء میں مزید پانچ جلدیں شائع ہوئیں، اس طرح ”جہان امام ربانی“ کے عظیم انسائیکلو پیڈیا کی بارہ جلدیں شائع ہوئیں، پھر ۲۰۰۸ء میں ”باقیات جہان امام ربانی“ کے عنوان سے تین مزید جلدیں شائع ہوئیں، اس طرح چھ سال کی مدت میں ۱۵ جلدیں شائع ہو گئیں جو تقریباً دس ہزار صفحات پر مشتمل ہیں..... ایک اہم کام یہ ہوا کہ محمد عبدالستار طاہر مسعودی اور ڈاکٹر اقبال احمد اسرار القادری نے جہان امام ربانی کا موضوعاتی اشاریہ مرتب کیا جو ۲۰۰۸ء میں کراچی سے شائع ہو چکا اور محققین و قلم کاروں کی رہنمائی کرتا رہے گا۔



ترسیل و تقسیم کے حوالے سے ایک اہم بات عرض کرنا چاہوں گا کہ ”جہان امام ربانی مجدد الف ثانی“ کے کئی لاکھ روپیہ کے سیٹ زکوٰۃ اور کار خیر کی مددوں میں تقسیم کیے گئے اور ان ممالک میں بھیجے گئے پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، سعودی عرب، دبئی، افغانستان، امریکہ، برطانیہ، روس، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، اسکاٹ لینڈ، کنیڈا، ہالینڈ وغیرہ وغیرہ۔

ایک اور بات یہ ہے کہ اس انسائیکلو پیڈیا میں بین الاقوامی معیار کے مقالات ہیں کوئی مقالہ معیار سے گرا ہوا نہیں، الا ماشاء اللہ..... عام قاری مقالہ کی اہمیت کا اندازہ نہیں لگا سکتا، اُن کی نظر میں کتاب کا ضخیم ہونا اس کی قدر و منزلت کی نشانی ہے حالانکہ چند صفحات کے مقالات پر دنیا کی عظیم یونیورسٹیوں نے پی۔ ایچ۔ ڈی اور ڈی۔ لٹ کی ڈگریاں دی ہیں..... چنانچہ محمد تقی ایڈووکیٹ کو صرف چالیس صفحات پر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (علی گڑھ، بھارت) سے ڈی۔ لٹ کی ڈگری ملی اور ڈاکٹر برہان احمد فاروقی کو صرف ایک سو صفحات کے مقالہ پر اسی یونیورسٹی سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری ملی..... تحقیقی مقالات میں موضوع کی اہمیت، مستند حوالوں اور کام کی بنیادی نوعیت کو دیکھا جاتا ہے..... بہر کیف ”جہان امام ربانی مجدد الف ثانی“ اور ”باقیات جہان امام ربانی مجدد الف ثانی“ کی تدوین میں ہر قسم کے قارئین کا خیال رکھا

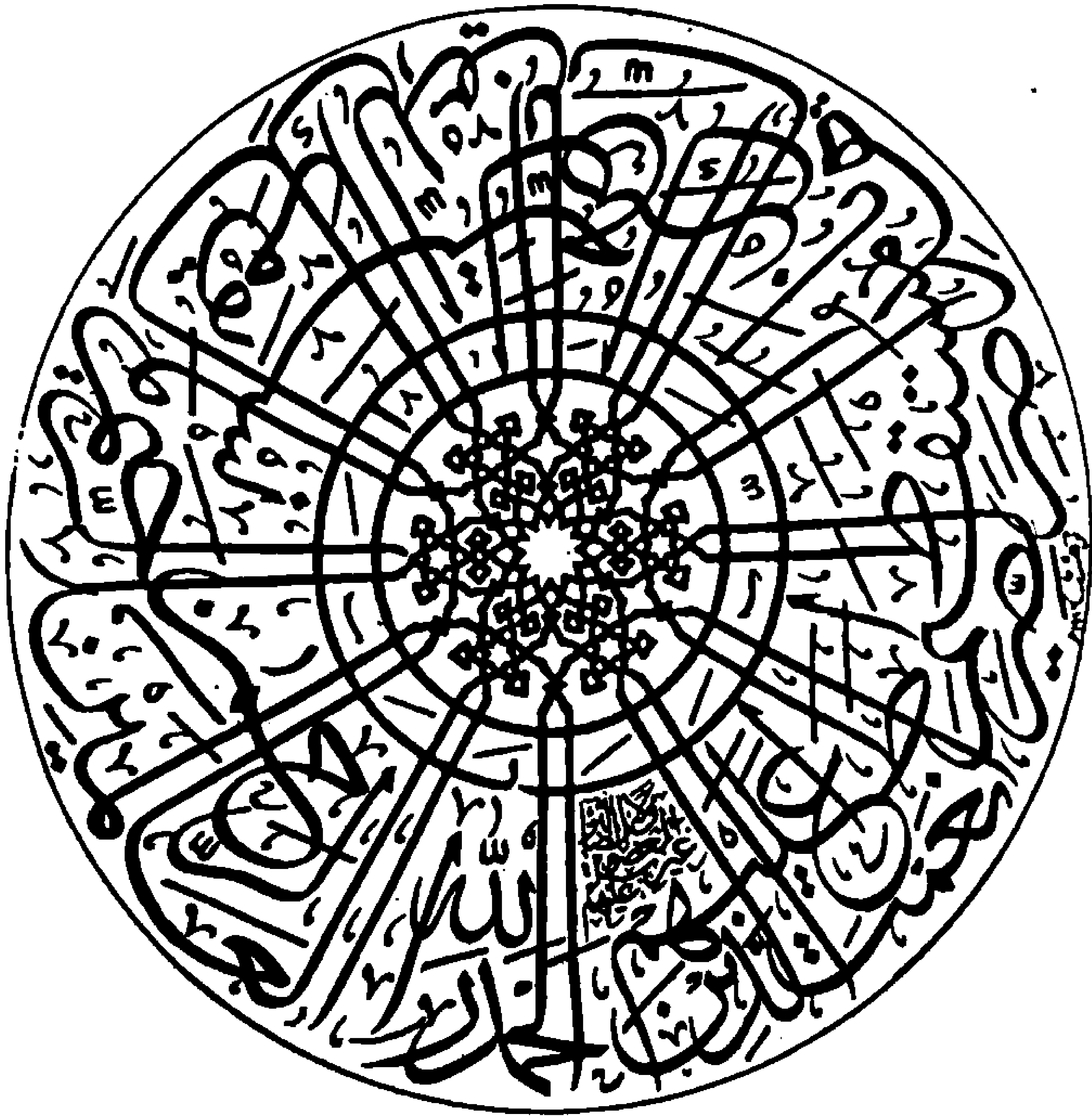
گیا ہے، جو کچھ پیش کیا گیا، سجا کر، سنوار کر تا کہ قارئین کی نظر میں دل پذیر ہو.....  
 آخر میں رب کریم کا کروڑہا بار شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے اس عظیم کام کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائی اور  
 پردہ غیب سے وہ مدد فرمائی جس کو دیکھ دیکھ کر ہم سب حیران ہیں..... اصل میں بڑے کام علم و فضل سے نہیں  
 ہوتے، مولیٰ تعالیٰ کی توفیق و تائید اور اس کے فضل و کرم سے ہوتے ہیں۔ وہ جس کو چاہے اپنے کرم سے  
 نوازے، جس نے اس کی چاہت کو پالیا اس نے سب کچھ پالیا..... مولیٰ تعالیٰ ہم کو اپنی اور اپنے حبیب کریم  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہت اور سب چاہنے والوں کی چاہت عطا فرمائے..... (آمین)

ابوالسرور محمد مسرور احمد  
 کراچی، پاکستان

۱۸ محرم الحرام ۱۴۲۹ھ  
 ۲۸ جنوری ۲۰۰۸ء

☆.....☆.....☆





بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

## سلام بحضور شیخ احمد سرہندی مجددِ الف ثانی

خالد محمود خالد نقشبندی مجددی  
(بین الاقوامی شہرت یافتہ نعت گو شاعر)

☆☆

وہ نورِ صدق و ہدایت شعور کا پیکر  
بہر ادا ہے ادائے جمال پیغمبر  
وہ سوزِ حضرتِ صدیق وہ جلالِ عمر  
حیائے حضرت عثمان شجاعتِ حیدر  
وہ جس کو رہبرِ اعظم نے خود کہا رہبر  
رسوِ حق کی بشارت پہ بے شمار سلام  
جلائے جس نے اندھیروں میں روشنی کے چراغ  
وہ جس کے فیض نے مہکا دیے جہاں کے دماغ  
وہ جس نے بھر دیے توحید سے دلوں کے ایاغ  
ہرے بھرے کیے جس نے خزاں رسیدہ باغ  
کسی نے پایا نہیں جس کی عظمتوں کا سراغ  
اُس آفتابِ کرامت پہ بے شمار سلام



وہ جس نے توڑ دیا جہلِ اکبری کا غرور  
 جہاں میں پھیل گیا دینِ مصطفیٰ ﷺ کا نور  
 بھٹکے ذہنوں کو بخشتا ہے جس نے دیں کا شعور  
 ہوئی ہیں جس کے تدبیر سے ظلمتیں کافور

دلوں کو بخشتا ہے جس کی کرامتوں نے سرور  
 امینِ نور شریعت پہ بے شمار سلام

وہ الفِ ثانی مجدِ معین دینِ مبیں  
 وہ پاسبانِ شریعت طریقتوں کا امیں  
 جمالِ سجدہ سے آراستہ تھی جس کی جبیں  
 وہ دستگیرِ زمانہ امیرِ اہلِ یقین

ولایتِ ابدی آج بھی ہے زیرِ نگین  
 سلام اس کی ولایت پہ بے شمار سلام

وہ جس کے قدموں میں بچھتی رہی جہانگیری  
 تھا جس کی ساری اداؤں میں عزمِ شبیری  
 اسی کے در کی گدائی کا نام ہے میری  
 خدا نے بخشی ہے اس ذات کو ہمہ گیری

سچی ہے اس کے ہی سر پر کلاہِ توقیری  
 سلام اس کی بصیرت پہ بے شمار سلام

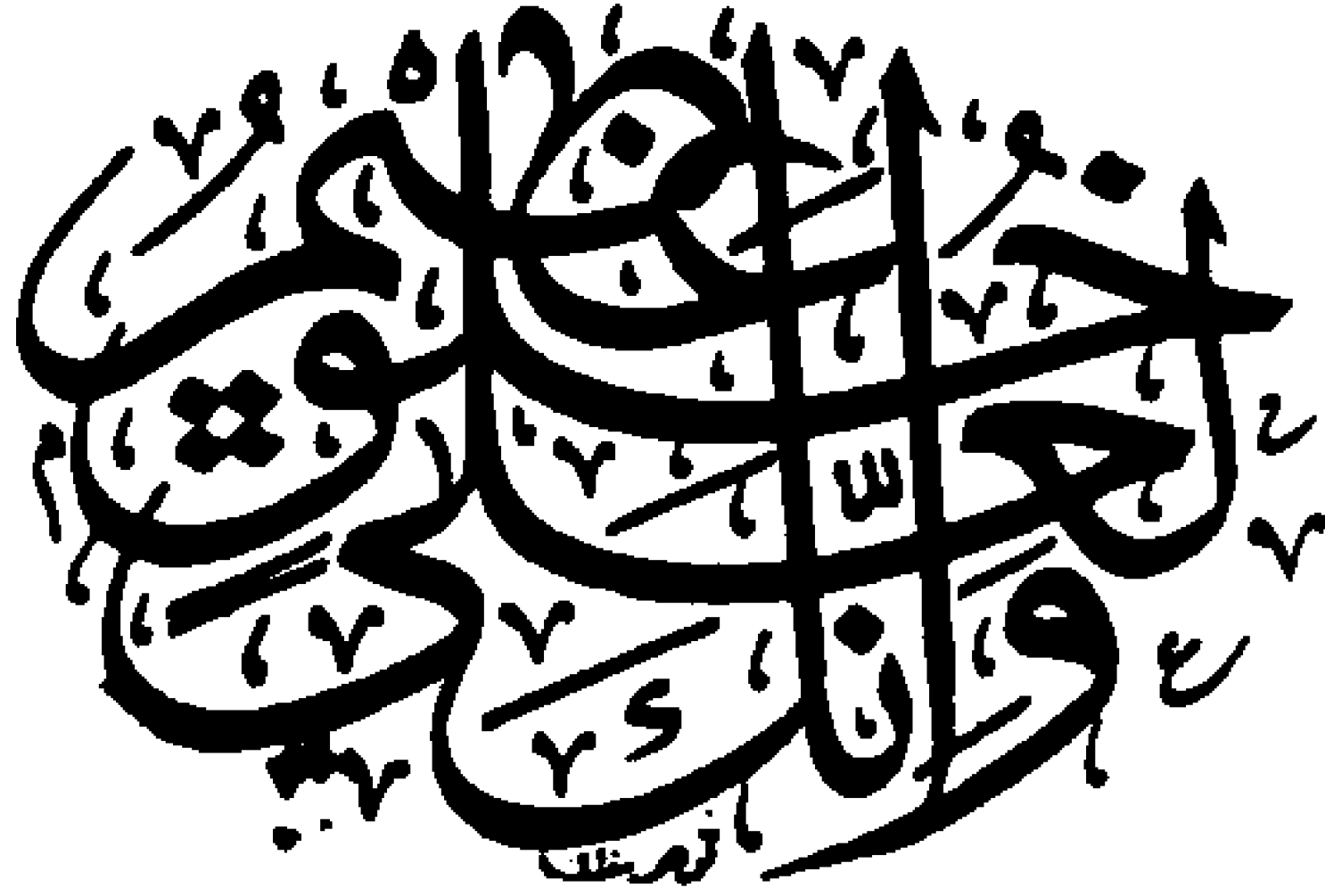
وہ بے مثال بھی ہے اور لاجواب بھی ہے  
 وہ روشنی کا ہے مینار ماہتاب بھی ہے  
 سراپا رُشد و ہدایت کا آفتاب بھی ہے  
 وہ خُلقِ مصطفوی رحمتوں کا باب بھی ہے

زمانہ اس کی عطاؤں سے فیضیاب بھی ہے  
 سلام اس کی وجاہت پہ بے شمار سلام

جھکا نہ پیشِ جہانگیر جس کا اونچا سر  
 وہ جس کے صدقے دعاؤں کو مل رہا ہے ثمر  
 مراد و مرکزِ فیضان ہے اسی کا در  
 مقدرات کا لکھا بدل دے جس کی نظر

وہ جس کی ذات ہے خالد ہر ایک غم کی سپر  
 سلام اس کی عنایت پہ بے شمار سلام

☆.....☆.....☆



بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

## مناجات بحضور قاضی الحاجات

قافلہ سالار سلسلہ عالیہ نقشبندیہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

## مثنوی فارسی بر کلام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

خواجہ محمد سعید قدس سرہ

(م۔ ۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۴ء)

(پنجم سجادہ نشین درگاہ لواری شریف، سندھ)



ترجمہء اردو

علامہ حافظ عبدالرزاق مہران سکندری



نظر ثانی

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

## مناجات بخسور قاضی الحاجات

مع

### مثنی فارسی

☆☆

(۱)

ای صبا الحب بر خیز از من حیران ذلیل تیز رو اندر حریم کعبہ رب جلیل  
سبع اشواط طواف آور بجابی قال و قیل نیز یک نفل طواف از عجز شوق بی بدیل  
پس عرض بنما کہ آن عاشق رسول تو جمیل گوید و آرد پناہ آن شفیع بی عدیل

جُدْ بِلُطْفِكَ يَا إِلَهِي مَنْ لَهُ زَادٌ قَلِيلُ

مُفْلِسٌ بِالصَّدَقِ يَأْتِي عِنْدَ بَابِكَ يَا جَلِيلُ

(ترجمہ) اے صبا! مجھ جیسے حیران و سرگردان ذلیل بندہ کی طرف سے جلد اٹھ اور رب جلیل کے کعبہ شریف کے حرم شریف میں جا، اور بغیر قیل و قال کے کعبہ معظمہ کے سات چکر لگا، نیز طواف کعبہ کے دو گانہ نفل عجز و شوق سے ادا کر لے، پھر یہ عرض کر کہ تیرے پیارے رسول کا یہ عاشق آکر عرض کرتا ہے کہ ”اے میرے پروردگار اپنے لطف و کرم سے اس پر کرم کیجیے جس کے پاس آخرت کے سفر کا سامان کم ہے، اے رب جلیل! یہ مفلس تیرے دروازہ پر صدق دل سے آیا ہے“

(۲)

بازرو در مسجد نبوی طیبہ آن کریم پس زتکریمش بیا پیش شفیع روز بیم  
دست بستہ گو کہ رس فریادم ای شاہ کریم مذہم پر جرم عاصی و تہ کار و حریم  
من ذمیم و مجرم ای تو رؤفی و رحیم درجناب پاک حق برگوئی عالم ذمیم  
ذنبہ ذنب عظیم فاغفر الذنب العظیم  
انہ شخص غریب مذنب عبد ذلیل

(ترجمہ) پھر مسجد نبوی شریف اور حرم نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں جا اور قیامت کے دن شفاعت  
کرنے والے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرتے ہوئے ان کے دربار میں آ جا، اور دست بستہ یہ عرض کر،  
اے شاہ کریم! میری فریاد سن لیجیے، میں گنہگار، پر خطا اور تباہ کار مجرم ہوں، میں بہت خراب اور مجرم ہوں اور  
آپ رؤف و رحیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور میں میری حالت زار بتا دیجیے۔

”اس کے گناہ بہت بڑے ہیں تو ہی بڑے گناہوں کو بخش دے وہ غریب گنہگار شخص اور عبد ذلیل ہے“

(۳)

یا حبیب اللہ رسول اللہ ندارم بہر عفو در جناب حق بجز تو ای شبہ اسرا و صحو  
لطف فرماتا رہم از شر نفس و لعب لہو آیم اندر بارگاہ روضہ ات در عشق محو  
عقبہ بوسیدہ گریان شوم از جرم بکو تا تو از جرم بگوئی با خدا ز راہ حنو  
منہ عصیان و نسیان و سہو بعد سہو

منک احسان و فضل بعد اعطاء جزیل

(ترجمہ) اے اللہ کے حبیب، اللہ کے رسول! آپ کے بغیر اللہ کے حضور میں میری معافی کا کوئی  
ذریعہ نہیں، اے شبہ اسراء کے دلہا لطف و مہربانی فرمائیے تاکہ میں لہو و لعب اور نفس کے شر سے رہائی  
حاصل کر سکوں، (اور) آپ کی بارگاہ میں روضہ کریم کے سامنے عشق میں محو ہو کر آؤں۔ اپنے گناہوں کی  
وجہ سے رو رو کر آپ کی چوکھٹ آ کر چوم لوں، تاکہ میرے گناہوں کے بارے میں آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

میں عرض کریں۔ ”اس گناہ گار بندے کی طرف سے گناہ، بھول اور سہو در سہو ہے (اور) میرے پروردگار تیری طرف سے بہت عطا کے بعد بھی فضل و احسان ہے“

(۴)

یا شفیع المذنبین از تو ہی خواہم مدد نیست بر حالِ درونم واقف جز تو احد  
جرم و عصیان و گناہانم گذشتہ از عدد بس سہ شد لوح اعمال من از افعال بد  
شو شفیعم نزد حق برگود عایت نیست رد کہ ای الہی بندہ ات باعجز افزون تر ز حد

قَالَ يَا رَبِّي ذُنُوبِي مِثْلَ رَمْلِ لَا تُعَدُّ

فَاعْفُ عَنِّي كُلَّ ذَنْبٍ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ

(ترجمہ) اے شفیع المذنبین میں آپ ہی سے مدد مانگتا ہوں، میرے باطن کے احوال سے آپ کے سوا اور کوئی واقف نہیں، میرے گناہ حد سے زیادہ ہیں، میری بد اعمالیوں سے نامہ اعمال سیاہ ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ میرے سفارشی بن جائیں (اور) آپ دعا مانگیں آپ کی دعا رد نہیں ہوتی، کہ اے میرے پروردگار تیرا بندہ حد سے زیادہ عجز و انکساری سے تیری بارگاہ میں آیا ہے۔

”کہہ رہا ہے کہ اے میرے پروردگار! میرے گناہ ریت کے ذروں سے زیادہ ہیں، میرے تمام گناہ معاف فرما دے اچھی طرح درگزر فرما دے“

(۵)

رحمۃ للعالمینی صاحب خلق عظیم کی رسد اندر حریت این گنہگار و اثم  
ای حریم روضہ تو معدن گنج فحیم نیست چون مافی ضمیرم جز بعشقت ای رحیم  
از پی تحصیل این فضل تو چون کنز عمیم روز و شب این ورد دارم زبان دل صمیم

رَبِّ هَبْ لِي كُنْزَ فَضْلٍ أَنْتَ وَهَّابٌ كَرِيمٌ

أَعْطِنِي مَا فِي ضَمِيرِي ذَلَّنِي خَيْرُ الدَّلِيلِ



(ترجمہ) اے تمام جہانوں کے لیے رحمت بن کر آنے والے، اے اعلیٰ اخلاق کے مالک، یہ گنہگار و عاصی آپ کے حرم شریف میں کیسے پہنچے، آپ کا حرم شریف اور روضہ مبارک ہر خیر کی کان ہے۔ اے رحیم (رسول) میرے دل میں بجز آپ کے عشق کے اور کچھ نہیں، یہ آپ کا فضل و کرم جو خزانے کی طرح عام ہے اس کے حصول کے لیے روز و شب زبان اور قلب مصمم سے یہ ورد کر رہا ہوں کہ ”اے میرے پروردگار! (اپنے) فضل و کرم کے خزانے سے مجھے عطا فرما تو بخشنے والا کریم ہے، میرے دل میں جو ارادہ ہے وہ چیز مجھے عطا فرما اچھائی کی دلالت کے ساتھ“

(۶)

بعد ازان ز مدعای اشتیاقم بی خلاف دست بستہ عرض کن پیش شہ صاحب عفاف  
این چنین کی یار غار زبده آل مناف عمر من بگذشت در جرم و خطا و کذب لاف  
عقوم از حق خواه پیش شاہ فخر قافاف و این دعایت خواه بہر من ز حق از ایتلاف  
ہب لنا ملکاً کبیراً نجنا ممانخاف  
رَبَّنَا اِذَا نَّت قَاضٍ وَالْمَنَادِ جَبْرِئِل

(ترجمہ) اس کے بعد دست بستہ میرے دل کا مقصد شاہ پاک دامن کی خدمت میں عرض کر دے کہ آل مناف کی بزرگ ترین ہستی کے یار غار میری عمر جرم، خطا، کذب و لاف میں گزر گئی۔ تمام جہانوں کے بادشاہ کے آگے میرے لیے معافی مانگ اور اللہ تعالیٰ سے میرے لیے یہ دعا مانگ۔  
”اے ہمارے پروردگار! ہمیں عظیم ملک عطا فرما، ہر خوف سے ہمیں نجات عطا فرما، اے ہمارے پروردگار! (قیامت کے روز) جب تو اپنی شان کے مطابق عدالت کی کرسی پر جلوہ افروز ہوگا اور جبرئیل امین منادی دے رہے ہوں گے“

(۷)

نیز پیش حضرت فاروق فیاض ہدا شو اعانت خواہ حال مجرم بخشا خطا  
کہ آتش نفس لعینم سوختہ سرتا پیا جز زلال رحمت شاہ رؤف و مجتبا

سرد کی گرد و شرارِ سینہء پرتاب ما در حضورِ رحمتِ عالمِ زمنِ گو با خدا

قُلْ لِنَارِ اِبْرَدِی یارب فی حقّی کما

قلت قلنا نار کونی برد فی حق الخلیل

(ترجمہ) نیز حضرت فاروق اعظم فیاضِ ہدی کی خدمت میں بھی میرے جرم و خطا کی بخشش کے لیے مدد مانگ کہ میرے نفس ملعون کی آگ نے مجھے سرتاپا جلا دیا ہے، (اب) مہربان و مجتبیٰ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے چھینٹوں کے سوا میرے سینے میں سلگتی ہوئی آگ کو کون ٹھنڈا کرے گا؟ خدا کے واسطے میری جانب سے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں یہ عرض کر دیجیے کہ:

”اے میرے پروردگار! آگ کو میرے حق میں حکم فرما کہ ٹھنڈی ہو جا جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا کہ اے آگ خلیل کے لیے ٹھنڈی ہو جا“

(۸)

ہی سفر دورست من بی زاد تنہا بر کسل خویش و یاران جملہ کو چیدند بر کوس اجل

دست زن در دامن خاتون زہرا بی مہل کہ ای توئی قبول درگاہ پاک و لم یزل

بہر بخشاء تو میگویم بحق ہم منفعل نیستم در جرم یارب ہمسر و یاہم مثل

کیف حالِی یا الہی لیس لی خیر العمل

سوء اعمالی کثیر ازاد طاعتی قلیل

(ترجمہ) سفر بعید ہے اور میں بے زادِ راہ، تنہا، ست، عزیز و اقارب اور دوست تمام چلے گئے،

خاتونِ جنت کا دامن مبارک تھا کہ یہ عرض کر دے کہ تم ہی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول بنی ہو، میں اپنے

گناہوں کی بخشش کے لیے خدا کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ اے میرے پروردگار! جرم و خطا میں میرا

کوئی ہم سر و ہم مثل نہیں۔

”اے میرے خدا! میرا کیا حال ہوگا؟ میرے پاس کوئی بھی اچھا عمل نہیں ہے، میرے اعمال بد تو

بہت ہیں، اطاعت و فرمانبرداری کم ہے“

(۹)

وَلِ وَجْهِكَ لِلْبَقِيعِ الْغُرْقَدُ هُوَ مَنِيْلَتِي بِالتَّأْدِبِ وَالتَّخَشُّعِ نَادِمًا مِّنْ ذِلَّتِي  
 قُلْ أَغْنِنِي يَا اَللهِ نَجِّنِي عَنْ نِقْمَتِي لَيْسَ غَيْرِ الْآلِ وَاصْحَابِ النَّبِيِّ لِي عُزُوْتِي  
 وانچہ گفتی کہ وسعت کل شیء رحمتی ہم بذالنورین سبطین و علی جنتی  
 عَافِنِي مِّنْ كُلِّ دَاءٍ وَاَقْضِ عَنِّي حَاجَتِي  
 اِنَّ لِي قَلْبًا سَقِيْمًا اَنْتَ تَشْفِي لِلْعَلِيلِ

(ترجمہ) اپنا چہرہ بقیع الغرقہ کی طرف کر دے یہی میری آخری آرزو ہے۔ پھر نہایت خشوع و خضوع اور ادب سے پشیمان ہو کر یہ عرض کر دے کہ مجھے ذلت سے امان ملے، (پھر) یہ کہہ کہ اے میرے پروردگار مجھے انتقام سے نجات دے، میرے پاس آل رسول، اصحاب رسول کے تو سل کے سوا اور کچھ نہیں، (اے میرے پروردگار) جو تو نے فرمایا ہے کہ میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے، ذوالنورین، حسن و حسین اور حضرت علی اہل جنت کے وسیلے سے۔

”مجھے ہر بیماری عافیت دے اور میری ہر حاجت کو پورا کر دے میرا قلب بیمار ہے تو ہی بیمار کو شفا دینے والا ہے“

(۱۰)

پس تو سل جو بدرگاہِ شہ نور صدور سید شہداء حمزہ گو کہ یارب یا شکور  
 بس ہر اسانم زتابِ گور و از یومِ نشور عمر دادم در ہواؤِ حرص و لہو و فخر و زور  
 نیست طایم بجز لطف و کرمِ فعلی و نور عافنی ماکانِ مینی اَنْتَ عافِ یا غفور  
 اَنْتَ کافِی اَنْتَ شافی فی مہمّاتِ الامور  
 اَنْتَ رَبِّی اَنْتَ حَسْبِی اَنْتَ لِي نِعْمَ الْوَكِيلُ

(ترجمہ) پھر شاہ نور صدور سید الشہداء امیر حمزہ کی درگاہ کا تو سل کرتے ہوئے یہ عرض کر کہ اے



رب شکور! میں قبر و حشر کے غم و اندوہ سے بہت ہراساں ہوں، میں نے تمام عمر لہو و لعب، حرص و ہوس میں کھودی، تیرے لطف و کرم اور فضل کے سوا کوئی بھی پناہ کی جگہ نہیں، مجھ سے جو بھی خطا ہوئی ہے معاف کر دے اے بخشنے والے، تو ہی معاف کرنے والا ہے۔

”میری تمام مشکلات میں تو ہی کافی و شافی ہے تو ہی میرا پروردگار تو ہی مجھے کافی اور تو ہی میرا بہترین کارساز ہے“

(۱۱)

حَمْدُ اللَّهِ باز آمد آن صبا با صد فتوح      گفت رستم عرض کردم حال دل پُر از جروح  
وہ اشارت شد سعید از انس جان انس روح      ہچومن لا ذنب له شد تائب صاف و نصوح  
غم مخور کن ورد استغفار ہر شام و صبح      گفت ابو بکر از فنای تو بہ رمزی با وضوح  
أَيْنَ مُوسَى أَيْنَ عِيسَى أَيْنَ يَحْيَى أَيْنَ نُوحٍ!

أَنْتَ يَا صَدِيقَ عَبْدٍ تَبَّ إِلَى الْمَوْلَى الْجَلِيلِ

(ترجمہ) الحمد للہ! با صبا سو (فیصد) فتوحات کر کے واپس لوٹ آئی، کہنے لگی کہ میں نے مجروح دل کا حال عرض کر دیا۔ اشارہ یہ ہوا کہ سعید جو صدق دل و جان اور روح سے توبہ تائب ہوا وہ اس کی طرح ہے جس نے یقینی اور کھلی توبہ کی گویا اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں، غم مت کرو صبح و شام استغفار کا ورد کرتے رہو۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فنا سے توبہ کی رمز واضح ہوتی ہے۔

”حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت یحییٰ اور حضرت نوح علیہم السلام کہاں ہیں؟ اے صدیق تو (خدا کا) بندہ ہے رب جلیل کے حضور توبہ کر (اور تائب ہو جا)“

☆.....☆.....☆

اللہ  
الصديق  
العظيم